نفیس الواعظین
ترجمہ و تلخیص
انیس الواعظین
مصنف
حضرت علامہ ابوبکر بن محمد بن علی بدر القریشی رحمہ اللہ تعالیٰ
مترجم
محمد منشا تابش قصوری
شبیر برادرز
۴۰۔ اردو بازار

☆ نام کتاب : نفیس الواعظین ترجمہ و تلخیص انیس الواعظین
☆ مصنّف : حضرت علامہ ابوبکر بن محمد بن علی بدر القریشی السندھی رحمہ اللہ تعالیٰ
☆ مترجم : مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری چشتی سیالوی اشرفی مدظلہ
☆ محرک : چوہدری محمد امین چٹھہ، سرپرست بزم اویسیہ مریدکے
☆ مصحح : حافظ محمد مسعود اشرف قصوری، جامعہ محمدیہ غوثیہ داتا نگر لاہور
☆ نظر ثانی : ملک ظفر اقبال نظامی ایمن آباد
☆ ناشر : ملک شبیر حسین، 40- اُردو بازار لاہور
☆ بار اوّل : ماہ رمضان المبارک 1420ھ / دسمبر 1999ء
☆ صفحات : 504

قیمت 150 روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ اشرفیہ۔ مریدکے ضلع شیخوپورہ (پاکستان)

تَھدِیہ
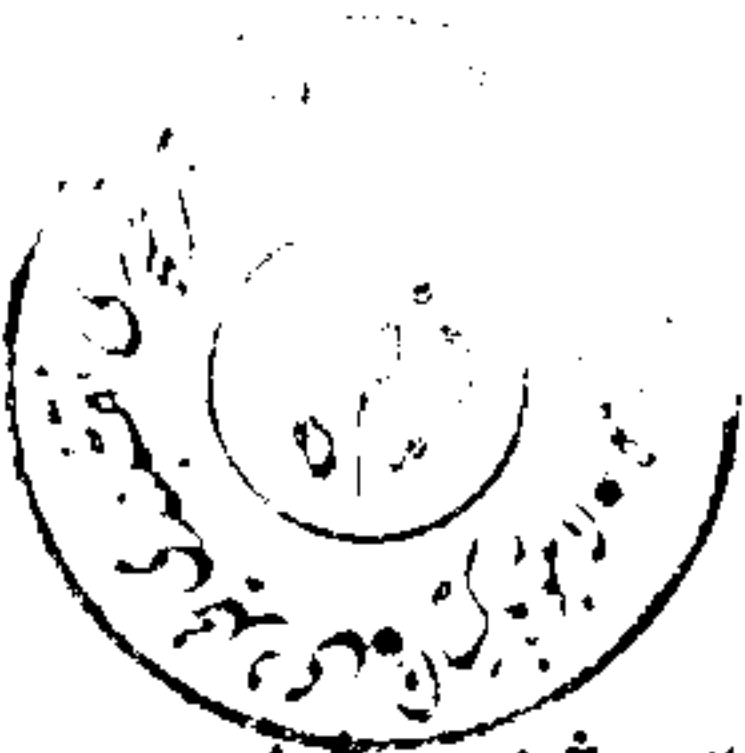
☆ بدر اشرفیت پیر طریقت حضرت الحاج ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی دامت برکاتہم امیر حلقہ اشرفیہ پاکستان

☆ شیخ المشائخ حضرت الحاج صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم سجادہ نشیں آستانہ عالیہ نقشبندیہ شرقپور شریف

☆ استاذ الاساتذہ حضرت علامہ الحاج مفتی محمد عبدالقیوم صاحب ہزاروی دامت برکاتہم ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس پاکستان و جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، شیخوپورہ

☆ صاحب طرزِ ادیب و مؤرخ حضرت علامہ الحاج مفتی محمد محب اللہ صاحب نوری دامت برکاتہم شیخ الحدیث دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیرپور (اوکاڑہ)

☆ مبلّغ یورپ حضرت علامہ الحاج بدر القادری صاحب دامت برکاتہم خلیفۂ مجاز حضرت مفتیٔ اعظم ہند (رحمہ اللہ تعالیٰ) (ہالینڈ)

☆ مبلّغ اسلام حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ ریاض احمد صاحب صمدانی نقشبندی دامت برکاتہم خلیفہ مجاز حضرت پیر آف نیریاں شریف آزاد کشمیر (لندن)

ان بلند مرتبت محسنین کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں ؎

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

محمد منشاء تابش قصوری چشتی سیالوی اشرفی غفرلہ

تحفۂ رشد و ہدایت ہے نفیس الواعظین
نسخۂ امراضِ ملّت ہے نفیس الواعظین
پھیلے گی قرآن اور سنّت کی اس سے روشنی
ہادیٔ اہل ضلالت ہے نفیس الواعظین
گمرہی کی ظلمتوں میں چُھپ رہی ہے راہِ حق
لو! چراغِ علم و حکمت ہے نفیس الواعظین
کیوں نہ ہو کافُور اب جہل و غباوت کا غبار
بارشِ علم اور حکمت ہے نفیس الواعظین
شرع ودیں کا فلسفہ آساں زباں میں بند ہے
منبعِ فیضانِ رحمت ہے نفیس الواعظین
دی ہے تابشؔ نے انیس الواعظین کو شکل نَو
کیا حسین، کیا خوبصورت ہے نفیس الواعظین
ہونگے حظ اندوز مشتاقانِ حُسنِ معنوی
ماہِ صورت، بدرؔ طلعت ہے نفیس الواعظین

رشحاتِ قلم حضرت علامہ بدر القادری دامت برکاتہم

(ہالینڈ)

قطعہ تاریخ اشاعت نفیس الواعظین

قدر افزائے انیس الواعظین ہے بالیقین
ترجمہ جو ہے بہ عنوانِ نفیس الواعظین

☆☆☆☆☆

اس کی رعنائی و زیبائی ہے تابش آفریں
اللہ اللہ زیبِ دامانِ نفیس الواعظین

☆☆☆☆☆

با مُسرت یوں کہا مجھ سے سروش غیب نے
اس کا سال طبع ''اعلانِ نفیس الواعظین''

1420ھ

☆☆☆☆☆

نتیجۂ فکر
شاعرِ فطرت حضرت طارق سلطانپوری مدظلہٗ
حسن ابدال (راولپنڈی)

☆

محمد منشا تابش از قصور است
منوّر قلبش از نورِ غفور است

☆☆☆☆☆

خُدا، یارش بود در ہر دو عالم
کہ تابش زندہ تا یوم النشور است

☆☆☆☆☆

محقق عصر، مؤرخ عظیم، شاعر ملت مکرم و معظم
جناب آقائی ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی رہا ایرانی زید مجدہ
بانی کتابخانہ گنج بخش ایرانی سفارت خانہ اسلام آباد (پاکستان)

☆

وہ ایک خلیق وہ خوش فکر خوش خیال انسان
وہ اہل دانش و حکمت وہ صاحب ایمان
جناب حضرت تابشؔ کی کیا کروں توصیف
کھلا ہے جن کا سبھی کے لئے درِ فیضان

شاعر اسلام حضرت الحاج غلام محمد نقش ہاشمی مرحوم
مریدکے

نشانِ منزل

میری قلمی زندگی کا آغاز دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف میں داخلہ کے دو سال بعد 1960ء کو ہوا۔ جبکہ اس وقت میری عمر تقریباً سولہ 16 سال تھی اور علم نحو کی ابتدائی کتب کا طالبعلم تھا' تحریری سلسلہ میں ہمارے سُنّی رسائل و جرائد محرک ثابت ہوئے جو پاک و ہند کے مختلف مقام سے شائع ہو رہے تھے' رسائل ہی کے ذریعہ اہل علم و قلم سے روابط استوار کیئے۔ میرے اساتذہ کرام نے مضامین کی اشاعت پر میری خوب حوصلہ افزائی فرمائی یہاں تک کہ تصانیف کی طرف راغب ہوا اور اب (1999ء) تک چالیس کتابیں لکھنے کی سعادت ہے جن میں محمد نور' نورانی حکایات' دعوت فکر' ترجمہ مؤطا امام محمد (رحمہ اللہ تعالیٰ)' زینت المحافل ترجمہ نزھتہ المجالس خصوصیت سے قابل ذکر ہیں جو اپنی افادیت کے باعث پاک و ہند میں مسلسل شائع ہو رہی تھیں (الحمد للہ علی منہٖ وکرمہٖ تعالیٰ)

اب نفیس الواعظین ترجمہ انیس الواعظین عوام و خواص کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ اس کتاب کا ایک قدیم نسخہ

میری ذاتی لائبریری میں دور طالبعلمی کی یادگار محفوظ ہے۔ میں نے اسے جب بھی پڑھنا شروع کیا تو دل ترجمہ کی طرف مائل ہوتا' مگر جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں تدریسی فرائض کی انجام دہی کے لیے مجھے یومیہ مرید کے سے لاہور جانا پڑتا ہے اور بہت سا وقت سفر کی نذر ہو جاتا ہے چونکہ میرے وسائل محدود ہیں اس لئے مجھے عام بسوں اور لاریوں میں عموماً بصورت قیام ہی اکثر و بیشتر آنا جانا ہوتا ہے۔ کبھی کبھی سیٹ میسر آ جاتی ہے تو غنیمت سمجھتے ہوئے اس وقت بھی کسی علمی کام میں مصروف ہو جاتا ہوں۔ الحمد لله علی کل حال ہ

معزز قارئین!! نفیس الواعظین ترجمہ انیس الواعظین کے سلسلہ میں چند باتیں ملحوظ خاطر رکھیں یہ ترجمہ لفظی نہیں بلکہ مفہوم و مطالب اجاگر کرنے کے لئے ترجمانی کو اوّلیت دی ہے۔ بعض مجالس کا خلاصہ درج کیا گیا ہے۔ اور کہیں کہیں اس دور کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے مقررین و اعظمین' ائمہ کرام اور خطباء کے لئے مضامین کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ جس سے حضرت مصنّف علامہ ابوبکر بن محمد بن علی بدر القریشی السندھی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روح یقیناً خوش ہوگی۔ ہاں یہ بھی خیال رہے کہ انیس الواعظین میں بعض مقامات پر ایسی عبارات بھی پائی گئی ہیں جن کا ترجمہ و مفہوم درج کرنا تو کجا چھوڑنا ہی صائب تھا لہٰذا' نفیس الواعظین محض ترجمہ نہیں بلکہ یہ کتاب ایک نئی تصنیف کا درجہ بھی رکھتی ہے۔ امید ہے علماء کرام اور اہل قلم و تحقیق میری

اس واضح نشاندہی کو صداقت و امانت پر مبنی قرار دیں گے۔ مجھے حضرت مصنف علیہ الرحمۃ کے حالات دستیاب نہیں ہوئے ورنہ ضرور تحریر کرتا اگر کسی صاحبِ تحقیق کے پاس ان کے احوال و آثار ہوں تو براہِ کرم عنایت فرما دیں۔

نفیس الواعظین کے ترجمہ کی بشارت پر میرے جن کرم فرماؤں نے محبت و خلوص سے نوازا۔ ان میں محترم المقام مبلّغ اسلام حضرت علامہ بدر القادری خلیفۂ مجاز حضرت مفتی اعظم ہند (ہالینڈ) محسنِ اہل سنت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری مدظلہ شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور' علامہ اقبال احمد صاحب فاروقی مدیر جہان رضا و ناظم مکتبہ نبویہ لاہور۔ محترم المقام چوہدری محمد امین چٹھہ صاحب۔ سیکرٹری جنرل فیڈریشن چیمبر آف اگریکلچر پاکستان' چیف آرگنائزر انجمن کاشتکاران (پنجاب) ملک ظفر اقبال صاحب نظامی' شاعر حقانی حضرت علامہ قمر صاحب یزدانی' خطیب پاکستان حضرت علامہ مولانا محمد عارف صاحب نوری۔ خطیب اعظم لاہور' خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

آخر میں جناب ملک شبیر حسین صاحب کو بھی خراج محبت و تحسین پیش کرتا ہوں۔ جنہوں نے بڑے خلوص سے نفیس الواعظین کی اشاعت و طباعت کا اہتمام فرمایا۔ راقم السطور نے انہیں بڑا نفیس دل پایا ہے' وضعدار' متواضع' ملنسار اہل علم کے قدردان' اہل سنت و جماعت کی کتب کے ناشر' اور کاروباری معاملات میں مخلص و امین ہیں۔ موصوف نے میری ہی تحریک پر

پاک و ہند کے معروف عالم دین حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی مدظلہٗ کی کتابوں کو بڑی عمدگی سے اشاعت کا لباس پہنایا۔

آج زینت المحافل کی طرح نفیس الواعظین کو بڑی معیاری طباعت سے آراستہ کر کے قوم وملّت کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں صحت وتندرستی کی لازوال نعمتوں سے نوازتے ہوئے بیش از بیش دینی و اسلامی کتب کی اشاعت کے وسیلہ سے دارین کی کامیابیوں سے بہرہ مند فرمائے اور راقم السطور کو مزید زیر قلم تراجم کی تکمیل کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

نفیس الواعظین سے استفادہ کرنے والوں کی خدمت میں التماس ہے کہ اسے بغور ملاحظہ فرمائیں میری تحریر میں اگر کہیں کوئی شرعی سقم پائیں تو براہِ کرم آگاہ فرمائیں تاکہ اسے دور کیا جائے۔ اہل علم وقلم اور صاحبانِ محبت سے گزارش ہے کہ دعا کریں مولیٰ تعالیٰ میری اس کاوش کو قبولیت کے شرف سے نوازے اور اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے توسل سے میرے قلم وعمل کو اپنے دین کی خدمت کے لیے رواں دواں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

بجاہِ طٰہٰ ویٰسٓ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ محمّد و آلہٖ و صحبہٖ وبارک وسلّم

ماہ رمضان المبارک 1420ھ

دسمبر 1999ء

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد اللّهِ الحنّان المنّان ذی الفضل وا لاحسان و الكرم والامتنان مبيّن البيان لهم الجنان خالق الجان و الجنان رازق اهل الخير و الطغيان جاعل الزّمان والمكان باسط الارض بالا ركان فاطر السّماء باشد البنيان نحمده علی القلب واللّسان و نشكر فی كلّ حالِ و زمان و نشهد ان لا اله الاّ اللّه وحده لا شريك له شهادة فاصلة بين اهل الجنّة و النيران و وسيلة موصلة الیٰ الرّحمٰن و نشهد اَنّ محمداً عبده و رسوله الشفيع لِاَ صحابِ الْجُرْمِ وَ الْعِصْيَانِ و مقبول الشفاعة عند السبّحان صلی اللّٰه عليه و سلّم و علیٰ آله المكرّمين بحضرت يزدان ہ

امابعد

فانّی جمعت فی هذهِ المجموعة بتوفيق اللّٰه المستعان كلمات الوعظ و النصيحة بقدر الوسع والا مكان من كتب التفاسير والا حاديث و غيرهما بنهج المجالس بالا يقان ليكون حظاً و افراً للواعظين و نصيباً كا ملا للسّامعين للّرجحان و ختمت بكل مجلس بتفسير اية من القرآن و سميته انيس الواعظين بعون الحنّان و رتّبته علےٰ اربعين مجالس مع الاطمينان ہ

اسال اللّٰه ان يحفطنی من السّهو و الخذلان و الخطاء و النّسيان و ان كا ن مركباً علےٰ الانسان بحق محمّدن النبّیِ اخرالزّمان۔ہ

جلسہ 1

فضائل تسمیّہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف :

عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤمِنِیْنَ اَبِیْ بَکْرِن الْصِدِّیْقِ رضی اللّٰہ عنه عَنْ حَضْرَةِ الرِّسَالَةِ صلیٰ اللّٰہ علیه و سلم اَنَّهٗ قَالَ مَنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ کَتَبَ اللّٰهُ تَعَالیٰ لَهٗ عَشْرَةَ الْاٰفِ حَسَنَةٍ وَ مُحِیَ عَنْهُ عَشْرَةَ الْاٰفِ سَیِّئَةٍ وَ رَفَعَ لَهٗ عَشْرَةَ الْاٰفِ دَرَجَةٍ ہ

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا، بیشک جس شخص نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، کہا، اللہ تعالیٰ اسکے نامۂ اعمال میں دس ہزار نیکیاں درج فرماتا ہے اور دس ہزار خطائیں مٹا دیتا ہے نیز دس ہزار مرتبے بڑھا دیتا ہے۔ (خلاصۃ الاخبار)

اس حدیث شریف کے راوی ایسے بلند مراتب پر فائز ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے بارے فرمایا وَاللّٰهِ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَ لَا غَرَبَتْ عَلیٰ اَحَدٍ مِّنَ النَّبِیّیْنَ اَفْضَلَ مِنْ اَبِیْ بَکْرِن الصِّدِّیْقِ رضی اللّٰہ تعالےٰ عنه انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ترین کوئی بھی شخص نہیں جس پر سورج نے طلوع و غروب کیا ہو۔

صدیق : ؟

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدیق اس لئے کہتے ہیں کہ جب نبی

کریم ﷺ نے اپنی نبوت کا اظہار آپ کے سامنے فرمایا تو آپ نے فوری طور پر تصدیق فرمائی، "اَلَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ"ہ

📖 تسمیہ سے آغاز کیوں؟

ہم نے اس جلسے کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کیوں کیا؟

📖(1) تاکہ قرآن کریم سے موافقت و مطابقت ہو کیونکہ قرآن کریم کی ہر سورت کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے ہے۔

📖(2) اس لئے کہ جس کام کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے نہیں ہو گا، اسمیں فائدہ نہیں ہو گا اور وہ پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچے گا، جیسے کہ مخبر صادق نبی مکرم ﷺ نے فرمایا ہے کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدَ بِبِسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ اَبْتَرُ' کوئی بھی کام جسے تسمیہ سے شروع نہیں کیا جائیگا وہ باعث برکت نہیں ہو گا۔ نیز کتب سابقہ میں برائے اظہار فاصلہ تسمیہ کو نہیں لایا بلکہ اللہ تعالیٰ کے دیگر صفاتی اسماء گرامی کو فاصلہ کے لئے لایا گیا تھا جیسے بعض مفسرین نے یہ کلمات درج فرمائے ہیں۔ بِاسْمِ الْمَلِكِ النَّهَارِ' بِسْمِ الْمَلَكِ الْجَبَّارِ' بِاسْمِ الْحَيِّ اَلَّذِیْ لَا یَمُوْتُ ہ

فرشتوں کا جلوس:

بیان کرتے ہیں کہ جب (معوذتین) (سورۃ الفلق اور سورۃ النّاس) نازل ہوئیں تو نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا ان دونوں کا فرق کیسے واضح ہو گا۔ تو رب جلیل کے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے تسمیہ کو نورانی کاغذ پر بخط نور لکھا اور ستّر ہزار فرشتوں کے جلوس کو آراستہ کیا جو اپنے ہاتھوں پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سجائے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے فرشتے طرقوا طرقوا، مبارک ہو، مبارک ہو، بشارت ہو، بشارت ہو کے نعرے لگا رہے تھے، او

حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض گزار تھے یا رسول اللہ ﷺ آپ کو اور آپ کے امتیوں کو مبارک ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے فَاِنِّیْ مَاۤاَنْزَلْتُهَا عَلٰۤی اَحَدٍمِّنَ الْاَنْبِیَاءِ غَیْرُكَ . میں نے تسمیہ کو آپ کے علاوہ کسی بھی نبی پر اس شان سے نازل نہیں فرمایا۔

اگر یہ اسماء گرامی (اللہ، رحمٰن، رحیم) توریت میں ہوتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم یہودی نہ ہوتی، اگر انجیل میں ہوتے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم عیسائی نہ ہوتی۔ مَنْ قَالَ لَهَا مَرَّةً فَهُوْ مِنَ الْآمِنِیْنَ ۔ جو اسے ایک مرتبہ پڑھے گا وہ حفظ و امان میں رہے گا، اور کہا یا رسول اللہ ﷺ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں انیس (19) حرف ہیں اور دوزخ کے انیس (19) نہیں بلکہ سات دروازے ہیں۔ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَاب . جو ایمان والا اسے ایک بار پڑھے گا وہ دوزخ کے تمام دروازوں سے نجات پالے گا۔ مَنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ جو شخص اس کو ایک مرتبہ پڑھے گا اس پر ذرہ بھر بھی گناہ نہیں رہے گا نیز فرمایا۔

اِذَا قَالَ الْعَبْدُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ یَذُوْبُ الشَّیْطَانُ كَمَا یَذُوْبُ الرُّصَاصُ فِی النَّارِ . جب ایماندار بندہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتا ہے تو شیطان ایسے پگھلتا ہے جیسے لوہا آگ میں۔

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے میری امت پر عذاب کرنا ہوتا تو تسمیہ کو نازل نہ فرماتا۔ (رواہ کعب الاخبار)

📖 حضرت امام زاہدی فرماتے ہیں وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ اپنے لئے کچھ آگے بھیجے تاکہ تمہیں نعمتیں میسر ہوں۔ بعض علماء کرام نے فرمایا اس سے مراد تسمیہ کا ورد کرنا ہے۔

📖 حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "جو ایماندار اپنی بیوی یا کنیز سے صحبت کے وقت تسمیہ پڑھے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ آبِ غسل کے ایک ایک قطرہ پر دس دس نیکیاں عطا فرمائے

گا اور پھر اس کے مقدر میں اگر اولاد ہو گی تو قیامت تک ہونے والی اولاد میں ہر ایک کو دس دس نیکیاں عطا فرمائے گا۔

نکتۂ عجیبہ:

زراعت (کھیتی باڑی) کو حرث کہتے ہیں۔ نیز عورت کو بھی حرث کہا گیا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا۔نِسَاءُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ، زراعت پر عشر واجب ہے۔بیوی سے بوقت صحبت تسمیہ پڑھنا واجب ہے پس اگر اس حالت میں تسمیہ نہیں پڑھیں گے تو اس کے فعل میں شیطان شریک ہو گا جیسے ارشاد ہوا۔وَشَارِکْهُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ، وہ مال و اولاد میں شریک ہو جاتا ہے۔اس لئے اولاد ناکارہ اور بدنصیب ہو گی۔

📖 حدیث شریف میں ہے کہ صبح و شام تین تین بار یہ کلمات پڑھنے والے کو کوئی بھی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ہ نیز یہی کلمات فالج کے لئے بھی مفید ہیں۔(تنبیہ الغافلین)

📖 حدیث شریف میں ہے جو شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے گا اس گھر میں برکت رہے گی۔ اور اگر اس کے ساتھ سورۂ اخلاص بھی پڑھ لیا کرے تو وہ غنی بن جائے گا۔

حکایت:

امام شعبی علیہ الرحمتہ کی کتاب کفایہ میں ہے کہ متقدمین میں سے کسی شخص نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو بعد از غسل و کفن میری پیشانی اور میرے سینے پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ دیں۔ چنانچہ اس کے بیٹے نے وصیت کے مطابق عمل کیا۔ اور اسے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ قبر میں عذاب کے

فرشتے آئے، انہوں نے اس کی پیشانی اور سینے پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو لکھا ہوا دیکھا تو یہ کہتے ہوئے واپس چلے گئے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے عذاب قبر سے نجات عطا فرمادی۔

نکتہ:

ممکن ہے کفنی لکھنے کی رسم اسی سے شروع ہوئی ہو! (تابش قصوری)

- حدیث شریف میں ہے جب کسی ایماندار فوت شدہ شخص کو قبر میں دفن کرتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ پڑھ کر دفن کریں تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے نجات عطا فرمادیتا ہے۔
- حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی شخص کشتی میں سوار ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ہ تو وہ کشتی بعافیت کنارے لگے گی۔
- حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص نے اپنی زندگی میں ایک لاکھ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے سات اعضاء کو دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔
- رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص اپنے گھر سے نکلتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ہ پڑھتا ہے، تو شیطان پکار اٹھتا ہے، مجھے تجھ سے کوئی سروکار نہیں ہ

(ترمذی شریف واسباب المغفرت)

حکایت: اور وہ بخشا گیا:

بیان کرتے ہیں کہ ایک فاسق شخص کو کسی صالح نے بعد از وصال خواب میں دیکھا تو اس سے پوچھا، اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ بعد از وفات کیا سلوک فرمایا، اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے کرم سے بخش دیا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ میں نے ایک

روز عالم دین کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے سنا تو اس کی تلاوت کی، حلاوت نے میرے دل پر بہت اثر کیا، اور اسی اثناء میں کسی کہنے والے کی آواز سنائی دی کہ "ہم دو چیزوں کو ایک جگہ جمع نہیں کریں گے۔ حلاوت نامِ الٰہی اور جان کنی کی تکلیف، یعنی جس دل میں اللہ تعالیٰ کے نام کی مٹھاس قائم ہو جاتی ہے اُسے بوقت وصال جان کنی کی تلخی محسوس تک نہیں ہوتی۔ بقول اقبال مرحوم ؎

نشانِ مرد مؤمن باتو گویم
چوں مرگ آید تبسم برلبِ اوست (تابش قصوری)

پچاس سالہ گناہ معاف:

سید عالم علیہ فرماتے ہیں، جو بھی شخص بسم اللہ، لا الہ الا اللہ کا ایک بار ورد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سالہ گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اگر اس کلمہ کا زیادہ ذکر کرے گا تو زیادہ عمر کے گناہ بخشے جائیں گے۔

احترام کا انعام:

سید عالم علیہ فرماتے ہیں جس شخص نے گرے ہوئے ایسے کاغذ کو تعظیماً اٹھا لیا جس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، درج ہو اللہ تعالیٰ اس کا نام صدیقین میں شامل فرمالیتا ہے اور اس کے والدین پر عذاب ہلکا کر دیتا ہے اگرچہ وہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں۔

نبی کریم علیہ فرماتے ہیں جو بھی کوئی شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو اندھے پن سے نہیں لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہزارہا گناہ معاف فرمادے گا اور ہزارہا نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں درج فرمائے گا یعنی کلمہ اللّٰہ میں ہ اور کلمہ رحمٰن اور رحیم، م کو کھلا لکھے۔

مثلاً: بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ اس انداز میں لکھنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں ہزارہا مدارج عطا فرمائے گا۔

عجیب بات:

خلاصۃ القرآن میں ہے کہ قرآن کریم میں کوئی ایسا کلمہ نہیں جس میں تسمیہ کے حروف میں سے کوئی حرف نہ ہو' سوا صرف ایک جملہ کے اور وہ یہ ہے "فَقَدْ صَغَتْ"

عمدہ کتابت، ذریعہ بخشش:

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی عزت و عظمت کے لئے عمدہ کتابت کراتا ہے اللہ تعالیٰ اس نام کی تعظیم کے وسیلہ سے اسے بخش دیتا ہے۔

- سید عالم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم ، لاَحَوْلَ و لاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ العَلِیِّ الْعَظِیْمِ کو یومیہ ایک سو بار پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرماتا ہے جن میں اسی عالم آخرت کی اور بیس عالم دنیا کی۔
- کہتے ہیں کہ جو بھی چیز بسم اللہ الرحمٰن ارحیم پڑھے بغیر کھائی جائے وہ پیٹ میں اٹکی رہتی ہے (یعنی وہ فائدہ مند نہیں رہتی)۔
- نیز فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں کلمہ "اللہ" ایک ہزار پانچ سو باسٹھ بار آیا ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)
- صلوۃ مسعودی میں ہے کہ حضرت امام مالک علیہ رحمتہ کے نزدیک نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا مستحب ہے حضرت امام شافعی علیہ الرحمتہ کے نزدیک فرض اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک سنت ہے۔
- تفسیر حضرت امام زاہدی علیہ الرحمتہ میں ہے کہ علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن کریم کی آیت ہے اور اسے سورتوں کے درمیان فرق کو واضح کرنے کے لئے نازل فرمایا گیا۔
- قراء و فقہاءِ مدینہ منورہ، بصرہ و شام، فرماتے ہیں تسمیہ سورۂ فاتحہ کی آیت

ہے دوسری سورتوں میں بصورت آیت نازل نہیں کی گئی۔ صرف فرق واضح کرنے کے لئے لائی گئی ہے۔

📖 حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے مقلدین کے نزدیک نماز میں تسمیہ کی قرأت آہستہ ہے۔

اور قراءِ مکہ مکرمہ، کوفہ اس بات کے قائل ہیں کہ تسمیہ فاتحہ کی طرح ہر سورت کی آیت ہے لہذا اسے جہری نماز میں جھراً اور سری نماز میں سراً پڑھنا واجب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے مقلدین اسے ہر سورت کے ساتھ پڑھتے ہیں، **سِرّاً و جھراً**۔

شب معراج اور چار نہریں؟

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شب معراج چار نہریں بہشت میں جاری دیکھیں تو حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا اس کا منبع کہاں ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا آیئے آپ کو ان کا منبع دکھاؤں۔

آپ براق پر سوار ہوئے اور پانچ صد سال کا راستہ آناً فاناً طے فرمایا اور ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں انوار و تجلیات کا ایک مرکز موجود پایا۔ وہاں چار دروازے ملاحظہ کئے، اور ہر دروازے سے ایک نہر بہ رہی تھی اس گنبد نما مرکز کا دروازہ کھول کر مزید بائیس سال تک اس کے اندر ہی اندر چلتے رہے یہاں تک کہ عین وسط میں ایک نور کا وسیع و عریض تخت نظر نواز ہوا، دیکھا اس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہوئی ہے۔ اور بسم کی میم سے ایک نہر کلمہ اللہ کی ہ سے ایک نہر رحمٰن کی میم سے ایک نہر اور ایک نہر رحیم کی میم سے جاری ہے۔

اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی میرے حبیب! آگاہ ہو جایئے! آپ کا جو بھی امتی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک مرتبہ پڑھے گا اسے چاروں نہروں سے سیراب کرونگا۔

بیان کرتے ہیں کہ جب بھی کوئی شخص کہتا ہے بسم اللہ، اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمٰن اور رحیم ہے تو اس کے تمام کام اچھے طریقہ سے انجام پذیر ہوتے ہیں۔

شکم سیری کا مجرب نسخہ:

کسی شخص نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں کھانا کھاتا ہوں مگر سیر نہیں ہو پاتا! کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا تم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نہیں کہتے! اس نے اعتراف کیا، آپ سچ فرماتے ہیں!!

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تمام مشکلات کا حل اور جملہ کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا واحد ذریعہ ہے اس کا وظیفہ پریشانیوں کا علاج ہے اور اس سے دل روشن ہوتے ہیں۔

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی دیگر کلام پر ایسے ہی فضیلت ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی بندوں پر۔

اسم اعظم:

بعض علماء کرام فرماتے ہیں کلمۂ ذات "اللہ" اسم اعظم ہے اس لئے کہ یہی اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے اور کلمۂ ذات اللہ میں کوئی نقطہ بھی نہیں۔ اگر کلمۂ اللہ سے الف کو الگ کر دیا جائے تب بھی اپنے معنیٰ پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے للہ ما فی السمٰوٰت و الارض اور اگر لام کو ہٹایا جائے پھر بھی اپنے معنیٰ پر صادق آتا ہے جیسے لہ ملک السمٰوٰت و الارض اور اگر دوسرے لام کو بھی الگ کر دیا جائے تب بھی اپنے معنیٰ پر درست آتا ہے، جیسے ھو الخالق.

تنویر باطن:

کلمۂ ذات "اللہ" کا خاصا یہ ہے کہ باطن کو منور کرتا ہے۔ چنانچہ کہا گیا ہے کہ

جو کوئی شخص ہر رات خلوت میں تین ہزار بار اس کلمہ اللہ کا ورد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے باطن کو منور اور اس کے سینے کو اسرار کا خزینہ بنا دیتا ہے اگر متواتر چالیس راتیں اسی طرح ذکر کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنے خاص اسرار منکشف فرما دیگا۔

📖 کلمۂ لا الہ الا اللہ کے معنی یہ ہیں کہ اس ذات اقدس کے سوا عبادت کے لائق کوئی بھی اور نہیں صرف اسی وحدہ لاشریک کی ہی عبادت کرنی چاہیے اگرچہ ہماری عبادت اس کی شان اقدس کے لائق نہیں تاہم بندہ جب بھی عبادت کرے تو اس بات پر پشیمان رہے کہ میری عبادت اس کے شایان شان کیوں نہیں؟ نیز جب کبھی عبادت نہ کر سکے تو اظہار ندامت کرے!!

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رونا:

بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کئی روز تک اپنے کاشانہ اقدس سے باہر تشریف نہ لائے، اور گھر میں عموماً روتے رہے نبی کریم ﷺ از خود سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے گئے دیکھا! فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ زارو قطار رو رہے ہیں، رنگ پیلا پڑ چکا ہے اور آنکھیں روتے روتے سوج چکی ہیں۔

سید عالم ﷺ ازروئے کرم، شفقت فرماتے ہوئے ان کو اپنی گود میں لے لیا اور فرمایا "یَافَارُوْقُ مَالِیْ اُرِیْکَ مَحْزُوْناً وَّ مَغْمُوْماً". اے فاروق! مجھے کیا ہے میں تجھے پریشان اور مغموم دیکھ رہا ہوں؟

عرض کیا!

یارسول اللہ ﷺ!

میں فکر مند ہوں! اس بات پر کہ اگر اللہ تعالیٰ نے روز قیامت مجھ سے دریافت فرمایا! اے ابن خطاب!

میں نے تجھے عقل و دانش سے نوازا تھا پھر بھی تو بتوں کے سامنے جاتا رہا؟

میں اس وقت کیا جواب دونگا!

یارسول اللہ ﷺ! آپ کرم فرمایئے اور اس سوال کا جواب عنائیت فرمایئے! تاکہ مجھے اطمینان قلب نصیب ہو!

رحمت عالم ﷺ نے یہ سنتے ہی خاموشی اختیار فرمائی۔

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بے تابی کے عالم میں نعرہ بلند کیا، یعنی روتے روتے چیخ نکلی اور کہتے جاتے تھے ہمیں جواب عطا فرمانے والے خاموش ہیں تو ہمارے غم کا مداوا کون کرے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم بھی خوف الٰہی سے بے قرار ہو کر رونے لگے ایسے بے قراری کے عالم میں حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں اللہ تعالیٰ کا فاروق اعظم کے نام یہ پیغام لئے حاضر ہوئے۔ نَحْنُ اِذَا صَلَحْنَامَعَ عَبْدِلَمْ نَسْأَلْ مِنْهُ شَيْئًاه جب ہم اپنے بندے سے صلح کر لیتے ہیں تو پھر اس سے کسی قسم کا سوال نہیں کرتے۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ مژدۂ فرحت وانبساط سن کر نہایت خوشی و مسرت کا اظہار کرنے لگے غمی خوشی میں بدل گئی۔

ان کے دربار اقدس میں جب بھی کوئی غم زدہ آ گیا تشنہ کام آ گیا
غم غلط ہو گئے معصیت ڈھل گئی مغفرت عافیت کا پیام آیا

پھر سید عالم ﷺ مسجد نبوی میں تشریف لائے اور ایک غلام آزاد فرما کر اس نعمتِ الٰہی کا شکر ادا کیا!

📖 اللہ تعالیٰ کے قول میں کلمۂ اللہ، الرحمٰن سے پہلے آیا ہے، اس لئے کہ کلمۂ اللہ، اسم ذات ہے جبکہ الرحمٰن اسمائے صفات سے ہے اور موصوف ہمیشہ پہلے اور صفت بعد میں واقع ہوتی ہے (یعنی موصوف ہو گا تو صفت ہو گی) صفت ذات سے قائم ہے جیسے عرض جسم سے!! بناءً علیہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں کلمۂ ذات 'اللہ کو کلمۂ الرحمٰن صفت پر مقدم رکھا!!

رحمٰن کے معنی بہت ہی مہربانی فرمانے والا، تفسیر زاہدی میں ہے الرَّحْمٰنُ الَّذِيْ يَرْحَمُ الْعِبَادَ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ، رحمٰن وہ ہے جو ہر حال میں اپنے بندوں پر

مہربان رہے ابتداء سے انتہا تک، اول سے آخر تک، پیدا کرنے سے لیکر جنت میں داخل ہونے تک، جس نے نہایت مجھے تنگ و تاریک چھوٹی سی جگہ میں چند ماہ تک رکھا پھر وہاں سے باہر لایا اور پالا، بڑا کیا، پھر مار کر قبر میں ڈالا، اور اپنی رحمت واسعۃ سے وہاں محفوظ رکھا پھر تجھے وہ زندہ کرے گا، قیامت میں حساب و کتاب ہوگا۔ اور پلصراط سے بآسانی گزارے گا۔ جو تیس ہزار سال کی مسافت کا راستہ ہے۔ تجھے اپنے کرم سے نوازتے ہوئے دوزخ سے بچائے گا اور جنت میں پہنچائے گا۔ اسی لئے میں نے کہا۔ اَلرَّحْمٰنُ الَّذِیْ یَرْحَمُ الْعِبَادَ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ مِنَ الْبِدَائِیَۃِ اِلَی النِّھَائِیَۃ۔

📖 بہت سے لوگوں کو اپنی بخشش سے یوں ہی نواز دے گا حالانکہ ان کی نیکیاں برائے نام ہونگی اس لئے وہ اپنے بندوں کی معمولی سی نیکی پر بھی بہت زیادہ عطا فرماتا ہے۔ بلکہ محض نیکی کرنے کا جس نے ارادہ بھی کیا اس کے نامہ اعمال میں ثواب لکھا جاتا ہے۔

📖 جو کوئی شخص جمعۃ المبارک کے دن بعد نماز جمعہ عصر و مغرب تک یا اللہ، یا رحمٰن کا وظیفہ کرتا رہے اور درمیان میں کسی قسم کی قولاً، فعلاً کوئی اور بات نہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کی ہر حاجت کو بر لائے گا وہ جو بھی طلب کرے گا عطا کیا جائے گا۔

📖 قولہ "الرحیم" یہ نام اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے صفاتی ناموں میں مشترک ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ عَنِتُّمْ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ، یعنی رسول کریم ﷺ بھی ایمانداروں پر بہت ہی مہربانی اور رحم کرنے والے ہیں۔

رحیم بہت بخشش کرنے والے کو کہتے ہیں، مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت زیادہ بخشش فرمانے والا ہے۔ اور اس کے رسول بھی بہت عطا فرمانے والے ہیں۔

اس نے انسان کو مٹی سے پیدا فرمایا، پھر کسی کو اپنا حبیب اور کسی کو اپنا خلیل بنایا۔ بعض کہتے ہیں رحیم اسے کہتے ہیں کہ جو قلیل پر کثیر عطا کرے۔ یعنی ایک نیکی پر دونو صد، چار ہزار یا چار لاکھ عنایت فرمائے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

📖 بعض کہتے ہیں رحیم وہ ذات ہے جو معمولی سے کام پر ہزاروں درجے ترقی عطا فرمادے۔

حکایت: حضرت کلیم اللہ علیہ السلام اور بکری:

📖 بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کی بکریاں چرایا کرتے تھے تو آپ کا طریقہ کار کچھ اس طرح تھا کہ آپ عبادت میں مصروف ہو جاتے اور بکریاں چرنے میں!! اتفاقاً ایک دن ایک بکری ریوڑ سے بھاگ نکلی آپ اس کے پیچھے دوڑتے رہے، عبادت میں کمی واقع ہوئی اس پر آپ کو بڑا غصہ تھا۔ چنانچہ دوڑتے دوڑتے بکری تھک گئی اور رک گئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس کی کمزوری پر رحم آگیا۔ آپ نے شفقت سے اسے پکڑا اور ریوڑ میں آچھوڑا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا۔ اے موسیٰ علیہ السلام تو نے میری پیدا کردہ جان پر رحم کیا ہے لہذا اس کے صلے میں تجھے رسالت کی عظمت سے سرفراز کیا جاتا ہے۔ اور ہم تمہاری نبوت کا اعلان آسمانوں میں ملائکہ سے کراتے ہیں۔

📖 الغرض کوئی بھی شخص اس نام "الرحیم" کا وظیفہ کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نرم اور مطمئن کر دیتا ہے۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ، خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمَ.

جلسہ 2

ایمان، نماز اور ماہِ رمضان کے روزے!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ عَنْ حَضْرَۃِ الرِّسالَۃِ صلی اللّٰہ علیہ و سلم اَنَّہٗ قَالَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ صَامَ شَھْرَ رَمَضَانَ کَانَ عَلَی اللّٰہِ حَقًّا اَنْ یُّدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ ھَاجَرَ فِیْ سَبِیْلِہٖ اَوْجَلَسَ فِی الْاَرْضِ الَّتِیْ وُلِدَفِیْھَا ۵

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھے، اور وہ نماز ادا کرتا رہے، ماہ رمضان کے روزے رکھے تو اسے اللہ تعالیٰ جنت عطا فرمائے گا خواہ وہ جہاد کیلئے باہر نکلے یا اپنے گھر میں مقیم رہے جہاں وہ پیدا ہوا ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری نے حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے حضرت ابو ھریرہ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں ان کی شان و عظمت کا خود سید عالم ﷺ نے یوں اظہار فرمایا "اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ بَیْنَنَا کَعِیْسٰی بَیْنَ الْاَنْبِیَآءِ" ابو ھریرہ ہم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال ہیں۔ یعنی جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیوی مال و دولت سے بے نیاز تھے اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی مالِ دنیا سے کوئی رغبت نہیں تھی!!

حدیث شریف میں کلمۂ مَنْ عموم پر دلالت کرتا ہے یعنی اس میں کسی کی

تخصیص نہیں عربی، عجمی، حبشی، قریشی، ہاشمی، ترکی، رومی وغیرہ سبھی داخل ہیں بشرطیکہ وہ ایمان کی نعمت سے سرفراز ہو اور وہ صالح اعمال کو بجالائے وہ بہشتی ہوگا اگرچہ حبشی ہی کیوں نہ ہو!

اور جو کوئی احکام شرعیہ کا منکر ہوگا وہ دوزخی ہے اگرچہ قریشی ہی کیوں نہ ہو جیسا کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْجَنَّۃَ لِمَنْ اَطَاعَہٗ وَ اِنْ کَانَ عَبْداً حَبْشِیاً وَ خَلَقَ النَّارَ لِمَنْ عَصَاہٗ وَ اِنْ کَانَ حُرّاً قُرَیْشِیاً ہ

دیکھیے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حبشی غلام تھے وہ اطاعت سے جنتی ہو گئے اور ان کے برعکس ابو جہل قریشی تھا لیکن وہ نافرمانی کے باعث دوزخی ہوا۔ چونکہ ایمان عمل کی بنیاد ہے اور تقویٰ کی اصل ہے اس لئے جملہ احکام شرعیہ پر اسے مقدم رکھا۔ نیز اول ایمان بعدہ اعمال۔

قرآن کریم میں ہے ھُدًی لِلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ. قرآن کریم تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لئے ہادی ورہنما ہے نیز وہ لوگ جو غائبانہ طور پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں۔

اس جگہ بھی ایمان کو مقدم کیا یعنی وہ ذات خداوندی پر یوں ایمان لائے کہ وہی ذات اقدس پہلے سے ہے، اور ہمیشہ رہے گی وہی اول و آخر ہے۔ اس سے پہلے کوئی نہیں وہی آخر ہے اس کی نہ بدایت ہے نہ نہایت، جملہ مخلوق کا وہی خالق ہے وہ واجب الوجود ہے از ابتداء وانتہا کوئی بھی وقت ایسا نہیں آئے گا جس میں وہ موجود نہ ہو، وہ اپنی ذات کے ساتھ قائم و دائم ہے۔ اس کا کسی پر تکیہ نہیں، سبھی اس کے محتاج ہیں وہ قطعاً محتاج نہیں۔ کوئی بھی چیز اس بے نیاز سے بے نیاز نہیں وہ اپنی ذات کے ساتھ دائماً قائم ہے اور اشیاء اسی کی چاہت سے قائم ہیں، قیوم کا یہی مفہوم ہے، وہ اپنی ذات میں نہ جوہر، نہ عرض، اور نہ ہی جسم ہے۔ کسی بھی صورت میں وہ مغلوب نہیں ہوتا، کوئی

بھی چیز اس سے مشابہت نہیں رکھتی وہ بے صورت ہے، وہ ہر چوں وچراں اور مثل و تمثیل سے مبرّا ہے۔

اے سننے والے، جو چیز تیرے خیال میں آئے وہ خدا نہیں، بلکہ وہ اسی کی تخلیق کردہ ہے، بڑائی، چھوٹائی اور مقدار کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ کیونکہ یہ وہ اوصاف ہیں جو جسم سے متعلق ہیں اور خدا جسم سے مبرّا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا استویٰ علی العرش بلاکیف وکم ہے۔ یعنی اس نے عرش پر اپنی شان کے مطابق استویٰ فرمایا، وہ سبھی پر قادر ہے، وہی جامع قدرت کا مالک ہے جہاں عجز وانکساری، تواضع اور نقصان کا عمل دخل نہیں۔ اس نے اپنی چاہت سے جو کیا ہوا اور جو چاہے گا ہوگا، سبھی اس کے قبضہ واختیار میں ہیں تخلیق کائنات میں اس کا کوئی سہیم وشریک نہیں وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرہ وہ ہر چاہت پر قادر ہے۔ وہ داناوبینا ہے اس کا علم ہر ایک شئ کو محیط ہے کوئی بھی چیز بڑی، چھوٹی، بری، بھلی طاعت ونافرمانی، کفر وایمان، نفع ونقصان، راحت ورنج بلااس کی تقدیر کے ممکن نہیں، اگر اٹھارہ ہزار عالم باہم مل کر نقصان پہنچانا چاہیں تو اس کا کچھ بھی نقصان نہیں کرسکتے۔

جو چیزیں قابلِ سماع ہیں وہ انہیں سنتا ہے اس کے لئے دوری اور نزدیکی برابر ہے۔ وہ چیونٹی کے چلنے کی آواز تک سن لیتا ہے، اور اسی طرح ہی دیکھتا ہے، روشنی اور تاریکی اس ذات اقدس کے لئے یکساں ہیں، وہ بغیر کان کے سنتا بلا آنکھ دیکھتا ہے، وَھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُہ

اللہ تعالیٰ کلام فرمانے والا ہے، توریت، انجیل اور قرآن کریم سبھی اسی کے کلام ہیں اسی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہمکلامی کے شرف سے مشرف فرمایا۔ لیکن اس کا کلام لب ودہان وزبان سے نہیں تھا جیسے کہ انسان اپنے دل میں بات کرتا ہے۔ اس کا کلام حرف وصوت اور لحن سے پاک ہے۔

قول اورالحن نے آواز نے

اس کا کلام قدیم ہے حادث نہیں۔

اے ایماندارو! ایمان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے بہترین نعمت ہے اور کوئی بھی نعمت اس کے مقابل نہیں، سبھی اس سے ہیچ ہیں۔

📖 حضرت امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے فرزند دلبند سے فرمایا بیٹے! تجھے ایمان کی قدر و منزلت کی کیا خبر تجھے ایمان تو وراثتاً حاصل ہوا۔ ایمان کی قدر و قیمت کو عمر ہی جانتا ہے! جو ایک مدت تک اس عظیم نعمت سے دور رہا!

مسلمانو! جان لیجئے تم ہی اشرف المخلوقات ہو، دنیا و عقبیٰ تمہارے ہی لئے ہے۔ کافر و مشرک تو تمہارے باجدار ہیں اور زیر فرمان! اگر تم جہاد کرتے ہوئے ان کی اولاد کو گرفتار کرلیں تو وہ تمہارے غلام اور کنیزیں ہونگی ان کے اموال تمہارے لئے غنیمت ہیں۔ تمہارے لئے زمین، فرش اور آسمان کو سائبان بنایا گیا۔ سورج تمہارا باورچی، چاند رنگریز اور ہوا فرش بنانے والی ہے۔ حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمتہ نے کیا خوب فرمایا ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکار اند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار
شرطِ انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

بادل، ہوا، چاند، سورج اور آسمان اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں، تاکہ تو روٹی کمائے اور اللہ تعالیٰ کے شکر ادا کرنے میں غفلت نہ برتے،

یہ تو سبھی تیری خدمت میں یوں سرگردان اور فرمان بردار ہوں، لیکن بڑے افسوس کی بات ہوگی جب تو اس کے احکام کے خلاف ورزی کرے گا۔

جانور پیدا ہوئے تیری وفا کے واسطے
کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے
چاند سورج اور ستارے ہیں ضیاء کے واسطے
سب جہاں تیرے لئے اور تو خدا کے واسطے

اے انسان! تو تو ولایت محبت کا بادشاہ ہے۔ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (اللہ ایمان داروں کا دوست ہے) اور تو ہی اس کی دوستی کے لائق ہے۔ یُحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗ (اللہ انہیں سے محبت فرماتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں) اے انسان ایماندار، تو ہی جنتی محلات کی مہمانی کی زینت ہے، وَ اللّٰهُ یَدْعُوْا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ اور اللہ تعالیٰ جنت کی طرف بلا رہا ہے۔ تو ہی ایمان کے خطاب سے نوازا گیا یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا، (اے ایمان والو) تمہیں ہی بہشت کا مالک بنایا جائے گا اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ کَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خَالِدِیْنَ فِیْهَا ہ (بیشک جو ایمان لائے اور صالح عمل کئے انہیں کے لئے جنت الفردوس ہے جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے)

اے ایماندار! تو ہی مسند نشیں و صاحب تخت بہشت ہے، هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلَالٍ عَلَی الْاَرَآئِكِ مُتَّكِئُوْنَ. (ایمان والے اور ان کی بیویاں درختوں کے سائے میں عالی شان تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے!!

اے مومن! تو ہی ملک کبیر کا مالک ہے وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَ مُلْكًا كَبِیْرًا ہ اور جب بھی تو دیکھے گا وہاں عظیم نعمتیں اور ملک کبیر دیکھے گا!!

اے بندہ مومن!! تو ہی محرم دیدارِ پروردگار ہوگا! وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ. اس دن ایمان داروں کے چہرے خوشی و مسرت سے چمک رہے ہونگے اور وہ رب کریم کے بے کیف دیدار سے مسرور ہونگے۔

جلسہ 3

حقیقت ایمان

ایمان زبان سے اقرار کرنا اور دل میں جگہ دینے کا نام ہے۔ جب یہ حدیث ایمان کے ذکر سے متعلق ہے تو اس جلسہ میں چند باتیں بیان کرتا ہوں!!

جاننا چاہیے کہ ایمان دو قسم پر ہے مجمل اور مفصل، ایمان مجمل یہ ہے کہ انسان زبانی اقرار کرے کہ میں نے دین اسلام کو اس کے جملہ احکامات کے ساتھ قبول کیا اور کفر و کافری کے جملہ لوازمات سے بیزار ہوا۔

ایمان مفصل کا یوں اظہار کرے۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ مَلاَ ئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَ الْیَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَ شَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالیٰ وَ الْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ہ

مزید چند باتیں ایمان مفصل پر درج کی جاتی ہیں۔ ایمان لانے والا یوں کہے میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا بجان و دل اور زبان سے اقرار کرتا ہوں، کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے وہ زن و فرزند سے مبرّا ہے وہ سونے، کھانے، پینے، بھولنے سے بالکل پاک ہے۔ یہی لا الہ الا اللہ کے حقیقی معنیٰ ہیں لَاْ تَأْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لاَنَوْمٌ اس کے اوصاف میں سے ہے، وہ کھانے پینے سے بیزار ہے وَھُوَ یُطْعِمُ وَلاَ یُطْعَمُ اور وہ کسی مکان کے ساتھ خاص نہیں چنانچہ کہتے ہیں ؎

نہ تو در ہیچ مکانے نہ مکانے تو خالی

بقول حضرت بلھے شاہ قصوری علیہ رحمتہ ؎

جے میں تینوں باہر ڈھونڈاں میرے اندر کون سمانا

جے میں تینوں اندر ڈھونڈاں پھر مقیّد جانا
ہر دچ توں ایں تے ہر تھاں توں ایں تینوں ہر تو پاک پچھانا
میں بھی توں ایں تے توں بھی توں ایں پھر بُھلا کون نماتا

(تابش قصوری)

کتاب ذخیرہ میں مرقوم ہے کہ یوں کہیں، الہٰی! کوئی بھی مکان تیرے امر سے خالی نہیں اور نہ ہی تو کسی مکان میں ہے۔

کیونکہ!! اللہ وحدہ لاشریک قدیم ہے، باقی ہے، وہ کبھی فانی نہیں ہوگا۔ اور جو وہ چاہے گا وہی ہوگا۔ بلکہ جسے خدا چاہے گا کہ یہ فانی نہ ہو وہ بھی فانی نہیں ہو گا۔ فتاویٰ ظہری میں ہے کہ اگر کوئی کہے خدا ہی رہے گا اور کوئی چیز نہیں رہے گی یا کہے کہ صرف خدا ہی رہے گا تو وہ کافر ہو جائیگا! کیونکہ جنّت و دوزخ اپنے جملہ لوازمات کے ساتھ باقی رہیں گے ان پر فنا نہیں اس لئے ان کے فنا کا قائل نص قرآنی کا منکر ہونے کے باعث کافر ہو جائے گا۔

سات چیزوں کو فنا نہیں:

شرح امالی میں ہے کہ سات چیزیں فنا نہیں ہوں گی۔ بلکہ ہمیشہ باقی و قائم رہیں گی جنت، جنہم، عرش، کرسی، لوح و قلم اور ارواح۔

بندوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں غور و فکر کرنا چاہیے نہ کہ اس کی ذات اقدس میں، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں تَفَكَّرُوْا فِيْ اٰيَاتِهٖ وَلَا تَفَكَّرُوْا فِيْ صِفَاتِهٖ اللہ تعالیٰ کے نام سننے پر موقوف ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو انہیں ناموں سے پکارنا چاہیے جن ناموں سے خود اس نے آگاہ فرمایا ہے (یا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمائے ہیں) یعنی اللہ تعالیٰ کو طبیب، عاشق اور محبوب وغیرہ سے موسوم نہ کریں)۔

ایمانداروں کو بعد از دخول جنت اللہ تعالیٰ جل وعلا کا دیدار ہوگا۔ اور وہ بے

کیف بلا مشابہ، بغیر کسی نمونہ و مثال اور بلا جہت چشم سر ہو گا، دیدارِ خداوندی کا منکر کافر ہے۔

جب ایماندار!! دیدارِ الٰہی سے مشرف ہونگے تو دنیوی واخروی یعنی جنت کی تمام نعمتوں کو بھول جائیں گے ۔

فَیَنْسَوْنَ النَّعِیْمَ اِذَا رَاَوْہُ

فَیَاخُسْرَانُ اَھْلَ الْاِ عْتِزَالِ

یعنی ایماندار زیارتِ الٰہی سے جب فیض یاب ہونگے تو ہر قسم کی نعمتوں کو بالکل بھول جائیں گے پس خرابیٔ وبربادی ہے معتزلہ کے لئے جو دیدارِ الٰہی کے منکر ہیں۔

بندہ خدا کے لئے یہی لائق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرے جیسے کہ اس کی معرفت کا حق ہے۔ لیکن یہ امر محال ہے کہ جیسے اس کی شان کے لائق ہے عبادت کر سکے کیونکہ فرشتے باوجود کثرتِ عبادت کے پکار رہے ہیں سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ الٰہی تو پاک ہے تیری عبادت کا حق ہم سے ادا نہیں ہو سکتا۔

فرشتوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ یقین جانے کہ فرشتے بھی اللہ کے بندے ہیں جو ہر وقت مصروف عبادت رہتے ہیں، کسی بھی وقت غافل نہیں رہتے۔ وہ کاہلی و سستی کو جائز نہیں رکھتے، خواہشاتِ نفسانیہ سے انہیں کوئی سروکار نہیں، شب و روز تسبیح و تحمید میں لگے رہتے ہیں۔ یُسَبِّحُوْنَ الَّیْلَ وَ النَّھَارَ وَ لَا یَفْتَرُوْنَ ہ ان کی تخلیق مرد وزن کی سی نہیں یعنی وہ مرد اور عورت نہیں!! وہ نور سے پیدا کئے گئے ہیں وہ ہر چھوٹے بڑے صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے معصوم ہیں ابتدائے آفرینش سے بعض قیام میں بعض رکوع و سجود میں ہیں۔

مقربانِ بارگاہِ الٰہی:

تمام فرشتوں میں چار کو مقربانِ بارگاہِ الٰہی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

- حضرت جرائیل علیہ السلام
- حضرت اسرافیل علیہ السلام
- حضرت میکائیل علیہ السلام
- حضرت عزرائیل علیہ السلام

حضرت جرائیل علیہ السلام تمام فرشتوں پر عظمت ورفعت رکھتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جِبْرَائِیْلُ بَیْنَ الْمَلَائِکَۃِ کَاَبِیْ الْقَاسِمِ بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ. جرائیل علیہ السلام فرشتوں میں وہی مقام رکھتے ہیں جیسے میں انبیاء کرام علیہم السلام میں!! تفسیر روح البیان میں ہے خُلِقَ الْجِبْرِیْلُ لِخِدْمَۃِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جرائیل علیہ السلام خدمت محمد مصطفٰے ﷺ کے لیے پیدا کئے گئے۔

محفل ذکر مصطفٰے ﷺ اور ملائکہ:

کتاب الشمائل میں ہے کہ ایک دن سید عالم ﷺ حضرت سیدہ فاطمہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ بوندا باندی ہو رہی تھی آپ صحن میں آگئے اور اس وقت کالی کملی اوڑھے ہوئے تھے، دوسری جانب حضرت سیدہ فاطمہ حضرت علی المرتضٰی اور حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کھڑے بارش کے منظر سے لطف اندوز ہو رہے تھے، انہوں نے عرض کیا حضور آپ ہمارے پاس تشریف لاتے ہیں یا ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں!

آپ نے فرمایا تم بھی آجاؤ! چنانچہ آپ صحن میں بیٹھ گئے دائیں طرف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بٹھایا بائیں جانب حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دائیں زانو پر حضرت امام حسن اور بائیں پر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ

عنھا کو بٹھایا۔ اور کالی کملی تمام پر ڈال دی اور اس انداز میں جب حلقہ بن گیا تو آپ کے فرمان پر سبھی مل کر لا الہ الا اللہ کا ذکر کرنے لگے۔ اس حلقہ ذکر کو اللہ تعالیٰ نے اتنا پسند فرمایا کہ حضرت جرائیل علیہ السلام کو حکم دیا، آسمانوں میں اعلان کرو کہ تمام فرشتے اس حالت خاص کے ساتھ حلقہ ذکر کو ملاحظہ کریں۔

چنانچہ حبیب کریم ﷺ کے اس حلقہ ذکر کی ہیئت کو فرشتے دیکھتے رہے پھر حضرت جرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے بعد از سلام حضرت جرائیل علیہ السلام نے درخواست کی کہ مجھے بھی کالی کملی میں جگہ مرحمت فرمائیں کیونکہ اس انداز میں حلقہ ذکر سے انوار و تجلیات کے جلوے ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ ان کا نور آسمانوں سے گزر کر عرش معلیٰ تک پہنچ رہا ہے آپ نے فرمایا یہ کملی فقراء کا لباس ہے' تمہارا مقام تو سدرۃ المنتہیٰ اور جنت الماویٰ ہے حضرت جرائیل علیہ السلام پھر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ پر جو میرا حق ہے اس کے تصدق مجھے کسی کونے میں تھوڑی سی جگہ مرحمت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا تمہارا مجھ پر کونسا حق ہے؟

حضرت جرائیل علیہ السلام یوں عرض گزار ہوئے!

- جب آپ کے جد اعلیٰ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو لعنتی نمرود نے آگ میں ڈالا تو میں نے انہیں فضاء ہی میں تھام لیا تھا۔
- حضرت یوسف علیہ السلام کو جب بھائیوں نے کنویں میں گرایا تو میں نے پانی میں پہنچنے سے قبل تھام لیا تھا۔
- حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی چکی چلانے آیا کرتا اور جب آپ کے چچا زاد بھائی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قلعۂ خیبر کو اکھاڑنے کے لئے قدم بڑھایا تو میں نے معاونت کی تھی۔
- حضرت حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنھما کا گھوارہ ہلایا کرتا تھا۔
- چنانچہ آپ نے یہ سنتے ہی اپنی پیٹھ کی جانب کالی کملی میں جگہ مرحمت فرمائی

پھر آپ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا! بتایئے تو سہی اب کیا کیفیت ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے۔ آج آپ کی یہ کملی تمام اشیائے عرش و فرش پر فوقیت رکھتی ہے کہ حضور کی جلوہ گاہ سے تمام ملائکہ عرش و کرسی اور ہفت آسمان محوِ نظارہ ہیں۔ آج میری حاضری میری زندگی کا حاصل ہے یہی بات میرے لئے وجہ صد افتخار ہے یہ کہا اور چند ساعت قیام کے بعد آسمان پر چلے گئے۔

اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم فرمایا سبھی جبرائیل سے مصافحہ کریں اور اس کے سینے کو بوسہ دیں۔ کیونکہ ان کا سینہ میرے حبیب ﷺ کی پشت مبارک سے مَس ہوا ہے اور اچھی طرح جان لو کہ وہ تمہارا سب کا سردار ہے چنانچہ تمام فرشتے حکم الٰہی بجا لائے۔

- ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے انسانی صورت اختیار کرنے کی طاقت عطا فرمائی ہے جیسے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت مریم بنتِ عمران والدۂ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿﴾ (حضرت جبرائیل بالکل انسانی صورت میں حضرت مریم علیھا السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے)
- متعدد مرتبہ سید عالم ﷺ کی بارگاہ میں حضرت دحیۂ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل و صورت میں حاضر ہوئے۔
- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں فرشتے متعدد مرتبہ روزہ افطار کرانے کے لئے حاضر ہوئے۔
- حضرت لوط علیہ السلام کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت میکائیل علیہ السلام حسین و جمیل جوانوں کی صورت میں نازل ہوئے۔

- اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اتنی عظیم قوت عطا فرمائی ہے کہ وہ ساتوں زمینوں کو اپنے پروں پر اٹھا سکتے ہیں۔
- چنانچہ حضرت لوط علیہ السلام کے تیرہ گاؤں مع مال واسباب اور باشندوں کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنے ایک پَر پر اٹھایا اور آسمانوں تک لے گئے ایسے کہ ایک چراغ بھی نہ بجھا جب ان میں سے کسی ایک نے بھی توبہ نہ کی تو بحکم الٰہی اوندھا کیا کہ کوئی بھی نہ بچ سکا قرآن کریم میں ہے فَجَعَلْنَا عَلَيْهَا سَافِلَهَا (ہم نے ان گاؤں کو تباہ و برباد کر دیا)۔
- فرشتوں سے عداوت و دشمنی رکھنا کفر ہے۔
- انبیاء و رسل علیھم السلام تمام ملائکہ سے افضل ہیں۔

اولیاء کرام خاص ملائکہ سے اتقیاء اور صفیا عام ملائکہ سے افضل ہیں ۔

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

- کراماً کاتبین پر بھی ہم ایمان لاتے ہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِيْنَ كِرَاماً كَاتِبِيْنَ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ؕ بیشک تم پر محافظ مقرر کر رکھتے ہیں (کراما کاتبین) وہ سبھی کچھ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے رہتے ہو۔
- فرشتوں کو جنت کی زیارت سے شادکام کیا جائیگا مگر وہ دیدار الٰہی سے مشرف نہیں ہونگے البتہ ایک بار حضرت جبرائیل علیہ السلام' اللہ تعالیٰ کی زیارت کا شرف حاصل کر پائیں گے پھر وہ اپنے مقام پر رہیں گے۔
- اصول الصغار میں ہے کہ مسلمان جنّ (مذکر و مؤنث) داخل جنت ہونگے حضرت سید امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں توقف فرماتے ہیں جبکہ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنھما کا قول ہے کہ مسلمان

جن جنتی ہیں۔

ایمان بر کتب سماویہ:

کتب سماویہ پر ایمان لانے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی بھی کتابیں اور صحیفے انبیاء ورسل پر نازل فرمائے وہ حق ہیں، بے شک وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہیں مگر قرآن کریم پر عمل کرنا فرض ہے، بعد از نزول قرآن ان کتب و صحائف کے احکام منسوخ ہو چکے ہیں۔

1- ان کتابوں میں توریت شریف: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی جو عبرانی زبان میں تھی۔

2- انجیل شریف: بزبانِ یونانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

3- زبور شریف: بزبانِ سریانی حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

4- قرآن مجید: سید الانبیاء خاتم المرسلین سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ پر بزبانِ عربی نازل ہوا۔

تنبیہ:

کتابوں پر ایمان لانے میں تعداد و شمار کی چنداں ضرورت نہیں، بس یوں کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں اور صحائف اپنے انبیاء پر نازل فرمائے ہم ان سب پر ایمان رکھتے ہیں۔ کیونکہ تعیّن میں کمی بیشی کے باعث کفر کا احتمال ہے۔

📖 بیان کرتے ہیں کہ صحیفے اور کتابیں ایک سو چودہ انبیاء و رسل علیھم السلام پر نازل ہوئیں لیکن نصِ قطعی سے ثابت نہیں ہے، یوں ہی کتاب عمدۃ الدین میں مرقوم ہے مگر تعداد کا مقرر نہ کرنا ہی بہتر ہے۔

📖 جملہ کتب منزلہ کلام قدیم سے عبارت ہیں۔ مخلوق نہیں، کلام الٰہی کو مخلوق کہنے اور جاننے ماننے والا کافر ہے۔ البتہ حروف و اصوات جو کاغذ پر لکھے جاتے

ہیں انہیں مخلوق کہے تو کفر نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ کاتب کا فعل ہے اور کاتب و کتابت مخلوق ہے۔

- قرآن مجید تئیس سالوں میں مکمل ہوا۔ پہلی آیت اِقْرَاءْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ اور آخری آیت اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًاؕ ہے (عمدۃ الدین)
- انبیاء کرام علیہم السلام اور رسولوں پر ایمان لانے کے یہ معنی ہیں کہ جملہ انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کے خاص بندے و رسول برحق ہیں ان کا ہر قول سچا ہے ان کی کوئی بات خواہش کے تابع نہیں۔
- ان میں بعض رسول ہیں جن کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آتے رہے وہ تین صد تیرہ 313 ہیں۔ بعض نبی ہیں جنہیں الہام یا خواب کے ذریعے تبلیغ احکام کا امر صادر ہوتا رہا۔
- ہر نبی اپنے زمانے میں افضل ہوا ہے اور نبی سے کوئی عام انسان علم و عقل اور عمل میں بڑھ کر نہیں ہوا۔
- انبیاء کرام نے اپنی نبوت کی صداقت کے لئے معجزے دکھائے۔ معجزہ ہی ان کی نبوت کی دلیل ٹھہرا۔
- کوئی بھی نبی اور رسول 'غلام، بد صورت، دروغ گو اور بداخلاق نہیں ہوا۔
- کسی عورت کو نبوت و رسالت کی نعمت حاصل نہیں ہوئی۔
- حضرت ذوالقرنین اور حضرت لقمان کی نبوت میں اختلاف ہے۔
- حضرت خضر علیہ السلام کے بارے امام زاہدی اپنی تفسیر میں رقمطراز ہیں کہ وہ نبی تھے۔
- نبی اور رسول قبل اعلانِ نبوت و رسالت بھی ہر قسم کے گناہ سے معصوم

ہوئے ہیں۔

📖 انبیاء علیہم السلام کی ازواج کو اللہ تعالیٰ نے پاکدامن پیدا فرمایا ان سے کبھی کوئی غلط فعل سرزد نہیں ہوا۔ سید عالم ﷺ فرماتے ہیں۔ مَازَنَتْ اِمْرَاَۃَ نَبِیٍّ قَطُّ (نبی کی بیوی ہمیشہ غلط کاری سے محفوظ رہی)

📖 انبیاء و رسل علیہم السلام کی تعداد کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے حقیقتاً ان کی (عقیدہ النجاح) تعداد معیّن نہیں کی جا سکتی البتہ مشہور ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی ہوئے ہیں۔ لیکن دلیل قطعی سے یہ بات پایۂ ثبوت تک نہیں پہنچتی۔ جیسے کتب سماویہ کی تعداد کو خاص نہیں کیا جاسکتا!!

سید الانبیاء والمرسلین اور آپ کے معجزات کا اجمالی تذکرہ:

📖 ہمارے رسول سیدنا و مولانا محمد بن عبد اللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد المناف برحق نبی اور تمام انبیاء و رسل کے سردار ہیں، سب سے افضل و اعلیٰ اور سب سے آخری نبی ہیں۔ اور جو بھی کوئی آپ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب ہے دجال ہے!

📖 ہمارے پیارے رسول تمام زمانوں میں ہونے والوں سبھی انسانوں سے عاقل و احسن و علم ہیں آپ کے حسن و جمال کے سامنے چودھویں رات کا چاند بھی شرمندہ تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے عالمِ مَاکَانَ وَ مَایَکُوْنُ کے شرف سے سرفراز فرمایا۔

حلیہ مبارکہ:

📖 آپ کا چہرۂ مبارک انوار و تجلیات کا مرکز، بلند بینی، فراخ آنکھیں، شرم و حیا کا پیکر۔

نیچی نظروں کی شرم و حیا پر درود

اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

آنکھ کی تپلی سیاہ و سفید، پیوستہ ابرو، ہاتھ مبارک کی ہتھیلی گوشت سے بھری ہوئی مخمل وریشم سے زیادہ نرم، لعاب دھن ایسا کہ کھاری کنویں بھی شیریں ہو جاتے، پسینہ معطر خوشبودار ۔

عطرِ جنت میں بھی ایسی خوشبو نہیں
جیسی خوشبو نبی کے پسینے میں ہے

بوقت ضرورت آپ کا پسینہ خوشبو کی جگہ استعمال ہوا جس گلی بازار سے آپ کا گزر ہوتا وہ مہک اٹھتے ۔

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

آپ ہزار ہا آدمیوں میں بھی سربلند نظر آتے حالانکہ آپ بہت طویل القامت نہیں تھے، بلکہ انتہائی خوبصورت و پاکیزہ کہ آپ کے جسم اقدس اور لباس پر کبھی مکھی نہ بیٹھتی، اور نہ ہی آپ کے سر سے گزرتی، اگر کبھی ایسا موقعہ آیا تو خاکستر ہو گئی۔

📖 آپ احتلام سے محفوظ تھے۔ ابتداء و انتہائے آفرنیش عالم تک آپ سے بڑھ کر کوئی سخی ہوا ہے اور نہ ہی ہوگا۔

حکایت: اَسّی ہزار بکریاں اور تین سو غلام؟:

بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ کوئی سائل آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ ﷺ میں آج بڑی امید لئے آیا ہوں لھذا میری امید پوری فرما دیجئے آپ ﷺ نے فرمایا بتایئے کیا چاہتے ہیں۔ وہ عرض گزار ہوا، ایک بکری کا سوال ہے۔ آپ نے فرمایا بس یہی تمہاری بڑی امید تھی؟

وہ عرض کرنے لگا حضور! جس کے پاس مرغی تک نہ ہو اسے بکری عنائت ہو جائے تو اس سے بڑی اور کیا امید ہو سکتی ہے۔ آپ ﷺ اس کی کسمپرسی کی کیفیت سنتے ہی آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا، جایئے فلاں میدان میں میری اسی ہزار بکریاں ہیں جنہیں تین سو غلام چرا رہے ہیں، وہ تمام مع غلاموں کے تجھے عطا فرمائیں! سبحان اللہ!! کیا شانِ سخاوت ہے؟ ؎

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہادیئے ہیں دُرّ، بے بہا دیئے ہیں

📖 تمام لوگوں کو سخاوت کا حکم ہوا مگر آپ کو کثرتِ سخاوت کے باعث فرمایا گیا وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ ہ

📖 ہر نبی و رسل کسی قوم یا قبیلے کی طرف بھیجا گیا مگر آپ جن و انس سبھی کے لئے مبعوث ہوئے آپ کی اطاعت جس طرح روئے زمین پر رہنے والوں کے لئے فرض ہے اسی طرح اہل آسمان پر بھی فرض ہے۔ گویا کہ زمینوں اور آسمانوں کی ہر مخلوق کے لئے نبی بن کر جلوہ افروز ہوئے ؎

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
اِن کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی ﷺ

معجزات مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا اجمالی تذکرہ:

📖 آپ کے معجزات اس قدر ہیں کہ ان کا احاطہ کرنا ممکن نہیں، ولادت سے وصال تک اسی ہزار معجزوں کا ظہور ہوا۔ (مجمع الاخبار) مگر یہ تعداد قطعی نہیں!!

آپ کی انگلی کے اشارے سے چاند ٹکڑے ہوا، زہر آلود بکری کا دست کردہ گوشت پکارا! لَا تَأْكُلْ مِنِّيْ فَإِنِّيْ مَسْمُوْمَةٌ یا رسول اللہ ﷺ مجھے تناول نہ فرمایئے

گا، کیونکہ میں زہر آلود ہوں!

📖 ہرنی نے آپ سے فریاد کی، اونٹ نے اپنے بے نمازی مالک کی شکایت کی! فضلاتِ مبارکہ زمین اپنے اندر چھپالیتی تاکہ کوئی انہیں دیکھ نہ پائے۔ بادل آپ پر سایہ کرتے، مزید تفصیل معجزات کے باب میں دیکھیے!!

قیامت پر ایمان کا مفہوم:

📖 قیامت پر ایمان لانے کا مفہوم یہ ہے کہ یقین کرے کہ ایک دن عالم دنیا نے ختم ہونا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَّارَيْبَ فِيْهَاه بیشک قیامت آکر رہے گی اس میں کسی قسم کا شک نہیں! اللہ تعالیٰ سبھی پر موت مسلط فرمائے گا، پھر زندہ کرے گا۔ انسان، جن، حیوان، ہر جاندار اس حکم میں برابر ہیں۔

📖 قیامت کی نشانیوں میں سے ان دس نشانیوں کا ظہور قطعی اور لازمی ہے ان کے ظہور کے بغیر قیامت کا ورود نہیں ہوگا۔

1- سورج کا مغرب سے نکلنا!

2- دجال کا خروج

3- یاجوج وماجوج کا ظاہر ہونا۔

4- حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا آسمانوں سے زمین پر تشریف لانا۔

5- تین شہروں کا زمین میں دھنسنا

6- ایک شہر مشرقی جانب سے ایک شہر مغرب کی طرف اور ایک شہر ممالک عرب میں سے ہوگا۔

7- دابۃ الارض کا ظہور

8- دھوئیں کا پھیلنا

9- عدن سے عجیب و غریب آگ کا بھڑکنا

10- سب سے پہلے مغرب کی طرف سے سورج طلوع ہو گا پھر مسلسل پے درپے دیگر نشانیاں ظاہر ہونگی۔ جب سبھی نشانیاں پوری ہو جائیں گی تو مشرق سے مغرب کی طرف اللہ تعالیٰ گرم ہوا چلائے گا جس سے سبھی مسلمان فوت ہو جائیں گے۔

سدرۃ المنتہیٰ میں ایسے ہی لکھا ہوا ہے۔ نفخۂ صور کفار پر ہو گا۔ اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تک روئے زمین میں ایک بھی مسلمان اللہ اللہ کرنے والا رہے گا قیامت برپا نہیں ہو گی۔

📖 جب پہلی بار صور پھونکا جائے گا ہر چیز فنا ہو جائے گی۔ جب دوبارہ صور پھونکا جائے گا سبھی زندہ ہو جائیں گے۔ اور ان دونوں کے درمیان چالیس سال کا وقفہ ہو گا۔ بعض کہتے ہیں چالیس دن کا وقفہ ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

📖 صور کی لمبائی تیس ہزار سال کا راستہ ہے اور چوڑائی بارہ سال کا مسافتی راستہ!! صور کو حضرت اسرافیل علیہ السّلام اس طرح منہ میں لئے ہوئے امرِ خداوندی کے منتظر ہیں جیسے شہنائی بجانے والا اپنے منہ میں اسے رکھتا ہے۔

📖 اللہ تعالیٰ اسقاط و جنین شدہ بچوں کو بھی جان عطا فرمائے گا۔ تاکہ وہ اپنے والدین کی شفاعت کرائیں (یہ اسقاط فطرتاً ہو) (جو اولاد کی زیادتی کے پیش نظر از خود کراتے ہیں وہ قاتل ہیں) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُھُمْ وَاِیَّاہُ اولاد کو رزق کی کمی کے خوف سے قتل نہ کرو ہم تمہیں اور انہیں رزق عطا فرمانے والے ہیں لھذا فیملی پلاننگ کی بیہودہ سکیمیں رزق میں اضافہ نہیں کر سکتیں، یہ بے غیرتی، بے حیائی اور زنا کی مشیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارباب حل و عقد کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(تابش قصوری)

📖 حضرت ادریس علیہ السلام پر قیامت کے آثار کا کچھ اثر نہیں ہو گا کیونکہ وہ پہلے سے بہشت میں زندہ ہیں۔اور دنیا سے بہشت کا منظر دیکھنے کے لئے وصال کے ذائقے سے شادکام ہو چکے ہیں۔

📖 جب حضرت اسرافیل علیہ السلام پہلا صور پھونکیں گے تو سبھی مر جائیں گے۔پھر زندہ ہونے کے بعد تین سو سال تک قیام کریں گے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ اس دن لوگ اپنے رب کے حضور کھڑے ہونگے ،ایسی کیفیت میں کہ انہیں ایک دوسرے کی خبر تک نہ ہو گی۔پھر ان پر ایک کفن نما لباس لپیٹا جائے گا۔اس کے بعد جب ہوش میں آئیں گے تو ایک دوسرے سے نفرتا بھاگیں گے یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ .اس دن آدمی اپنے بھائی ،والدین ،بیوی اور بچوں سے بھاگے پھرتے ہونگے۔

📖 پھر سبھی لوگ حساب وکتاب کے لئے حاضر کئے جائیں گے۔نیز ہم اس امر پر ایمان رکھتے ہیں کہ دوزخ کے اوپر سے ہر ایک کو گزرنا پڑے گا ارشاد باری تعالیٰ ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا ہ اور بیشک تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کا دوزخ پر سے گزر نہ ہو یہ تمہارے رب کا اٹل فیصلہ ہے۔

📖 اور ایمانداروں کی تسلی کے لئے یوں فرمایا گیا۔ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا ہ پھر ہم متقین کو نجات سے نوازیں گے اور ظالموں کو دوزخ میں الٹا کر کے ڈالیں گے۔

📖 خیال رہے کہ پُل صراط دوزخ کی پشت پر ہے۔اور اس سے گزرنا گویا دوزخ سے گزرنا ہے۔لھذا ہم اس امر پر ایمان لاتے ہیں کہ نیک بندوں کا نامۂ اعمال

ان کے دائیں ہاتھ اور بدبختوں کا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور ان کے ہاتھ پیٹھ پیچھے بندھے ہونگے۔

📖 اس امر پر بھی ہمارا ایمان وایقان ہے کہ میزان حق ہے۔ اور اس میں نیک و بد اعمال کا وزن ہو گا۔ جس کی نیکی کا پلڑا بھاری ہو گا وہ نجات پائے گا اور جس کی برائیاں وزنی ہو گی اس کا ٹھکانہ ہاویہ دوزخ ہو گا۔ قرآن کریم میں ہے فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ؕ نیز فرمایا وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ن الْحَقُّ. اس دن اعمال کا وزن کیا جانا برحق ہے۔

حوض کوثر:

📖 حوض کوثر برحق ہے۔ روز قیامت پیاسوں کو اس سے پانی پلایا جائے گا۔ رحمت عالم نبی مکرم ﷺ فرماتے ہیں اٰنِیَةٌ بِعَدَدِ النُّجُوْمِ اس کے پیالے ستاروں کی تعداد کے برابر ہونگے۔

📖 نیز ہم اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ روز قیامت اعضائے جسم باتیں کریں گے اور افعالِ خیر و شر کی شہادت دیں گے قرآن کریم میں ہے يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اس دن (ان کی زبان بندی ہو گی) ان کے ہاتھ، پاؤں پکاریں گے جو کچھ وہ عمل کرتے رہتے تھے، (یہ مسئلہ سمجھنے میں اب تکلف کی بات نہیں رہی، ویڈیو اور آڈیو کو سامنے رکھئے جس سے آج ہر حرکت سامنے آرہی ہے یہ آیت سائنسی ترقی پر دال ہے۔ وی۔ سی آر پر انسان اپنی سبھی حرکات و سکنات کو خاموشی سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اور تعجب و حیرانگی کے باعث اس کی زبان بند ہوتی ہے۔ فَافْهَمُوْا وَ تَدَبَّرُوْا (تابش قصوری)

سوالِ قبر:

قبر میں جانے والے ہر شخص سے مؤمن ہو خواہ کافر، بچہ ہو یا بڑا، بوڑھا ہو یا جواں، مرد ہو یا عورت ہر ایک سے سوال ہو گا جب دفن کرنے کے بعد لوگ قبرستان سے باہر نکل آئیں گے۔ تب دو فرشتے اس کے پاس آئیں گے اور اسے بٹھائیں گے۔

برزخی زندگی میں تمام کا اتفاق ہے البتہ جسم کے اندر جان ڈالنے میں اختلاف ہے حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فقہ اکبر میں ہے۔ لَهٗ اِدْخَالُ الرُّوْحِ فِی الْجَسَدِ فِی الْقَبْرِ حَقٌّ. قبر میں جسم کے اندر روح کا داخل ہونا برحق ہے قبر میں اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے اور نبی کریم ﷺ کی رسالت کے متعلق خصوصیت سے پوچھا جائے گا۔

جب ایماندار جواباً کہے گا میرا رب اللہ اور میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں تو یہ سنتے ہی منکر نکیر پکار اٹھیں گے نَمْ كَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ، (سو جایئے ایسے، جیسے دلھن سوتی ہے)

اور بے ایمان، بدنصیب جواب دینے کی طاقت ہی نہیں رکھتا اور کفِ افسوس ملنے کے سوا کچھ نہیں کہہ پاتا۔

فرشتے کہتے ہیں لَادَرَیْتَ افسوس تو نے کچھ سمجھا ہی نہیں، اور پھر اس کے لئے سزا جاری ہو جاتی ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔

انبیاء سے سوال قبر:

واضح ہو کہ انبیاء کرام علیہ السلام سے قبر میں قطعاً سوال نہیں ہوتا، البتہ مسلمانوں اور کافروں کے بچوں سے سوال ہوتا ہے۔ لیکن ان سے روزِ میثاق کا سوال پوچھا جاتا ہے یعنی (اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں)

اور ہمارا اس پر ایمان ہے کہ کفّار و مشرکین اور فاسقوں پر قبر کا عذاب برحق

ہے۔

ایمان بر تقدیر:

تقدیر پر ایمان لانے کا مفہوم یہ ہے کہ انسان یقیناً سمجھے جو بھی کوئی نیکی یا بدی اس سے ظاہر ہوتی ہے اس کی تخلیق اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔ ہاں نیکی اس کے حکم، مشیئت اور امر سے ہے۔

تاہم اکابر اسلام فرماتے ہیں تقدیر پر اعتقاد رکھنا چاہیے اور اس مسئلہ میں بحث نہیں کرنی چاہیے کیونکہ تقدیر الٰہی کے فہم وادراک سے انسانی عقل عاری ہے۔

کتاب التمہید میں ہے کہ اَلتَّقْدِیْرُ بَحْرٌ عَمِیْقٌ مَنْ غَمَسَ فِیْهِ ضَلَّ. تقدیر انتہائی گہرا سمندر ہے جس نے بھی اس میں غوطہ لگایا غرق ہو گیا۔

افضل البشر بعد الانبیاء علیہم السلام:

اہل سنت وجماعت کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاء ومرسلین علیہم السلام کے بعد پوری انسانیت میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، پھر حضرت سیدنا عمر ابن خطاب فاروق اعظم پھر حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین پھر حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ بہ ترتیبِ خلافت اور یہ چاروں رسول کریم ﷺ کے برحق خلیفہ ہیں اور ان خلفائے راشدین کی مدّتِ خلافت تیس برس ہے۔

نبی کریم ﷺ پہلے ہی مدّت کی تعین فرما چکے تھے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ قال علیہ السلام اَلْخِلَافَةُ بَعْدِیْ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً میرے بعد خلافت تیس برس تک قائم رہے گی۔

امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن:

سید عالم نبی مکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا افضل ہیں (حضرت ام المؤمنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت مسلّمہ ہے کیونکہ آپ سب سے پہلے ایمان کی نعمت عظمیٰ سے شاد کام ہوئیں اور ام المؤمنین اوّل ہونے کا شرف بھی آپ ہی کو حاصل ہے) (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم) (تابش قصوری)

سید عالم ﷺ کی شہزادیاں:

نبی کریم ﷺ کی بیٹیوں میں حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا افضل ہیں، آپ ﷺ کی چار صاحبزادیاں ہیں۔

1- حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کا نکاح حضرت ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا آٹھ ہجری کو آپ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ جارہی تھیں کہ ایک ناہنجار کافر ہبار بن اسود نے نیزہ مار کر شہید کر دیا۔

2- حضرت سیّدہ رقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ آپ کا ہجرت سے سات سال قبل حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح ہوا۔ جب ہجرت کا حکم ہوا تو آپ نے اپنے خاوند حضرت امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہجرت اختیار فرمائی۔

بیس سال کی عمر تھی کہ مدینہ طیبہ میں 2 ہجری 17 ماہ رمضان المبارک میں وصال فرمایا۔ اسی روز غزوہ بدر میں عظیم الشان فتح ہوئی۔

3- حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم ﷺ کی تیسری بیٹی تھیں حضرت سیدہ رقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے بعد نبی کریم ﷺ نے ان کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔ بوقتِ نکاح آپ کی عمر انیس برس تھی، شادی کے بعد چھ سال تک زندہ رہیں، شعبان 9 ہجری کو مدینہ طیبہ میں انتقال فرما گئیں، سید عالم ﷺ نے

نماز جنازہ پڑھائی۔

4- سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ آپ اپنی تینوں حقیقی بہنوں سے چھوٹی تھیں، مگر مراتب میں سب سے بڑھ کر آپ پندرہ برس کی تھیں کہ مدینہ طیبہ میں دو ہجری کو حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حبالۂ عقد میں آئیں اس وقت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر مبارک تیئس 23 برس تھی۔

حضور سید عالم ﷺ نے جب گیارہ ہجری کو وصال فرمایا تو چھ ماہ بعد تین رمضان المبارک گیارہ ہجری کو آپ نے بھی اپنی جان جان آفرین کے سپرد فرمادی۔ حضور کی چاروں بیٹیاں حضرت ام المؤمنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن اطہر سے متولد ہوئیں۔

شرائط ایمان:

کتاب عقیدہ النجاح میں ہے کہ ایمان کی متعدد شرطیں ہیں اگر وہ نہ پائی جائیں تو ایمان کامل نہیں ہوتا۔

- ایمان بالغیب: ایسی غائبانہ چیزوں پر ایمان لانا جن کے بارے سید عالم ﷺ نے آگاہ فرمایا ہو۔ یعنی اللہ پر ایمان لانا، جنت اور دوزخ کے وجود پر، دل و جان سے یقین رکھنا اور اقرار کرنا، البتہ نزع کے وقت اللہ تعالیٰ کی گرفت اور دوزخ کی آگ کے خوف سے ایمان لانا قابلِ قبول نہیں ہوگا۔ اسے ایمان بالخوف کہتے ہیں کہ بوقت نزع آخرت کے احوال، بہشت اور دوزخ کا مشاہدہ ہوتا ہے۔

اسی طرح خوف سے توبہ بھی قابلِ قبول نہیں۔ یعنی بوقت مرگ کافر اپنا ٹھکانہ جہنم میں دیکھتے ہوئے ایمان لائے تو یہ قابل قبول نہ ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد

فرماتا ہے۔ فَلَمْ یَكُ یَنْفَعُهُمْ اِیْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا وقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنَّ اللّٰه تَعَالٰی یَقْبَلُ تَوْبَةَ عَبْدٍ مَالَمْ یُغَرْغِرْهُ ہ

📖 دوسری شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل وعلا نے جن اشیاء کو حلال فرمایا انہیں حلال ماننا اور جو چیزیں حرام ٹھہرائیں انہیں حرام جاننا۔

اگر کوئی شخص حلال کردہ اشیاء کو حرام اور حرام کو حلال جانے اور مانے وہ کافر ہو گا۔

📖 تیسری شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔

📖 چوتھی شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے کبھی بے نیاز نہ ہو۔

📖 پانچویں شرط یہ ہے کہ کبھی بھی زبان پر کلمۂ کفر نہ لائے۔ بلکہ بکثرت پڑھتا رہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا وَ اَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَ اسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَاْ اَعْلَمُ ہ الٰہی میں تجھ سے تیرے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک ٹھہرانے سے پناہ مانگتا ہوں جن کا مجھے علم ہے اور تجھ سے استغفار کرتا ہوں جن کا مجھے علم نہیں۔

اب ہم پھر حدیث شریف کی طرف آتے ہیں۔ قَوْلُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ہ یعنی جو بھی کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، اگرچہ وہ لاکھوں بار لَآ اِلٰهَ اَلاَّ اللّٰهُ کہتا رہے وہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو گا جب تک محمد رسول اللہ ہ نہیں کہے گا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب تک وہ نبی کریم ﷺ کی رسالت پر ایمان نہیں لائے گا۔ مؤمن نہیں ہو گا، آپ کے فرمان کو اللہ تعالیٰ کا فرمان سمجھے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَانَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا جو بھی تجھے رسول کریم عطا فرمائیں اس پر مضبوطی سے عمل کرو اور جس سے روکیں اس چیز سے رک جاؤ۔

📖 نیز حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسےٰ علیہ السلام تک تمام سچے

نبیوں اور رسولوں پر ایمان لائے۔

اے ایماندارو! جیسا آپ رسول رکھتے ہیں ویسا کوئی اور نبی و رسول نہیں نیز جیسے آپ تمام انبیاء ورسل سے افضل ہیں اسی طرح آپ کی امت بھی تمام امتوں سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ تم بہترین اُمت ہو۔

نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا روز قیامت تمغۂ سیادت مجھے نصیب ہوگا تم دیکھو گے میں عرش کے نیچے نور کے منبر پر جلوہ افروز ہوں گا اور انبیاء کرام میرے سامنے کرسیوں پر تشریف فرما ہونگے۔ انبیاء کرام علیھم السلام کے بارے تفصیلی گفتگو ہوئی اسی لئے یہ جلسہ خاصا طویل ہو گیا اب ہم وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ہ کی تفسیر پر گفتگو کرتے ہیں۔

وہ مالک و صانع و قدیم و حکیم اور بغیر کسی کے سکھائے علیم ہے۔ اس نے اپنے کرم سے تمہاری طرف اپنی نسبت و اضافت سے نوازا جیسا کہ ارشاد ہے اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ وہی تمہارا یکتا معبود ہے، اِلٰہُ الْخَلْقِ نہ فرمایا، اس لئے کہ سوائے انسان کے کسی بھی دوسری مخلوق نے اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ ٹھہرایا، بلکہ وہ جیسے ہے ویسے ہی اسے سمجھا اور پہچانا۔

ہُدہُد اور حضرت سلیمان علیہ السلام:

کیا تجھے ہُدہُد اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا قصہ یاد نہیں، جب اس نے ملکۂ سبا بلقیس کا ملک اور اس کے مال و خزائن کو دیکھا تو حضرت سلیمان علیہ السلام کے مقابلے میں بہت ہی حقیر جانا مگر یہ ارادہ نہ کیا کہ اس سے حضرت سلیمان علیہ السلام کو آگاہ کیا جائیگا، لیکن جب ہُدہُد نے دیکھا کہ یہ سورج کو پوجتے ہیں تو نہایت غضبناک حالت میں وہاں سے اڑا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آکر اپنے آپ کو گرا دیا اور کہنے لگا۔

بڑے تعجب کی بات ہے کہ آپ کے عہد مبارک میں، ایک عورت کو میں تخت و تاج پر دیکھ رہا ہوں جبکہ وہ اور اس کی قوم آفتاب کو پوجتے ہیں وَجَدْتُّهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ہ میں نے انہیں اللہ تعالیٰ کے سوا، آفتاب کو پوجتے پایا ہے۔

بہر حال!! فرشتے، جن ، پری، درندے، پرندے، سبھی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا دم بھرتے ہیں۔ اے انسان! تو کتنا گستاخ اور بے باک ہے کہ تو نے بیک وقت دو دو تین تین خدا بنا رکھے ہیں، کوئی آفتاب کو پوج رہا ہے تو کوئی مہتاب کو سجدے کر رہا ہے کسی نے پتھر کو خدا بنا رکھا ہے تو کوئی لکڑی کے معبود اٹھائے پھرتا ہے، ایسے ہی لوگ ذلت کے قابل ہیں۔

اسی بنا پر اللہ تعالیٰ از روئے رحمت و کرم نوازی فرماتا ہے میرے حبیب ﷺ آپ اپنی امت کو فرما دیجئے وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ اور تمہارا معبود تو صرف اللہ وحدہٗ لا شریك ہی ہے!

لا الہ الا ھو:

نہیں کوئی اللہ مگر وہی، الرحمن الرحیم وہ ایمانداروں کے لئے رحمان ہے اور جو انہیں نہیں مانتے ان کے لئے رحیم ہے کہ ان کی جلد گرفت نہیں فرماتا۔

اِلٰهُكُمْ:

تمہارا خدا ایک ہے، اور تمہارا دل اور زبان بھی ایک ایک ہے ،لھذا یہ اس طرف اشارہ ہے کہ تم اسے دل سے بھی ایک مانو اور زبان سے بھی اس کی واحدنیت کا اقرار کرو۔ بعض علماء کرام نے اس کی تفسیر میں یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نہایت ہی مہربانی و کرم نوازی ہے کہ اس نے اُلوہیّت کی نسبت ایمانداروں کی طرف کرتے ہوئے فرمایا و الهکم،

اس سے ایمانداروں کو ترغیب دی جارہی ہے کہ تمہارا خدا رحمان و رحیم ہے وہ دنیا میں تمہارے لئے رحمٰن اور قبر کی تاریکی و تنگی کے وقت تمہارے لئے رحیم ہے۔

کیفیت خاص:

جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ جلّ و علیٰ کا یوں سلام پہنچاتے اِنَّ رَبَّکَ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ ہ بیشک اللہ تعالیٰ آپ کو سلام سے نوازتا ہے تو آپ ہیبت الٰہی سے کبھی لرز جاتے اور رنگت زرد پڑ جاتی اور کبھی خوشی و مسرت کے ساتھ آپ کا چہرہ کھل جاتا پس اسی بنا پر ایماندارو، تم بھی خوش ہو جاؤ کہ تمہارا رب تمہیں یوں مخاطب فرماتا ہے وَاِلٰھُکُمْ نیز دوسری جگہ ارشاد ہوا، وَ اِنَّ اِلٰھَکُمْ لَوَاحِدٌ، بیشک تمہارا معبود حقیقی واحد و یکتا ہے۔ یہاں دو حرف تاکید کے لا کر الوہیت کو مؤکد کیا گیا ہے۔ ایک حرف تاکید اِنَّ اور دوسرا اَلْوَاحِدُ میں حرف لام، اسی طرح مذکور بالا آیت میں بھی دوبار تاکید ہے کہ ایک اِلٰہٌ وَّاحِدٌ اور دوسری لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ،

- لوگو! تمہارا خالق ورازق ایک ہے وہ دنیا میں رحمٰن اور آخرت میں رحیم ہے۔
- ماں کے اندھیرے پیٹ میں تمہیں کس نے رزق عطا فرمایا، دنیا میں تمہیں کون پال رہا ہے یقیناً اسی رحمٰن نے تمہیں رزق دیا اور اسی نے پرورش فرمائی۔
- مغفرت کس سے طلب کی جاتی ہے۔ یقیناً رحمٰن جو بخشنے والا ہے، تمہارے گناہوں کو کون پوشیدہ رکھتا ہے۔ وہی ہے جسے رحمٰن سے یاد کیا جاتا ہے، تمہاری عاجزی کے وقت کون فریادرس اور ہمدرد بن کر دستگیری فرماتا ہے، ہاں ہاں وہی ہے جو رحمٰن کی صفت سے موصوف ہے۔

عالم نزع کی سختی کون آسان فرماتا ہے کہہ دیجئے ھُوَ الرَّحْمٰنُ، قبر کی تاریکی میں کون مونس و غمخوار ہو گا پکاریئے ھُوَ الرَّحِیْمُ، وہ جو رحیم ہے قبر میں دفن کے بعد

جب تمام عزیز و اقارب واپس لوٹتے ہیں تب مردہ اپنے آپ کو اکیلا محسوس کرتے ہوئے بہت گھبراتا ہے اور عزیز و اقارب کو پکارتا ہے لیکن اس کی آواز کوئی زندہ سننے والا نہیں ہوتا، اس لئے کوئی اسکو جواب نہیں ملتا، اس وقت فرشتے اسے کہتے ہیں کہیے یَا رَحِیْمُ، تب بندہ عرض گزار ہوتا ہے یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ جواباً اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے لبیك یا عبدی لبیك یا عبدی اے میرے بندے، اے میرے بندے میں تیری پکار سن رہا ہوں۔ ذرا یہ تو بتایئے تو نے مجھے پہلے ہی پکار لیا ہوتا تاکہ میں اسی وقت تیری فریادرسی فرماتا اے ایماندار سن!!

قبر میں حشر میں اور دوزخ میں یَا رَحِیْمُ ہی تیری فریادرسی فرمائے گا۔

کیفیت جہنم:

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غرائب میں روایت ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا جب گنہگار کو جہنم میں ڈالا جائے گا تو وہ مختلف قسم کے عذاب میں مبتلا ہوگا۔ سانپ اور بچھو اسے کاٹنے کے لئے دوڑتے چلے آئیں گے وہ پریشانی کے عالم میں چاروں طرف دیکھے گا اور مالکِ دوزخ کا نام لے کر ستر بار فریاد کرے گا، دوزخ کا فرشتہ کہے گا مجھ سے فریاد مت کرو بلکہ اپنے رب رحیم کو پکارو، بندہ یہ سنتے ہی یا رحیم یا رحیم پکارنے لگے گا۔

ابھی اس کی زبان پر رحیم کے کلمہ میں میم کا حرف ختم نہیں ہونے پائے گا کہ غائب سے آواز سنائی دے گی لبیك یا عبدی لبیك یا عبدی اے میرے بندے میں حاضر، میں حاضر!!

اور پھر اسے اسی وقت دوزخ سے نکال کر جنت میں پہنچا دیا جائیگا۔

📖 اب پھر آیئے مذکورہ بالا حدیث کے اس حصہ کی طرف وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ ہ اور نماز ہمیشہ ادا کیجیے۔

یعنی دخولِ جنت کے لئے صرف ایمان ہی کفایت نہیں کرے گا بلکہ جب تک مومن نماز ادا نہیں کرے گا، جنت میں داخل ہونے سے محروم بھی ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ ، ایمان دار غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو ہمیشہ قائم رکھتے ہیں نیز ارشاد ہوا، قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ٥ بیشک وہی ایماندار کامیاب ہوئے جو اپنی نمازوں کو نہایت خشوع و خضوع سے ادا کرتے ہیں۔

📖 نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَهَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَ مَنْ تَرَکَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّیْنَ ٥ نماز دین اسلام کا ستون ہے جس نے اسے قائم رکھا اس نے دین کو قائم رکھا جس نے اسے ترک کر دیا اس نے دین کو گرا دیا۔

📖 سید عالم ﷺ فرماتے ہیں۔ لَاۤاِیْمَانَ لِمَنْ لَّا صَلٰوۃَ لَهٗ، اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جس نے نماز کو قائم نہ رکھا!!

📖 ایمانداروں کو سمجھنا چاہیے کہ نماز پنجگانہ فرض ہے اسے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک مسلمان مرد و زن، آزاد اور غلام، عاقل و بالغ پر فرض ٹھہرایا ہے۔

📖 اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِیْنَ،

نمازوں کی حفاظت کرو خصوصاً نماز وسطیٰ کی اور اللہ تعالیٰ کے حضور سر تسلیم خم کرتے رہو۔

📖 نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ صَلَوٰتِ الْخَمْسِ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَاتٍ وَعَلٰی کُلِّ حُرٍّ وَّ عَبْدِهٖ بیشک اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی نمازوں کو ہر مسلمان مرد، عورت آزاد اور غلام پر فرض کیا۔

فرضیتِ نماز:

نماز کی فرضیت حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک ہے۔ بعض انبیاء کرام علیھم السلام کے زمانہ میں دس وقت کی نماز فرض تھی، بعض کے زمانہ میں بیس وقت، بعض کے زمانہ میں تیس وقت، بعض کے زمانہ میں چالیس وقت اور بعض کے زمانہ میں پچاس وقت کی نمازیں فرض تھیں۔

📖 واضح ہوا کہ پانچ وقت سے کم اور پچاس وقت سے زائد کی نماز کسی بھی نبی کے زمانہ میں فرض نہیں ہوئی۔

📖 کیا تم لوگوں نے یہ نہیں سنا کہ شبِ معراج حضرت موسیٰ علیہ السلام سرورِ اہ آپ ﷺ سے عرض کیا تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے پچاس نمازوں میں کمی کی گزارش کریں، چنانچہ آپ نے متعدد بار درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے نوازتے ہوئے فرمایا آپ کی امت پر پانچ وقت کی نماز فرض کی جاتی ہے لیکن ثواب پچاس نمازوں کا ہی عطا کیا جائے گا۔

📖 قرآن کریم میں ہے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا، جس شخص نے ایک نیکی کی اسے دس گنا ثواب عطا کیا جائے گا (گویا کہ پانچ کو دس سے ضرب دیں تو پچاس ہوئیں لھذا قرآن کریم سے مؤکد کر دیا گیا کہ امتِ محمدیہ کے لئے پانچ نمازوں کا ثواب پچاس نمازوں کے برابر ہوگا)

جنّت حلال دوزخ حرام:

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا مَنْ وَاظَبَ عَلٰی صَلٰوتِ الْخَمْسِ حَلَّ لَهُ الْجِنَانَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ النِّيْرَانَ ٥ جس شخص نے پانچ وقتی نمازوں پر ہیشگی اختیار کی اس پر جنّت حلال اور دوزخ حرام ہے۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے پانچ وقتی نماز میں سے ایک بھی ضائع

نہ کی اللہ تعالیٰ اس کے سات اعضاء پر دوزخ کی آگ حرام کردے گا۔

نیز اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ۔اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَ زُلَفًامِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ہ شب وروز کی نمازیں قائم رکھواس لئے کہ نیکیاں، برائیوں کو مٹادیتی ہیں۔

نہر میں پانچ بار غسل کرنا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے نہر بہہ رہی ہو اور وہ پانچ بار اس میں غسل کرے کیا اس پر کوئی میل کچیل رہ سکتی ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ اس کے بدن پر بالکل میل نہیں رہے گی۔ آپ نے فرمایا یہ پانچ نمازوں کی مثال ہے۔ جو کوئی پنجگانہ نماز باقاعدگی سے ادا کرتا رہے گا اس پر کوئی بھی گناہ نہیں رہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اسے ہر گناہ سے ایسے پاک فرمادے گا گویا کہ آج ہی وہ پیدا ہوا ہے۔

ثناء کی عظمت:

جو مومن نماز میں ثنا پڑھتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں بدن کے بالوں کی مقدار کے برابر نیکیاں درج کی جاتی ہیں۔ نیز شب و روز کی سال بھر عبادت کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

اعوذباللہ کہنے کی عظمت:

📖 جب نمازی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ خصوصی طور پر اسے چار ہزار نیکیاں عطا فرماتا ہے اور اتنے ہی گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ اور چار ہزار درجے جنت میں مرحمت کئے جاتے ہیں۔

سورۂ فاتحہ کی عظمت:

اور جب نمازی نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں حج و عمرہ کا ثواب درج کیا جاتا ہے اور جب رکوع میں جھکتا ہے تو اس کے وزن کے برابر سونا صدقہ کرنے کے ثواب لکھا جاتا ہے اور جب تین بار رکوع میں کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ تو گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تمام کتابوں کے پڑھنے کے برابر ثواب حاصل کر لیا۔

اور جب کہتا ہے کہ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ہ تو اللہ تعالیٰ خصوصی طور پر نظر رحمت فرماتا ہے۔

اور جب سجدہ کرتا ہے تو گویا اس نے قرآن کریم کی آیات کی مقدار کے برابر غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب پایا۔

اور جب سجدہ میں جا کر کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَ علٰی، تو اللہ تعالیٰ جنّوں اور پریوں کی مقدار کے برابر اسے نیکیاں عطا کرتا ہے اور اس کی اتنی ہی برائیاں مٹا دیتا ہے اور اسے متعدد درجے جنت میں عطا کرتا ہے۔

- جب اَلتَّحِیّاتُ پڑھتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں صابرین کا ثواب لکھا جاتا ہے۔
- اور جب سلام پھیرتا ہے تو بہشت کے آٹھوں دروازے اس کے لئے کھل جاتے ہیں اور پھر وہ جس دروازے سے چاہے جنّت میں داخل ہو۔
- چاہیے کہ نماز باجماعت ادا کی جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَارْکَعُوْا مَعَ الرَّاکِعِیْنَ ہ رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو یعنی نماز باجماعت ادا کرو۔

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں۔

فضائل باجماعت:

صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضَلُ عَلٰی صَلٰوۃِ الْفَرْدِ بِتِسْعٍ وَّ عِشْرِیْنَ دَرَجَۃً ہ
اکیلے نماز ادا کرنے سے باجماعت نماز ادا کرنے میں ننانوے درجے زیادہ فضیلت ہے۔

بعض علماء کرام فرماتے ہیں بلاعذر نماز باجماعت ادا نہ کرنا درست نہیں۔

رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الْخَمْسِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ الْجَمَاعَۃِ لَا یَفُوْتُہٗ مِنْھَا تَکْبِیْرَۃَ الْاَحِرَامِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بَرٰٓءَتَیْنِ بَرَآءَۃً مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَۃً مِّنَ النَّارِ جس شخص نے چالیس دن نمازِ پنجگانہ باجماعت ادا کی ایسے کہ اس کی تکبیر تحریمہ فوت نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ اسے نفاق اور دوزخ کی آگ سے نجات عطا فرمائے گا۔

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الْخَمْسِ فِی الْجَمَاعَۃِ حَیْثُ کَانَ وَ اَیْنَ کَانَ یَمُرُّ عَلَی الصِّرَاطِ کَالْبَرْقِ اللَّامِعِ فِیْ زُمْرَۃِ الْاَوَّلِ مِنَ السَّابِقِیْنَ الْجَنَّۃَ وَ وَجْھُہٗ کَالْقَمَرِ لَیْلَۃِ الْبَدْرِ وَلَہٗ بِکُلِّ یَوْمٍ حَافِظُ عَلَیْھَا ثَوَابَ اَلْفِ شَہِیْدٍ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَقًّاہ

جس شخص نے نماز پنجگانہ باجماعت ادا کی جہاں اور جیسے بھی تھا وہ پل صراط سے بجلی کی چمک کی مانند گزرے گا اور سب سے اول جنت میں جانے والوں سے ہو گا اور اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہو گا اور اسے ہر اس دن کے بدلے جس میں اس نے نماز باجماعت ادا کی ہو گی ایک ہزار شہداء کا ثواب پائے گا جو جہاد کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں شہادت سے سرفراز

ہوئے۔ (خلاصتہ الاخبار)

📖 یہ ثواب تو نمازیوں کی جماعت کا ہے مگر دس یا ان سے زائد نمازی ہوں تو اس جماعت کا ثواب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور نہیں جانتا۔

📖 رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں جب امام وَلاَ الضَّآلِیْنَ کہے تو تم آہستہ امین کہو کیونکہ اس وقت فرشتے بھی امین کہتے ہیں تم میں سے جس کی امین فرشتوں کی امین کے ساتھ شامل ہوئی وہ بخشا جائے گا ایسے ہی صحیح مسلم شریف میں آیا ہے آپ ﷺ فرماتے نماز باجماعت بہترین نمازوں میں سے ہے البتہ تنہا نماز ہو جاتی ہے مگر اکیلے پڑھنا مناسب نہیں!!

حکایت:

بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پریشانی کے عالم میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے سبب پریشانی دریافت فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئے میرے دس اونٹ مع مال واسباب چوری ہو گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تو سمجھ رہا تھا کہ تیری تکبیر اولیٰ فوت ہو گئی ہے اس لئے اتنے پریشان ہو، وہ کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ تکبیر اولیٰ ایسے دس اونٹوں سے بھی زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ آپ نے فرمایا تَکْبِیْرَةُ الْاُوْلٰی خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَاہ تکبیر اولیٰ تو دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے زیادہ بہتر ہے۔

📖 سید عالم مخبر صادق ﷺ فرماتے ہیں تارکِ نماز کا قبلے سے منہ پھیر دیا جائے گا۔

📖 رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں تارک جماعت لعنتی ہے، تورات، انجیل، زبور اور قرآن کریم کی رو سے۔

📖 آپ ﷺ فرماتے ہیں جب تارک جماعت زمین پر چلتا ہے تو زمین اس پر لعنت بھیجتی ہے، اور جب آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتا ہے تو آسمان لعنتیں

بھیجتا ہے، یعنی آسمان وزمین میں بسنے والے لعنت بھیجتے ہیں۔

📖 نیز فرمایااگر میرا امتی میری امت کی تعداد کے برابر نماز ادا کرے اور اتنے ہی روزے رکھے اور اتنے ہی حج ادا کرے نیز تمام طاعات وعبادات بجالائے اور ہر قسم کی نیکیاں جمع کرے مگر جمعہ اور جماعت میں حاضر نہ ہو تو اس کے باعث اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں بھیجے گا اور اس سے قطعاً کچھ نہ پوچھا جائے گا۔ بلکہ اسے اللہ تعالیٰ بنظرِ رحمت دیکھے گا بھی نہیں۔ دنیاو آخر میں اس کے فرض و نفل قبول نہیں ہونگے (استغفر اللہ)

وضاحت :

یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ کلمۂ صلوۃ میں فرض، سنت، نفل سبھی داخل ہیں مگر اقامتِ صلوۃ سے مراد فرض نمازیں ہیں۔ نماز سے زیادہ کسی فرض کی تاکید نہیں آئی۔

📖 زکوۃ، صاحبِ نصاب مالدار، غنی پر بشرط واجبہ فرض ہے، حج میں بھی استطاعت اور راستے کا پر امن ہونا ضروری ہے، مگر نماز آزاد، غلام، امیر، غریب، وزیر، فقیر، مسافر، مقیم، تندرست اور مریض سبھی پر فرض ہے جیسے بھی اسے ادا کرنے کی طاقت ہے ادا کرے۔

📖 قیامت میں سب سے پہلے نماز کے بارے سوال ہوگا۔

روز محشر کہ جانگداز بود، اوّلین پرسش نماز بود

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بَعْدَ التَّوْحِیْدِ الصَّلٰوۃُ. روز قیامت سب سے پہلے توحید کے بعد نماز کے بارے حساب ہوگا۔

📖 پہلے فرائض کا شمار ہوگا اگر قدرے کمی واقع ہوئی تو واجبات کو ملایا جائیگا پھر بھی کمی ہوئی تو سنتوں کو ملایا جائے گا اگر پھر بھی کفایت نہ ہوئی تو نوافل کو

شامل کریں گے۔

فائدہ:

سنت اور نوافل پڑھنے والوں کو یہ نیت کر لینی چاہیے کہ انہیں میں اس لئے ادا کر رہا ہوں اگر روز قیامت فرائض میں کمی واقع ہوئی تو ان سے پوری کر لی جائے گی۔(عمدۃ الدین)

بعینہ نفلی روزوں میں فرضی روزوں کی کمی کو پورا کرنے کی نیت کرے۔ کیونکہ روزِ قیامت فرض روزوں کی کمی کو نفلی روزوں سے پورا کیا جائیگا۔ یوں بھی حدیث پاک ہے۔

📖 اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ اعمال کادارومدار نیتوں پر ہے۔

تنبیہ:

ذخیرہ میں ہے کہ اگر کوئی نوافل ادا کرے مگر فرائض میں کوتاہی برتے تو اس کے نوافل بھی قبول نہیں ہونگے۔ کیونکہ فرائض اصل ہیں اور نفل فرع۔ اصل کے تارک کو فرع سے ثواب نہیں مل سکتا۔

📖 نمازی کی مثال تاجر جیسی ہے کیونکہ تاجر کو جب تک اصل مال سے کچھ حاصل نہ ہوگا تو نفع کیسے شمار کرے گا؟ (بناءعلیہ نوافل بلا فرائض بے فائدہ ہیں)

فائدہ:

اگر نمازی نماز فجر کی ادائیگی میں کسی قسم کا خلل محسوس کرے تو وہ سنتوں کی ادائیگی میں فرائض کے کامل ہونے کی نیت کرے تو وہ سنتیں فرض کی ادائیگی کا باعث بن جائیں گی اور وہ نمازی فرض کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوگا اور گرفتار عذاب نہیں

ہو گا، نیز اسی طرح روزہ کی کیفیت ہے۔

خضوع و خشوع:

نماز کو نہایت خضوع و خشوع سے ادا کرنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ بیشک وہ ایماندار نمازی کامیابی سے ہمکنار ہوئے جنھوں نے اپنی نماز کو نہایت خشوع سے ادا کیا۔

📖 نیز ارشاد ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ بیشک نماز بے حیائی اور برائی کے سامنے ڈھال ہے۔

📖 سید عالم نبی مکرم ﷺ فرماتے ہیں رَكْعَتَانِ مِنْ رَّجُلٍ وَرْعٍ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ رَكْعَةٍ مِّنَ مُخْلَطٍ ہ متقی پرہیزگار نماز کی دو رکعت اپنی خواہشات میں پڑے ہوئے نمازی کی ہزار رکعتوں سے افضل ہیں۔

اقسام خشوع؟:

خشوع تین قسم پر ہے۔ ایک یہ کہ اپنے اعضاء کو پر سکون رکھے۔ وہ اس طرح کہ حالتِ قیام میں اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ رکھے رکوع میں پاؤں کی پشت پر، سجدہ میں ناک کی طرف، تشہد میں اپنی گود میں دیکھے، اور یہ شرعی خشوع ہے۔ جس سے نماز درست ہوتی ہے۔

📖 دوسری قسم یہ ہے کہ نماز میں نمازی اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو یاد نہ کرے اور دل کو دنیوی خواہشات سے کلی طور پر صاف رکھے اور جو کچھ وہ نماز سے پڑھ رہا ہے دل میں اس کے مفہوم و مطالب پر فکر کرے، اور نہ ہی اس کے دل میں بہشت کے حصول اور دوزخ سے محفوظ رہنے کا تصور پیدا ہو تو یہ حقیقتاً اللہ تعالیٰ کی ذات والا برکات کے لئے خشوع ہو گا۔

- تیسری قسم یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اتنا مستغرق ہو جائے کہ اسے اس کی ذات والابرکات کے علاوہ کسی چیز کی خبر نہ ہو۔اس کا جسم بساطِ قرب پر اور اس کی آنکھیں دیدارِ خداوندی کے تصوّر سے سرشار رہیں۔
- سید عالم ﷺ فرماتے ہیں لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ ٥
- میرے لئے اللہ تعالیٰ کی ذات والابرکات کے ساتھ ایسا بھی وقت آتا ہے کہ اس میں مقرب فرشتوں اور جلیل القدر انبیاء و مرسلین علیھم السلام کو بھی مشغول ہونے کی گنجائش نہیں ہوتی۔

حکایت:

کیا آپ نے سنا نہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پائے مبارک میں تیر پھنس گیا (اس کے نکالنے میں سخت تکلیف ہوتی) آپ نے فرمایا جب میں نماز ادا کرنے لگوں تب نکالنا، چنانچہ جب آپ نماز میں مشغول ہوئے تو آپ کے پاؤں سے وہ تیر بآسانی نکال لیا گیا مگر نماز میں محویت کا عالم یہ تھا کہ آپ کو تیر نکالے جانے کا پتہ تک نہ چلا۔

حکایت:

حضرت رابعہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک بار اس محویت کے عالم میں نماز ادا کر رہی تھیں کہ آپ کی آنکھ میں تنکہ چُبھ گیا، مگر آپ کو محسوس تک نہ ہوا۔

حکایت:

حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جب نماز ادا کرتے تو خشیتِ الٰہی سے آپ کے دل کی دھڑکن کی آواز ایک میل تک سنائی دیتی۔

حکایت:

بیان کرتے ہیں کہ ایک بار سید عالم ﷺ نے نماز کی نیت باندھی تو آپ پر خشیتِ الٰہیہ کا ایسے غلبہ چھایا کہ آپ لرزتے ہوئے زمین پر آپڑے اور آپ کی بینی مبارک سے خون نکل آیا۔

📖 یہ چند باتیں نماز فرض کے بارے تحریر کی گئیں، اب سنتوں کے فضائل کی طرف آتے ہیں۔

فضائل سنن مبارکہ ؟:

سید عالم ﷺ سے مروی ہے کہ جس نمازی نے شب و روز کی نمازوں میں بارہ رکعاتِ سنت ادا کیں اللہ تعالیٰ اسے جنت عطا فرمائے گا یعنی دو رکعت نماز فجر سے پہلے، چار رکعت نماز ظہر کے فرضوں سے پہلے اور دو رکعت بعد از فرض، دو رکعت سنت بعد نماز مغرب اور دو رکعت بعد از نماز عشاء اسی طرح مشارق الانوار میں مرقوم ہے۔

📖 شرح سلمی میں درج ہے کہ جو شخص سنتوں سے اعراض کرے گا قیامت کے دن وہ رسول کریم ﷺ کے حضور شرمندہ ہوگا۔

پُل صراط کی لمبائی ؟:

بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض گزار ہوا یارسول اللہ ﷺ پل صراط کی کشادگی کتنی ہے آپ نے فرمایا چوڑائی کے بارے کیا پوچھتے ہو البتہ اس کی لمبائی تیس ہزار سالہ راہ ہے اور وہ بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہے۔

عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ اس سے گزرنا عقل میں نہیں آتا کہ کیسے

گزریں گے؟

آپ نے فرمایا۔ مَنْ وَاظَبَ عَلٰی اِثْنَیْ عَشَرَ رَکْعَةٍ بِطَوَاعِهٖ بِکُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ فَاِنَّ مَنْ وَاظَبَ عَلَیْهَا یَسْهَلَ اللّٰهُ مُرُوْرَهَا ہ جو شخص شب و روز بارہ رکعت سنت پر ہمیشگی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے پلصراط سے گزرنا نہایت آسان فرمادے گا۔

نیز فرمایا واللہ من ترك منها كم ينل شفاعتي يوم القيامة قسم باخدا جس شخص نے ان سنتوں کو چھوڑا وہ روز قیامت میری شفاعت سے محروم رہے گا۔

📖 اور جس شخص نے ان بارہ رکعتوں پر ہمیشگی اختیار کی اسے اللہ تعالیٰ ہر ایک رکعت کے عوض روئے زمین کی مثل سات گنا زیادہ شہر عطا فرمائے گا اور ہر ایک شہر میں ستر ہزار محل ہونگے اور ہر محل میں ستر ہزار تخت اور ہر ایک تخت پر بارہ بارہ حوریں جلوہ افروز ہونگی نیز اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے گا نیز وہ میری شفاعت سے بہرہ مند ہوگا۔

📖 خلاصۃ الاخبار میں ہے۔ جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے فرائض پر بارہ رکعت سنتوں کا اضافہ فرمایا تو حضرت جبریل امین علیہ السلام بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دی کہ جو شخص ان بارہ سنتوں کو ہمیشہ ادا کرتا رہے گا اس کے لئے میں جنت لازم اور دوزخ حرام کردونگا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم) یہاں سنن کا بیان تمام ہوا اب ہم نوافل کی طرف آتے ہیں!!

فضائل نوافل:

📖 واضح ہو کہ نوافل بھی نماز میں شامل ہیں۔ اور ان کی ادائیگی کا بھی بے حد ثواب ہے۔

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں مَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ بَعَّدَہُ اللّٰہُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًاہ جو شخص دو رکعت نفل ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے آتشِ دوزخ سے چالیس سال کی مسافت پہ دور رکھے گا (ترمذی شریف)

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جس کے نوافل زیادہ ہونگے اس کے نیک اعمال بھی زیادہ ہونگے اور اس سے برائی بہت کم ہوگی اور اس کے مراتب بلند کئے جائیں گے لھذا ایمانداروں کو چاہیے کہ اپنے اوقات کو ضائع نہ کریں۔ نیز چاشت کی نماز کو اپنے ہاتھ سے نکلنے نہ دے کیونکہ آپ ﷺ فرماتے ہیں جس شخص نے نماز چاشت کی چار رکعت اس طرح ادا کیں کہ بعد از فاتحہ، آیت الکرسی ایک ایک بار اور سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے اعزاز کے لئے تیس ہزار فرشتوں کو بھیجے گا تاکہ وہ اس کے نامۂ اعمال میں سورج کے غروب ہونے تک اس کے نیک کاموں کا ثواب لکھتے رہیں اور اگر وہ اس روز فوت ہوگیا تو اسے شہادت کا درجہ نصیب ہوگا (رواہ المالک) اور نماز ظہر کے بعد بھی چار رکعت نوافل ادا کرنے چاہیے۔

حضرت امام ابو بکر طمسانی علیہ الرحمتہ اپنی صحیح میں راقم ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مَنْ صَلّٰی اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّھْرِ وَ اَرْبَعًا بَعْدَ الظُّھْرِ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارَ ہ جو شخص قبل از نماز ظہر اور بعد میں چار چار رکعت نفل ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر آتشِ دوزخ حرام ٹھہرائے گا۔

تاہم بعض محدثین نے قبل از ظہر چار رکعت سے سنت مؤکدہ مراد لی ہیں۔ اور ان پر ہمیشگی لازم ہے۔

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں مَنْ صَلّٰی اَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بَرَاءَۃً مِّنَ النَّارِ وَ یُرْوٰی حَرَّمَ اللّٰہُ عَلٰی جَسَدِہِ النَّارَ وَیُرْوٰی اَنَا ضَامِنٌ لَّہٗ بِالْجَنَّۃِ ہ

جو شخص قبل از نماز عصر چار رکعت نماز سنت غیر مؤکدہ ہمیشہ ادا کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے رہائی عطا فرمائے گا۔ یوں بھی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے جسم پر آگ کو حرام ٹھہرادیا ہے۔ نیز مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں لھذا جس نماز کے باعث نبی کریم ﷺ ضامن بن رہے ہیں اسے تو پھر کبھی ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیے۔

نماز اوّابین ؟:

بعد نماز مغرب، نماز اوّابین کی بیس رکعات ہیں اس نماز کا اتنا ثواب ہے کہ احاطہ، تحریر میں نہیں لایا جاسکتا، اگر کوئی بیس رکعت ادا نہ کر سکے تو کم از کم چھ رکعت تو ضرور ادا کرنے کی کوشش کرے، نیز یہ بھی کہتے ہیں کہ پہلی دو رکعت کا ثواب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ھدیہ پیش کرے اور وہ یوں ادا کرے پہلی رکعت میں سورۂ والضحیٰ اور دوسری میں سورہ الم نشرح پڑھے، جو بھی شخص اس نماز پر ہمیشگی اختیار کرے گا وہ نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے بہرہ مند ہو گا۔

📖 دو رکعت شکرانہ ادا کرے دو رکعت برائے حفظ الایمان اس طرح ادا کرے ہر رکعت میں بعد از سورۂ فاتحہ چھ بار سورۂ الاخلاص اور ایک ایک بار سورۂ الفلق اور سورہ الناس پڑھے اللہ تعالیٰ اس کا ایمان ضائع نہیں ہونے دے گا۔

📖 نیز بعد نماز عشاء بھی چار رکعت نفل ادا کر لیا کریں کیونکہ سید عالم ﷺ فرماتے ہیں مَنْ صَلّٰے اَرْبَعًا بَعْدَ الْعِشَاءِ قَبْلَ اَنْ یَّتَکَلَّمَ فَکَاَنَّمَا اَدْرَکَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ٥ جس شخص نے نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل ادا کیئے گویا کہ اس نے بیت اللہ شریف کی مسجد میں شب قدر کو پایا۔

نماز نصف شب ؟:

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں رَکْعَتَانِ فِیْ جَوْفِ الَّیْلِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ کَفَرَ ضْتُھَا رَکْعَاتٍ اَیْ تَسْلِیْمَاتٍ ٥

رات کے درمیانی حصہ میں دو رکعت نماز نفل ادا کرنا میرے نزدیک دنیا اور اس میں جو کچھ بھی ہے ان خزائن سے زیادہ محبوب ہے اگر میری امت کے لئے آدھی رات کا اٹھنا باعث مشقت نہ ہوتا تو ان دو رکعتوں کو فرض قرار دیتا محدّثین کرام اس نماز کو قبل از زوال پڑھنا پسند فرماتے ہیں۔

نماز شکرانہ ؟:

بعد از طلوعِ آفتاب دو رکعت نفل بطور شکرانہ یوں ادا کئے جائیں کہ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ پانچ بار سورۂ الاخلاص پڑھیں تو ایسے ہے جیسے سارا دن نماز پڑھنے میں گزارا۔

نمازِ ضُحٰی ؟:

نیز فرماتے ہیں چار رکعت نماز ضحیٰ یوں ادا کریں کہ پہلی رکعت میں بعد از فاتحہ سورۂ والشمس دوسری میں واللّیل تیسری میں سورۂ والضحیٰ اور چوتھی رکعت میں سورہ الم نشرح پڑھیں۔

بیان کرتے ہیں کہ اس نماز کو ہمیشہ پڑھنے والا کبھی فقیر نہیں ہو گا۔ نیز قیامت کے دن اس کا چہرہ منور روشن ہو گا اسلئے اے میرے ایماندار بھائیو اس نماز کو کبھی ہاتھ سے جانے نہ دو۔ اور اس کی محافظت میں کوتاہی نہ کرو۔

صَلٰوۃِ وُسْطٰی کی محافظت ؟:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَ قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ ہ ایمان والو، پنجگانہ نمازوں کی حفاظت کرو خصوصاً نماز وسطیٰ کی اور اللہ تعالیٰ کے لئے قیام کرو اور عاجزی وانکساری اختیار کرو۔

اس ارشاد میں تاکید کی جا رہی ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یُحٰفِظُوْا

فُرُوْجَھُمْ ہ (اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو) یعنی جس طرح تم شرمگاہ کی ہر وقت حفاظت کرتے ہو اسی طرح پنجگانہ نماز کی بھی حفاظت کرو۔

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں حَافِظُوْا الْمُحَافَظَۃَ اَدَائِھَا فِیْ اَوْقَاتِھَا کَمَا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَعِدُّوْالَھَا قَبْلَ وَقْتِھَا وَ لَا یُؤَخِّرُوْھَا عَنْ وَقْتِھَا ہ نماز کی محافظت اس طرح کرو کہ وقت سے پہلے تیاری کرو اور وقت کو نکلنے نہ دو یعنی وقت میں تاخیر نہ کرو!!

نکتہ:

آیاتِ مذکورہ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نکاح و خواہشات کا بیان فرمایا ہے اس آیت حافظوا...... کو ان آیات سے بعد میں رکھا اس لئے کہ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ تم نکاح و طلاق کے معاملات میں ایسے پڑ ہو کہ نماز کی ادائیگی کا خیال بھی نہ آئے اسی بنا پر ایسا کرنے والوں کی خود ہی مذمت فرما دی فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِھِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوْا الصَّلٰوۃَ وَ اتَّبَعُوْا الشَّھَوَاتِ ہ پھر نیک لوگوں کے بعد ایسے ہوئے کہ وہ خواہشاتِ نفسانیہ کی پیروی کرنے لگے اور انہوں نے نمازیں ضائع کر ڈالیں۔

حدیث قدسی میں ہے عَبْدِیْ اِحْفَظِ الصَّلٰوۃَ اَحْفَظُکَ عَنِ الْمَکَارِۃِ الْبَلِیَّات اے میرے بندے تو نماز کی حفاظت کر میں تیری ہر قسم کی آفات و بلیات سے حفاظت کرونگا۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا یَحْفَظُکَ اللّٰہُ بِحِفْظِکَ الصَّلٰوۃِ تم اللہ تعالیٰ کی نمازوں کی حفاظت کرو اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ کے ارشاد وَ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی ہ نماز وسطیٰ کے بارے مختلف اقوال ہیں کہ وہ کونسی نماز ہے، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت عبد اللہ ابن عباس حضرت ابو سعید خدری، حضرت ابو ایوب انصاری، حضرت امہات

المؤمنین عائشہ صدیقہ، حضرت حفصہ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم فرماتی ہیں اس سے نماز عصر مراد ہے۔

نیز غزوۂ خندق کے موقعہ پر نماز قضا ہوئی تو آپ نے فرمایا کفار کے ساتھ جہاد کی مشغولیت نے ہمیں نماز وسطیٰ سے روکا جو نماز عصر ہے۔ اللہ تعالیٰ انکی قبروں اور قلبوں میں آگ ڈالے۔

سید عالم ﷺ نے فرمایا مَنْ فَاتَتْهُ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وَتَرَا اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ جس شخص کی نماز عصر فوت ہوئی گویا کہ اس کے اہل و عیال اور مال و دولت ختم ہو گئے۔

بعض علماء کے نزدیک نماز وسطیٰ سے مغرب مراد ہے حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔ اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ نماز فرض تین طرح کی ہیں چار رکعت، دو رکعت، اور تین رکعت، اور تین رکعات دو اور چار کے درمیان ہیں لھذا نماز مغرب ہی الصلوۃ الوسطیٰ ہے۔

ایک اور دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں نماز مغرب، رات اور دن کے درمیان ہے۔

بعض علماء کرام نماز وسطیٰ نماز عشاء کو قرار دیتے ہیں اس لئے کہ نماز عشاء سے پہلے نماز مغرب میں تین رکعتیں ہیں جبکہ نماز عشاء کے بعد فجر میں دو رکعت فرض ہیں لھذا نماز عشاء کی چار رکعات ہیں جو مغرب اور فجر کے درمیان ہیں اس لئے نماز وسطیٰ عشاء کی نماز کو کہتے ہیں۔

بعض علماء کرام نے نماز فجر کو وسطیٰ قرار دیا ہے حضرت عبداللہ ابن عمر حضرت ابو رجاء عطاری' حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عکرمہ، حضرت مجاہدہ حضرت ربیع اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا یہی کہنا ہے۔ اور بعض نے نماز ظہر کو وسطیٰ قرار دیا ہے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نماز ظہر بعد از زوال ادا فرمایا کرتے تھے جبکہ صحابہ کرام پر اس سے زیادہ سخت کوئی اور نماز

نہیں تھی کیونکہ شدّت کی گرمی اور آرام و راحت کے باعث اس کے قضا ہو جانے کا خطرہ محسوس کرتے تھے، لھذا اس آیۂ کریمہ کو نازل فرما کر تاکید کی گئی کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرو، خصوصاً صلوۃ وسطیٰ کی جو نماز ظہر ہے نیز یوں بھی ہے کہ نماز ظہر سے پہلے نماز فجر اور بعد میں نماز عصر ہے اس لئے وسطیٰ ظہر کو ٹھہراتے ہیں کیونکہ یہ دن کے درمیان میں ہے جب کہ مغرب رات میں داخل ہے۔

📖 حضرت قتادہ، حضرت ربیعہ اور حضرت خثیم رضی اللہ تعالیٰ عنھم فرماتے ہیں ہم قطعی طور پر یہ نہیں بتا سکتے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نماز وسطیٰ کون سی نماز ہے۔ لھذا یہ کلمہ ہر نماز کی حفاظت کرنے کی تاکید پر محمول ہوگا۔ کیونکہ پنجگانہ نمازوں میں ہر نماز وسطیٰ ہو سکتی ہے، لیکن اصح یہی ہے کہ نماز عصر ہے، کیونکہ وہ خرید و فروخت اور آمد و رفت کا وقت ہوتا ہے جس کے باعث اس نماز کے قضا ہونے کا اکثر خدشہ رہتا ہے لھذا اسے اس حکم میں مؤکد کیا گیا ہے۔

📖 **قَانِتِیْنَ** ؟ سے مراد نہایت خشوع و خضوع کرنے والے اور بعض نے کہا ہر برائی سے اپنے آپ کی حفاظت کرنے والے مراد ہیں اور بعض کے نزدیک خاموشی اختیار کرنے والے ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ بات اس حدیث سے مطابقت رکھتی ہے کہ سید عالم ﷺ سے عرض کیا گیا تمام نمازوں میں سب سے اچھی کونسی نماز ہے تو آپ نے فرمایا جس میں قیام زیادہ ہو۔ بعض کے نزدیک قانت خاموش رہنے والوں کو کہتے ہیں۔

📖 حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس آیت کے نزول سے قبل ہم کسی کے سوال کرنے پر بتا دیا کرتے تھے کہ اتنی رکعات ادا کی ہیں، بعدہ نبی کریم ﷺ نے روک دیا تو ہم خاموش رہتے، الحمد اللہ تعالیٰ یہاں پر نماز کا بیان تمام ہوا۔

○

جلسہ 4

فضائل ماہِ رمضان

ارشاد باری تعالیٰ ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ o اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے جیسے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تا کہ تم پرہیز گار بن جاؤ (قرآن کریم پ 2)

گذشتہ حدیث پاک کا یہ حصہ کہ وَصَامَ شَھْرَ رَمَضَانَ o ہم ماہ رمضان شریف کے فرض روزوں پر بھی ایمان لاتے ہیں، جس طرح حصول جنت کے لئے نماز فرض ہے ویسے ہی روزہ رکھنا بھی لازمی فرض ہے، ایمان کی شرائط میں روزہ بھی ایک اہم شرط ہے۔

- عبادات میں روزہ بہترین عبادت ہے۔ اور رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزامیں خود دونگا۔ بیان کرتے ہیں کہ روزہ کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف پانچ وجہ سے فرمائی
- اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے بے نیاز ہے اور بندہ جب روزہ رکھتا ہے تو وہ اس صفت سے موصوف ہونے کا اہل بنتا ہے۔
- روزہ خفیہ عبادت ہے اور خفیہ عبادت اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے۔ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَۃً o اپنے رب کو انتہائی عاجزی اور خاموشی سے یاد کرو،
- نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں روزے دار کا سونا اس شخص کی عبادت وریاضت سے بہتر ہے جو روزہ نہیں رکھتا۔

📖 اللہ تعالیٰ نے حضرت داوٗد علیہ السلام سے فرمایا، اپنے نفس سے جہاد کرو کیونکہ جہاد بالنفس کرنے والے سے میں محبت کرتا ہوں۔

تنبیہ:

تجربہ ہے کہ جب نفس کو خوراک مہیا ہوتی رہتی ہے وہ طاقتور ہوتا جاتا ہے اور گناہوں میں دلیری دکھاتا ہے۔ اس لئے اسے خوراک نہیں دینی چاہیے تاکہ گناہوں کی طرف متوجہ نہ ہو، چنانچہ خواہشاتِ نفسانیہ کو کنٹرول کرنے کے لئے روزہ رکھنا نہایت مفید ہے۔

📖 روزہ شیطان کے لئے عذاب کی مثل ہے اس لئے کہ شیطان روزے دار پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتا حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں شیطان تمہارے جسم میں ایسے دوڑتا ہے جیسے تمہاری رگوں میں خون گردش کرتا ہے، فَضَقُّوْھَا بِالصَّوْمِ اسے روزہ رکھ کر گرفتار کرو،

📖 روزہ میں فرشتوں کے ساتھ موافقت پیدا ہوتی ہے اور نیکوں کے ساتھ موافقت کرنے والا عظیم ثواب کا مستحق بنتا ہے اور اس کا حشر صالحین میں ہو گا۔

📖 نیز فرمایا جو شخص روزے رکھے گا اللہ تعالیٰ ستر سالہ مسافت پر اس سے دوزخ کو دور کر دے گا۔

📖 نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًاہ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آگ سے ستر سال کے راستے کی مسافت کے مطابق دور رکھے گا۔ (مسلم و بخاری)

📖 نیز ارشاد فرمایا مَنْ صَامَ یَوْمًا سِوَی الْفَرِیْضَةِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِیْمَانًا وَّ

اَحتِسَابًا بَرَّدَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ ہ جس شخص نے نفلی روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کی رضا و خوشنودی اور ایمان و ایقان کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ ٹھنڈی رکھے گا، یہ تو عمومی دنوں میں روزے رکھنے پر انعام ہے جب فضیلت والے دنوں میں روزہ رکھے گا تو کتنا اجر پائے گا؟

📖 جاننا چاہیے کہ ماہ رمضان کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ اَیْ فُرِضَ عَلَيْكُمْ ہ ایمان والو تم پر روزے فرض قرار دیئے گئے ہیں۔

📖 رسول کریم ﷺ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْكُمْ صِيَامَهٗ وَ سَنَّ عَلَيْكُمْ قِيَامَهٗ بیشک اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان کے روزے تم پر فرض کئے اور اس کا قیام (نماز تراویح) تم پر سنت ہے۔

📖 نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں نَوْمُ الصَّائِمِ عِبَادَةٌ وَ نَفَسُهٗ تَسْبِيْحٌ وَ دُعَاءٌ ہ مُسْتَجَابٌ وَ عَمَلُهٗ مُضَاعَفٌ ہ روزے دار کا سونا عبادت، اس کے سانس تسبیح اس کی دعا قبول اور اس کے اعمال کا ثواب دوگنا زیادہ ہوگا

📖 نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں روزے دار کے لئے دو فرحتیں ہیں ایک افطاری کے وقت اور دوسری جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوگی، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَ فَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ الْمَلِكِ الْجَبَّارِ ہ

📖 بوقت افطار خوشی و مسرت کی کئی قسمیں ہیں، بھوک کے دور ہونے کی خوشی روزہ کی نیت اور تراویح ادا کرنے کی استطاعت پر خوشی، اللہ تعالیٰ نے تمام پر کھانے، پینے اور خواہشات نفسانیہ کو برداشت کرنے کی طاقت عطا فرمائی اس انعام پر خوشی، اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نازل ہونے کی خوشی۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَنْزَلَ عَلَى الصَّائِمِ عِنْدَ اِفْطَارِهٖ رَحْمَةً جَمَّةً ہ اللہ تعالیٰ روزے دار پر بوقت افطار بے شمار رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

📖 نیز فرماتے ہیں خَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ ہ روزے دار کے منہ سے جو ہوا نکلتی ہے اس کی خوشبو اور پاکیزگی مشک و عنبر کی خوشبو سے اعلیٰ و افضل ہے۔

📖 نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ ہ روزہ دوزخ کے سامنے ڈھال ہے، جس طرح تلوار کی ڈھال حملہ آور کے حملے سے محفوظ رکھتی ہے اسی طرح روزہ دوزخ کی آگ سے بچاتا ہے۔

📖 قیامت کے دن جب آتش دوزخ گنہگاروں پر حملہ آور ہو گی تو اللہ تعالیٰ روزے داروں کو فرمائے گا اس کے سامنے آئیں، جب روزے دار اس کے سامنے ہونگے تو ان کی خوشبو سے دوزخ کی آگ چالیس سالہ مسافت پر دور ہو جائے گی۔

عجیب گنہگار:

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں قیامت کے دن ایک خطا کار کو دوزخ میں ڈالا جائے گا اس سے آگ بھاگے گی۔ مالک دوزخ (فرشتہ) آگ سے دریافت کرے گا تو اسے پکڑنے کی بجائے بھاگ رہی ہے کیا معاملہ ہے؟ آگ کہے گی میں اسے کیوں پکڑوں اس کے منہ سے روزے کی خوشبو مانع ہے۔ دوزخ کا فرشتہ مالک پوچھے گا کیا تو روزے کی حالت میں فوت ہوا؟ وہ کہے گا ہاں!!

📖 اللہ تعالیٰ روز محشر روزہ داروں سے خطاب فرمائے گا۔ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ہ کھاؤ، پیو جو تمہارا دل چاہے یہ ان دنوں کا صلہ ہے جو تم نے روزے کی حالت میں گزارے تھے۔

روزے کی قسمیں:

📖 روزے کی تین قسمیں ہیں۔ روزۂ شریعت۔ روزۂ حقیقت۔ روزۂ طریقت۔

- تمام دن کھانے، پینے اور خواہشاتِ نفسانیہ پر کنٹرول رکھنے کو روزۂ شریعت کہتے ہیں۔
- تمام دن کھانے پینے اور خواہشاتِ نفسانیہ کے تصوّر سے اپنے آپ کو بچانا روزۂ حقیقت ہے۔
- روزے کی حالت میں مکروہات، جھوٹ، گلہ، شکوہ، گالی گلوچ اور خواہشات و مکروہات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کا نام روزۂ طریقت ہے۔
- حدیث شریف ہے اَلصَّوْمَ جُنَّۃٌ مِّنَ النَّارِ مَالَمْ تُخْرِقْہُ الْغِیْبَۃُ ہ روزہ دوزخ کے سامنے ڈھال ہے جب تک اسے غیبت سے توڑا نہ جائے۔
- مزید ارشاد ہے کَمْ مِنْ صَائِمٍ لِصَوْمٍ وَ لَیْسَ مِنْ صَوْمِہٖ اِلاَّ الْجُوْعُ وَ الْعَطْشُ. بہت سے روزے دار ہیں جنہیں بھوک اور پیاس کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔
- ہر مسلمان روزہ دار پر لازم ہے کہ وہ بحالت روزہ تمام ممنوعات سے اجتناب کر کے اپنے روزے کو قابل قبول بنائے۔
- روزہ حلال اشیاء سے افطار کریں۔
- حدیث شریف میں ہے کہ ناجائز اشیاء سے روزہ افطار کرنے والے پر اللہ تعالیٰ جل و عُلیٰ غضبناک ہوتا ہے۔

حقیقت روزہ:

تمام گناہوں سے کُلی طور پر احتراز و اجتناب کرنے کو حقیقی روزہ سے تعبیر کرتے ہیں حقیقی روزہ یہ ہے کہ اپنے دل سے دنیوی جاہ و مال کو نکال باہر کرے اور یاد الٰہی سے اپنے قلب کو بھرپور رکھے، اس قسم کا روزہ انتہائی مشکل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے مخصوص بندوں کو ہی نصیب ہوتا ہے۔

آداب روزہ ؟ :

روزے کے تیرہ آداب ہیں

(1) گوشہ نشینی اختیار کرنا تاکہ روزے کی حالت میں کسی غیر شرعی امر اور نا محرم پر نظر نہ پڑے

(2) بری صحبت سے محفوظ رہنا تاکہ دل میں کسی غلط چیز کا خیال تک پیدا نہ ہو۔

(3) لوگوں کی مجلس میں نہ جانا تاکہ فضولیات سے بچ سکے

(4) کھجور سے روزہ افطار کرنا' شرعتہ الاسلام میں ہے کہ کھجور سے افطاری سنت ہے۔اگر کھجور دستیاب نہیں تو پانی سے افطار کرنا۔

📖 نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں مَنْ اَفطَرَ عَلَى الْماءِ كَتَبَ اللّٰهُ تَعالىٰ لَهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ عَلَى جَسَدِهٖ عَشرَةُ حَسَنَةٌ وَ مُحِيَ عَنْهُ عَشرَ سَيِّاٰتٍ وَ رَفَعَ عَشرَ دَرَجَاتٍ ہ

جو شخص پانی سے روزہ افطار کریگا اللہ تعالیٰ اس کے بدن کے ہر بال کے عوض دس نیکیاں عطا فرمائے گا دس خطائیں معاف ہونگی اور دس درجے بلند کریگا۔

(5) رزق حلال سے روزہ افطار کرنا، حدیث شریف میں ہے جو شخص رزق حلال سے روزہ افطار کرتا ہے اسے ہر لقمہ کے بدلے ایک ایک روزے کا ثواب عنایت فرماتا ہے۔ہاں اگر افطاری کی چیز میں شک ہو تو قرض لیکر صحیح و پاکیزہ چیز خرید کر روزہ افطار کرے۔

(6) افطار میں حسب عادت کھائے زائد کھانا مناسب نہیں !!

(7) اکیلا افطاری نہ کرے بلکہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ مل کر روزہ افطار کرے حدیث شریف میں ہے اِذَا صُمْتُمْ فَافْطُرُوْا مَعَ اَهْلِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ فَاِنَّ

مَنْ اَفْطَرَ مَعَ اَوْلَادِہٖ فَلَہٗ بِکُلِّ لُقْمَۃٍ ثَوَابَ عِتْقِ رَقَبَۃٍ ہ جب تم روزہ رکھو تو اپنے گھر، اہل و عیال کے ساتھ افطار کرو اس لئے کہ جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ افطاری کرتا ہے اسے ہر ایک لقمہ کے بدلے ایک ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

(8) نماز عشاء اور نماز تراویح کی ادائیگی کے بعد کھانا کھانا اور افطاری کے وقت سیر ہو کر نہ کھانا چاہیے، کیونکہ افطاری کے وقت سیر ہو کر کھانے کے باعث نماز عشاء و تراویح میں نیند کے غلبہ کا احتمال ہوتا ہے۔ طبیعت میں سستی و کاہلی واقع ہو جاتی ہے۔ جس کے باعث نماز میں قیام اور تراویح کے رہ جانے کا خطرہ ہے۔

(9) روزے دار جتنی مقدار میں کھانا کھاتا ہے اسے اتنی ہی مقدار میں صدقہ بھی کر دینا چاہیے تاکہ روزے اور صدقے کا بیک وقت ثواب حاصل کرے۔

(10) سحری کے وقت کھانا ضرور کھانا چاہیے حدیث شریف میں ہے تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ لَکُمْ بِکُلِّ لُقْمَۃٍ مِّنْھَا ثَوَابَ عِبَادَۃِ سِتِّیْنَ سَنَۃٍ ہ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کا کھانا کھانے میں ہر لقمہ کے بدلے ساٹھ سال کی عبادت کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

(11) افطاری میں جلدی اور سحری میں قدرے دیر کرنی مناسب ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ تین چیزیں رسولوں کی سنتیں ہیں 1-روزہ جلد افطار کرنا۔ 2- سحری دیر سے کھانا 3- نماز میں بوقت قیام دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا۔

(12) بوقت افطار یہ دعا پڑھنا۔

یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ اِغْفِرْلِیْ ذَنْبِیَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ہ اے وسیع مغفرت کے مالک میرے بڑے بڑے گناہوں

کو بخش دے، بیشک عرشِ عظیم کے والی کے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔

نیز سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں افطاری کے وقت یہ دعا بھی پڑھ سکتے ہیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْقَائِمُ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ ٥ اللہ تعالیٰ کے، سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ہمیشہ سے زندہ وپائندہ اور قائم رہنے والی ذات ہے اور ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ عطا فرمانے والا ہے۔

(13) روزہ کھولنے کی دعا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَ بِکَ اٰمَنْتُ وَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ ٥ الٰہی میں نے تیری رضا کے لئے روزہ رکھا تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا اور تیرے ہی عطا فرمودہ رزق پر میں نے روزہ افطار کیا۔

📖 روزہ رکھنے کی دعا۔

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ٥ میں نے کل کے روزہ رکھنے کی نیت کی۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اس دعا کے پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ ستاروں کی تعداد کے برابر نیکیاں عطا فرماتا ہے، اور اتنی ہی برائیاں مٹا دیتا ہے اور اتنے ہی مدارج بلند کرتا ہے۔

روزہ ہر نبی کی عبادت:

روزہ ایسی عبادت ہے جو حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم الانبیاء حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء کے زمانے تک فرض رہی، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ٥ اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے جیسے پہلے لوگوں پر فرض تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

📖 یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ہ میں یا حرفِ ندا ہے اور ندا کی متعدد قسمیں ہیں۔

1- ندائے مدحت: جیسے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

2- ندائے مذمت: جیسے یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ہ

3- ندائے رحمت: جیسے یا عِبَادِیْ

4- ندائے وحشت: وَنَادٰاھُمَا رَبُّھُمَا اَلَمْ اَنْھَکُمَا ہ

5- ندائے نسبت: جیسے یَا بَنِیْ آدَمَ یَا بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ ہ

6- ندائے جنسیّت: جیسے یٰاَیُّھَا الْاِنْسَانُ ہ

📖 حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا میں تین ندائیں ہیں۔ یا . ایّ . ھیَا.

یا سے ندائے نفس (جسم)

ای سے ندائے جان

ھیَا سے ندائے قلب۔

اور اَلَّذِیْنَ اشارت اور آمَنُوْا بشارت ہے۔ لھذا مفہوم یوں واضح ہوا کہ اے جسم خدمت میں حاضری دے اور اے جان قربت سے سر فرازی حاصل کر اور اے قلب، جمالِ خداوندی کے مشاھدہ سے شاد کام ہو۔ بعض کہتے ہیں کہ ندا کی دو قسمیں ہیں۔

1- ندائے علامت جیسے یَا آدَمُ یَا اِبْرَاھِیْمُ،

2- ندائے کرامت جیسے یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ،

📖 اللہ تعالٰی نے جملہ انبیاء و مرسلین علیھم السلام کو ندائے علامت اور اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو ندائے کرامت سے یاد فرمایا۔

📖 کتب کے معنی فرض ہیں۔ جیسے کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ . روزے میں قدرے تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے ایمانداروں کے اطمینان کے

لئے فرمایا کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِ کُمْ ہ یعنی ہم نے روزے صرف تم پر ہی فرض نہیں کیے بلکہ تم سے پہلی امتوں پر بھی فرض کیے گئے تھے۔

تاریخ روزہ ؟:

واضح ہو کہ پہلی امتوں میں بعض پر صرف دس محرم الحرام کا روزہ فرض تھا بعض پر ایام بیض کے روزے فرض تھے یعنی ہر ماہ کی تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کو روزہ فرض تھا۔ اور بعض پر تین ماہ کے روزے فرض ہوئے اور امت محمدیہ پر فقط ایک ماہ کے روزے فرض قرار دیئے گئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شاید تم اتنے سے روزے رکھ کر متقین میں شمار ہونے لگو۔

تَتَّقُوْنَ کے معنی بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں تُنْجَوْنَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ تا کہ تم جہنم کے عذاب سے نجات حاصل کر سکو۔

📖 ابتداً جب روزے فرض ہوئے تو روزے کے بدلے فدیہ دینے کی بھی اجازت تھی، جیسے کہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ ہ جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں وہ بجائے روزہ رکھنے کے بطور فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔ پھر حکم آیا وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ ہ تمہیں روزہ رکھنا ہی بہتر ہے اس حکم سے حکم اول منسوخ ہو گیا۔

پہلے پہل صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین افطاری مغرب سے عشاء تک کر لیتے تھے پھر نماز عشاء کے بعد ساری رات اور سارا دن روزہ سے رہتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَ عَفَاعَنْکُمْ ہ (اللہ تعالیٰ انہیں جانتا ہے جو اتنا طویل روزہ نبھا نہیں

سکتے) پس اس نے تم پر کرم کرتے ہوئے مشقت میں پڑنا معاف فرمادیا اور تمہاری توبہ قبول کی۔ پھر صبح صادق سے غروب آفتاب کا وقت مقرر ہوا۔ اور رات کو کھانے پینے اور جماع کی اجازت عطا ہوئی۔ پھر یہی حکم ہمیشہ ہمیشہ کیلئے مستقل طور پر جاری ہو گیا۔

بعدہٗ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ ؕ فَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَ عَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ ؕ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥ روزہ تم پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فرض قرار نہیں دیا گیا بلکہ (سالانہ) گنتی کے چند دن (یعنی ایک مہینہ) پس ایماندارو، تم میں سے اگر کوئی بیمار ہو یا سفر کے باعث روزہ نہ رکھ سکے تو جب تکلیف دور ہو یا سفر سے واپس گھر لوٹ آئے پھر ان دنوں کے روزے رکھے اور وہ جنہیں روزہ رکھنے کی طاقت ہی نہ رہی ہو تو وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کا کھانا فدیہ ادا کرے۔ تاہم اگر روزے ہی رکھیں تو یہ تمہارے لئے بہت ہی اچھا ہے، اگر تم روزے کی شان و عظمت کو سمجھ سکو۔

فضیلتِ ماہ رمضان المبارک !!:

ماہ رمضان المبارک بڑی عظمت اور شان و شوکت رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے بڑی بزرگی عطا فرمائی ہے کیونکہ اسی ماہ مبارک میں قرآن کریم نازل ہوا، شبِ قدر اسی مہینے میں ہے، روزہ فرض ہوا، رات کو تراویح کا پڑھنا سنت ٹھہرا، اس ماہ میں دعائیں جلد قبول ہوتی ہیں اعمالِ صالحہ کا ثواب ڈبل ملتا ہے۔

📖 سید عالم ﷺ فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی زَیَّنَ الشُّهُوْرَ بِشَهْرِ رَمَضَانَ وَ زَیَّنَ الْكُتُبَ بِالْقُرْآنِ ٥ اللہ تعالیٰ نے مہینوں کو ماہ رمضان المبارک سے زینت بخشی اور کتبِ سماویہ کو قرآن کریم سے مزین فرمایا۔

📖 نیز فرمایا اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجِنَانِ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ النِّیْرَانِ وَ سُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ ٥ جب ماہ رمضان آتا ہے تو جنت کے

دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

- 📖 مزید فرمایا جب ماہ رمضان کا چاند طلوع ہوتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو رب جلیل کی طرف سے حکم ملتا ہے حوران بہشتی کو سنورنے کا حکم دو اور زمین و آسمان میں اعلان کر دو کہ ماہ رمضان المبارک تشریف لا رہا ہے اس کی جو شخص بھی تعظیم کریگا اور آداب بجا لائے گا اسے بخشش سے نوازا جائے گا۔
- 📖 شیاطین کو قید کر دو تاکہ روزے دار گناہ کرنے سے محفوظ رہیں۔
- 📖 فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجِنَانِ کی شرح کرتے ہوئے محدّثین کرام فرماتے ہیں، جب کوئی روزے دار ماہِ رمضان میں فوت ہوتا ہے تو وہ سیدھا جنت میں جاتا ہے گویا اس کے لئے دوزخ کے در بند ہو جاتے ہیں اور جب کافر مرتا ہے تو وہ سیدھا واصل جہنم کر دیا جاتا ہے گویا کہ اس کے لئے دوزخ کے دروازے کھلے ہوتے ہیں۔

سایۂ دار مہینہ:

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اَلاَ وَقَدْ اَظَلَّکُمْ وَ اللّٰہِ شَھْرٌ عَظِیْمٌ حُرْمَۃٌ وَ بَسطَ عَلَی الْمُؤمِنِیْنَ شَھْرًا اَوَّلُہٗ رَحمَۃٌ وَ اَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ وَ آخِرُہٗ نَجَاۃُ النَّارِ ہ آگاہ ہو جایئے کہ تم پر ایک بہت بڑا مہینہ سایۂ کرنے والا ہے اسکی حرمت و سائے کو ایمانداروں کے لئے وسیع کر دیا گیا ہے۔ اس کا پہلا عشرہ رحمت' دوسرا مغفرت اور تیسرا دوزخ سے آزادی کی نوید لاتا ہے۔

عذاب سے نجات:

حدیث شریف میں ہے کہ ماہ رمضان کے ہر دن اور ہر رات میں ہزار ہزار

گنہگاروں کو اللہ تعالیٰ عذاب دوزخ سے نجات عطا فرماتا ہے۔

📖 ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ماہ رمضان کے ہر جمعہ کی شب چھ چھ لاکھ گنہگاروں کو عذابِ دوزخ سے رہائی عطا فرماتا ہے۔

دو نور ؟ :

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی آئی کہ میں امت محمدیہ علیہ التحیۃ و الثناء کو دو نور عطا کرونگا ایک قرآن اور دوسرا ماہ رمضان۔

اور دو تاریکیوں سے نجات عطا کرونگا ایک قبر کی تاریکی اور دوسری روز محشر کی تاریکی۔

آرزوئے اُمّت :

نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ ماہ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کو فرمایا لَوْ يَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا فِيْ رَمَضَانَ هَمَّتْ اُمَّتِي اَنْ يَّكُوْنَ رَمَضَانُ سَنَةً كُلُّهَاه اگر بندوں کو ماہِ رمضان المبارک کے ثواب کا مکمل پتہ چل جائے تو آرزو کریں گے کاش کہ پورا سال ہی روزے رکھا کریں یعنی ایک ماہ ہی نہیں مکمل سال ہی رمضان ہوتا۔

استقبال ماہِ رمضان :

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص ماہِ رمضان کا خوشی و مسرت سے استقبال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بخشش سے نواز دیتا ہے۔

احترام ماہِ رمضان ؟ :

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں مَنْ اَكْرَمَ رَمَضَانَ فَقَدْ اَكْرَمَ سُبْحَانَ جس شخص نے ماہِ رمضان کا احترام کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا احترام کیا۔

فضیلت ماہِ رمضان ؟:

سید عالم ﷺ نے فرمایا فَضْلُ رَمَضَانَ عَلٰی سَائِرِ الشُّهُوْرِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ ۞ ماہ رمضان کی فضیلت دوسرے مہینوں پر ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی بزرگی اس کی مخلوق پر۔

ماہ رمضان کی تعظیم و تکریم اور آداب بجا لانے سے مراد یہ ہے کہ ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہوں سے بچے۔ اور احکامِ خداوندی کو محبت و الفت سے بجا لائے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے قبر کھول دی گئی ؟:

بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک قبرستان گئے وہاں ایک تازہ قبر دیکھی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی یا اللہ !! اس قبر والے کی کیفیت سے مجھے آگاہ فرما۔ اللہ تعالیٰ نے درمیان سے حجاب دور کر دیئے' یہ امر شرعاً جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر احوال قبر ظاہر فرمادے (چنانچہ ایک بار نبی کریم ﷺ کا دو قبروں پر گزر ہوا۔ آپ نے فرمایا یہ عذاب میں گرفتار ہیں ایک غیبت کرتا تھا دوسرا پیشاب سے کپڑوں کو بچانے کی کوشش نہیں کرتا تھا پھر آپ نے کھجور کی سبز ٹہنی لی اور اسے دو ٹکڑے کر کے ایک ایک قبر پر رکھ دیا اور فرمایا جب تک یہ شاخ سبز رہے گی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی رہے گی اور قبر والوں کو آرام ہو گا)

📖 الغرض اس فوت شدہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہچان لیا اور عرض گزار ہوا یا علیُّ اَنَا غَرِیْقٌ فِی النَّارِ حَرِیْقٌ فِی النَّارِ ۞ میں آگ میں غرق جل رہا ہوں۔ آپ اس کا یہ حال دیکھ کر بیقرار ہو کر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور دعا کی الٰہی اسے مغفرت عطا فرما۔

غیب سے آواز آئی، یا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی سفارش نہ کیجئے کیونکہ یہ شخص ماہ رمضان کی عزت بجا نہیں لاتا تھا، اور غلط کاری سے باز نہیں آتا تھا اگرچہ دن کو

روزہ رکھتا مگر رات کو بدکاری میں مست رہتا،

یہ آواز سنتے ہی آپ مزید پریشان ہوئے اور سر سجدے میں رکھ دیا اور نہایت عاجزی سے عرض گزار ہوئے، الٰہی! مجھے اپنے اس بندے کے سامنے خالی نہ لوٹا، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو بازیابی کا شرف عطا فرمایا اور آواز آئی، ہم نے تیری اس زاری کے پیش نظر اس کی جملہ خطائیں معاف فرمادیں۔ پس اے ایماندارو! ہمیں چاہیے کہ ماہِ رمضان کی عزت و حرمت بر قرار رکھیں اور اس کے آداب و احترام کو بجا لایا کریں اور گناہوں سے اپنے آپ کو دور رکھیں۔

📖 نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جس شخص نے ماہِ رمضان میں گناہوں سے کنارہ کشی اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کے باقی گیارہ ماہ کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ اگرچہ بندہ ان خطاؤں کی معافی کا خواستگار نہ بھی ہو۔

📖 سید عالم ﷺ فرماتے ہیں مَنْ اَذْنَبَ فِیْ رَمَضَانَ اَوْجَبَ عَلَیْهِ عَذَابَیْنِ وَمَنْ اَحْسَنَ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ کَتَبَ اللّٰهُ اَحْسَنَیْنِ ہ جس شخص نے ماہ رمضان میں ایک گناہ کیا اسے دوگنا عذاب ہوگا اور جس نے ایک نیکی کی اسے ڈبل ثواب عطا کیا جائیگاہ

📖 ماہ رمضان المبارک میں ہر نیکی پر بے شمار ثواب عطا ہوتا ہے، جیسے اس ماہ میں روزے کا بے حد و حساب ثواب دیا جاتا ہے۔

📖 سید عالم ﷺ فرماتے ہیں۔

جس کسی نے ماہِ رمضان المبارک میں صدقہ دیا اسے اتنا ثواب دیا جائیگا گویا کہ اس نے دنیا جہاں کی ہر چیز راہ خدا میں دی۔ جس کسی نے ماہِ رمضان میں ایک رکعت ادا کی اسے دو لاکھ رکعات کا ثواب عطا ہوگا۔ اور جس نے اس ماہ میں ایک بار سبحان اللہ کہا اسے ایک لاکھ بار سبحان اللہ کہنے کا ثواب ملے گا۔ اور جس نے کسی کو کپڑا پہنایا، روز قیامت اللہ تعالیٰ ساٹھ لاکھ حلّے عطا فرمائے

گا۔ جس نے اس ماہِ مقدس میں بھوکے کو کھانا کھلایا یا روزہ افطار کرایا اللہ تعالیٰ اسے روئے زمین کے برابر سونا صدقہ کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔

📖 خلاصۃ الاخبار میں ہے جس نے روزے دار کو پانی پلایا وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوگا گویا کہ وہ ابھی ابھی اپنی والدہ کی گود میں آیا ہے۔
صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم دریافت کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ یہ حکم گھر پر ہے یا سفر میں یا جہاں پانی میسر نہ ہو؟ آپ نے فرمایا یہ حکم عام ہے۔ اگرچہ دریائے فرات کے کنارے پر ہی کیوں نہ کھڑا ہو!

📖 آپ ﷺ نے فرمایا، مسافر کو روزہ افطار کرانے والا پلصراط سے بجلی کی چمک کی مثل تیزی سے گزر جائے گا۔

📖 سید عالم ﷺ فرماتے ہیں۔ جو کوئی شخص ماہِ رمضان کے شب و روز میں دس دس بار استغفار کرے گا اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل اور حاملانِ عرش کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔ اور اس کی تمام خطاؤں کو معاف کر دے گا۔ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا استغفار کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ ہ

📖 کتاب الاصلح میں مذکور ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا ماہِ رمضان میں سب سے اعلیٰ وظیفہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا مَنْ قَرَأَ اٰیَةً مِّنَ الْقُرْاٰنِ فِیْ یَوْمٍ وَّ لَیْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَهٗ بِكُلِّ حَرْفٍ مِّنْهَا اَجْرُ شَهِیْدٍ ہ جو بھی کوئی شخص ماہ رمضان میں ایک آیت کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ہر ایک حرف کے بدلے ایک ایک شہید کا ثواب عطا فرمائے گا۔

اعرابی رونے لگا؟:

یہ سنتے ہی ایک اعرابی رونے لگا۔ آپ نے اس سے رونے کا سبب دریافت فرمایاوہ عرض گزار ہوا میں قرآن پاک پڑھا ہوا نہیں ہوں اور یہ ثواب تو وہی پائے گا جو قرآن کریم پڑھے گا؟ آپ نے فرمایا۔

مَامِنْ عَبْدٍ قَرءَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ مَرَّةً وَاحِدَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ فِي الْجَنَّةِ سِتًّا وَّ خَمْسِيْنَ مَدِيْنَةً الخ جو بھی کوئی روزے دار ماہِ رمضان میں ایک بار سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں چھپّن 56 شہر تیار کراتا ہے ہر شہر میں اتنے ہی محلات اور ہر محل میں چھپّن مکان اور ہر مکان میں اتنے ہی تخت، اور ہر تخت پر چھپّن حوریں جلوہ افروز ہونگی جن کی نہایت خوبصورت بڑی بڑی آنکھیں اپنی بہار دکھا رہی ہونگی۔ اور اللہ تعالیٰ قل شریف کی تلاوت کرنے والے کے نامۂ اعمال میں چھپن ہزار نیکیاں درج فرمائے گا۔ اور اتنی ہی خطائیں معاف کریگا۔ اور چھپن ہزار درجات سے نوازا جائیگا یہ سنتے ہی اس اعرابی نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے لقائے خاص سے بہرہ ور فرمائے جیسے آپ نے مجھے اس کی بشارت سے نوازا۔

- ایک حدیث شریف میں ہے جس نے تین سو تریسٹھ بار سورۂ اخلاص کی ماہِ رمضان المبارک میں تلاوت کی اللہ تعالیٰ اس کے رگ و ریشے اور مغز و استخواں کو آتش دوزخ پر حرام فرمادے گا۔ (بیہقی)
- نیز فرمایا جو کوئی شخص ماہِ رمضان کی تیئسویں رات کو سورۂ عنکبوت اور سورۂ روم کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قطعی طور پر جنت سے سرفراز فرمائے گا۔
- شیخ المشائخ رکن الحق و الدین ابو الفتح فیض اللہ قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں ملک بہرام سراج الدین نے فرمایا اگر تم قطعی طور پر جنتی ہونا چاہتے ہو تو ماہ

رمضان المبارک کی تئیس شب کو سورۂ عنکبوت اور سورۂ روم کی تلاوت کیا کرے۔ وہ جو امام دو رکعتوں میں ان دونوں سورتوں کی قرأت کریگا یقیناً جنتی ہو گا اور اس کے وہ مقتدی جو اس کی اقتدار میں ہونگے جنت کے مستحق ٹھہریں گے اس لئے کہ امام کا پڑھنا مقتدی کا ہی پڑھنا ہے۔ قِرَأۃُ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَاۃٌ نیز وہ مقتدی بھی جنتی ہوگا جو پڑھا ہوا نہیں۔

ماہِ رمضان کہو رمضان نہ کہو؟:

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ماہ رمضان کے روزے فرض قرار دیتے ہوئے یوں فرمایا شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرآنُ (الایۃ) ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جسمیں قرآن کریم نازل کیا گیا۔

📖 حدیث شریف میں ہے لاَ تَقُوْلُوْ ا جآءَ رَمْضَانُ وَ فِي رِوَایَۃٍ عَظِمُوْہُ کَمَا عَظِمُوْہُ اللّٰہُ بِقَوْلِہٖ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرآنُ ہ رمضان آیا مت کہو بلکہ ماہِ رمضان کی ایسی عزت و عظمت کرو جیسے اللہ تعالیٰ نے اسے عظمت عطا فرمائی۔ حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماہِ رمضان ہی سے پکارا کرتے فقط رمضان کہنے کو مکروہ فرماتے، اور فرماتے رمضان تو اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ میں سے ایک اسم ہے۔ لیکن حنفیہ کے نزدیک رمضان آیا اور گیا کہنا جائز ہے۔ اسلئے کہ سید عالم نبی مکرم ﷺ کا ارشاد ہے اِذَاجآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَانِ جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

وجہ تسمیہ؟:

رَمَضَانُ، رَمَضَاءٌ سے مشتق ہے جس کا معنی ہے جلادینا اور ماہِ رمضان کو اسی لئے رمضان کہتے ہیں کہ یہ گناہوں کو جلاڈالتا ہے۔

نبی کریم ﷺ سے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے خطاب فرمایا اَتَدْرُوْنَ لِمَ سُمِّیَ رَمَضَانَ قَالُوْا ، اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ (الی آخر) کیا تم جانتے ہو اس ماہ کا نام رمضان کیوں رکھا گیا؟ انہوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ہی زیادہ علم رکھتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا اس لئے کہ رمضان گناہوں کو جلا ڈالتا ہے جو ماہِ رمضان میں ایمان اور یقین کے ساتھ روزے رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرمادیگا۔

اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْآنُ کا یہ مفہوم ہے کہ شبِ قدر میں آسمان دنیا پر بیک وقت قرآن نازل فرمایا گیا۔ اور اس کی حفاظت کیلئے فرشتوں کی ایک جماعت جسے سفرہ اور بررہ کہتے ہیں متعین کی گئی۔ پھر اعلان نبوت کے بعد ضرورۃً رفتہ رفتہ قرآن پاک نازل ہوتا رہا۔

قرآن کریم کی صفت ھُدیً لِلنَّاسِ سے کی گئی نیز بَیِّنَاتِ میں بھی اسی کی صفت بیان ہوئی اور یہ بھی ہے کہ یہ امر و نہی یعنی احکامِ خداوندی کو بیان فرمانے والا ہے مِنَ الْھُدیٰ وَ الْفُرْقَانْ سے بھی امر و نہی کی دلیل واقع ہو رہی ہے، یہ دونوں نام قرآن مجید کے ہیں اور ان دونوں لفظوں کا ایک ہی معنی ہے، فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ پس جو بھی مسلمان ماہِ رمضان کو پائے اسے روزے رکھنے چاہئیں یہ حکم واجب ہے اور اختیار کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں،

ہاں البتہ وَ عَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنَ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَرِیْضًا اَوْعَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِنْ اَیَّامٍ اُخَرْ ہ جسے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو وہ ایک مساکین کا کھانا ہر روزے کے بدلے ادا کرے، ہاں جو مریض ہو یا مسافر تو اسے ان دنوں کے روزے صحت و تندرستی حاصل ہونے یا سفر سے

گھر واپس آنے کے بعد ان روزوں کی عام دنوں میں قضا کرے۔

نکتہ:

پہلی آیت سے دو امر ثابت ہوئے، روزہ رکھنا یا فدیہ دینا، یہ اختیار منسوخ ہو گیا جب حکم ہوا کہ جو شخص ماہ رمضان کو پائے وہ روزے رکھے اس میں مسافر و مریض بھی شامل تھے بناءً علیہ واضح کیا گیا کہ یہ لوگ دوسرے دنوں میں قضا کریں۔

📖 يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَ لَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ نرمی کا ارادہ فرماتا ہے اور وہ تمہارے لئے کسی تکلیف کو پسند نہیں کرتا لھذا تم ماہِ رمضان کے روزے پورے کرو اور اس کی کبریائی کا اعتراف کرو اس بات پر کہ اس نے تجھے اپنے احکام ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی پس تم اس کا ہمیشہ شکر کرتے رہو۔

دعائیں قبول؟:

📖 وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ میرے حبیب ﷺ جب میرے بندے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر میرے بارے دریافت کریں تو آپ فرما دیجئے کہ میں بہت ہی قریب ہوں تم جب بھی اس سے دعا کرو گے وہ تمہاری دعاؤں کو قبول فرمائے گا پس چاہیے کہ وہ میرا حکم بجا لائیں، مجھ پر ایمان رکھیں تاکہ وہ ہدایت سے سرفراز ہوں۔

شانِ نزول:

اس آیت کے شانِ نزول کے سلسلہ میں بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیدنا فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلی فرضیت کے سلسلہ میں

سہو واقع ہوا کیونکہ پہلے پہل افطاری کے بعد سے ہی روزہ شروع ہو جاتا تھا آپ نے ایک شب اس دوران اپنی زوجہ سے قربت حاصل کی موصوفہ نے پوچھا کیا حکم منسوخ ہو گیا ہے؟ آپ سے چونکہ سہو ہوا تھا بعد از تامل آپ نے فرمایا حکم تو منسوخ نہیں ہوا۔ زوجہ محترمہ نے کہا پھر تو حکم خدا کی خلاف ورزی ہوئی آپ یہ سنتے ہی خوفِ خدا سے کانپتے ہوئے زارو قطار رونے لگے اور کہے جارہے تھے میں بھی ہلاک ہوا اور تجھے بھی ہلاکت میں ڈالا۔ تمام رات ذکرِ باری اور زاری میں گزر گئی آنکھیں سوج گئیں تھیں۔ صبح نہایت پریشانی کے عالم میں بارگاہ رحمۃ للعلمین ﷺ میں حاضر ہوئے، سید عالم ﷺ نے جب آپ کی خستہ حالی دیکھی تو ارشاد فرمایا! عمر!! کیابات ہے؟ آپ نے رات کا تمام ماجرا کہہ سنایا کئی اور آدمی بھی جن کے ساتھ ایسا سہو ظہور پذیر ہوا تھا، عرض گزار ہوئے، آپ نے فرمایا افسوس ہے! میں تو تمہارے پاس ہوں، تم میری زیارت اور معجزے سے مشرف ہوتے ہو، پھر بھی خوفِ خدا سے بے نیاز ہو، تمہیں ہر امر الٰہی پر پوری طرح عمل پیرا ہونا چاہیے، بشارت ان لوگوں کے لئے ہے جو میرے بعد آئیں گے۔ وہ میری زیارت سے مشرف بھی نہیں ہونگے مگر وہ عمل کریں گے، آپ نے اس انداز سے خطاب فرمایا کہ جملہ حاضرین زارو قطار رونے لگے۔ مسجد میں ایک کہرام سا مچ گیا تھا، صحابہ کرام کی زاری پر فضل باری ہوا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیت لیکر حاضر خدمت ہوئے وَاِذَا سَأَلَكَ عِبَادِیْ (الایۃ)

پس ارشاد ہوا کہ آپ میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ سنیے وہ کیا فرمارہا ہے انی قریب بیشک میں تمہارے پاس ہوں اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآءِكُمْ (الایۃ) ماہِ رمضان کی راتوں میں تمہیں بیویوں کے پاس حسبِ خواہش جانے کی اجازت ہے۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں عورت کے لئے دو پردے ہیں۔ ایک قبر اور دوسرا شوہر حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ

وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ...... میں لباس کا مفہوم یہ ہے کہ شوہر بیوی کے لئے اور بیوی شوہر کے لئے باعثِ سکون و تسکین ہے۔

حضرت صرمہ بن غنویٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ:

حضرت صرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مالک کے باغ کو پانی دے رہے تھے کہ افطاری کا وقت ہو گیا آپ نے پانی سے روزہ افطار کر لیا، جب گھر آئے تو کھانا ٹھنڈا تھا زوجہ محترمہ نے کہا ذرا انتظار کریں میں کھانا گرم کر لیتی ہوں، اتنے میں آپ نیند کی آغوش میں چلے گئے بیوی نے جگانا مناسب نہ سمجھا، جب بیدار ہوئے تو کھانا کھانے کا وقت نکل چکا تھا۔ انہوں نے بغیر کچھ کھائے پیئے روزے کی نیّت کر لی، روزہ رکھا۔ صبح کے وقت جب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت صرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہایت کمزور پایا، سبب دریافت کیا انہوں نے رات کا واقعہ عرض کیا آپ کو اس کے حال پر رحم آیا چنانچہ اسی وقت آیت نازل ہوئی کہ سحری کے وقت تک کھاپی لیا کرو، رات بھر جب چاہو۔

ماہِ رمضان کے نوافل کی فضیلت؟

اب ماہِ رمضان کے نوافل کی فضیلت بیان کی جاتی ہے جو احادیث سے ثابت ہے تمام مسلمانوں کو ان پر عمل پیرا ہو کر اپنی عاقبت سنوار لینی چاہیے۔

دس رکعات نفل:

جو شخص ماہ رمضان کی رات میں دس رکعات نفل اس طریقے سے ادا کریگا اللہ تعالیٰ رحمان و کریم اس کے نامۂ اعمال میں ستر راتوں کی عبادت کا ثواب درج کرائے گا ستر دینار صدقہ اور ستر غلاموں کو آزاد کرنے کا اجر پائے گا نیز اس کے ستر ہزار گناہ معاف ہو جائیں گے اور اسے روز حشر انبیاء کرام علیھم السلام کی رفاقت

نصیب ہوگی طریقہ ادائیگی اس طرح ہے کہ ہر رکعت میں بعد از سورۂ فاتحہ، دو دو مرتبہ سورۃالقدر پڑھے۔ (فضائل الشہور)

دو2 رکعت نفل ؟:

نیز جو شخص دو رکعت نفل یوں ادا کرے کہ بعد از فاتحہ ایک بار سورہ الفتح پڑھے تو سال بھر اللہ تعالیٰ کی خصوصی حفاظت سے سرفراز ہوگا، نیز قیامت میں ہر تنگی اور سختی سے محفوظ رہے گا۔

ہر شب دو2 رکعت ؟:

جو شخص ماہِ رمضان کی ہر شب دو رکعت اس طرح ادا کرے کہ بعد از سورۂ فاتحہ تین تین بار سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے بدلے ستر لاکھ فرشتے بھیجتا ہے جن کی صرف یہی ذمہ داری ہوتی ہے کہ اس شخص کی نیکیاں لکھتے رہیں اور برائی سے بچاتے رہیں اور اس کے مراتب بڑھائیں۔ جنت میں اس کے لئے خوبصورت شہر آباد کریں اور محلات بنائیں، باغات سجائیں نیز ان اعزازات کے علاوہ اسے حج مبرور کے ثواب سے بھی نوازا جاتا ہے۔

پچیس مرتبہ سورۃ الاخلاص:

جو شخص دو رکعت یوں ادا کرے کہ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ پچیس بار سورۂ الاخلاص پڑھے تو اسے مذکورہ ثواب سے دوگنا عطا فرمایا جاتا ہے اس لئے ایمانداروں کو چاہیے کہ ان دو رکعات کو ضائع نہ کریں۔ تاکہ قیامت کے دن شرمندگی سے محفوظ رہیں۔

دس ہزار شہداء کا ثواب ؟:

ماہ رمضان میں چار رکعت نفل یوں ادا کرنے والے کے لئے دس ہزار شہداء کا ثواب مختص کیا جاتا ہے دس ہزار غلاموں کی آزادی اور سات سو سال تک دن کو

روزے اور راتوں کے قیام کا ثواب ملتا ہے۔ طریقہ ادائیگی یہ ہے کہ ہر جمعہ المبارک کو دس رکعات بعد فاتحہ گیارہ گیارہ بار سورۃ الاخلاص پڑھے۔

آخری رات ؟:

ماہِ رمضان المبارک کی آخری رات میں دس رکعت یوں ادا کرنے والے کے نامۂ اعمال میں پورے مہینے کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ تیس ہزار سال کی عبادت کا ثواب پائے گا بعد از فاتحہ ہر رکعت میں دس دس بار سورۃ الاخلاص پڑھے۔

📖 ماہ رمضان المبارک کے آنے پر خوشی و مسرت اور جانے پر غم کا اظہار کرنا چاہیے۔ حدیث شریف میں ہے مَنْ فَرِحَ بِدَخُوْلِهٖ وَ اِغْتَمَّ بِخُرُوْجِهٖ فَلَهُ الْجَنَّةَ وَكَانَ حَقًا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ ٥ جو شخص ماہِ رمضان کی تشریف آوری پر خوشی و مسرت اور جانے پر غم و پریشانی کا اظہار کرے اللہ تعالیٰ اسے لازماً جنت سے سرفراز فرمائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمۂ کرم پر واجب کر لیا ہے۔

حقاً کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی محنت و مشقت کو ضائع نہیں فرمائے گا جیسے کہ قرآن کریم میں ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ، بیشک اللہ تعالیٰ محسنین کے اجر کو ضائع نہیں فرمائے گا، نیز فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا ٥ اللہ تعالیٰ ایک ذرہ بھر بھی ظلم نہیں فرماتا۔

(نوٹ) حضرت مصنف علیہ الرحمتہ کی اس تفصیلی تقریر کو مزید مزین کرنے کے لئے راقم السطور مترجم غفرلہ محمد منشا تابش قصوری اپنا مشہور رسالہ "انوار الصیام" قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے انشاء اللہ العزیز آپ پسند فرمائیں گے اور حضرت مصنف علیہ الرحمتہ کی روح خوش ہو گی۔ مولیٰ تعالیٰ میری اس کاوش کو قبولیت کا مزید شرف عطا فرمائے امین ثم امین بجاہ رحمة للعٰلمين صلى الله تعالیٰ عليه و علیٰ آله و صحبه و بارك وسلّم . تابش قصوری غفرلہٗ

جلسہ 5

انوار الصیام

عبادت ہی عبادت:

قارئین کرام! ماہ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ تشریف لارہاہے۔ رحمت الٰہی کی موسلادھار بارش ہوا چاہتی ہے آیئے اپنے خالی دامن کو بارگاہ بیکس پناہ میں پھیلا دیں تاکہ دین ودنیا کی کامرانیوں اور کامیابیوں کو پاسکیں۔ اس ماہِ مبارک کی ایک ایک ساعت باعثِ صد احترام اور لائق عزت وتکریم ہے اسلئے اسکی حرمت کا ہر لمحہ خیال رکھیں، فحش لٹریچر میں سرمست رہنے کی بجائے اس سے کلی طور پر پرہیز کرتے ہوئے قرآن کریم' دینی واسلامی کتب ورسائل کا مطالعہ کریں تاکہ قرآن وسنت، فقہ وعقائد سے سیرت وکردار کو سنوارنے کے ساتھ ساتھ ماہِ مضان المبارک کی گوناگوں لطافتوں اور برکتوں سے محظوظ ہوتے ہوئے فوزوفلاحِ دارین کے شرف سے بازیاب ہو سکیں انہیں مقاصد حسنہ کے پیش نظر یہ مختصر مگر جامع، دلکش اور روحانی پھولوں سے مزین گلدستہ آراستہ کیا ہے جسے جملہ صوری، معنوی محاسن کا مرقع کہا جاسکتا ہے۔ عام فہم اور آسان الفاظ، بڑے کارآمد مسائل، پیارے اور نرالے انداز میں فضائل، پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں، امید ہے کہ قارئین کرام اسے حرزِ جان بنائیں گے۔

اہم تاریخی واقعات کا خاکہ:

اسلام کی چودہ صد سالہ تاریخ میں کم از کم چودہ سو بار یقیناً ماہِ رمضان المبارک جلوہ گر ہوا اگر اس طویل عرصہ کے تمام واقعات کو قلمبند کیا جائے تو نہ جانے کتنے دفتر درکار ہوں اور کتنی ہی کتابیں معرضِ وجود میں آئیں مگر ہزاروں تاریخی امور سے صرف نظر کرتے ہوئے چند اہم تاریخی واقعات کے اشارے دیئے جاتے ہیں جن کا تعلق

امتِ مصطفےٰ ﷺ کے دل میں ایمان وایقان کی حد تک سرایت کر چکا ہے۔ ذرا ماضی کے جھروکے میں جھانکتے ہوئے جبل نور کی چوٹی پر غارِ حرا میں چمکتے ہوئے انوار سے اپنے قلب وجگر کو منور کیجئے سید الانبیاء ﷺ کس شان عبودیت سے خالق کائنات کی بارگاہ میں مصروف عبادت ہیں کہ جبریل امین حاضر ہو کر عرض گزار ہیں

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ہ

اپنے خالق کا نام لیجئے اور قرآن مجید کو تلاوت سے نوازیئے۔ یہ دن کی بات نہیں۔ یہ رات کا پر سکون لمحہ، دور بہت دور، شہر سے، مکہ پاک سے دور، زمین سے اوپر پہاڑ پر رات کی اندھیری لیلۃ القدر میں، ماہِ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب میں اللہ اللہ قرآن کے نزول کی رات تھی۔

یہی وہ رات ہے جس رات کے پردے میں قرآن پاک ملا، اور یہی وہ رات تھی جس رحمت بھری رات میں پاکستان ملا۔ دن جمعۃ الوداع ماہِ رمضان نے کیا کچھ نہیں دیا۔ مگر ہم نے اسے کیا دیا؟ غزوۂ بدر اور فتح مکہ کا امین یہی ماہِ مبارک ہے، حضرت امام حسن کی ولادت باسعادت کا شرف اسے نصیب ہے۔ حضرت ام المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ، حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء، حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ، حضرت ام المؤمنین سیدہ صفیہ، حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے وصال اسی ماہ کے اندر رکھے ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا المناک واقعہ اسی ماہ میں پیش آیا۔ گویا کہ یہ مہینہ خیر ورضا کا ضامن ٹھہرا۔

اس خاکے سے سبق ملتا ہے کہ ہم نے ایک دن خاک میں سمانا ہے تو پھر کیوں اس دنیا میں دل جمائیں۔ اگر دل لگانا ہے تو خالق کائنات سے لگائیں۔ تاکہ یہاں سے جانے کے بعد ہماری ویسے ہی عید ہو جیسے ماہِ رمضان المبارک جاتے جاتے عید الفطر کی مسرتیں، راحتیں، خوشیاں، ہر ایک مسلمان کے دامن میں ڈال دیتا ہے۔

رحمتوں کی فصلِ بہار:

اے بادہ کشانِ جامِ غفلت! مژدہ باد!

کہ سلطانِ رحمت کی بارگاہ کے دروازے کھل گئے۔ اب صرف ایک حرف ندامت، ایک عذرِ شرمسار اور بھیگی ہوئی پلکوں کا صرف ایک چمکتا ہوا قطرہ دل کی طہارت کے لیئے کافی ہے۔

اے گیتی کے روسیاہ مدہوشو! آؤ چشمہ نور میں غوطہ لگالو جو تمہاری نظر کے نشانے پر بہہ رہا ہے۔ گیارہ ماہ کے بعد یہ روحانی برسات کا سہانا موسم اسی لیئے آیا ہے کہ تمہارے چہرے کا غبار دھل جائے اور رحمت ونور کی موسلادھار بارش میں تمہارا دامن زندگی نکھر جائے۔

اے خفتگانِ شب ملامت!

دنیا کی بڑی بڑی امید گاہوں سے تم نے لولگا کر دیکھ لیا۔ فرصت ہو تو پل بھر کے لیئے ذرا حافظے پر زور دے کر یاد کرو کہ تم نے مادی اقتدار کی چوکھٹوں پر اپنی کتنی فریادیں ضائع کر دی ہیں؟ وقت کے روٹھے ہوئے فرعونوں کو منانے کے لیئے تمہیں کتنی بار اپنی سطح مرتفع سے نیچے اترنا پڑا ہے لیکن سچ بتاؤ کہ ان ساری منتوں، سماجتوں اور خوشامدوں کے بعد ذلتوں کی شکست اور نامرادیوں کی ٹھوکر کے سوا بھی کوئی چیز تمہارے ہاتھ آئی ہے۔

پیہم فریب کی چوٹ کھانے کے بعد اب تو پلٹ آؤ۔ اس رحمت حق کی طرف جس نے اپنے امیدواروں کو کبھی مایوس نہیں کیا ہے اور جو پلکوں کا آنسو دامن میں جذب ہونے سے پہلے اپنے فریادی کی پکار سن لیتا ہے۔

رمضان کا یہ مبارک مہینہ جو ہمارے سروں سے گذر رہا ہے۔ یہ مایوس چہروں کے نکھرنے کا بہترین موسم ہے۔ قدم قدم پر رحمت وغفران کی جو نہریں

بہہ رہی ہیں۔ اب بھی اگر ہم نے اپنی روح کی تشنگی نہ مٹائی تو اس کے بعد پھر کوئی ایسا دلنواز موسم نہیں آئے گا۔

رمضان کی رحمت بھری راتوں میں گھائل کی فریادوں کی طرح ہمیں اپنے رب کے حضور پھوٹ پھوٹ کر رونا ہے، بلک بلک کر تڑپنا ہے غفلتوں کی گہری نیند میں ہم نے جتنی خطائیں کی ہیں۔ ساری عمر کا رونا بھی اس کے لیئے ناکافی ہے۔

ایک بندۂ مومن کے لیئے اس سے بڑھ کر اور کیا شقاوت ہو سکتی ہے کہ رمضان کے مہینے میں بے روزہ دار رہ کر کافر و مسلم کے درمیان امتیاز کی ظاہری دیوار کو بھی توڑ کر مسمار کر دے۔ خدائے قدیر ہمیں اس مہینے کی برکتوں سے مالا مال کرے اور ہمیں ظاہر و باطن اور قلب و روح کی توانائی عطا فرمائے۔

رحمتوں کی بارش میں نکھرنے کا زمانہ:

رمضان المبارک کی یہ سہانی راتیں، یہ دلکش سویرا، یہ نشاط انگیز شام اور روحانی کیف کا یہ حسین موسم خدائے قدیر کی عظمت و برتری کا کتنا کھلا ثبوت ہے۔ عالم اسلام کے اٹھانوے کروڑ افراد بھی متحد ہو کر ایثار نفس اور جذبات کے اخلاص کا جو ماحول پیدا نہیں کر سکتے تھے پلک جھپکتے وہ عالم گیر انقلاب خداوند تعالیٰ کی صرف ایک آیت کے بل پر عالم وجود میں آگیا جس آیت کی شوکتِ اقتدار کے آگے روئے زمین کے فرزندانِ توحید کی گردنیں خم ہو گئی ہیں وہ یہ ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ
عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

یعنی اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے ان لوگوں پر فرض کیئے گئے تھے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم تقویٰ کے فضائل سے آراستہ ہو جاؤ۔ مطالب کی تفہیم کے سلسلے میں اس آیت مقدسہ کو چار حصوں پر منقسم کیا جا سکتا

ہے، خطاب (1) حکم (2) وضاحت حکم، (4) مقصود۔ اب ذیل میں ہر ایک کی الگ الگ تشریح ملاحظہ فرمائیں۔

خطاب:

قرآن کریم میں خطاب الٰہی کا عام انداز یہ ہے کہ تخاطب کے الفاظ سے حکم کی سرزمین ہموار کردی جاتی ہے اس آیت کریمہ میں عام بندوں سے خطاب نہیں ہے بلکہ ان بندوں سے خطاب ہے جو حلقۂ اسلام میں داخل ہونے کے بعد یہ معاہدہ کر چکے ہیں کہ ہماری زندگی کا ہر لمحہ تابع فرمان الٰہی ہے۔ اپنی زندگی کا کوئی نقشہ ترتیب دینے میں ہم آزاد نہیں ہیں۔ ہماری موت وحیات، کردار و گفتار، افکار و خیالات، اعضاء و جوارح سب کے سب ایک دائمی غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں یہ زنجیریں اسی وقت ٹوٹ سکتی ہیں جب بغاوت کر کے کوئی اپنے ہی کئے ہوئے معاہدہ سے پھر جائے۔

خدا کے وفادار بندوں کو تعمیل حکم پر گوش بر آواز کر دینے کے لئیے یہ انداز خطاب ہی بہت کافی ہے۔ گیتی پر رینگنے والے انسانوں کی اس سے بڑھ کر اور کیا معراج ہو سکتی ہے کہ خود شہنشاہ کائنات اپنی ان گنت مخلوقات میں سے صرف اہل ایمان کو مخاطب فرمارہا ہے۔ دلوں میں جلالت شان کا کچھ بھی احساس پیدا ہو جائے تو اس اکرام خسروانہ پر اہل ایمان کو جھوم اٹھنا چاہیئے۔

اب اس انداز خطاب کے بعد حکم سے منہ پھیرنے کا کھلا ہوا مطلب یہ ہے کہ عملاً ہم اپنے آپ کو اہل ایمان کے اس زمرہ سے ثابت نہیں کر رہے جن سے اس آیت میں خطاب کیا گیا ہے۔ معاذ اللہ! ہمارے ایمان کی سلامتی کے لئیے یہ کتنی خطرناک صورت ہے۔ ذرا گہرائی میں اتر کر مسلمانوں کو اس نکتے پر غور کرنا چاہیے۔

حکم:

خوشنودیٔ الٰہی کی نیت سے ایک خاص وقت تک کھانے پینے اور شہواتِ نفس سے رک جانے کا نام روزہ ہے۔ اس آیتِ کریمہ میں اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ روزہ

کے تفصیلی احکام اور اس کے فضائل احادیث وفقہ کی کتابوں سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ اس وقت مجھے صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ اسلام کے سارے فرائض میں روزے کی اہمیت کیا ہے؟

آپ ذرا بھی غور فرمائیں گے تو واضح طور پر محسوس ہو جائے گا کہ روزے کا تعلق سر تا پا بندۂ مومن کے جذبۂ اخلاص سے ہے۔ یہاں نمائش اور غیر کی توجہ حاصل کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جب کہ نماز، حج اور زکوٰۃ کی تعمیل میں اپنی عبادت کی نمائش اور مذہبی تقدس کے اظہار کا جذبہ شامل کیا جا سکتا ہے۔ بر خلاف اس کے جو شخص دن بھر بھوکا پیاسا رہ کر جنسی خواہشات اور معاصی سے اجتناب کر کے روزہ رکھتا ہے تو اس کے یہ مخفی حالات دنیا والے نہیں جان سکتے۔ صرف خدا ہی جانتا ہے کہ میرا فلاں بندہ میری خوشنودی کے لئیے کن حالات سے گذر رہا ہے۔ ایک روزہ دار کو دن بھر کئی مواقع ملتے ہیں کہ وہ دوسروں کی نظر سے چھپ کر کھا پی لے اور شام کے وقت روزہ داروں کی صف میں بھی آ کر بیٹھ جائے لیکن ہزار پیاس اور بھوک کی شدت کے باوجود وہ ایسا نہیں کرتا کیونکہ روزے کی حالت میں وہ انتہائی جذبۂ اخلاص کے ساتھ صرف خدا کو خوش کرنا چاہتا ہے۔

وضاحتِ حکم:

بغیر یہ بتائے ہوئے بھی کہ ہم سے پہلی امتوں پر روزہ فرض تھا حکم ممکن تھا لیکن قربان جائیے شانِ حکمت و رحمت کے کہ روزے کا حکم دیتے وقت یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ یہ حکم صرف تمہارے اوپر ہی نافذ نہیں کیا جا رہا بلکہ تم سے پہلے بھی جو امتیں گزر چکی ہیں یہ ان پر بھی عائد کیا گیا تھا۔ کیونکہ انسان کی یہ فطرت ہے کہ جب وہ اپنے جیسی تکلیف میں دوسروں کو بھی مبتلا دیکھتا ہے تو اسے صبر آ جاتا ہے اور اسے اپنی تکلیف کا احساس کم ہو جاتا ہے۔

اس مقام پر خدائے حکیم نے یہ وضاحت صرف اس لیئے فرمائی ہے کہ

محبوب کی امت بشاشت قلب اور نشاط دل کے ساتھ روزہ کی مشقت سے عہدہ برآ ہونے کے لیئے اپنے آپ کو تیار کرے۔

مقصود:

کام کی اہمیت مقصد کے اعتبار سے گھٹتی بڑھتی ہے۔روزے کا مقصود تقوے قرار دیا گیا ہے۔یہ مقصود اتنا عظیم الشان ہے کہ اسے سارے محاسن کی جان کہہ سکتے ہیں۔ دراصل تقوے ہی انسانی شرافت کا بنیادی پتھر ہے۔ کونین کی سعادتوں اور معنوی طاقتوں کا وہ سرچشمہ ہے جو کبھی نہیں سوکھتا۔اس کا دوسرا نام تقوے ہے۔یہی تقوے آج ہماری زندگی کی سطح پر نہیں ابھر رہا ہے تو ہم دنیا میں بے نام ونشان ہو کر رہ گئے ہیں اسی تقوے کے بل بوتے پر کبھی ہماری ہیبت سے سارا جہان کانپتا تھا مگر آج اندر سے تقوے کی روح نکل گئی ہے تو ہم خود لرزہ براندام ہیں۔

روزے کا یہ موسم اسی لیئے ہر سال آتا ہے کہ ہمارے وجود کو معنوی لطافتوں سے مسلح کردے۔کیا آج بزدل، مظلوم اور آشفتہ جاں مسلمان روزے کی اہمیت محسوس کر کے اس کا خیر مقدم کریں گے۔

عبادت کا موسم:

جس طرح کھیتی کا ایک خاص موسم اور تجارت کا ایک خاص سیزن ہوتا ہے اور کسان وتاجر اس کی تاک میں بیٹھے رہتے ہیں جونہی وہ موسم وسیزن آتا ہے۔کسان اور تاجر پر ایسی دھن سوار ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے ہر آرام وراحت کو تج دیتے ہیں اور ایک ایک منٹ کو اپنا قیمتی سرمایہ سمجھ کر انتہائی محنت ومشقت کے ساتھ اپنی پوری قوت کو مصروف عمل کر دیتے ہیں یہاں تک کہ انسان اپنے گھروں کو غلوں کے ڈھیروں اور تاجر اپنی تجوری نوٹوں کی گڈیوں سے بھر دیتا ہے۔اسی طرح خوش نصیب مسلمان ماہ

رمضان المبارک کا نہایت شوق وذوق کے ساتھ انتظار کرتے ہیں اور اس کی ایک ایک ساعت کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے تمام مشاغل سے منہ موڑ کر اور اپنے نرم نرم بستروں اور گرم گرم لحافوں کی میٹھی نیند کو لات مار کر عبادت خانوں کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور عبادت گزاری، شب بیداری، گریہ زاری، سحر وافطاری کر کے زراعت عقبےٰ وتجارتِ آخرت کی بے حساب کمائیوں سے بازار قیامت کے پونجی پتی بن جاتے ہیں۔

چونکہ رمضان المبارک میں رحمت خداوندی کے بڑے بڑے جلوے نمودار ہوتے ہیں اور خدا کی شان جمال کی بڑی بڑی عجیب وغریب تجلیاں بندوں پر جلوہ فگن ہوتی ہیں۔ اس لیئے اس کے دن اور راتیں توبہ واستغفار کا انمول وقت عقبےٰ کی کھیتی کا دلنواز موسم اور تجارت آخرت کا خاص الخاص سیزن ہوتا ہے۔

لہذا! مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کے حقیقی اغراض ومقاصد کو پہچانیں اپنی قیمتی زندگی کی انمول ساعتوں میں توبہ وانابت اور اپنی مالی وبدنی عبادت سے توشۂ آخرت جمع کرلیں اور اپنے رب کریم کے غفران ورضوان کی دولت سے مالامال ہوں۔ کیونکہ رمضان المبارک کا ایک ایک لمحہ گوہر نایاب سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔

موسم برسات میں بارش ہوتی ہے۔ موسم بہار میں پھول کھلتے ہیں اور دیگر موسموں میں پھل پھول غلے وغیرہ دستیاب ہوتے ہیں مگر اس موسم خیر میں خود خالق موسمیات ملتا ہے جیسا کہ

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اُجْزٰی بِہٖ سے اجاگر ہورہا ہے۔

انوار کی بارش:

یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ہ

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے کہ تم پرہیز گار بنو۔"

صیام:

اس کا مادہ صوم ہے جس کا لغوی معنی باز رہنا، چھوڑنا اور سیدھا ہونا ہے۔

شریعت میں مسلمان کا صبح صادق سے آفتاب ڈوبنے تک عبادت کی نیت سے کھانا پینا اور شہواتِ نفس سے رک جانے کا نام صوم یعنی روزہ ہے کیونکہ اس میں کھانا، پینا چھوڑنا اور نفس کی اصلاح ہے۔

روزہ نبوت کے پندرھویں سال دس شوال دو ہجری میں فرض ہوا پہلے صرف ایک روزہ عاشورہ (10 محرم الحرام) کے دن کا فرض ہوا پھر یہ منسوخ ہو کر ہر چاند کی تیرھویں اور پندرھویں کے روزے فرض کیے گئے۔ پھر یہ بھی منسوخ ہو کر ماہِ رمضان کے روزے فرض کیے گئے مگر لوگوں کو اختیار تھا کہ چاہے روزہ رکھیں چاہے فدیہ ادا کریں۔ یعنی ہر روزہ کے بدلے نصف صاع گندم یا ایک صاع موٹا اناج صدقہ کریں۔ پھر یہ اختیار منسوخ ہو کر روزے لازم ہوئے مگر یہ پابندی رہی کہ رات کو سونے سے پہلے پہلے جو چاہو کھاؤ لیکن سو کر کچھ نہیں کھا سکتے۔ پھر حضرت صرمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا واقعہ پیش آنے پر صبح (سحری) تک کھانے پینے کا اختیار دیا مگر جماع پھر بھی حرام رہا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا واقعہ پیش آنے پر یہ بھی رات کے وقت حلال کر دیا گیا۔ (اشرف التفاسیر۔ خزائن العرفان۔ خازن۔ تفسیر احمدی)

ماہ رمضان المبارک:

یہ بڑا مقدس مہینہ ہے بعض نے فرمایا جیسے ہفتے کے دنوں میں جمعہ افضل ہے ایسے ہی سال کے مہینوں میں رمضان شریف افضل ہے اور بعض نے کہا کہ اس ماہ کے

چار نام ہیں: ماہِ رمضان، ماہِ صبر، ماہ مواسات ماہ وسعتِ رزق، رمضان یا تو رحمٰن کیطرح اللہ تعالیٰ کا نام ہے چونکہ اس مہینہ میں دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت ہوتی ہے۔ لہٰذا اسے "شَهْرُ رمضان" یعنی اللہ کا مہینہ کہا جاتا ہے۔

حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

شَعْبَانُ شَهْرِیْ وَالرَّمَضَانُ شَهْرُ اللّٰهِ ه

شعبان میرا اور رمضان اللہ کا مہینہ ہے۔ نیز ارشاد گرامی ہے کہ یہ نہ کہو کہ رمضان آیا اور گیا بلکہ یہ کہو کہ ماہِ رمضان آیا اور گیا۔

رمضان یا رمضاء سے مشتق ہے "رمضاء" موسم خریف کی بارش کو کہتے ہیں جس سے زمین دھل جاتی ہے اور ربیع کی فصل خوب ہوتی ہے چونکہ یہ مہینہ بھی دل کی گرد و غبار کو خوب دھوتا ہے اور اس سے اعمال کی کھیتی ہری بھری رہتی ہے اس لیے اسے رمضان کہتے ہیں۔ یا یہ رمض سے بنا ہوا ہے۔ جس کے معنی ہیں گرمی یا جلنا، چونکہ اس مہینہ میں مسلمان بھوک اور پیاس کی تپش برداشت کرتے ہیں۔ یا یہ گناہوں کو جلا ڈالتا ہے۔ اس لئیے اسے رمضان کہتے ہیں۔

بعض نے فرمایا کہ جب مہینوں کے نام رکھے گئے تو جس موسم میں جو مہینہ تھا اسی پر اس کا نام رکھا گیا جو مہینہ گرمی میں تھا اسے رمضان کہہ دیا اور جو موسم بہار میں تھا اسے ربیع الاول اور جو سردی میں جب پانی جم رہا تھا اسے جُمادی الاولیٰ کہا گیا۔ (تفسیر نعیمی)

سُمِّيَتْ رَمَضَانُ رَمَضَانَ لِاَنَّهَا تُحْرِقُ الذُّنُوْبَ

"یعنی رمضان کا نام اسی لئیے رمضان رکھا گیا کہ یہ گناہوں کو جلا ڈالتا ہے"

روضۃ الواعظین میں مرقوم ہے کہ تورات شریف میں اس ماہ مبارک کا نام شہر الرضوان اور انجیل مقدس میں اس کا نام مبارک شہر الغفران، زبور شریف میں اس کا نام شہر الاحسان تھا اور قرآن مجید میں اسے شہر رمضان کے پیارے نام سے مختص کیا

گیا ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالےٰ ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ.

ماہِ رمضان وہ مقدس مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا۔

تفسیر کبیر، روح المعانی، روح البیان وغیرہ میں ہے کہ صحائف ابراہیم رمضان مبارک کی پہلی رات، تورات ماہ رمضان کی چھٹی، زبور ماہ رمضان کی نویں، انجیل ماہ رمضان کی تیرھویں اور قرآن کریم چوبیسویں رات کو اترا اور بعض کے نزدیک ستائیسویں رات کو نازل ہوا۔ کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعالےٰ فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ (الایۃ)

"کلمۂ رمضان" پانچ حروف پر مشتمل ہے۔ ر۔م۔ض۔ا۔ن ر سے شہر الرضوان، م سے شہر الجنۃ، ض سے شہر الضمان، الف سے شہر الالفت اور ن سے شہر النوال مراد ہے۔

آگیا ماہِ صیام

نعمتوں والا مہینہ آگیا ماہِ صیام — عزتوں والا مہینہ آگیا ماہِ صیام
ہو مبارک روزہ دارو جس کے تھے مشتاق آپ — رحمتوں والا مہینہ آگیا ماہِ صیام
روزہ داروں کیلئے جو ہے نوید مغفرت! — برکتوں والا مہینہ آگیا ماہ صیام
جس میں قرآن مبیں اللہ نے نازل کیا — عظمتوں والا مہینہ آگیا ماہِ صیام
حکم رب سے جس میں ہوتے ہیں شیاطین قید سب — رفعتوں والا مہینہ آگیا ماہِ صیام
بند ہو جاتے ہیں دروازے جہنم کے تمام — جنتوں والا مہینہ آگیا ماہِ صیام
توبہ کر عصیاں سے، ہو مصروفِ تسبیح و درود — دولتوں والا مہینہ آگیا ماہِ صیام
روزہ داروں کیلئے ہے مژدہ راحت فزاء — عزتوں والا مہینہ آگیا ماہِ صیام
سربسجدہ ہیں نمازوں میں غلامانِ رسول — حرمتوں والا مہینہ آگیا ماہِ صیام

ذکر قرآں میں ہیں دیکھو شائقین دید حق
فرحتوں والا مہینہ آگیا ماہِ صیام

پڑھ رہے ہیں ہر طرف قرآن قاری شوق سے
الفتوں والا مہینہ آگیا ماہِ صیام

کر عبادت رات دن تابشؔ خدا کی ذوق سے
شوکتوں والا مہینہ آگیا ماہِ صیام

(ماہنامہ انوارالصوفیہ قصور: فروری 1963ء)

فوارۂ رحمت

روزہ:

ایک صیقل (قلعی گر) ہے جو دل و جان کے زنگ آلود آئینہ کو قلعی کر کے نور و نور کر دیتا ہے۔

روزہ:

ایک دہقان (زمیندار) ہے جو نفس کی شور زمین اور حرص و ہوس کے کانٹوں کو بیداریٔ شب سے گل و گلزار بنا دیتا ہے۔

روزہ:

ایک ایسی فرحت بخش بادِ صبا ہے جو مردہ و پریشان دل کو اِنَّ لِرَبِّکُمْ فِیْ اَیَّامِ دَھْرِکُمْ کی عطر پاشی اور خوشبو سے حیات بخش دیتی ہے۔

روزہ:

ایسا شربت ہے جو روزہ داروں کے پر نور سینوں کو کھانے اور پینے کے اندیشوں اور کینوں سے نجات بخش دیتا ہے۔

روزہ:

ایک ایسا دھوبی ہے جو روزہ داروں کے گناہوں کی میل کچیل کو افطار کے

صحت نخش پانی سے منزہ و مصفا کر دیتا ہے۔

روزہ:

ایک عطار ہے جو گناہوں کو رکوع و سجود اور تراویح و تسابیح کے بے مثال عطر سے معطر کر کے یُبَدِّلُ السَّیِّئَاتِ بِالْحَسَنَاتِ کا تمغہ پہنا دیتا ہے۔

روزہ:

روزہ ایک حاذق طبیب ہے کہ زاویۂ غفلت کے بارد المزاج بیماروں کے کام میں طاعتِ الٰہی کی گرم شراب اور ممانعت خواہشات کی تلخ جوارش ڈال دیتا ہے۔

روزہ:

ایک ایسا حکیم ہے کہ بادۂ معصیت کے محرور المزاج مخموروں کو مغفرت الٰہی کا شربت اور رحمت کا جلاب احسان کے پیالہ میں پلا دیتا ہے۔

روزہ:

ایک فراش ہے کہ ریاضت کے جھاڑو سے تن اور بدن کے فراخ جنگل کو حسد و بغض، کینہ و نفاق کے خس و خاشاک سے صاف شفاف کر دیتا ہے۔

روزہ:

ایک مشاطہ ہے: لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْم کے دل آراستہ کرنے والے محبوب کو وَلَخُلُوْفِ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ کے فوائح دنوائح کے ساتھ نَحْنُ اَقْرَبُ کے خلوت سرا کے لیے سجا دیتا ہے۔

روزہ:

ایک دلال ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ جَمِیْلٌ وَّیُحِبُّ الْجَمَالَ کے معشوق کو اَلصَّوْمُ

لیُ کے اشارے اور اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ کے پردہ سے اپنے عاشقوں کو حسنِ لازوال دکھادیتا ہے۔

روزہ:

ایک فوارۂ رحمت ہے جس کی رحمت بھری فوار سے عبادت و نور کے غنچے کھلتے ہیں۔

روزہ:

ایک عظیم الشان سایہ دار درخت ہے جس کے نیچے معصیت کی لو سے جھلسے ہوئے مسافر بیٹھ کر آرام و سکون کی دولت سے لطف اندوز ہو کر نیکیوں کے بڑے لذیذ فروٹ چنتے ہیں۔

روزہ:

ایک وسیع و عریض خوبصورت باغ ہے جس میں نیکیوں کے رنگ برنگے دلربا اور دلکش پھول کھلتے ہیں۔

روزہ:

ہوا و ہوس کے شیطانی تیروں کے لیے مضبوط ترین ڈھال ہے۔

حکمت

روزہ رکھنے میں جو حکمتیں ہیں وہ خدا ہی جانتا ہے لیکن ظاہر میں یہ حکمت نظر آتی ہے جو ڈاکٹروں کے ایک کمیشن میں تجویز کیا گیا ہے کہ جس بیماری کا کوئی علاج نہیں اس کا علاج روزہ ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر اکثر بیماریوں کا علاج کرتے وقت مریض کو کئی کئی دن تک ایک دانہ بھی نہیں کھانے دیتے جیسے کہ ٹائیفائڈ کا علاج اسی طرح جو مواد

سال بھر میں معدہ کے اندر جمع ہوتے ہیں وہ سب ایک مہینہ کے روزہ کیوجہ سے خارج ہو جاتے ہیں۔

امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بیمار ہو گیا۔ چلنے پھرنے اور اٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہ رہی۔ رمضان شریف قریب آگیا۔ مجھے خوف ہوا کہ میں روزہ کیسے رکھ سکوں گا۔ مگر رمضان شریف کا چاند دیکھ کر ہمت کرلی۔ روزہ رکھا۔ پہلے روزہ کی طاقت کے مقابلہ آخری روزہ کی طاقت میں کئی گنا اضافہ پایا۔

اس واقعہ سے ان کمزور دل مسلمانوں کو ہوش میں آجانا چاہیے جو تندرست ، ہٹے کٹے ہونے کے باوجود بھی روزہ نہیں رکھتے اور کمزوری کے خوف یا بد باطنی کے باعث جان بوجھ کر بیماری کے بہانے تراشتے ہیں۔

روزہ:

ایک ایسی آگ ہے جو گناہوں کو جلاڈالتی ہے۔

فضائل

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں پانچوں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے اگلے رمضان تک تمام گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔ اگر کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔

اَلصَّلٰوتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَۃُ اِلَی الْجُمُعَۃِ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ لِمَا بَیْنَھُنَّ اَنْ اجْتَنَبَ عَنِ الْکَبَائِرِ (اوکما قال علیہ السلام)

سید الانبیاء رحمت عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص نے ماہِ رمضان کے روزے ایمان اور طلب ثواب کے لئے رکھے اس کے تمام گناہ معاف کئے جاتے

ہیں۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا جس نے ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو آگ سے ستر برس کی راہ پر دور رکھے گا (یعنی اسے آگ کا نشان تک نظر نہ آئے گا۔

قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ تَعالىٰ وَجْهَهٗ مِنَ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفاً

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ماہِ رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شاطین وسرکش جن قید کر دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ پھر منادی ندا کرتا ہے کہ اے طالب خیر ادھر آؤ۔ اے حد سے بڑھنے والو! سرکشی سے باز آؤ نیز رمضان شریف میں اللہ تعالےٰ بہت سے گناہگاروں کو دوزخ سے رہا فرمادیتا ہے اور یہ نداء ہر رات دی جاتی ہے۔

نیز انہی سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا بنی آدم کی نیکیاں دس گنا بڑھتی ہیں۔ اور دس سے سات سو تک مگر روزہ کے سوا کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:

"اَلصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اُجْزىٰ بِهٖ"

روزہ میرے لیے ہے اور اسکی جزا میں خود ہوں۔

کیونکہ یَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ لِيْ

"وہ اپنی شہوت، کھانا پینا میرے لیئے ترک کرتا ہے"

اور روزہ دار کے لیئے دو خوشیاں ہیں۔

فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَ فَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ

ایک خوشی روزہ کھولتے وقت اور ایک خوشی دیدار خدا کے وقت

وَلَخلُوْفِ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ بے شک روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالےٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ وپسندیدہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:

اِنَّ الصَّآئِمِیْنَ یُخْرِجُوْنَ مِنْ قُبُوْرِھِمْ یُعْرَفُوْنَ بِرِیْحِ اَفْوَاھِھِمْ فَاِنَّ رِیْحَ اَفْوَاھِھِمْ اَطْیَبُ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ"

روزے دار جب اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو اپنے منہ کی خوشبو سے پہچانے جائیں گے اس لیے کہ ان کے منہ کی خوشبو کستوری کی خوشبو سے زیادہ خوشگوار ہو گی۔"

جناب رحمتہ للعلمین ﷺ نے فرمایا:

نَوْمُ الصَّائِمِ عِبَادَةٌ: روزہ دار کا سونا بھی عبادت ہے

حضرت ابو العالیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:

اَلصَّائِمُ فِی الْعِبَادَةِ مَالَمْ یَغْتَبْ وَاِنْ کَانَ نَائِمًا عَلٰی فِرَاشِهٖ "روزہ دار جب تک کسی کی غیبت نہ کرے عبادت میں ہے اگر چہ اپنے بستر پر سورہا ہو"۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ لَمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلِ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ یَدَعَ طَعَامَهٗ وَ شَرَابَهٗ.

"حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں جو جھوٹ بولنا اور برے عمل کو ترک نہ کرے تو اللہ تعالےٰ کو کیا پرواہ اس کی کہ وہ اپنا کھانا پینا ترک کردے۔"

نیز آپ نے فرمایا: فَاِنْ کَانَ یَصُوْمُ اَحَدُکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ: اگر تم میں سے کوئی کسی دن روزے سے ہو تو بیہودہ باتیں نہ نکالے اور نہ چلائے یعنی گالی گلوچ پر نہ اتر آئے۔

اس سے زیادہ تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کَمْ مِنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ صِیَامِهٖ اِلاَّ الظَّمَاؤکُمْ مِنْ قَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ قِیَامِهٖ اِلاَّ السَّهْرُ ہ

"بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ ان کو روزہ میں صرف پیاس ہی نصیب ہوتی ہے ثواب میں سے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور بہت سے ایسے نمازی ہیں کہ ان کو رات میں سوائے بیداری کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔"

یعنی ایسے روزہ داروں کے لیئے ہے نہ کہ روزہ خوروں کے لیئے، جو لوگ روزہ خور ہیں ان کو کیا حق ہے کہ وہ عیدگاہ میں عید منانے کے لیئے آئیں"

(امیر ملت علیہ الرحمۃ)

گندہ انڈا:

صرف کھانے پینے اور جماع کے ترک کا نام ہی روزہ نہیں بلکہ محرمات سے بالکلیّۃ کنارہ کش ہونا بھی لازم وضروری ہے۔ یعنی کذب وافتراء، مکر وفریب، ظلم و تعدی، عیاری ومکاری، بیہودہ گوئی وبدکلامی، گالی گلوچ، چغل خوری، عیب جوئی، مکس وملاوٹ، سود ورشوت وغیرہ سے بچنا، برائی وبے حیائی، عیاشی وفحاشی کا قلع قمع، تھیٹر، سینما وفلم بینی کی لعنت سے چھٹکارا حاصل کرنا بھی اسی فریضہ میں شامل ہے ورنہ ایسی برائیوں میں ملوث حضرات کو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچنا چاہیے کہ کیا ہم روزہ ونماز کی تعظیم وتکریم کی بجائے استہزاء تو نہیں کررہے اور ہماری مثال اس گندے انڈے جیسی تو نہیں ہے جو بظاہر صحیح ودرست اور قابل استعمال دکھائی دیتا ہے مگر جب توڑنے پر اس کے ڈھول کا پول کھل جاتا ہے تو اسے حفاظت رکھنے کی بجائے باہر گلی میں بہ نظر حقارت پھینک دیا جاتا ہے۔

اسی طرح مذکورہ برائیوں کے خوگر حضرات کے نفلی روزے کا لبادہ اتر

جائے گا تو پھر ندامت سے سر پیٹنے پر کچھ بھی حاصل نہ ہو گا بلکہ بمصداق محاورۂ معروفہ اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت کا منظر پیش کرنا ہو گا۔

یہ کتنے تعجب کی بات ہے کہ جب روزہ کی حالت میں حلال چیزوں کو استعمال کرنا ممنوع ہے تو حرام کو حلال سے بھی زیادہ اہمیت دی جارہی ہے آج کل کی مادر پدر آزادی جس کو ماڈرن تہذیب کے لقب سے مزین کیا جارہا ہے۔ اس کی بدولت یہ برائیاں اپنی جڑیں مضبوط کرتی جارہی ہیں۔ محبان اسلام کو ان کے خلاف سینہ سپر ہو کر مقابلہ کرنا چاہیے مفکر ملت علامہ اقبال مرحوم نے آج سے کئی برس پہلے ان کی نشاندہی کرتے ہوئے اعلان فرمایا تھا ؎

اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں
نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

وہ تو دیکھ رہا ہے

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ کے تقویٰ کا عظیم الشان
اور عدیم النظیر واقعہ:۔

ابھی آپ بچے ہیں، ماہ رمضان شریف کا متبرک مہینہ ہے اور آپ کے پہلے روزے کے افطار کی تقریب ہے۔ کاشانۂ اقدس میں جہاں افطار کے لیئے قسم قسم کا سامان ہے ایک جگہ فرنی کے پیالے جمانے کے لیئے رکھے ہوئے ہیں۔ دوپہر کا وقت ہے۔ شدت کی گرمی ہے کہ آپ کے والد محترم آپ کو فرنی کے کمرے میں لے جاتے ہیں اور کمرہ اندر سے بند کر کے ایک پیالہ آپ کو دیتے ہیں کہ اسے کھالو آپ عرض کرتے ہیں میرا تو روزہ ہے کیسے کھالوں ؟ آپ کے والد صاحب قبلہ نے فرمایا۔ بچوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ لو کھالو۔ میں نے دروازہ بند کر دیا ہے کسی کو خبر نہ ہو گی اور نہ کوئی دیکھ رہا ہے۔ آپ جواب دیتے ہیں:

"جس کے حکم سے روزہ رکھا ہے وہ تو دیکھ رہا ہے"

یہ جواب سن کر اعلیٰ حضرت کے والد مکرم کی آنکھوں میں آنسوؤں کا تار بندھ گیا اور آپ کو باہر لے آئے۔

مگر آجکل بڑے بڑے جوانمرد وامیر وکبیر عقل وفہم کے دعویدار ہوٹلوں کے پردہ میں بیٹھے گلچھرے اڑا اڑا کر ماہ رمضان المبارک کی توہین وبے ادبی میں مصروف ہیں۔ خدا تعالےٰ ہدایت دے۔ آمین

نغمۂ جبریل:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن سید عالم سرور کائنات ﷺ کے دیدار پر انوار کے شوق سے جہاں میرا غالب خیال تھا پہنچا مگر نہ پایا۔ پھر مسجد نبوی میں حاضر ہوا مگر یہاں بھی آپ کے دیدار سے مشرف نہ ہو سکا۔ اچانک میری نظر محراب کی طرف اٹھی تو آفتاب حق نما محراب میں جلوہ گر نظر آئے۔ آپ کے چاروں طرف انوار کی بارش ہو رہی تھی۔

میں آگے بڑھا اور حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قریب بیٹھ گیا تو معاً ایک دلپذیر آواز سنائی دی جو نفیس ترین نغمہ سے بھی زیادہ مرغوب ومحبوب تھی۔ اسی اثناء میں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: طوبیٰ لہ پھر آپ کے جواب میں آواز آئی: طُوْبیٰ لَكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیك وسلم وَلِمَنْ صَامَ رَمَضَانَ، پھر معمولی وقفہ کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ارشاد فرمایا:

یَاعَلِیُّ مَنْ مَّعَكَ؟ "تمہارے ساتھ کون ہے؟"

عرض کی عبداللہ بن مسعود۔ آپ نے فرمایا آگے آیئے۔ جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کی نورانی پیشانی اس طرح چمک رہی تھی جس طرح چودھویں رات کا چاند مسجد کے محراب میں اتر آیا ہو۔ یا نور خدا جلوہ گر ہو۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نہایت انکساری سے اس پاکیزہ نغمہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیئے عرض کیا۔آپ نے فرمایا:

تِلْكَ نَغْمَةُ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَام :وہ جبریل علیہ السلام کا نغمہ تھا

جو حضرت خضر علیہ السلام کی حکایت بیان کر رہے تھے کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کی ملاقات کے لیے آرہا تھا کہ راستہ میں حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی اور ہماری گفتگو کا موضوع آپ کی ذات والا صفات تھی۔اس دوران میں نے ایک فرشتہ دیکھا جس نے لعل وجواہرات اور موتیوں سے مرصع ومزین تخت کو اپنی پشت پر اٹھایا ہوا ہے اور اس پر ایک بندۂ خدا جلوہ افروز ذکر خدا میں محو ہے۔میں نے فرشتے سے اس کا حال دریافت کیا۔اس نے کہا یہ بندۂ حق دو ہزار سال جنگلوں میں مصروف عبادت رہا اور پھر اس نے سمندروں میں عبادت کرنے کے شوق سے بارگاہِ الٰہی میں التجا کی جو منظور ہوئی اور مجھے اس کی خدمت کے لیے احکم الحاکمین کی طرف سے حکم ہوا ہے اور اب اسے سمندروں کی سیر و تفریح سے محظوظ کر رہا ہوں اور یہ اپنے رب کی عبادت میں مصروف ہے۔جب حضرت جبریل امین نے بیان کیا تو حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔میں نے کہا: طُوْبٰى لَهٗ تو جبریل نے کہا: طُوْبٰى لَكَ وَلِاُمَّتِكَ: ”آپ کو اور آپ کی امت کو خوشخبری ہو۔“

آپ نے فرمایا کیا میری امت میں بھی کوئی ایسا خوش نصیب ہے ؟ حضرت جبریل نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اللہ تعالٰے نے ایک عظیم الشان شہر پیدا فرمایا ہے جس کے طول وعرض کو خالق حقیقی ہی جانتا ہے اس میں بے شمار فرشتے رہتے ہیں۔ہر ایک کے ہاتھ میں سفید جھنڈا ہے جس پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا ہے۔ان فرشتوں کی عبادت آپ کی امت کے روزہ داروں کے لیئے دعائے مغفرت ہے۔یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم جب ماہِ رمضان تشریف لاتا

ہے تو فرشتوں کی دوسری جماعت کو حکم ہوتا ہے کہ اس شہر میں جاکر اسی طرح دعائے مغفرت میں مشغول ہو جائیں اور پہلے فرشتے عرش پر چلے جاتے ہیں۔ یہ دولتِ عظیمہ انہیں آپ کی خدمت اور امت مرحومہ کی طلبِ مغفرت کی بدولت میسر ہوئی اور ہر ماہِ رمضان کی آمد پر فرشتوں کا تبادلہ ہوتا رہتا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ه۔

توبہ کا نور

روایت ہے کہ جب بندہ عجز وانکساری سے بارگاہِ الٰہی میں زاری کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ فرشتوں کو فرماتا ہے گواہ رہو جو کچھ میرے بندے نے مجھ سے طلب کیا میں نے اسے دیا اور آتش دوزخ اس پر حرام کردی بہشت اس کے لیے لازم کردیا اور میں نے اپنے حبیب محمد مصطفےٰ ﷺ کی شفاعت سے اسے مشرف فرمادیا اور اگر طلبِ حاجات کے وقت کسی بندہ کے آنسو جاری ہو جائیں تو آسمان کے فرشتے اسکی اس حالت کو دیکھ کر زار زار آنسو بہاتے ہیں اور بار بار عرض کرتے ہیں:

خداوندا!

تیرے حبیب محمد مصطفےٰ ﷺ کا امتی تیرے عذاب کے خوف اور تیری رحمت کی امید پر روتا ہے تو اس کے حال پر رحم فرما!

ارشاد ہوتا ہے:

يَامَلَآئِكَتِيْ مَا عَلِمْتُمْ اِنِّى قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ بِاَوَّلِ قَطْرَةٍ خَرَجُتْ مِنْ عَيْنِهٖ

اے فرشتو! تمہیں معلوم نہیں کہ جب میرے بندے کی آنکھ سے پہلا قطرہ نکلا ہے تو میں نے اس کے سارے گناہ بخش دیے اور اپنی ذات پر واجب کر رکھا ہے کہ میرے حبیب کا امتی میرے عذاب سے ڈرے اور میری بارگاہ میں التجا کرے تو میں اس کی دعا قبول کروں گا اور قیامت کے روز اس سے محبت کرنے والوں کو بھی بخش

دوں گا اور اسے بہشت میں اپنے حبیب کی قربت سے نوازوں گا اور اس ماہِ رمضان المبارک میں جس بندہ کی توبہ قبول کی جاتی ہے اس کی توبہ کا نور تمام آسمانوں میں پھیل جاتا ہے فرشتے تعجب سے ایک دوسرے کو پوچھتے ہیں

مَا هٰذَا النُّوْرُ السَّاطِعُ فِى السَّمٰوٰتِ:

یہ کس کے نور سے آسمان منور ہیں!؟

ملائکہ مقربین جواب دیتے ہیں کہ یہ امتِ محمدیہ کے ایک گناہگار کی توبہ کا نور ہے جو بارگاہِ الٰہی میں قبولیت سے نوازی گئی ہے۔ سبحان اللہ ماشاء اللہ!

حدیث شریف میں ہے جب ماہ رمضان کا مبارک مہینہ تشریف لاتا ہے تو رب العزت کی طرف سے منادی نداء کرتا ہے:۔

يَامَلَائِكَتِىْ لَاتَكْتُبُوا عَلَى الصَّائِمِيْنَ

مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَنْباً فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ بِهٖ

اے فرشتو! میرے حبیب محمد مصطفےٰ ﷺ کے روزہ دار اُمتیوں کے گناہوں کو نہ لکھو بے شک میں انہیں بخشنے والا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ

صلى الله عليه وسلم

احترام کا انعام:

نقل ہے کہ بخارا میں ایک مجوسی کا بیٹا سرِ عام مسلمان روزہ داروں کے سامنے کچھ کھا پی رہا تھا۔ اس کے باپ نے اسے دیکھ کر اسے سخت سزا دی۔ بیٹے نے کہا ابا جی! آپ کو روزانہ گھر میں کھانا وغیرہ کھاتے دیکھتا ہوں اور آپ روزہ کی عزت و حرمت کا قطعاً خیال نہیں کرتے۔ اس نے کہا بیٹے! بے شک میں گھر میں روزانہ جس وقت چاہتا ہوں کھا لیتا ہوں کیونکہ ہمارے مذہب میں روزہ فرض نہیں مگر اسلام میں مسلمانوں

پر روزہ فرض ہے اور ہمیں اخلاقی طور پر ان کے سامنے کھانے پینے سے پرہیز اور ماہ مساء

رمضان المبارک کا ادب واحترام کرنا چاہیے۔

بیان کرتے ہیں کہ جب وہ مجوسی فوت ہوا تو بخارا کے بزرگوں نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ انعامات والطافات الٰہیہ سے مشرف ہے اور اس پر انوار الٰہیہ کی بارش ہو رہی ہے۔ اس قدر و منزلت کے بارے بزرگوں نے دریافت کیا تو اس نے کہا میرے بھائیو!

جب میرا آخری وقت تھا تو میں نے غیب سے آواز سنی:

یَاعَبْدِیْ قِفْ حَتّٰی یَتُوْبَ عَبْدِیْ وَیُوْمِنُ بِیْ فَاِنَّہٗ حَفِظَ حَقَّ شَھْرِ رَمَضَانَ وَحَقَّ الصَّائِمِیْنَ بِلُطْفِہٖ

"اے ملک الموت! رک جا تا کہ میرا بندہ توبہ کر لے اور ایمان لائے کیونکہ اس نے ماہ رمضان المبارک کی عزت و حرمت اور روزہ داروں کی قدر و منزلت اپنے بیٹے کو سزا دے کر قائم رکھی"

پھر اس نے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے میرے دل کو نور ایمان سے اور دولتِ عرفان کی سعادت ابدی سے نوازا اور ان مراتب و درجات سے عزت بخشی جو تمہارے پیش نظر ہے۔

مسلمانو! مقامِ غور ہے ایک مجوسی جو کفر و شرک کی دلدل میں ساری عمر مقید رہا، وہ رمضان المبارک کی تعظیم و تکریم کے باعث ایمان و عرفان کی بے بہا دولت دائمی سے مالا مال ہو کر جنان ورضوان کا مستحق بن سکتا ہے تو افسوس ہے ایسے مسلمانوں پر جو اپنی قیمتی زندگی میں رمضان المبارک کا مہینہ پائیں اور رحمت و مغفرت سے محروم رہیں۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰاُوْلِی الْاَبْصَارِ۔

معاف کیجئے

آجکل کسی کی تنخواہ اگر ایک ہزار روپیہ ماہوار ہو تو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ کسی صورت میری تنخواہ میں اضافہ ہو جائے اور اضافہ ہو جانے کے بعد پھر اس کی مزید اضافہ کی تمنا ہوتی ہے حتیٰ کہ ہزاروں تک پہنچ جانے کے بعد بھی وہ مزید ترقی کا خواہاں نظر آتا ہے گویا دینوی معاملہ میں آجکل ترقی ہی کی طرف نظر رہتی ہے مگر کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ دینی معاملہ میں اس کے برعکس سوچا جاتا ہے اور خواہش رہتی ہے کہ فلاں عبادت میں کچھ کمی ہو جائے تو اچھا ہے۔

چنانچہ رمضان شریف کا مبارک مہینہ جو سراپا رحمت و مغفرت کا مہینہ ہے اور جس کا ایک ایک لمحہ ذکر و عبادت میں گزارنے کے لائق ہے اس کی نماز تراویح کے متعلق بعض طبائع اس بے سود کوشش میں رہتی ہیں کہ یا تو اس نماز کا وجود ہی ثابت نہ ہو یا پھر اس کی بیس رکعات میں کچھ تخفیف ہو جائے گویا تنخواہ کی بات ہو تو اور دیجئے اور ذکر خدا کی بات ہو تو معاف کیجئے۔

نمازِ تراویح

یہ وہ نماز ہے جو کہ نماز عشاء کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ یہ ماہ رمضان المبارک کے ساتھ ہی خاص ہے۔ مرد و عورت دونوں کے لئے سنت موکدہ ہے۔ اس کا چھوڑنا جائز نہیں۔ اس میں جمہور کے مذہب کے مطابق بیس رکعتیں ہیں اور یہی حدیثوں سے ثابت ہے۔ صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور ائمہ دین کا اس پر اجماع ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص رمضان مبارک کی راتوں کا قیام کرے (تراویح پڑھے) ایمان و طلب ثواب کے لئیے وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے (یعنی پاک ہو جاتا ہے) جیسے اسی دن اس کی والدہ نے جنا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ

سے روایت ہے:

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ (بخاری و مسلم)

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ نماز تراویح کا بڑا ثواب ہے۔

شب قدر:

سبحان اللہ! اس رات کی فضیلت و بزرگی کا کیا کہنا۔ خداوند قدوس نے اس کا نام لیلۃ القدر رکھا یعنی عظمت اور مرتبے والی رات اور اس کی فضیلت کے لئے قرآن مجید میں سورۃ القدر نازل فرمائی جس میں فرمایا کہ شب قدر وہ قدر و منزلت والی رات ہے جس میں پورا قرآن مجید (لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر) نازل کیا گیا اور اس ایک رات کی عبادت ایک ہزار مہینے کی عبادت سے افضل ہے۔ اس رات میں حضرت جبریل علیہ السلام ملائکہ کا عظیم لشکر ساتھ لے کر زمین پر تشریف لاتے ہیں۔ یہ رات زمین و آسمان اور سارے جہان کے لیے سلامتی کا نشان ہے۔ غروبِ آفتاب سے طلوعِ فجر تک اس کے انوار و تجلیات برابر قائم رہتے ہیں۔

روایت ہے کہ ایک دن حضور پر نور سید عالم ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک عابد کا قصہ بیان فرمایا کہ اس نے ایک ہزار مہینے لگاتار عبادت و جہاد کیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے اُمتیوں کی عمریں تو بہت کم ہیں پھر بھلا ہم لوگ اتنی عبادت کیوں کر کر سکیں گے؟

صحابہ کرام کے اس افسوس پر حضور پر نور ﷺ فکر مند ہوئے تو اللہ رب العزت نے یہ سورۃ نازل فرمائی کہ اے محبوب ہم نے تمہاری امت کو ایک ایسی رات عطا کی ہے جو ایک ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے:

لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ (روح البیان)

لہٰذا ہمیں اس انعام و اکرام الٰہی پر شکر بجالانا چاہیے اور اس رات کا استقبال تسبیح و تہلیل، ذکر و اذکار اور عبادت سے کرنا چاہیے۔

مسائلِ روزہ

سحری کھانا مسنون اور باعث برکت ہے۔ اگر بھوک نہ بھی ہو تب بھی سنت ادا کرنے کے لیے ایک دو لقمے کھالینا چاہیے یا کم از کم ایک دو گھونٹ پانی (چائے) ہی پی لینا چاہیے سحری کا وقت صبح صادق تک رہتا ہے اس وقت تک جو بھی کھانا پینا چاہیں کھا پی سکتے ہیں۔ روزہ کی نیت یہ ہے:

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ہ

افطاری:

سورج ڈوبنے کے بعد جب سرخی سیاہی میں بدلنے لگے اس وقت افطار یعنی روزہ کھولنا چاہیے اور یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ

روزہ ٹوٹ جاتا ہے:

حقہ، بیڑی، سگریٹ پینے، ناک میں نسوار ڈالنے اور کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جان بوجھ کر کھاپی لینے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے بھول کر اگر کوئی چیز کھاپی لی تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ قصداً روزہ توڑنے پر کفارہ واجب ہو جاتا ہے جو ماہ رمضان المبارک کے بعد دو ماہ متواتر روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کھانا کھلانے یا ایک غلام آزاد کرنے کی صورت میں ادا ہوتا ہے۔

روزہ مکروہ ہو جاتا ہے:

عورت کا بوسہ لینا۔ شہوت کے ساتھ شرم گاہ یا سینہ کو دیکھنا۔ کھانے پینے کی کسی چیز کو چکھنا، غیر عورت پر نظر ڈالنا، گانا سننا، گالی گلوچ نکالنا، بد کلامی کرنا، تھیٹر، تماشا، سینما دیکھنا، کوئلہ چبا کر دانت صاف کرنا، بار بار غسل یا کلی کرنا جلدی

جلدی تھوک نگلنا، ان تمام چیزوں سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ خوشبو، عطر یا سر میں تیل لگانے اور سرمہ ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اسی طرح انجکشن (ٹیکہ) لگوانے سے بشرطیکہ دوائی معدہ (جوف) میں نہ پہنچے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

اس مسئلہ کی نہایت عمدہ تحقیق اور زیادہ تفصیل کے لئے حضرت قبلہ فقیہہ اعظم محدث بصیر پوری رحمتہ اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً کی عظیم الشان علمی تحقیق "روزہ اور ٹیکہ" کا مطالعہ فرمائیں یا فتاویٰ نوریہ میں ملاحظہ کریں۔

اعتکاف:

عبادت کے ارادے سے مسجد میں ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ رمضان شریف کے آخری عشرے کا اعتکاف سنتِ موکدہ علی الکفایۃ ہے یعنی گاؤں یا شہر میں اگر ایک شخص بھی اعتکاف بیٹھ جائے تو سب کے سب گناہ سے بچ جائیں گے۔ ورنہ ترکِ سنت کی وجہ سے سب گنہگار ہوں گے۔ اعتکاف کا بڑا ثواب ہے۔ اس میں مسنون یہ ہے کہ بیس ماہ رمضان شریف کو قبل غروب آفتاب پاک صاف ہو کر روزہ کی حالت میں اعتکاف کی نیت سے مسجد میں چلا جائے اور عید کا چاند دیکھنے تک وہیں رہے اور دنیاوی کام بالکل ترک کر دے ہاں پیشاب، پاخانہ کرنے کی غرض سے باہر نکل سکتا ہے۔ عورتیں اپنے گھر میں کسی پاک صاف جگہ پر پردہ ڈال کر اعتکاف کی نیت سے پابندی کے ساتھ بیٹھیں اور ذکر و عبادت میں مشغول رہیں نیز وہیں سوئیں۔

صدقہ فطر:

ہر مرد و عورت جو صاحب نصاب ہو اس پر صدقۂ فطر واجب ہے۔ مرد کو اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی جانب سے بھی صدقۂ فطر دینا واجب ہے۔ صدقۂ فطر کی مقدار علی التحقیق دو سیر تین چھٹانک اٹھنی بھر اوپر گندم یا اس کا دو گنا موٹا اناج یا اس کی قیمت حقداروں کو دیں۔ بہتر یہ ہے کہ نمازِ عید سے قبل صدقۂ فطر ادا کیا جائے۔ اگر ایسا نہیں ہو سکا تو پھر بعد نماز عید ادا کرے، یہ نہ سمجھے کہ اب ذمہ سے

ساقط ہو گیا۔(گلزارِ شریعت، بہارِ شریعت)

جمعۃ الوداع

زہے نصیب کہ آیا ہے پھر یہ روز سعید
ملی ہے اہل محبت کو لطف حق کی نوید
پکارتے ہیں سبھی جمعۃ الوداع جسے
گواہ جس کی حقیقت پہ ہے کلامِ مجید
پیامِ رحمت حق دے رہا ہے بندوں کو
سنا رہا ہے یہ ارباب دیں کو مژدۂِ عید
ہر ایک گوشہ ہے ارض وطن کا خلدِ نظر
مہک رہا ہے بہر سمت گلشن امید
یہ عید فطر مبارک ہو مومنو!سب، کو
ہو تم پہ خالق کون ومکان کالطف مزید
یہی ہے اصل میں تکمیل آرزو کی گھڑی
مل گئی مومن کامل کورحمتوں کی کلید
خدا کا خاص کرم ہے کہ آج ابر سخا
برس رہا ہے عجب شان سے قریب وبعید
یہ روز جمعہ پیامی ہے رحمتوں کا قمر
یہ داستان کرم کی ہے ایک حسیں تمہید،

مولانا قمر یزدانی پنوانہ، ضلع سیالکوٹ

صبح عید

روایت ہے کہ جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تعالےٰ فرشتوں کو ہر ایک شہر

میں بھیج دیتا ہے کہ وہ راستوں میں نداء کریں۔ جن وانس کے علاوہ تمام مخلوقات اس آواز سے محظوظ ہوتی ہے نداء یہ ہوتی ہے:

یَااُمَّۃَ مُحَمَّدٍ اُخْرِجُوْا اِلٰی رَبٍّ کَرِیْمٍ یُعْطِی الْجَزِیْلَ وَیَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعَظِیْمَ ہ

اے میرے حبیب کے امتیو! اپنے گھروں سے باہر نکلو اور اپنے رب کریم کی طرف دوڑو کیونکہ وہ تمہیں عطائے جزیل سے نوازنے والا ہے اور تمہارے بڑے بڑے گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے۔

جب خدا کے بندے عیدگاہ میں نماز عید کے لئے جمع ہوتے ہیں تو فرشتوں سے فرماتا ہے:

یَا مَلاَئِکَتِیْ مَا جَزَاءُ الْاَجِیْرُ اِذَا عَمِلَ لَہٗ فَیَقُوْلُ الْمَلاَئِکَۃُ اِلٰھُنَا وَسَیِّدِنَا جَزَآئَہٗ اَنَّ یُوفّٰی اَجْرَہٗ ہ

فرشتے عرض کرتے ہیں جس مزدور نے اپنے کام کو اچھی طرح سرانجام دیا اس کے لئے پوری اجرت دینا ضروری ہے:

فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰے فَاِنِّیْ اُشْھِدُکُمْ یَا مَلاَئِکَتِیْ اِنِّیْ غَفَرْتُ لَھُمْ وَجَعَلْتُ ثَوَابَھُمْ مِنْ صِیَامِھِمْ شَھْرِ رَمَضَانَ وَقِیَامَھِمْ رِضَائِیْ وَمَغْفِرَتِیْ:

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے، میرے فرشتو! تم گواہ رہو میں نے اپنے بندوں کے صیام وقیام (روزے اور تراویح ونوافل) کو منظور ومقبول فرما کر ثواب جزیل مرحمت فرمایا اور روزہ داروں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے

یَا عِبَادِیْ سَلُوْنِیْ وَعِزَّتِیْ وَجَلاَلِیْ لاَ تَسْأَلُوْنِیْ شَیْئًا ۔ اَلْیَوْمَ لِدِیْنِکُمْ وَدُنْیَا کُمْ اِلاَّ اَعْطَیْتُکُمْ:

"اے روزہ دارو! مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم جو مانگو گے دیا جائے گا اور تمہاری ہر دینی ودنیاوی مراد پوری کروں گا اور اپنے دیدار پر انوار سے مشرف وممتاز فرماؤں گا"

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَامِنَ الصَّآئِمِيْنَ بِجَاهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ وَاَكْمَلَ السَّلَامِ

نماز عید:

پہلے اس طرح نیت کریں:

نیت کی میں نے دو رکعت نماز واجب عید الفطر (عید الاضحیٰ) مع چھ زائد تکبیروں کے، واسطے اللہ تعالیٰ کے (مقتدی اتنا اور بڑھائے) پیچھے اس امام کے، منہ طرف قبلہ شریف کے، پھر کانوں تک ہاتھ لے جائے۔ اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے پھر ثناء پڑھے، پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ اس کے بعد امام آہستہ سے اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر بلند آواز سے سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورہ پڑھے پھر رکوع اور سجدے کرے۔ دوسری رکعت میں پہلے الحمد شریف اور کوئی سورت پڑھے پھر تین بار کانوں تک ہاتھ لے جائے اور ہر بار اللہ اکبر کہے اور کسی بار ہاتھ نہ باندھے پھر چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں چلا جائے اور باقی نماز دوسری نمازوں کی طرح پوری کرے سلام پھیرنے کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور دعا مانگے۔

خطبہ سُننا سنت ہے۔ نہایت خاموشی سے سننا چاہیے اس وقت کسی قسم کی بات چیت کرنا منع ہے چاہے خطبہ سنائی دے یا نہ دے۔

(گلزار شریعت)

جلسہ 6

فضائل وبرکات زکوٰۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ حَضْرَتِ الرِسَالَةِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا زَکٰوةَ ہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اس شخص کی نماز قابلِ قبول نہیں جو (صاحبِ نصاب ہوتے ہوئے) زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔

یہ حدیث شریف حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جنہیں ذوالنورین کہا جاتا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنھما یکے بعد دیگرے آپ کے حبالۂ عقد میں آئیں جن کی نسبت سے آپ ذوالنورین کے لقب سے مشہور ہوئے۔

نور کی سرکار سے پایا دو شالہ نور کا
ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں مَنْ اَحَبَّ الْعُثْمَانَ بَرِیٌٔ مِنَ النِّیْرَانِ جو بھی شخص حضرت عثمان ذوالنورین سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے بری کر دے گا۔

📖 واضح ہو کہ زکوٰۃ ادا کرنا ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر فرض ہے۔ مرد ہو یا عورت جیسے ہر ایک مسلمان مرد، عورت پر نماز قائم رکھنا فرض ہے اسی طرح زکوٰۃ کی ادائیگی بھی فرض ہے لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا زَکٰوةَ اس لئے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے نماز اور زکوٰۃ کو متصل ذکر فرمایا اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا

الزکوٰۃ ، نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو ،

- وَ اَقِیْمُو الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُو الزَّکٰوۃَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ہ نماز قائم رکھو، زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور رسول کریم ﷺ کی اطاعت اختیار کرو تاکہ تمہیں رحمت سے نوازا جائے۔
- قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ وَلَمْ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ ہ وہ کہیں گے ہم نماز ادا نہیں کرتے تھے اور نہ ہی مساکین کو کھانا کھلاتے تھے۔
- وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ ہ وہ نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے رہتے ہیں۔
- ان آیات سے واضح ہو رہا ہے کہ نماز اور زکوٰۃ یکساں فرض ہیں اگر یہ دونوں عبادتیں آپس میں لازم و ملزوم نہ ہوتیں تو بارہا مرتبہ قرآن کریم میں اس التزام کے ساتھ ذکر نہ آتا۔
- حدیث شریف میں ہے صَلُّوْا خَمْسَکُمْ وَ حَجُّوْا بَیْتَ رَبِّکُمْ وَصُوْمُوْا شَھْرَکُمْ وَ اغْتَسِلُوْا جَنَابَتِکُمْ وَ اٰتُوْا زَکٰوۃَ مَالِکُمْ طِبْتُمْ بِھَا اَنْفُسَکُمْ وَ ادْخُلُوْا جَنَّۃَ رَبِّکُمْ ہ نماز پنجگانہ قائم رکھو، رب کریم کے گھر کا حج کرو، ماہِ رمضان المبارک کے روزے رکھو، غسل جنابت کرو اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتے رہو، یہ اعمال تمہیں ہر قسم کی آفت سے محفوظ رکھیں گے۔
- دوسری حدیث شریف میں ہے حَصِّنُوْا اَمْوَالَکُمْ بِالزَّکٰوۃِ، زکوٰۃ کی ادائیگی سے اپنے مال محفوظ کر لو،

حکایت: زکوٰۃ کی برکت سے ایک عیسائی کا مسلمان ہونا؟:

اس حدیث کو کسی نصرانی نے سن کر اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی، لوگوں نے کہا تمہارے ہاں تو زکوٰۃ فرض نہیں، اس نے کہا میں حضرت محمد ﷺ کو آزماتا ہوں کیونکہ میرا مال تجارت میں ہے اور راستہ پُر خطر ہے، میں نے یہ سنتے ہی اپنے مال سے زکوٰۃ ادا کر دی، اگر میرا مال حفاظت مجھ تک پہنچ گیا تو بہتر ہے ورنہ تلوار کے زور سے

اپنا مال ان سے وصول کر دونگا۔

بعد ؤاسے معلوم ہوا کہ قافلہ تو لٹ گیا ہے، نصرانی نے پریشان کن خبر سنتے ہی اپنی قوم کو ساتھ لیا جو سبھی مسلح تھے آپ سے لڑائی کرنے کے لئے روانہ ہوئے ابھی راستہ میں ہی تھے...... کہ اس کے شراکت دار کا خط پہنچا، میرا اونٹ بیمار ہو گیا تھا اس مجبوری کے باعث میں اس رات فلاں مقام پر رُک گیا جبکہ قافلے والے چلے گئے تھے کہ راستہ میں لٹ گئے ہمارا مال و اسباب پیچھے رہ جانے کی وجہ سے بالکل محفوظ ہے فکر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں جیسے ہی اس عیسائی نے خط پڑھا، تلوار ہاتھ سے پھینک دی اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر زمرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔ پھر عمر بھر زکوٰۃ ادا کرتا رہا۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اور سونے کے محلات:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی ہ (النور 18) اس شخص نے کامیابی حاصل کرلی جس نے مال کی زکوٰۃ ادا کی۔

حدیث شریف میں ہے مَنْ اَدّٰی زَکٰوۃَ مَالِہٖ اَعْطَاہُ اللّٰہُ بِکُلِّ دَانِقٍ مَدِیْنَۃً فِی الْجَنَّۃِ وَ فِیْ کُلِّ مَدِیْنَۃٍ سَبْعُوْنَ قَصْرًا وَ فِیْ کُلِّ قَصْرٍ سَبْعُوْنَ سَرِیْرًا وَ عَلٰی کُلِّ سَرِیْرٍ سَبْعُوْنَ فِرَاشًا غَلَظَ کُلِّ فَرْشٍ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَّ عَلَیْھَا حُوْرٌ ہ

جو مسلمان اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنّت میں ہر ایک رتّی کے بدلے ایک شہر عطا فرمائے گا جس میں ستر (70) محل اور ہر ایک محل میں ستر (70) کمرے اور ہر ایک کمرے میں ستر (70) تخت اور ہر تخت پر عالی شان قالین جس کی موٹائی ستر گز ہو گی اور ان پر حوریں جلوہ افروز ہونگی یہ سبھی اس کی ملکیت میں دی جائیں گی جو ہمیشہ زکوٰۃ ادا کرتا رہتا ہے۔

زکوٰۃ ایک عظیم عبادت ہے؟:

واضح ہو کہ زکوٰۃ ایک عظیم عبادت ہے، اس سے حاجتمند کو فائدہ ہوتا ہے

مگر اس عبادت کا ادا کرنا دشوار گزار امر ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بہت ہی کم مقدار میں زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم فرمایا ہے۔ یہ ایک ایسی عبادت ہے جس کے باعث اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لیتا ہے۔ دیکھوں میری محبت و قربت کا دم بھرنے والا، محبت کا حق کیسے ادا کرتا ہے۔ اس لئے کہ احباء کے لئے کوئی تحفہ چاہیے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مال انسان کو محبوب اور پیارا لگتا ہے۔

اللہ کے بندو! اگر تم اللہ تعالیٰ کے محبوب بنا چاہتے ہو تو اپنے محبوب (مال) سے ہاتھ اٹھالو اور اسے مخلوقِ خدا کی خدمت کے لئے وقف کردو۔ تاکہ تمہیں واقعۃً اللہ تعالیٰ محبوب بنالے۔

اس نکتہ کو تین کے علاوہ کوئی نہیں جانتا:

📖 صدا! وہ جو اپنے مال کو راہِ خدا میں صرف کرتے وقت خیال کرتے ہیں کہ دو صد روپے میں سے پانچ روپے دینا کوئی قابل فخر کام نہیں، جیسے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا تمام سازو سامان نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کردیا تھا، جب آپ سے دریافت کیا گیا اہل و عیال کے لئے کیا چھوڑا تو بے ساختہ پکار اٹھے

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

📖 فاروقی وہ جماعت جو نصف مال راہ خدا میں پیش کرتی ہے اسے فاروقی کہا جاتا ہے اس لئے کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ اپنا نصف سازو سامان بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں لے کر حاضر ہوئے۔ دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا میں اپنے اہل و عیال کے لئے نصف مال گھر چھوڑا ہے نصف حاضر کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا بَیْنَ کَمَا مَابَیْنَ کَلَاَ مَتِکُمَا. تمہارے درمیان ایسے ہی معاملہ ہے جیسے تمہاری باتوں میں فرق ہے۔

ضعیفی تیسرا گروہ وہ ہے جسے ضعیف کہا گیا ہے وہ وہی جماعت ہے جو عموماً دو سو (200) روپے میں پانچ روپے زکوٰۃ ادا کرتی ہے۔ زیادہ نہیں دیتے بلکہ اتنا دے کر بھی غرباء پر احسان رکھتے ہیں۔ یہی کم مرتبہ ہیں اور وہ لوگ کتنے بدنصیب ہیں جو اپنے مال سے اتنی بھی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے یقیناً انہیں اللہ تعالیٰ کی محبت کا ذرّہ بھی نصیب نہیں ہوگا نہ وہ اللہ کو اور نہ ہی اللہ تعالیٰ ان کو دوست رکھنے والا ہے۔

آدابِ زکوٰۃ؟:

حضرت امام غزالی علیہ الرحمتہ کیمیائے سعادت میں فرماتے ہیں کہ جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی عبادت ہمیشگی پائے اور بے روح نہ ہو نیز اس کا ثواب دوگنا بڑھے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان سات باتوں کو ملحوظ رکھے۔

1- سال کے گزرنے سے پہلے ہی زکوٰۃ ادا کر دیا کرے، کیونکہ اس میں تین فائدے ہیں ایک یہ کہ اسے زکوٰۃ دینے میں خصوصی رغبت اور خوشی پائی جاتی ہے۔ اس لئے کہ سال کے پورا ہونے پر اگر زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی گرفت کا خوف دامن گیر رہے گا۔ بناءً علیہ خوفِ خدا سے اسے زکوٰۃ ادا کرنا پڑے گی اس میں حب الٰہی مقصود نہ ہوگی۔

2- مستحقین زکوٰۃ کو قبل از وقت مال حاصل ہوگا۔ اور ان کی ضرورت پوری ہوگی۔ وہ صاحبِ نصاب کو دعائے خیر سے نوازیں گے۔ ان کی دعا اس کے حق میں شرفِ قبول پائے گی۔

3- وہ زمانے کی آفات وبلیات سے محفوظ و مامون ہوگا نیز یہ بھی ممکن ہے اختتامِ سال سے پہلے پہلے کسی حادثہ کے رونما ہونے کے باعث وہ زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کر سکے اور خیر و برکت سے محروم ہو جائے۔

حکایت: بزرگ نے اپنا کرتہ فقیر کو دے دیا:

بیان کرتے ہیں کہ ایک بزرگ ایک دن غسل کرنے کے لئے غسل خانہ میں جانے لگے تو ان کے دل میں خیال آیا کہ میں اپنا یہ کرتہ کسی فقیر کو دونگا، معاً اس خیال کے پیدا ہوتے ہی اس نے اپنے خادم کو آواز دی اور کُرتہ اتار کر اسے حکم دیا کہ اسے فوری طور پر کسی فقیر کو دے دو۔

لوگوں نے اس قدر جلد کرتہ دینے کے بارے میں جب سوال کیا تو انہوں نے فرمایا مجھے خطرہ تھا کہ شیطان میرے اس نیک مقصد کو وسوسہ ڈال کر ضائع نہ کر دے اور غسل خانہ سے باہر نکلنے سے پہلے پہلے میرا ارادہ نہ بدل جائے اس لئے میں نے جلدی کی اور اپنا کرتہ فقیر تک پہنچادیا۔

4- زکوٰۃ محرم میں دے کیونکہ وہ ماہ حرام ہے اور اسی سے سال شروع ہوتا ہے یا ماہِ رمضان میں دے کیونکہ اس میں ثواب دوگنا ملتا ہے۔ خیال کیجئے اللہ تعالیٰ نے نبی مکرم رسول معظم ﷺ سے زیادہ کسی کو کریم، جواد اور سخی نہیں بنایا۔ آپ کی ہمیشہ یہ کیفیت رہی کہ ہر وقت خیرات سے نوازتے رہتے۔ لیکن ماہِ رمضان میں اپنی عادتِ مستمرہ مبارکہ کے مطابق دو چند زیادہ خیرات دیا کرتے۔

5- خیرات پوشیدہ دی جائے تاکہ ریاکاری کا شائبہ تک نہ ہو اگر مخلوق خدا زکوٰۃ کے سلسلہ میں بدگمانی میں مبتلاء ہو تو ظاہراً دے تاکہ صاحبِ نصاب کے بارے ان کی بدگمانی ختم ہو تاہم پوشیدہ خیرات دینے والا عرش مجید کے سایہ میں ہوگا۔

6- مستحقین پر احسان نہ رکھے اور انہیں طعنہ زنی کرکے اپنے مال اور ثواب کو ضائع نہ کرے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی، اپنے مالِ صدقات کو طعنہ زنی کرکے ضائع نہ کرو۔

7- حلال مال سے زکوٰۃ ادا کرو اللہ تعالیٰ کا فرمان وَلَسْتُمْ بِآخِذِيْهِ اور جب تم نکما مال نہیں لیتے تو اللہ تعالیٰ کیسے قبول فرمائے گا؟

(نوٹ): حرام مال اپنے پاس رکھنا ہی نہیں چاہیے۔ اسے حق دار کو پہنچائیں اگر کوئی حق دار نہ ملے تو غرباء مساکین، طلباء اور یتیموں میں بانٹ دیں نیز یہ بھی خیال نہ رکھیں کہ اس پر ہمیں ثواب ملے گا۔ بلا نیّت ثواب دے دیں، تاکہ کسی مصیبت میں مبتلا نہ ہوں۔ (تابش قصوری)

📖 جسے زکوٰۃ دیں اسے حقارت کی نظر سے مت دیکھیں نیز اس سے سلام تک کے امیدوار نہ ہوں کہ وہ پہلے تجھے سلام بلائے۔

زکوٰۃ لینے والے کے بھی سات آداب ہیں:

1- بلا ضرورت زکوٰۃ نہ لے۔

2- جو مال اسے دستیاب ہو اسے اللہ تعالیٰ کا عطیہ سمجھے اور دینے والے کو محض ایک وسیلہ خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں مجھے مال دینے کے لئے یہ جذبہ پیدا کیا ہے اگر وہ اس کے دل میں یہ بات نہ پیدا فرماتا تو کیوں دیتا۔ تاہم اس کا بھی شکر ادا کرے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ ○ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہے۔

دیکھئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں اور ان کے اعمال کو پیدا فرمایا پھر خود ہی ان کی تعریف فرماتا ہے۔ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ وہ کیسا اچھا بندہ ہے بیشک وہ میری ہی طرف رجوع کرتا ہے۔ نیز فرمایا وَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا بیشک وہ صدیق نبی تھے۔

3- لینے والا دینے والے کے حق میں دعائے خیر و برکت کرے بلکہ یوں کہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِيْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ زَكّٰى عَمَلَكَ فِيْ اَعْمَالِ الْاَخْيَارِ وَ صَلَّ اللّٰهُ رُوْحَكَ فِي الْاَرْوَاحِ الشُّهَدَآءِ ○ اللہ تعالیٰ تیرے دل کو نیکوں کے دلوں کی طرح صاف فرمائے، تیرے اعمال کو اخیار کے اعمال کی

طرح بنائے، اور تیری روح کو شہداء کی روحوں کا ساتھی بنائے۔

-4 حرام مال نہ لے جیسے سود یا چوری کا مال۔

-5 ضرورت سے زیادہ زکوٰۃ نہ لے۔

-6 اگر اپنے سے زیادہ کسی کو محتاج دیکھے تو صاحبِ نصاب کو بتا دے کہ فلاں شخص کو دے دو اور خود نہ لے تاکہ اس آیت کا مصداق بن جائے۔ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ہ وہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔

-7 سوال نہ کرے تاکہ سائلیں پر جو وعید آئی ہے اس میں شامل نہ ہو، زکوٰۃ نہ دینے والوں کے لئے سخت ترین وعید آئی ہے۔ اَلَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ (الآیۃ) جو لوگ سونا چاندی جمع رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ میرے حبیب ﷺ آپ انہیں سخت دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیں، جس دن ان کا سونا چاندی گرم کیا جائیگا دوزخ کی آگ میں، اس سے ان کی پیشانیاں داغ دار کی جائیں گی، پہلو اور پیٹھ داغی جائے گی۔ اور عذاب پر مقرر فرشتے ان کو کہیں گے یہ وہی سونا چاندی ہے جسے تم اپنے لئے بڑی حفاظت سے رکھا کرتے تھے لھذا اب اس کا لطف لو۔

اس آیت میں پہلو، پیشانی، اور پیٹھ کو داغ دینے کا ذکر ہوا۔ اس لئے کہ جب سائل دکھائی دیتا ہے تو پہلے پیشانی پر بل پڑتے ہیں جو غصہ اور ناراضگی پر دال ہے۔ جب سائل اس کے پاس آتا ہے تو یہ پہلو پھیر کر اس سے نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور جب سوال کرتا ہے تو یہ پیٹھ پھیر کر روانہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے خصوصیت سے ان کا نام لیکر عذاب کی کیفیت بیان فرمائی۔

📖 حدیث شریف میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا مَانِعُ الزَّكٰوةِ فِي النَّارِ ہ زکوٰۃ سے روکنے والا دوزخی ہے۔

📖 نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص چارپائے یعنی اونٹ، گائے، بھینس، بکری

وغیرہ ایسے جانور رکھتا ہو اور وہ ان کی زکوٰۃ نہ دے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انہی چارپایوں کو اس پر مسلط فرما دے گا۔ وہ اپنے سینگوں سے اسے ماریں گے۔ اور کھروں اور سموں سے اسے روندیں گے۔ یہاں تک کہ تمام مخلوق حساب و کتاب سے فارغ ہو وہ اسی دردناک عذاب میں رہیں گے۔ (مسلم شریف)

زکوٰۃ کس کس پر فرض ہے؟:

واضح ہو کہ زکوٰۃ ہر مسلمان عاقل بالغ صاحب نصاب پر فرض عین ہے۔ اور وہ نصاب بڑھنے والا قرض سے پاک ہو۔ نیز حاجتِ اصلیہ سے زائد ہو، اور اس پر قمری سال پورا ہو چکا ہو نہ کہ شمسی سال۔

📖 زکوٰۃ کافر، صغر، مجنون اور قرض دار پر واجب نہیں ہے۔ عورت کے لئے سونے چاندی کے زیورات پر زکوٰۃ واجب ہے۔ (خواہ استعمال میں ہوں یا نہ ہوں) عورت از خود مالک ہو یا مرد کی ملکیت ہو اس زیور پر زکوٰۃ لازمی ہے۔

حق مہر پر زکوٰۃ:

اگر آدمی کے پاس دو صد (200) روپے ہیں لیکن ابھی اس نے اپنی زوجہ کا حق مہر ادا نہیں کیا تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں اسے عورت کا حق مہر ادا کرنا چاہیے۔ (تاہم محض حق مہر کے التواء سے زکوٰۃ اس پر فرض ہو تو اسے اتنی رقم منہا کر کے زکوٰۃ ادا کرنی لازم ہے) (تابش قصوری)

📖 سونے میں نصاب ساڑھے سات تولہ اور چاندی میں ساڑھے باون تولے نصاب شرعی ہے۔ (یعنی سونے سے سوا دو ماشے یا اس کی رقم بطور زکوٰۃ ادا کرے)

📖 ہر مال و اسباب پر جس میں تجارت کی نیت ہو گی اس کی قیمت جب نصاب پر پہنچے گی زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہو گا۔ مثلاً تیں (30) گائے یا بیل میں ایک

برس کا بچھڑا واجب ہوتا ہے اور چالیس میں دو سالہ انسٹھ میں دو بچے سال سال کے دینے واجب ہونگے وہ دیں یا ان کی رائج الوقت سکہ کے مطابق رقم دی جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

زکوٰۃ کا صحیح مصرف؟:

زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جائے اس کے لئے قرآن کریم میں ارشاد ہے اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنَ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلِّفَةِ قُلُوْبِهِمْ وَفِی الرِّقَابِ وَ الْغَارِمِيْنَ وَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِنَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ہ بیشک صدقات، فقراء، مساکین، عاملین، مؤلفۃ قلوب، مکاتب اور مقروضوں کو دینا چاہیے اور جو جہاد میں مصروف عمل ہیں نیز مسافر بھی حق دار ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لازمی حکم ہے اور اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ (دینی مدارس کے طلباء سب سے زیادہ مستحق ہیں)

- فقیر: جس کے پاس مختصر سا کھانے پینے کا سامان ہو۔
- مسکین: جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو حضرت امام شافعی اس کے برعکس فرماتے ہیں۔
- عامل: وہ جو صدقہ وزکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر ہو۔
- مؤلفۃ القلوب: نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ایک ایسا گروہ تھا جو آپ کے ساتھ شامل ہو کر کفار سے مقابلہ کرتا تھا۔ آپ انہیں بھی صدقات وزکوٰۃ سے حصہ عطا فرماتے تھے۔
- سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشورہ کے بعد بند کر دیا۔ کیونکہ تالیفِ قلوب ضعف اسلام کے باعث تھی جب اسلام قوی ہو گیا تو اس کی چنداں ضرورت نہ رہی۔

مکاتب: اس غلام کو کہتے ہیں جسے مالک نے اختیار دیا ہو کہ اتنی رقم یا مال وغیرہ مجھے

لا کر دو میں تجھے آزاد کر دونگا۔

📖 نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص ایک درم سے مکاتب کو آزادی دلا دے اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ نیز فرمایا مَنْ یَسَّرَ مُعْسِرًا یَسَّرَ اللّٰہُ لَہٗ جو کوئی کسی تکلیف میں مبتلاء شخص کی تکلیف کو آسانی میں بدلے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے آسانی پیدا فرمادے گا۔

📖 صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا غلام کو کیسے آزاد کرائیں؟ آپ نے فرمایا اس کا قرض ادا کر دیں۔

📖 جو لوگ راہِ خدا میں مصروف جہاد ہیں اگر وہ مقروض ہیں تو ان کا قرض ادا کرنے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی بعض نے غازیان اسلام مراد لئے وہ اپنی جان راہِ خدا میں قربان کرتے ہیں چنانچہ

📖 حدیث شریف میں ہے مَنْ اَعَانَ غَازِیًا وَلَوْ بِسَوْطٍ فَکَاَنَّمَا بَنَی الْکَعْبَۃَ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً ٥ جس شخص نے غازی کی مدد کی گویا اس نے ستر بار بیت اللہ شریف کو تعمیر کیا۔

📖 بعض کے نزدیک علماء حق مراد ہیں۔ کیونکہ ان کے علم سے دنیا قائم ہے لَوْلَا الْعُلَمَآءُ ھَلَکَ الْجُھَلَاءُ اگر علماء نہ ہوتے تو جاہل ہلاک ہو جاتے۔ نیز حدیث شریف ہے قِوَامُ الدُّنْیَا بِعِلْمِ الْعُلَمَآءِ علماء کرام سے دنیا قائم ہے۔ اس لئے علماء کرام کی خدمت سر انجام دینا ہر ایک پر واجب ہے۔ (صاحب ذخیرہ)

علماء و طلباء کو بقدر ضرورت قیام و طعام کا خرچ بیت المال سے دینا فرض ہے۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد حفاظ و قراء حضرات ہیں اَھْلُ الْقُرْآنِ اَھْلُ اللّٰہِ یعنی اہل قرآن ہی اللہ والے ہیں۔

📖 حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمان جاری کیا تھا کہ ہر قاریٔ قرآن کے لئے سالانہ دو سو (200) دینار یا ایک ہزار درہم بطور وظیفہ

دیئے جائیں (کفایہ شعبی علیہ الرحمتہ)

بعض نے حجاج کرام مراد لئے:

بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ جو شخص حج پر نہیں جاسکتا اسے کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے اس نے کہا تین درہم آپ نے فرمایا جو شخص حج کے لئے جارہا ہے اسے دے دو تجھے حج مبرور کا ثواب حاصل ہو جائیگا۔

مسافر: جس کا زادراہ ختم ہو چکا ہو اور اسے اپنے گھر پہنچنے کے لئے خرچہ کی ضرورت ہو تو اسے اتنا مال دے دیں کہ وہ اپنے وطن پہنچ سکے۔

کس کو زکوٰۃ جائز نہیں:

سادات کرام بنی ہاشم یعنی آل حارث و آل عباس اور ان کے غلاموں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

اپنی زوجہ، اولاد، ماں باپ، اپنے غلام اور صاحب نصاب نیز کافر کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

زکوٰۃ کے مال سے میت کو کفن دینا اور مسجد بنانا بھی جائز نہیں۔

1- زکوٰۃ غریب نیک پارسا کو دینی چاہیے۔ زیادہ ثواب ملتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے اَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ الْاَتْقِيَآءِ، اپنے کھانے متقی لوگوں کو کھلاؤ۔

اس لئے کہ متقی کو کھلانے سے اس کی عبادت میں قوت پیدا ہو گی۔ جس کی وجہ سے یہ بھی شریک عبادت سمجھا جائے گا۔

ایک بزرگ کا معمول تھا کہ وہ اپنی زکوٰۃ اصفیاء کے علاوہ کسی کو نہیں دیتے تھے لوگوں نے وجہ دریافت کی تو انہوں نے جواباً کہا یہ لوگ اتنے باہمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے سوال نہیں کرتے۔ جب انہیں ضرورت

پڑے گی تو وہ پریشان ہونگے اور میں ایک ایسے دل کو جو اللہ تعالیٰ کی طرف راغب ہو اسے مطمئن کرنا زیادہ پسند کرتا ہوں ایسے سو[100] دلوں سے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی بجائے طالب دنیا ہیں یہ بات جب حضرت جنید بغدادی قدس سرہ العزیز نے سنی تو فرمایا وہ شخص تو اولیاء کرام میں سے ایک ولی ہے۔

2- اہل علم اور طلباء کرام کو زکوٰۃ دینا از حد ضروری ہے۔ کیونکہ طالب علم جب تک طلب علم میں مصروف رہے گا اس کو مال دینے والا بھی اس کے ساتھ طلب علم میں شریک سمجھا جائیگا۔

3- زکوٰۃ اسے دیں جسے آپ سمجھتے ہیں کہ یہ اپنی غیرت کی حفاظت کے لئے دست سوال دراز نہیں کرتا۔ یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ، جہلاء انہیں محض سوال نہ کرنے کے باعث امیر ترین خیال کرتے ہیں۔

4- عیال دار (زیادہ اولاد والا) کو زکوٰۃ دیں تاکہ وہ فکر معاش سے فارغ ہو اور اس کا عبادت کی طرف زیادہ دھیان ہو۔

5- بیمار کو زکوٰۃ دیں تاکہ وہ اپنے علاج معالجہ میں صرف کر سکے۔

6- عزیز و اقارب میں جو حق دار ہوں انہیں زکوٰۃ دیں اس میں دوگناہ ثواب ہے یعنی صلۂ رحمی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا ثواب۔ ہاں دوست بھی اقرباء میں شامل ہیں۔ (کیمیائے سعادت)

📖 ایک درہم خرچ کرنے کا ثواب سات صد درہموں کے برابر ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۝ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی ایسے ہی مثال ہے جیسے ایک دانے سے سات بالیاں پھوٹیں اور ہر ایک بالی میں ایک سو دانے ہوں اور جس کے لئے اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اسے اس سے بھی دوگنا ثواب عطا

فرماتا ہے۔

تنبیہ: زکوٰۃ دینے والے کو حق دار تلاش کر کے زکوٰۃ دینی چاہیے تاہم اللہ تعالیٰ کی کرم نوازیوں کا سمندر بڑا وسیع ہے اگر یوں ہی بلا تلاش مستحق سمجھتے ہوئے کسی کو زکوٰۃ دے دے گا تو سات سو درہموں کے ثواب کا مستحق ٹھہرے گا۔ وَنَفَعْنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ.
اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ لوگوں کو نفع سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین

نیز فرمایا وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْناً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ، لوگوں سے عمدہ کلام کرو، نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو،

📖 وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عَاهَدُوْا، نماز قائم رکھیں، زکوٰۃ ادا کریں اور اپنے عہد کو پورا کریں جب بھی عہد کریں،

📖 اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوْا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے اور انہوں نے نماز قائم رکھی۔ ان آیات سے زکوٰۃ کی فرضیت کا حکم واضح کیا ہے ہر صاحب نصاب کو بخوشی اپنے مال و دولت کی زکوٰۃ ہمیشہ ادا کرتے رہنا چاہئے۔

جلسہ 7

خشیت الٰہی سے رونا، رات کی عبادت اور نگاہ کی حفاظت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عَنْ شَدَادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم حُرِّمَتِ النَّارُ عَلٰی ثَلٰثَةِ اَعْیُنٍ عَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰہِ وَ عَیْنٌ سَهِرَتْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ عَیْنٌ غُضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰہِ ٥

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں تین آنکھوں پر آگ حرام کر دی گئی ہے۔(1) وہ آنکھ جو خوفِ الٰہی سے روتی ہے۔ (2) اور وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بیدار رہتی ہے۔(3) نیز وہ آنکھ جو محرّمات سے محفوظ رہتی ہے۔

حرمت ماضی مجہول کا صیغہ ہے جس سے یہ مفہوم واضح ہو رہا ہے کہ تخلیق سے قبل ہی اس آنکھ پر آگ کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِنَّا الْحُسْنٰی اُولٰئِكَ عَنْھَا مُبْعَدُوْنَ ٥ بیشک وہ ایماندار جن کے لئے ہمارے ہاں پہلے ہی نیکی تحریر ہو چکی ہے وہ دوزخ سے دور کر دیئے گئے ہیں۔

نیز حدیث شریف میں ہے اَلسَّعِیْدُ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ وَ الشَّقِیُّ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ. سعید و شقی قبل از ولادت بطن مادر میں ہی ان اوصاف سے متصف ہوتے ہیں۔ پس پیدائش کے بعد سعید ازلی سے کبھی گناہ سرزد بھی ہو جائیں تو آخر کار اسے توبہ کرنے کی

توفیق میسر آجاتی ہے۔اسی طرح اگر کسی بد نصیب شقی سے کبھی کبھار کوئی نیکی ہو جاتی ہے تو ریاکاری اور بناوٹ کے باعث وہ قبولیت کا شرف نہیں پا سکتی۔ دیکھئے شیطان نے چھ لاکھ برس عبادت میں صرف کیے مگر شقی ازلی ہونے کے باعث اس کے سجدوں نے کوئی فائدہ نہ پہنچایا مقابلۃً حضرت سیدنا آدم علیہ السلام ازلی ابدی سعید تھے اس لئے ان کی لغزش نے انہیں کوئی نقصان نہ پہنچایا۔

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے سے
اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا روز محشر بہت سے نیکوکار دوزخ کے مستحق ہونگے اور بہت سے خطاکار جنت کے حق دار ٹھہریں گے۔

اصحاب کہف باوجود انہوں نے کوئی عمل نہیں کیے مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے ہاں قبولیت سے نوازا جبکہ بلعم باعور اور برصیصا باوجودیکہ کثیر العبادت تھے مگر بارگاہ صمدیت سے محروم رہے۔

عبودیت کا شیوہ یہ ہے کہ معبود حق کی عبادت میں مصروف رہے کبھی بھی نیک اعمال سے کنارہ کشی نہ کرے۔ کیونکہ نیک کام ہی سعادت کے نشان ہیں جبکہ بُرے کام شقاوت پر دلالت کرتے ہیں۔

بندے کا کام ہے خالق کے حکم پر عمل پیرا ہو اور پھر عادل مطلق یقیناً شرف قبول سے نوازے گا قرآن کریم میں ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا ہ جو لوگ ہماری طرف آنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کے لئے راستے آسان کر دیتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کے لئے بشارت دی گئی ہے اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَ عَمِلُوْا الصّٰلِحَاتِ کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلاً خَالِدِیْنَ فِیْھَا ہ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کیے ان کے لئے جنتِ فردوس ہے جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ قیام پذیر ہونگے۔

نکتہ:

گذشتہ حدیث شریف میں کلمہ حُرِّمَتْ کے بعد النَّارُ فرمایا گیا ہے۔ واضح ہو کہ دوزخ کے سات طبقے ہیں اور ہر طبقہ میں آگ ہے پس ثابت ہوا کہ ان تین جماعتوں پر دوزخ کے ساتوں طبقے ہی حرام قرار دیئے گئے ہیں۔ دنیوی آگ کو بھی نار ہی کہتے ہیں جیسے قرآن کریم میں نمرودی آگ کا بیان ہوا۔ قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ ہ آتش دنیا اور آتش دوزخ میں بڑا فرق ہے حدیث شریف میں ہے نَارُکُمْ هٰذِهٖ اِحْدٰی وَّ سَبْعُوْنَ جُزْءً مِّنَ نَارِ جَهَنَّمَ ہ تمہاری یہ دنیوی آگ دوزخ کے آگ کے مقابلہ میں اکہتر گنا کم ہے۔

دوزخ کی آگ اور حضرت آدم علیہ السلام کا کھانا؟:

حضرت جرائیل علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کے کھانا پکانے کے لئے دوزخ کی آگ کا ایک چھوٹا سا ذرّہ لائے جب اس ذرّے کو زمین پر رکھا گیا تو وہ زمین کے ساتوں طبق کو سوراخ کرتا ہوا اپنی جگہ جا پہنچا۔ پھر دوبارہ ایک ذرّہ کو ستر مرتبہ پانی میں بھگو کر لائے پھر بھی وہ آگ اسی رفتار سے اپنے مرکز میں چلی گئی اسی طرح سات بار عمل کو دہرایا گیا بعض نے کہا کہ ستر بار ذرّہ بھر دوزخ کی آگ کو لایا گیا مگر وہ اپنے اصلی مقام پر فوراً چلی جاتی۔ جب حضرت جرائیل علیہ السلام تھک گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے اپنی مخلوق کے کاموں کے لئے پتھر، لکڑی اور بانس میں آگ رکھ دی ہے ان سے نکالو اور پھر حسب الحکم عمل کیا گیا تو آگ پیدا ہوئی۔

📖 حدیث شریف میں ہے کہ جب جہنم کو پیدا کیا گیا تو اسے سات ہزار برس تک آگ میں جلایا گیا جس کے باعث اس کا رنگ سرخ ہو گیا۔ پھر سات ہزار برس تک جلایا جس کے باعث اس کی رنگت سفید ہوئی۔ پھر سات ہزار برس مزید جلایا گیا تو اس کا رنگ سیاہ ہوا۔ اب اس کی سیاہی روز حشر تک بڑھتی ہی

چلی جائیگی۔

📖 ایک اور حدیث شریف میں ہے۔ اگر آتش دوزخ کا ایک ذرّہ سورج کے نکلنے کی جگہ رکھا جائے اور سورج کے غروب ہونے کی جگہ کسی آدمی کو کھڑا کیا جائے تو وہ آگ اسے جلا کر راکھ کر دے گی۔

📖 نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں دوزخی کے لئے کم ترین عذاب یہ ہے کہ اسے دوزخ کی جوتی پہنائی جائے گی جس کی حرارت سے اس کا دماغ ایسے خولتا ہوگا کہ اس کا بھیجا یک کر ناک' منہ اور کانوں سے باہر بہنا شروع ہو جائے گا۔

📖 دنیا کی آگ خطاء کار اور بے گناہ سبھی کو برابر جلاتی ہے۔ یہ نیک و بد کا لحاظ نہیں کرتی۔ حضرت جرجیس علیہ السلام کو دنیوی آگ نے جلایا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب کوئلے کو اٹھایا اور زبان پر رکھا تو وہ جلی، اکثر اولیاء کرام آگ سے وادیٔ شہادت میں داخل ہوئے۔ لیکن دوزخ کی آگ صرف اور صرف نافرمانوں کو جلائے گی (نیکوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا)

📖 حدیث شریف میں ہے دوزخ کی آگ بے گناہ کے لئے ایسے ہی ہے جیسے پانی میں مچھلی، دنیا کی آگ پانی سے بجھ جاتی ہے، دوزخ کی آگ ایماندار کے نور اور گنہگار کے آنسوؤں سے بجھتی ہے جب وہ توبہ کے وقت بہاتا ہے۔

📖 حدیث شریف میں ہے قیامت کے روز بعض ایماندار دوزخیوں کو دیکھنے کی خواہش کریں گے انہیں اجازت عطا ہوگی وہ بلا خوف و خطر دوزخ میں چلے جائیں گے مگر دوزخ کا ذرّہ ذرّہ پکار اٹھے گا اے ایماندارو تمہارے ایمان کے نور نے تو میرے شعلے ہی سرد کر دیئے ہیں۔

📖 حدیث شریف ہے روز قیامت فرشتوں کو حکم ہوگا دوزخ کو اپنے مقام سے باہر نکال لاؤ پس اسے ستر ہزار فرشتے ستر ہزار طوق اور زنجیروں سے باندھے باہر لائیں گے تو وہ ایک ہیبتناک چیخ مارے گی جس کی دہشت سے تمام

محشری زانو کے بل گر پڑیں گے اور نفسی نفسی کی پکار ہو گی۔ ایسی پریشان کن گھڑی میں شفیع محشر رحمۃ للعلمین ﷺ امتی امتی کا اعلان فرمائیں گے ہر شخص اپنی ذاتی نجات کا طالب ہو گا اور یوں پکارتا ہو گا اَللّٰھُمْ اِعْتِقْ نَفْسِیْ مِنَ النَّارِ الٰہی مجھے اس آگ سے آزاد فرما۔ شدت خوف کے باعث آخری کلمات بھی بھول جائیں گے اور نفسی نفسی کی پکار ہو گی۔ پس شعلۂ ہائے دوزخ عرصات حشر میں پھیلتے چلے جائیں گے، جن وانس کو اپنی طرف بلائیں گے ایسی نازک حالت میں سبھی محشری نبی کریم رسول رحیم علیہ التحیۃ والتسلیم کو پکاریں گے' فریادیں کریں گے۔ یَامُحَمَّدَاہُ وَامُحَمَّدَاہُ یَا اَحْمَدَاہُ وَ یَا مُحَمَّدَاہُ آپ انکی فریادرسی فرمائیں گے اور پھر گنہگاروں کی شفاعت کا دروازہ کھل جائیگا۔

آپ ﷺ مناجات ودعا کے لئے ہاتھ بلند فرمائیں گے اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک مشک پانی کی آپ کی خدمت میں پیش کرے گا آپ اس سے چند قطرے دوزخ پر ڈال دیں گے پھر عجائبات کا ظہور ہو گا۔ دوزخ کی آگ پہلے ہی چھینٹے سے پانچ سو سالہ راہ تک دور بھاگ جائے گی آپ فرمائیں گے یہ کیسا پانی ہے؟ حکم ہو گا یہ ہمارے گنہگار بندوں کے آنسو ہیں جو دنیا میں ہماری گرفت کے خوف سے روتے روتے جاری ہوئے تھے۔ اس کا ایک قطرہ دوزخ کی آگ کو بجھانے کے لئے کافی ہے۔ سوائے ان آنسوؤں کے اور کوئی چیز دوزخ کی آگ کو بجھا نہیں سکتی۔

(سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم)

- دوزخ کے سات طبقے نیچے اوپر ہیں جیسے جیسے ہر طبقہ نیچے چلا جائے گا ویسے ویسے اس میں عذاب کی شدت بڑھتی چلی جائیگی۔
- جیسے جنت کے آٹھ طبقے ہیں نیچے سے ہر اوپر والے طبقے میں زیادہ نعمتیں پائی جاتی ہیں۔

📖 دوزخ کے ساتویں طبقے میں جسے عذاب دیا جارہا ہوگا اگر اسے چھٹے طبقے میں لایا جائے تو اسے بے حد سکون و آرام محسوس ہوگا حتیٰ کہ اسے خوب نیند آئے گی۔

📖 اللہ تعالیٰ نے ہر فرقے کے لئے دوزخ میں ایک ایک طبقہ پیدا کیا ہے۔

📖 ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا دوزخ کے طبقات میں کون کون سا فرقہ ہوگا، انہوں نے عرض کیا:

1- **ھاویۃ**: جو دوزخ کا ساتواں طبقہ ہے وہ منافقین کا ٹھکانہ ہے۔ اور جن لوگوں نے خدائی دعویٰ کیا ہے ان کا بھی یہی ٹھکانہ ہے۔

2- **جحیم**: یہ دوزخ کا چھٹا طبقہ ہے۔ اس میں مشرکین عذاب پائیں گے۔

3- **سقو**: پانچواں طبقہ جو صحیح العقیدہ دین و مذہب چھوڑ کر باطل فرقوں میں ہٹ گئے یہ ان کی جگہ ہے۔

4- **حُطَمَۃ**: یہ دوزخ کا چوتھا طبقہ ہے جس میں شیطان اور اس کی اولاد عذاب میں مبتلاء رہے گی۔

5- **نَطِیَۃ**: دوزخ کے تیسرے طبقہ کا نام نطیہ ہے اس میں یہودی ہمیشہ ہمیشہ کے عذاب سے دوچار رہیں گے۔

6- **سَعِیْرُ**: اس میں عیسائی عذاب پاتے رہیں گے یہ دوزخ کا دوسرا طبقہ ہے۔

7- **جَھَنَّمَ**: یہ دوزخ کے پہلے طبقہ کا نام ہے اس پر سبھی گزریں گے پلصراط اسی پر ہے۔ یہ کبیرہ گناہوں کے مرتکبین کے لئے ہے جو بلا توبہ فوت ہوئے۔

اس بیان کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام نے خاموشی اختیار فرمائی آپ ﷺ نے فرمایا مزید بیان کرو۔ اس طبقہ میں کون لوگ ہونگے نبی کریم ﷺ کے بے حد اصرار پر حضرت جبرائیل علیہ السلام زارو قطار رونے لگے آپ نے ایک نعرہ بلند فرمایا اور دریافت کیا جبرائیل؟ کیا اس طبقہ میں میری امت کے خطاکار ہونگے؟ انہوں

نے نہایت دھیمی آواز میں عرض کیاہاں! یارسول اللہ آپ نے اس کی گرمی کے بارے معلوم فرمایا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے اگر جہنم میں پڑے ہوئے لوگوں کے پسینے کا ایک قطرہ احد پہاڑ پر ڈال دیا جائے تو وہ پگھل کر پانی پانی ہو جائے۔ آپ نے دوبارہ نعرہ بلند فرمایا اور غنودگی کے عالم میں چلے گئے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین اس کیفیت کو دیکھ کر رونے لگے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ اور آپ کے رفقاء کا اضطراب دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ میں عرض گزار ہوئے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا جبرائیل! میرے حبیب ﷺ کی خدمت میں فوراً جائیے اور بشارت سنائیے کہ آپ غمناک نہ ہوں میں ارحم الراحمین ہوں، آپ کی امت کا جو بھی فرد نماز مغرب کی سنتوں کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے پہلے سات مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیا کرے گا اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ! الٰہی مجھے دوزخ کی آگ سے محفوظ فرما اے محفوظ فرمانے والے تو میں اس پر جہنم کی آگ حرام ٹھہرا دونگا۔ ایمانداروں کو چاہیے کہ اس دعا کا بکثرت ورد کرتے رہیں۔ (ابن ماجہ، ترمذی شریف)

حدیث:

مذکورہ بالا حدیث کے ان کلمات عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَعْیُنٍ سے مراد پورا بدن ہے اس لئے کہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا میری آنکھ روتی ہے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا وہ آنکھ دوزخ کی آگ سے محفوظ ہوئی یعنی اس آنکھ کے آنسوؤں کے باعث وہ شخص بتمامہ محفوظ ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے تسلی دیتے ہوئے فرمادیا تھا کہ جب میں نے تیری آنکھ کے محفوظ رہنے کی بات کی تو اس سے مراد تمام جسم کی حفاظت کا اعلان کیا گیا۔

📖 ایک شخص حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوا یارسول اللہ ﷺ میں دوزخ کی گرمی سے خوف کھاتا ہوں آپ نے فرمایا اسے آنسوؤں سے بجھاؤ، کیونکہ

جس کی آنکھ خشیتِ الٰہی سے تر رہتی ہے اس کا جسم دوزخ کی آگ سے محفوظ رہتا ہے۔

- عربی میں آنکھ کو "عَین" کہتے ہیں جس کا معنی چشمہ بھی ہے۔ پس جس طرح پانی کے بغیر چشمہ فضول ہے ویسے ہی وہ آنکھ جس سے کبھی آنسو جاری نہ ہوں وہ بھی فضول ہے۔ بعد ازاں مذکورہ بالا حدیث کا یہ حصہ عَینٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ ہ واقع ہوا ہے یعنی آنکھ خشیتِ الٰہی سے بہتی رہتی ہے، واضح ہو کہ دنیوی چشموں سے باغات و کھیتیاں سیراب ہوتی ہیں بعینہٖ آنکھ کے چشموں سے جنت کے پودے اور باغیچے بڑھتے رہتے ہیں۔
- آنسو چشمے کے پانی سے افضل ہیں۔ اس لئے کہ چشموں کے پانی سے جو کچھ پیدا ہوتا ہے وہ فانی ہے مگر اس کے برعکس آنسوؤں کے پانی سے جو کچھ پیدا ہوتا ہے اس میں ہیشگی اور زیادتی پائی جاتی ہے۔
- چشمے کا پانی ظاہری پلیدی و نجاست کو پاک کرتا ہے جبکہ آنکھ کا پانی باطنی نجاستوں سے نجات عطا کرتا ہے۔
- چشمے کے پانی سے وضو کیا جاتا ہے اور جب باوضو زبان سے اللہ تبارک و تعالیٰ کا نام لیا جائے تو تمام جسم گناہوں کی پلیدی سے پاک ہو جاتا ہے۔
- مسلم شریف کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا چشمے کا پانی میزان میں شامل نہیں ہوگا جبکہ آنسو دوسرے اعمال کی طرح وزن کئے جائیں گے۔

ایک قطرہ آنسو؟:

- حدیث شریف میں ہے کہ حشر کے دن ایک آدمی کے اعمال تولے جائیں گے اس کی نیکیاں کم ہونگی وہ مایوسی کے عالم میں دوزخ کی طرف قدم

اٹھانے لگے گا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہو گا اسے واپس لاؤ اور اس نے ہماری گرفت کے خوف سے اپنی آنکھوں سے جو آنسو بہائے تھے ان میں سے ایک قطرہ میزان میں رکھو۔ جب وہ قطرہ رکھا جائیگا تو اس کا وزن زمین و آسمان سے بھی بھاری اترے گا اسی سبب سے اس پر جہنم کو حرام ٹھہرایا جائے گا (اور پھر وہ جنت کی طرف روانہ ہو جائیگا)

📖 حدیث شریف میں ہے مَنْ بَکٰی مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارَ ہ جو بھی ایماندار خشیتِ الٰہی سے رویا اللہ تعالیٰ نے اس پر آگ کو حرام ٹھہرا دیا!!

رونے کی قسمیں؟:

📖 رونے کی کئی قسمیں ہیں۔

1- ☆ مصیبت کے وقت رونا ☆ کسی اعضاء کے کٹ جانے پر رونا۔
☆ کسی کے غم و فرقت میں رونا ☆ کسی کے فوت ہونے پر رونا۔

ہاں اگر کسی کے وصال پر محض فرقت کے باعث آنسو بہالے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اس لئے کہ سید عالم نبی مکرم ﷺ اپنے نور نظر حضرت ابراہیم کے وصال پر آبدیدہ ہوئے تھے، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ بھی روتے ہیں؟ اس پر آپ نے فرمایا اَلْعَیْنُ تَدْمَعُ وَ الْقَلْبُ یَحْزُنُ لَا اَقُوْلُ مَا یَسْخَطُ بِہِ الرَّبُّ ، میری آنکھ آنسو بہاتی ہے میرا دل پریشان ہے۔ لیکن میری زبان پر ایسا کوئی حرف شکایت نہیں، جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو۔

اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک خود بخود رونا اس میں رونے والا خطاکار نہیں ہو گا اور دوسری قسم تکلفاً ریاکاری کے لئے رونا، اس صورت میں رونے والا گنہگار ہے۔

اگر کوئی اعتراض کرے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی فرقت میں حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام روتے ہوئے یوں پکارتے رہے یَا اَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ، اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ آپ اپنی ضعیفی کے باعث وفات کے منتظر تھے۔ للٰذا وہ آداب دین اور علم نبوت کی تعلیم کے لئے حضرت یوسف علیہ السلام کو یاد کر کے روتے تھے اس خوف کے پیش نظر کہ میرا یوسف کہیں کوئی اور مذہب اختیار نہ کرلے۔ اس کے ثبوت کے لئے یہی دلیل کافی ہے کہ جب بشیر بشارت لئے حاضر ہوا تو سب سے پہلے حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کے دین کی بابت دریافت کیا جب بشیر نے جواب دیا دین اسلام پر ہیں تو یہ سنتے ہی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے پکار اٹھے اَلْآنَ تَمَّتْ نِعْمَتُہٗ یعنی اب میرے رب کی نعمتیں پوری ہوئیں۔

-2 رونے کی دوسری قسم؟

قرآن کریم کی تلاوت کے وقت رونے کی کوشش کرنا بلا شبہ جائز بلکہ مستحسن ہے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں قرآن کریم کی تلاوت کے دوران اگر رونا نہ آئے تو رونے کی کوشش کرو اگر پھر بھی رونا نہ آئے تو اپنے دل کی سختی پر رو دیئے۔

نیز فرمایا تلاوت قرآن کریم کے وقت رونے والے کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غرائب میں یوں ہی مرقوم ہے۔

-3 اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کو یاد کر کے رونا یہ محمود اور ثواب کا کام ہے۔

حدیث شریف میں ہے مَنْ تَذَکَّرَ خَطَایَاہُ وَبَکٰی عَیْنَاہُ رَضِیَ مِنْہُ الْاِلٰہُ جو ایماندار اپنی غلطیوں کو یاد کر کے روئے اور آنسو بہائے اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو جاتا ہے۔

مزید فرمایا جو ایماندار اپنے گناہوں کو یاد کر کے اتنا روئے کہ اس کی پلکیں تر ہو جائیں، اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے پاک فرما دیتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں اس کے

بدن کے بالوں کی مقدار کے برابر توبہ کرنے والوں کا ثواب درج کیا جاتا ہے۔

حکایت: روشن چہرے والا لڑکا؟:

جامع الحکایات میں ہے کہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں یہ واقعہ ظہور پذیر ہوا۔ وہ یوں کہ کوفہ میں ایک فاسق کا انتقال ہو گیا حضرت علی المرتضٰی بھی اس کے جنازے اور تدفین میں شریک ہوئے۔ دفن کے بعد اس کی والدہ روتی ہوئی آئی اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دامن سے لپٹ گئی اور اصرار کرنے لگی کہ میرے بیٹے کی صورت دکھائی جائے جب اس کا شور و غل حد سے بڑھا تو حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبر کھولنے کا حکم دیا۔

جب اس کے چہرہ پر نظر پڑی تو وہ حسن و جمال کا پیکر نظر آیا اس کا چہرہ اتنا منوّر تھا کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں چندھیا جاتیں۔ آپ حیران ہوئے اور لوگوں سے اس کے معمولات کے بارے دریافت فرمایا کسی نے بھی برائی کے علاوہ کوئی اچھائی نہ بتائی۔

جب رات سوئے تو خواب میں سید عالم ﷺ کی زیارت سے شاد کام ہوئے۔ ساتھ ہی اس فاسق کو آپ کی معیت میں نہایت خوبصورت شکل میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، یا علی رضی اللہ تعالیٰ عنک۔ اس کے دونوں رخساروں کا نور ان آنسوؤں کا ہے جب یہ کسی گناہ کا ارتکاب کرتا پھر خشیتِ الٰہی سے اتنے آنسو بہاتا کہ اس کے رخسار تر ہو جاتے اسی رونے کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ نے اسے مغفرت و بخشش سے بہرہ مند کیا ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ٥

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے آنسو؟:

📖 حضرت سیدنا آدم علیہ السلام اپنی لغزش کو یاد کرتے ہوئے ایک طویل عرصہ تک روتے رہے یہاں تک کہ ندامت کے باعث آسمان کی طرف نگاہ بھی نہ کی۔ فرشتے آپ کی زیارت کے طالب ہوئے۔ تو حضرت جبرائیل

علیہ السلام پیام الٰہی لئے حاضر خدمت ہوئے، اور کہا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ذرا آسمان کی طرف نگاہ تو اٹھایئے، نیز آج تک اوپر نظر نہ کرنے کا سبب کیا ہے آپ نے فرمایا میں اس لغزش کے باعث سر اوپر اٹھانے میں شرمندگی محسوس کرتا ہوں!!

ایماندارو! ذرا غور کرو۔ قیامت کے روز گناہوں کے باعث جو حال ہوگا اس کے بارے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں یوں فرماتا ہے نَاكِسُوْا رُؤُسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ قیامت کے دن بندے اپنے رب کے حضور سر جھکائے ہونگے۔

📖 حضرت داؤد علیہ السلام چالیس سال تک اپنی لغزش کے باعث روتے رہے، نیز توبہ کی قبولیت کے بعد بھی اپنا منہ چھپائے رکھتے۔ لوگوں نے آپ کی زیارت پر اصرار کیا تو آپ نے فرمایا میں تو منہ دکھانے کے قابل نہیں: اللہ اللہ!!

(اس کی تفصیل قرآن کریم سورۂ الانبیاء میں بالوضاحت موجود ہے) "مَنْ شَاءَ فَلْيَنْظُرْ"۔ (تابش قصوری)

حکایت: حضرت حسن بصری علیہ الرحمتہ کے آنسو؟:

تذکرۃ الاولیاء میں مذکور ہے کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ ایک مرتبہ اپنے مکان کی چھت پر ذکر الٰہی میں مصروف تھے کہ خشیتِ الٰہی کے غلبہ سے رونا شروع کر دیا۔ اور اس کثرت سے آنسو بہائے کہ چھت سے پانی پرنالے کے راستے نیچے بہنے لگا، کسی شخص کا گلی سے گزر ہوا اس پر پانی کے قطرے پڑے تو وہ پکارا' اور پوچھنے لگا! اللہ کے بندے! یہ تو بتایئے یہ پانی پاک ہے یا پلید؟ جب حضرت حسن بصری علیہ الرحمتہ نے آواز سنی تو جواباً پکارے اللہ کے بندے تم اپنے کپڑوں کو دھوڈالو کیونکہ یہ گنہگار بندے کی آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں کا پانی ہے۔ جب اس شخص

نے آپ کی آواز پہچانی اور اس دردناک کلام کو سنا تو سنتے ہی اس نے ایک نعرہ بلند کیا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب اس نے ہوش سنبھالا تو گھر جا کر ان کپڑوں کو تبرک سمجھ کر اپنے کفن کے لئے محفوظ کر لیا (تاکہ کل قیامت میں مغفرت کا باعث ہوں)

4- عشقِ الٰہی میں رونا:

مخبر صادق نبی مکرم رسول معظم ﷺ فرماتے ہیں مَنْ بَکیٰ بِاشْتِیَاقِ الْمَوْلیٰ فَلَهٗ جَنَّةُ الْمَأْوىٰ. جو ایماندار عشقِ الٰہی میں روئے اس کے لئے جنت الماوی ہے۔

حکایت: حضرت شعیب علیہ السلام اور غلبہ عشقِ الٰہی؟:

بیان کرتے ہیں کہ حضرت شعیب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی ذات والا برکات سے اتنا اشتیاق پیدا ہوا کہ آپ مسلسل دس سال تک روتے رہے یہاں تک کہ آپ کی آنکھیں جاتی رہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے دوبارہ روشنی بحال فرمادی بعدہٗ گیارہ سال تک روتے رہے یہاں تک کہ آنکھوں کی روشنی پھر ختم ہو گئی، اللہ تعالیٰ نے پھر کرم فرمایا اور آنکھیں پہلے کی طرح صحیح و سالم دیکھنے لگیں۔ مگر۔

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

عشقِ الٰہی کا غلبہ مزید تیز ہوا اور اسی طرح گیارہ برس تک زار و قطار روتے ہوئے گزر گئے حتیٰ کہ آنکھوں کی بینائی پھر جواب دے گئی اللہ تعالیٰ نے تیسری بار پھر روشنی عطا فرمادی نیز خطاب فرمایا اے میرے شعیب؟ اگر تم جنت کے طالب اور دوزخ سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو سنیئے تمہیں جنت عطا کی اور دوزخ کو تم پر حرام ٹھہرا لیا اب تو خوش ہو جاؤ۔

آپ نے عرض کیا الٰہی! نہ مجھے جنت کی طلب ہے نہ میں جہنم کے ڈر سے روتا ہوں، میں تو صرف اور صرف تیرے عشق میں مبتلاء ہوں۔ آواز آئی اچھا پھر

روتے رہے اور اپنے عشق کی تکمیل کرتے رہے چنانچہ مزید دس برس تک عشقِ خداوندی میں آنسو بہاتے رہے یہاں تک کہ اپنی آنکھیں اپنے رب کے حضور نثار کر دیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور تمنائے دیدارِ الٰہی؟:

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے جب دیدارِ الٰہی کی تمنا کی رَبِّ اَرِنِیْ، میرے رب مجھے زیارت سے نوازیئے جواب آیا لَنْ تَرٰنِیْ، تم ہرگز نہیں دیکھ سکو گے۔اس کلام کے بعد حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کو کسی نے کبھی مسکراتے نہ دیکھا، البتہ ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے غمی اور خاموشی کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جسے اس کا مالک فرمادے تو مجھے دیکھ نہیں سکتا تو وہ غمناک کیوں نہ رہے،

ایک مرتبہ آپ کوہ طور پر مناجات میں محو تھے کہ ارشاد ہوا میرے کلیم! تم نے بھوکا، پیاسا اور پریشان رہنا کیوں پسند کر لیا ہے؟ آپ کے دل سے ایک ہوک سی بلند ہوئی اور پھر عرض گزار ہوئے!

الٰہی تجھے سب کچھ معلوم ہے، جب تو نے فرمادیا ہے لَنْ تَرٰنِیْ، اسی وقت سے میری بھوک اور پیاس مٹ چکی ہے آرام و سکون ختم ہو گیا ہے،اب میں نے غم کو اپنا مونس و ہمدم بنا لیا ہے ارشاد ہوا اگر تم میرے دیدار کے طالب ہو اور محشر میں میری ملاقات کے تمنائی ہو تو شکم سیری سے پرہیز کرو، قلب و جگر کو پیاسا رکھو آنکھوں کو نمناک اور دل کو ماہئ بے آب کی طرح تڑپتا رہنے دو۔

📖 حضرت یحییٰ علیہ السلام اس قدر، روتے رہے کہ آپ کے رخساروں کا گوشت آنسوؤں کے ساتھ بہہ گیا۔

📖 ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ایک روز نبی کریم ﷺ میرے ہاں جلوہ افروز تھے آپ کا سر اقدس میرے بازو پر تھا اور میں

آپ کے محاسن مبارک سے برکت حاصل کر رہی تھی جب کہ میرے بھائی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قریب بیٹھے تلاوت قرآن کریم میں مصروف تھے۔

جب آپ نے قرآن کریم پڑھنے کی آواز سماعت فرمائی اور اٹھے میں نے اپنا سر آپ کے کندھے مبارک پر رکھا اور لیٹ گئی جب انہوں نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی کَلَّآ اَنَّھُمْ عَنْ رَّبِّھِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۔یقیناً وہ لوگ قیامت کے دن اپنے رب کے دیدار سے محروم رہیں گے، یہ سنتے ہی آپ بے اختیار رونے لگے اور آپ کی آنکھوں سے نکلنے والے مبارک آنسو مجھ پر گرنے لگے۔ میں جلدی سے اٹھی اور آپ کے سرِ اقدس کو سنبھالا، کچھ دیر بعد جب آپ نے سکون پکڑا تو میں نے عرض کیا، کیا آپ جنت کے لئے رو رہے تھے؟ آپ نے فرمایا نہیں میں نے پوچھا کیا دوزخ کا خطرہ محسوس ہوا، آپ نے فرمایا نہیں۔ بلکہ میں تو اپنے خالق و مالک کی ملاقات کے اشتیاق میں رو دیا ہوں۔ اَنَا مُشْتَاقٌ وَبِہٖ اِشْتِیَاقٌ اَنَا مُشْتَاقٌ وَبِہٖ اِشْتِیَاقٌ میں تو اسی کا مشتاق ہوں مجھے اس کا بہت اشتیاق ہے، ان کلمات کو آپ بار بار فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ کے آنسو گرنے لگے۔

📖 بزرگانِ دین فرماتے ہیں سب سے اچھا رونا وہی ہے جو شوقِ الٰہی میں ہو اور سب سے بدتر رونا وہ ہے جو دنیا کے جانے پر روئے۔

📖 حدیث شریف میں ہے دنیا میں خشیتِ الٰہی کے باعث رونے والا قیامت کے دن ہنستا ہوا جنت میں جائیگا۔

📖 قیامت کے دن دوزخیوں کو ایک مقام پر لایا جائیگا اور انہیں حکم ہوگا اب تم جی بھر کر رو لو کیونکہ دارالعمل (دنیا) میں خوفِ الٰہی سے تمہارا کبھی ایک آنسو بھی نہیں ٹپکا تھا، وَلْیَبْکُوْا کَثِیْرًا جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ اب چاہیے کہ خوب روئیں اس کے بدلے جو تم کمائی کرتے رہے ہو۔

ولی کون ؟:-

بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ ولی کون ہے ؟ آپ نے فرمایا وہ شخص ولی اللہ ہے بیداری کے عالم میں خشیتِ الٰہی سے جس کا چہرہ زرد رہے اور خوفِ خدا سے رونے کے سبب اس کی آنکھیں کمزور پڑ گئی ہوں۔ نیز آپ نے فرمایا خلوت میں ذکرِ الٰہی میں مصروف رہنے والا، قیامت کے دن عرشِ الٰہی کے سایۂ میں ہو گا۔ (مشارق الانوار)

📖 مذکورہ بالا حدیث کا یہ حصہ "عَیْنٌ سَھِرَتْ" اور وہ آنکھ جو ذکر الٰہی کے لئے بیدار رہے۔ واضح ہو کہ بیداری بہت بڑی نعمت اور عبادت ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ، ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں بیداری کا یہ عمل اس عظیم جماعت کا معمول ہے جس کے متعلق فرمایا جا رہا ہے وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا یہ وہی لوگ ہیں جو اپنے رب کے لئے سجدوں اور قیاموں میں راتیں گزارتے ہیں ۔

راتیں کر کر رازی روون نیند اکھاندی دھون
فجرے اوگن ہار کہلاون سب تھیں نیویں ہو ہون

📖 اسلام کے ابتدائی ایام میں قیام الیل فرض تھا، بعض ... ام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کے چہرے شب بیداری کے باعث پیلے ... جاتے تھے اور جسمانی ضعف کے باعث معاشی مسائل میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا تھا، ثناءٔ علیہ اللہ تعالیٰ نے کرم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تمہارا رات کو جاگنا باعث تکلیف ہے ہم تمہارے لئے آسانی چاہتے ہیں نہ کہ تنگی، اور اعلان فرما دیا یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ میرے حبیب رات آرام کیا کریں اور دن میں ہماری فرض عبادت کو ادا فرمائیں وَاِنَّ لَکَ فِی النَّھَارِ

سَبْحًا طَوِیْلًاہ بیشک تمہاری دن کی تسبیح ہی کافی ہے اس ارشاد پر آپ کے دل نازک نے محسوس فرمایا کہ رات کی عمدہ تر اور سکون بخش عبادت سے میری امت کو محروم کیا جارہا ہے تو حکم ہوا، میرے حبیب، غم کھانے کی چنداں ضرورت نہیں اگر آپ کا کوئی بھی امت پچھلی رات دو رکعت نفل ادا کرے گا تو وہ تمام جن وانس کی عبادت کے برابر اس کے نامۂ اعمال میں عبادت لکھی جائے گی۔ اسی لئے آپ کا ارشاد ہے کہ رَکْعَتَانِ فِیْ جُوْفِ الَّیْلِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَ لَوْلَاَ اَنْ اَشُقَّ عَلیٰ اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُھُمَاہ دو رکعت نفل پچھلی رات کے وقت ادا کرنا دنیا اور اس میں جو چیزیں بھی موجود ہیں ان تمام سے اچھی ہیں اگر میری امت پر رات کا اٹھنا دشوار نہ ہوتا تو میں ان دو رکعتوں کو فرض قرار دیتا یہیں سے قیام الیل کا حکم منسوخ ہوا، البتہ آپ کی ذات والا برکات کے لئے اس حکم کو مخصوص کر دیا گیا اور فرمایا یَاَیُّھَا الْمُزَّمِلُ قُمِ الَّیْلَ اِلاَّ قَلِیْلاً (الاٰیۃ) آپ تمام رات عبادت میں گزار دیتے یہاں تک کہ پائے اقدس متورم ہو جاتے، چہرہ مبارک زرد پڑ جاتا، کفار نے زبان طعن دراز کر دی، اور کہنے لگے مَا اُنْزِلُ الْقُرْآنُ عَلیٰ ھٰذَا الرَّجُلُ اِلاَّ لِلشَّقَاوَۃِ ہ آپ پر قرآن تو تکلیف کے لئے نازل ہوتا ہے، اس کے جواب میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے یوں فرمایا مَا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰی ہم آپ کی تکلیف کے لئے قرآن کریم نازل نہیں فرماتے۔

📖 ایک دن حضرت جرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور دریافت فرمایا آپ ساری رات کیوں بیدار رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا قُمِ الَّیْلَ کی آیت تو تم خود لے کر آئے تھے جرائیل عرض گزار ہوا اب میں یہ حکم لئے آیا ہوں اِلاَّ قَلِیْلاً نِّصْفَہٗ اَوِانْقُص مِنْہُ قَلِیْلاً اَوْزِدْ عَلَیْہِ ، تھوڑا سا قیام کر لیا کریں، نصف شب یا اس سے بھی کم یا قدرے زائد، پس آپ نے بعد ازیں کبھی

نصف شب کبھی اس سے کم اور بعض اوقات رات کا تیسرا حصہ قیام فرمایا کرتے۔ پھر ارشاد ہوا وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ اور رات کے کسی حصہ میں تہجد نافلہ ادا فرمالیا کریں یہ صرف آپ کے لئے خاص کی جارہی ہے۔ امت کے لئے محض اجازت ہے۔ پڑھیں گے تو ثواب پائیں گے نہ پڑھیں تو کوئی مواخذہ نہیں ہوگا۔ اگر آپ اپنی امت کی شفاعت کے لئے حریص ہیں تو اس نماز کی محنت گوارا فرمالیں پھر اس کا ثمرہ ہم یوں عطا فرمائیں گے عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ بہت جلد ہم آپ کو مقامِ محمود سے شادکام فرمائیں گے۔

مقامِ محمود کیا ہے؟:

بعض نے کہا مقامِ محمود سے مراد شفاعت ہے۔

بعض نے کہا مقامِ محمود فردوس اعلیٰ میں ایک مقام کا نام ہے جیسے دنیا کے مقابلے میں بہشت محمود ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ روز محشر جیسے جیسے مقام بدلتے جائیں گے ایک کے مقابلہ میں دوسرا مقامِ محمود کہلاتا جائیگا یہاں تک کہ ساتویں کے مقابلہ میں آٹھوں مقامِ محمود کہلائے گا، (واللہ تعالیٰ اعلم)

بعض کہتے ہیں مقامِ محمود دارالجلال میں ایک مقام ہے جو سید عالم نبی مکرم ﷺ ہی کے لئے مخصوص ہے۔

تہجّد کیا ہے؟:

هُوَ الْقِيَامُ بَعْدَ النَّوْمِ وہ ایسا قیام یعنی نماز ہے جو رات کو سونے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ اس لئے بعض صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ ساری رات نوافل ادا کرنے والے کو نوافل کا ثواب ملے گا مگر تہجد کا ثواب نہیں پائے گا بناءً علیہ اگر کسی نے تہجد پڑھنے کی قسم کھائی اور وہ ساری رات نوافل ادا کرتا رہا ہے اس کی قسم پوری نہیں ہوگی

کیونکہ اس نے نیند کے بعد بیدار ہو کر تہجد کی نماز ادا نہیں کی۔

مترجم غفرلہٗ عرض گزار ہے بعض اکابر اسلام چالیس چالیس سال مسلسل ساری ساری رات جاگتے ہوئے مصروف عبادت رہے حالانکہ وہ محبوب رب کریم ﷺ کی ایک ایک ادا پر عمل پیرا رہے اگر ان کے نزدیک تمام رات جاگ کر عبادت کرنے میں تہجد کا باوجود نیت ثواب نہ ملتا تو وہ یقیناً امت مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء کی رہنمائی فرماتے ہوئے آگاہ فرماتے خصوصاً حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی زندگی کے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے نماز فجر باجماعت ادا فرماتے رہے کیا یہ تصور بھی کیا جا سکتا ہے انہوں نے چالیس سالہ راتیں بلا تہجد گزار دیں جب کہ وہ جاگتے بھی رہے۔ پس دل گواہی دیتا ہے جب رات کا پچھلا پہر آتا تو یہ حضرات نماز تہجد کی بھی نیت فرما لیا کرتے ہونگے کیونکہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ایسے ہی مقبولانِ بارگاہ کے لئے ارشاد حق تعالیٰ ہے۔ لہٰذا تمام رات عبادت نفلی میں تہجد کے نفل بھی شامل ہونگے اگرچہ عبادت گزار ایک لمحہ کے لئے بھی نہ سوئے (تابش قصوری)

فضائل تہجدّ؟:

نماز تہجد کے بہت زیادہ فضائل ہیں رسول کریم ﷺ پر تو نماز تہجدّ فرض قرار دی گئی دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ ادا کرتے رہیں۔ آمین!

نماز تہجد کی ادائیگی کا بہترین وقت نصف شب ہے، حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں، عرض کیا رات کی عبادت کے لئے سب سے اعلیٰ اور تجھے پسندیدہ کونسا وقت ہے ارشاد ہوا مجھے نصف شب کی عبادت زیادہ پسند ہے۔ اس

وقت دو رکعت عبادت تمام جہاں سے زیادہ محبوب ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ قبر میں بھی تمہاری التجا قبول ہو تو نصف شب کی عبادت پر دوام اختیار کرو۔

اجر عظیم :

نبی کریم ﷺ نے فرمایا لِلْمُتَهَجِّدِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ اَجْرٌ عَظِيْمٌ نماز تہجد ادا کرنے والوں کے لئے اجر عظیم ہے۔

- سید عالم ﷺ فرماتے ہیں وہ کتنی اچھی زندگی ہے جو شب بیداری میں بسر ہو۔
- نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا انسان کی زندگی آدھی رات اور آدھے دن جیسی ہے لہٰذا تمہیں چاہیے کہ آدھی زندگی رات کے سونے میں بسر نہ کرو۔
- نیز ایک روز آپ نے اپنے کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا قُمِ لَيْلَ وَلَوْ بِقَدْرِ حَلْبَةِ شَاةٍ ہ شب بیداری کیا کرو اگرچہ بکری کے دودھ دوہنے کے وقت کے برابر ہو۔
- مستحب یہ ہے کہ رات کا 1/4 حصہ گزر جائے تو جاگیں البتہ جو سستی اور کاہلی کا شکار ہوں انہیں کم از کم اتنا وقت تو ضرور جاگنا چاہیے جتنے وقت میں بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے۔ اتنی دیر کا قیام بھی شب بیداری کے اجر کا سبب بن جاتا ہے۔
- حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے انسان کو کم از کم رات جاگ کر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ایک بار ہی ذکر کر لینا چاہیے رات کے وقت اتنا ذکر کرنے والے کے نامۂ اعمال میں بیس ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور

اتنے ہی گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں لھذا یہ آدمی صبح تک سونے والے سے بہت ہی اچھا ہے۔

📖 قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلاً اِنَّكَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَائِمًا يَحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ يَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَايَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُوْلُوا الْاَلْبَابِ ہ

براق پر سوار؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن شب بیداری کرنے والوں کی سواریاں بُراق ہونگے اور ان کی رنگت یاقوت سرخ کی مانند ہوگی محشری پوچھیں گے الٰہی یہ کون لوگ ہیں حکم ہوگا یہی وہ ہیں جو راتوں کو نیند چھوڑ کر میری عبادت میں مصروف رہتے تھے جبکہ تم لوگ سوتے تھے۔ وَهُمْ اَحِبَّائِي وَهُمْ اَحِبَّائِي یہ میرے محبوب ہیں یہ میرے محبوب ہیں۔

📖 شب بیدار عبادت گزار سونے والوں میں ایسے ہے جیسے مردوں میں زندہ جسے اللہ تعالیٰ نماز تہجد کے لئے بیداری کی سعادت سے نوازے اسے کم از کم چار رکعت تہجد ادا کرنی چاہیے۔ زیادہ سے زیادہ تہجد کی بارہ رکعات ہیں البتہ جسے جاگنے کی سعادت نصیب ہو اسے چاہیے دو رکعت تحیۃ الوضو اور دو رکعت بطور شکرانہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ بارہ رکعات تہجد ادا کرے پہلی رکعت میں بعد از سورۂ فاتحہ آیۃ الکرسی خالدون تک اور دوسری رکعت میں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ آخر سورۃ تک پڑھے بعد چھ سلاموں کے ساتھ بارہ رکعات پر تہجد تمام کرے۔

📖 حدیث شریف میں ہے مَنْ صَلّٰی صَلٰوةَ التَّهَجُّدِ اَنَا ضَامِنٌ بِالْجَنَّةِ محسن اعظم نبی مکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص تہجد گزار ہوگا جنت کے لئے اس کا

میں ضامن ہوں (خلاصۃ الاخبار)

اول الذکر حدیث کا یہ حصہ فی سبیل اللہ جو جہاد کے لئے راہ خدا میں بیدار رہتے ہیں، اسے اس لئے مقیّد کیا گیا کہ جو شخص اسلام کی عزت و حرمت کے لئے بھی نہیں جاگتا اس کا جاگنا اور سونا برابر ہے۔ اسے یوں سمجھا جائے جیسے مشائخ کرام فرماتے ہیں مَنْ لَمْ یَکُنْ لِلْوِصَالِ اَھْلٌ فَکُلُ اِحْسَانِہٖ ذُنُوْبٌ جو شخص وصالِ حق کے قابل نہیں اس کی ہر ایک نیکی گناہ ہے۔ اسی طرح ہے جو کام رضائے خداوندی کے لئے نہ ہو وہ تو اڑتی ہوئی خاک ہے۔

شب بیداری کی قسمیں؟:

شب بیداری کی آٹھ قسمیں ہیں۔

1- اللہ تعالیٰ کے اوصاف میں ہے کہ نہ وہ سوتا ہے اور نہ اسے اونگھ آتی ہے۔ جب بندۂ خدا بیداری کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس وصف کا مظہر بننے کی کوشش کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے لَا تَأْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ، بناءً علیہ اخلاق الٰہیہ کے ساتھ مشابہت کرنے والے کو بے حد و عد ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے مَنْ تَمَسَّكَ بِخُلُقٍ مِنْ اَخْلَاقِ اللّٰہِ فَھُوْ اٰمِنَ الْاٰمِنِیْنَ وَلَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ہ دوسری روایت میں ہے اَجْرٌ کَثِیْرٌ. جو اللہ تعالیٰ کے اخلاق میں سے کوئی بات اختیار کرے وہ مخلوقات کے ہر شرّ سے مامون و محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اسے بکثرت ثواب سے نوازتا ہے۔

2- نماز کے لئے بیدار ہونا: حدیث شریف میں ہے اندھیری رات کی دو رکعت نماز روزِ روشن کی سات سو رکعات ادا کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔ ہاں نمازِ فرض کا اندھیرے میں ادا کرنا مکروہ ہے۔ البتہ نوافل اندھیرے میں ادا کئے

جاسکتے ہیں بلکہ مستحب قرار دیا گیا ہے۔

3- ذکرِ خدا کے لئے بیدار ہونا: حدیث شریف میں ہے مَنْ ذَکَرَ اللّٰهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فِيْ سَوَادِ الَّيْلِ نَوَّرَا للّٰهُ قَلْبَهٗ وَ قَبْرَهٗ یعنی جو شخص اندھیری رات میں اللہ تعالیٰ کے ذکر میں محو رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل اور قبر کو منوّر فرمادیتا ہے۔

4- تلاوت قرآن کریم کے لئے شب بیداری: یہ بھی سعادت عظمیٰ سے کم نہیں۔ حدیث شریف میں ہے مَنِ اسْتَظْهَرَ الْقُرْآنَ فِيْ سَوادِ الَّيْلِ نُوْدِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِثَلٰثَةِ نِدَاءٍ يَاوَلِيَّ اللّٰهِ، يَاْ اَهْلَ اللّٰهِ يَا مُجَاهِدَ اللّٰهِ ہ جو شخص اندھیری رات میں قرآن کریم کی تلاوت میں مصروف رہتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے تین القاب سے پکارا جائیگا یاولی اللہ، اے اللہ کے دوست، یااھل اللہ، اے اللہ کے محبوب یا مجاہد اللہ، اے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے۔

5- حصول علم کے لئے شب بیداری کرنا طالب علم کے لئے اس کی جزا کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو طالب علم سبق یاد کرنے کے لئے رات بھر سبق کا تکرار کرتا رہتا ہے۔ اسے ایک ایک حرف کے بدلے حاجی اور نمازی کا ثواب ملتا ہے۔

6- حج کعبہ و زیارتِ مصطفےٰ ﷺ کے لئے رات بھر سفر کرنا یہ بھی عظیم سعادت ہے۔ حدیث قدسی ہے کہ رب العلمین نے فرمایا یَا اَحْمَدُ بَشِرِ الْمَشَائِيْنَ فِيْ ظُلَمِ الَّيْلِ اِلٰى بَيْتِيْ فَاِنِّيْ لَهُمْ قَائِدٌ اِلٰى الْجَنَّةِ ہ میرے حبیب ﷺ میرے جوبندے اندھیری شب میں میرے گھر کا سفر اختیار کرتے ہیں انہیں آپ بشارت دیجئے کہ میں انہیں از خود جنّت کی طرف لے

جانے والا ہوں۔ (ظاہر ہے جو بیت اللہ شریف کی زیارت سے بہرہ مند ہوگا وہ ایماندار یقیناً مدینہ طیبہ کا قصد کر کے بارگاہِ مصطفےٰ ﷺ کی حاضری کا شرف بھی پائے گا) (تابش قصوری)

7- کفار کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے شب بیداری بھی عمدہ ترین حسنات میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو مجاہدین کے لئے قسم بھی فرمائی ہے فَالْمُغِيْرَاتِ صُبْحًاہ قسم ہے مجھے ان مجاہدین کی جو رات کو سفر کرتے ہوئے صبح کے وقت کافروں پر حملہ آور ہوتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے جو مجاہد گھر سے جہاد کے لئے روانہ ہوتا ہے اس کے ایک ایک قدم پر ایک ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔

8- حق زوجیت کی ادائیگی کے لئے شب بیداری بھی شامل عبادت ہے۔ حدیث شریف میں ہے جو خاوند اپنی بیوی کے لئے گھڑی بھر رات کو جاگا گویا کہ اس نے شبِ قدر کی عبادت کے مطابق ثواب پایا۔

برائی کے لئے شب بیداری کی اقسام ؟:

واضح ہو کہ حقیقی شب بیداری تو عبادت، ریاضت، مجاہدۂ نفس اور خالقِ حقیقی کی رضا و خوشنودی کا ہی نام ہے۔ مگر بشری طبائع میں شر کی رغبت خیر سے قدرے زائد پائی جاتی ہے۔ بشر خیر کے لئے کم اور شر کے لئے مصائب و آلام کی بھی پرواہ نہیں کرتا، بناءً علیہ شر برائی اور معصیت کے لئے بھی شب بیداری کی کئی قسمیں ہیں۔

1- زنا، شراب نوشی اور چوری وغیرہ کے لئے جاگنا، ان میں کسی بھی فعل کے لئے شب بیداری موجب عذاب ہے۔

حدیث شریف میں ہے افسوس! اس شخص پر جو رات کو معصیت کے لئے جاگتا ہے۔ اس سے ہر ایک مسلمان (مرد، عورت، چھوٹے، بڑے) کو بچنا چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کے لئے ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیے) کیونکہ عبادت کے لئے شب بیداری محبتِ الٰہی کی نشانی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے نبی کریم ﷺ سے محبتِ الٰہی کی نشانی کے بارے عرض کیا تو فرمایا سَهَرُ اللَّيَالِيْ وَ اِرْسَالُ الْاٰلِيْ رات کو جاگنا اور آنسو بہانا، یہی محبتِ الٰہی کی نشانی ہے۔

اَلْاٰلِيْ جَمْعُ اللُّؤْلُوْ وَهِيَ كِنَايَةٌ عَنِ الدَّمْعِ ، یہ لؤلؤ کی جمع ہے جس کے معنی موتی ہیں۔ اسے کنایۃً آنسوؤں کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ نیز اہل علم فرماتے ہیں ۔

عَجَبٌ لِلْمُحِبِّ كَيْفَ يَنَامُ
كُلُّ نَوْمٍ عَلَى الْمُحِبِّ حَرَامُ

اس محب کے لئے بڑا تعجب ہے جو مزے سے سو رہا ہے۔ (کیسے سو رہا ہے) حالانکہ ہر قسم کی نیند محب کے لئے حرام ہے۔

حضرت شیخ حمید الدین ہند گی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں ۔

عجب از دوستی کہ خواب کند
خواب از دوستان شد حرام

اس دوستی پر بڑا تعجب جس میں نیند آجاتی ہے حالانکہ نیند تو دوستوں پر حرام قرار دی گئی ہے۔

شعر

رات پوے تے بے درداں نوں نیند پیاری آوے
تے درد منداں نوں یاد سجن دی ستیاں آن جگاوے
سچے عشق جہناں دے دل وچ چلنگ چواتی لائی
چین آرام، حرام اونہاں نوں جگ دی خوشی بھلائی

کر کر یاد سجن نوں رووں لوں لوں جب سمائی
سنن کلام سدا دلبردا اوہ طالب شیدائی

(تفسیر نبوی از مولانا نبی بخش حلوائی علیہ الرحمتہ)

📖 جو نیک بخت اپنے لئے شب بیداری کو آسان بنانا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ کم کھائے کم پیئے اور دن کے وقت مناسب کام کرے تاکہ رات کو تھکاوٹ محسوس نہ ہو۔

آیاتِ فردوس؟:

آیاتِ فردوس سورۂ کہف کی آخری تین آیتوں کو کہا جاتا ہے۔ جو شخص ان آیات کو پڑھ کر یوں دعا مانگے الٰہی بحرمتِ آیاتِ فردوس مجھے رات کو فلاں حصے میں بیدار کردیجئے، تو اللہ تعالیٰ کے کرم سے وہ اسی وقت بیدار ہوجایا کرے گا۔

📖 مذکورہ الصدر حدیث میں عَیْنٌ غُضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰہِ ہ یعنی تیسری قسم کی وہ آنکھ ہے جو ان اشیاء کے دیکھنے سے بند رہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے دیکھنا حرام ٹھہرایا ہے۔

📖 اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر اپنے حبیب کریم ﷺ سے ارشاد فرمایا۔ قُلْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ، فرمادیجئے ایمانداروں کو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں،

پھر خواتین اسلامیہ کے لئے ارشاد ہوا۔ قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِ ھِنَّ میرے حبیب ﷺ! آپ فرمادیجئے ایماندار عورتوں کو اپنی نگاہیں ہمیشہ نیچی رکھیں، یعنی کسی بھی غیر محرم کی طرف نگاہ نہ کریں۔

📖 حدیث شریف میں ہے مَنْ نَظَرَ اِلٰی اِمْرَۃٍ اَجْنَبِیَۃٍ صُبَّ فِیْ عَیْنِہِ الْاٰنُكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ہ جو بھی کوئی شخص غیر عورت کو دیکھے گا قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں سیسہ ڈالا جائے گا۔

📖 حدیث شریف میں ہے اَلنَّظْرُ بِالشَّهْوَةِ سَهْمٌ مَّسْمُوْمَةٌ مِّنْ سِهَامِ الْاِبْلِيْسِ بنظر شہوت دیکھنا شیطان کے انتہائی زہر آلودہ تیروں میں سے تیر ہے۔ شہوت کی شرط سے معلوم ہوا کہ بلا شہوت دیکھا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں مگر بلا شہوت بار بار دیکھنا بھی قطعاً جائز نہیں کیونکہ یہ نظر شہوت کی طرف مشیر ہو گی (تابش قصوری)

📖 حدیث شریف میں ہے۔ مَنْ غَضَّ بَصَرَهٗ عَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ ہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی حرام فرمودہ اشیاء سے اپنی نگاہ بند رکھی اس پر دوزخ کی آگ حرام ہوئی۔

📖 اولیاء کرام فرماتے ہیں۔ اَلْعَيْنُ عَيْنُ الْمَعَاصِيْ، آنکھ تو گناہوں کا سر چشمہ ہے۔

جس طرح چشمے کے پانی سے گھاس وغیرہ پیدا ہوتی ہے اسی طرح آنکھ سے گناہوں کی جڑی بوٹیاں نمودار ہوتی ہیں۔

تانک جھانک برائی کی جڑ ہے:

اَلنَّظْرُ اَسَاسُ الذُّنُوْبِ ہ اگر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام گندم کی طرف نظر نہ اٹھاتے تو ہرگز اس کی طرف رغبت نہ رکھتے فَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ہ پھر ان سے لغزش واقع نہ ہوتی، اسی طرح حضرت داؤد علیہ السلام اوریا کی بیوی کی طرف نظر نہ اٹھاتے تو چالیس سال تک گریہ زاری نہ کرتے۔ اگر حضرت ابو شحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لڑکی کی طرف نظر نہ اٹھاتے تو کوڑے کھا کر جان نہ دیتے۔

محارم کی قسمیں؟:

محارم کی متعدد قسمیں ہیں۔ بیگانی عورت، اسے بتمامہ دیکھنا حرام ہے۔ قرابت اور رشتہ دار عورتیں، ماں، بہن، بیٹی وغیرہ ان کے ستر کو دیکھنا حرام ہے۔

حدیث شریف میں ہے زیر ناف دیکھنے یاد کھانے والے کی اس جگہ کو دوزخ کی آگ سے کاٹا جائیگا، نابالغ عورتوں کو بنظر شہوت دیکھنا حرام ہے۔

📖 حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسالہ میں رقم فرمایا ہے، سونا چاندی متاعِ دنیا کو حرص و لالچ سے دیکھنا حرام ہے۔ نبی کریم ﷺ سے کسی نے دریافت کیا، مَاالنَّجَاۃُ نجات کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اِحْفَظْ عَيْنَيْكَ اپنی آنکھ کی حفاظت کرو ایک اور شخص نے عرض کیا مجھے اپنی زوجہ پر اطمینان نہیں آپ نے فرمایا دوسرے کی عورت کو مت دیکھ کسی عورت کو جائز نہیں کہ اپنی لونڈی کو ناف سے زانو تک دکھائے اور اسی طرح مرد کے لئے بھی جائز نہیں کہ اپنی لونڈی کو ناف سے زانو تک دکھائے۔

📖 حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمتہ سے پوچھا حیوانات کے مقام غلیظہ کی طرف نظر کرنا کیسا ہے انہوں نے فرمایا بنظر شہوت دیکھنا حرام ہے۔

ندائے الٰہی؟:

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جب بندہ نامحرم کی طرف دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے تو کسے دیکھ رہا ہے حالانکہ میں تیری طرف دیکھتا ہوں۔ فقہاء کرام فرماتے ہیں محارم سے نظر چرانا فرض ہے۔ ارشاد خداوندی ہے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذَالِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ، میرے حبیب ﷺ آپ ایمانداروں کو فرمائیے کہ وہ اپنی نگاہوں اور شرمگاہ کی حفاظت کریں یہی ان کے لئے پاکیزگی کی بات ہے۔ بیشک اللہ جو کچھ وہ عمل کرتے ہیں خبر رکھتا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں ہے کہ قل کے بعد یَا مُحَمَّدُ محذوف ہے۔ اور جہاں جہاں بھی کلمۂ قُلْ آیا ہے وہاں آپ ﷺ کی ذات والا برکات ہی مراد ہے۔ مثلاً قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ، قُلْ یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ، لیکن احکام کا معاملہ اس کے برعکس ہے مثلاً اَقِیْمُوْا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ لیکن بعض مفسرین کرام فرماتے ہیں امر بواسطہ ہو یا بلا

واسطہ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا، کیونکہ اعلانِ الٰہی ہے وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ میرے حبیب تمہیں جو کچھ عطا کریں اس پر مضبوطی سے عمل کرو اور آپ نے فرمایا مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ جس نے میری اطاعت کی یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ بعض کے نزدیک فرق ہے احکام بواسطہ غضب پر دلالت کرتے ہیں۔

📖 قاعدہ ہے جس پر کوئی ناراض ہوتا ہے اسے دوسرے کے ذریعے پیغام پہنچایا جاتا ہے، بعض کہتے ہیں کہ نفاذ احکام کے واسطہ سے اس میں آپ کی عظمت و رفعتِ شان کا اظہار مقصود ہے یعنی آپ میری مخلوق خصوصاً ایمانداروں کو جو بھی حکم دیں وہ بعینہٖ میرا حکم ہے جو تسلیم نہ کرے وہ مستحق عذاب نار ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ آپ کے واسطہ سے حکم دینا یہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی کرمنوازی ہے اس میں اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ کی رحمت کا اظہار ہوتا ہے کہ آپ ایمانداروں کو سمجھائیں کہ آپ کا سمجھانا مؤثر ہو گا۔ اور اس پر وہ عمل پیرا ہونگے بصورت دیگر وہ تمہارے سامنے شرمندہ ہونگے اس لئے کہ اگر میں حکم دوں وہ عمل نہ کریں تو میرے سامنے شرمندگی اٹھائیں گے۔

نکتہ:

لِلْمُؤْمِنِیْنَ فرمایا لِبَنِیْ آدَمَ نہ فرمایا اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ کفار کو یہاں مخاطب نہیں کیا گیا کیونکہ انہیں تو پیدا ہی دوزخ کے لئے کیا گیا ہے۔ چاہے وہ گناہ کے مرتکب ہوں یا نہ لیکن ایماندارو تم تو جنتی ہو تمہیں ایسے افعال زیب نہیں دیتے جو تمہارے لئے جہنم کا باعث ہوں، لہٰذا تمہیں ہر قسم کے محارم سے بچنا چاہیے۔ کیونکہ تمہارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے مَنْ نَظَرَ نَظْرَةً وَاحِدَةً مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ عُذِّبَ فِی النَّارِ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا محارم پر ایک نگاہ ڈالنے والا چالیس سال تک عذاب میں مبتلاء رہے گا۔ امام رازی بھی تفسیر میں ایسے ہی رقم فرماتے ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ نے غُضُّوا مِنْ اَبْصَارِھِمْ فرمایا۔ بعض مفسرین کہتے ہیں یہاں مِنْ زائد ہے لھذا مفہوم کچھ

یوں ہو گا۔ کہ میرے حبیب ﷺ آپ فرما دیجئے، ایماندار اپنی آنکھیں چھپائیں، بعض نے کہا مِنْ تَبعِیضِیَة ہے تو پھر کلام یوں ہو گا یَغُضُّوامِنْ بَعضِ الْمَحَلِ اَبْصَارِهُمْ یعنی جنہیں دیکھنے سے منع کیا گیا ان سے اپنی آنکھ بچائیں' کہتے ہیں اگر اس آیت میں من کا حرف نہ آتا تو حکم یہ بنتا کہ تمام جہان والوں سے اپنی آنکھوں کو محفوظ رکھیں کسی کی طرف نہ دیکھیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ اس آیت میں نظر کو مقدم اور فروج کو مؤخر کیا، جو اس طرف مشیر ہے کہ اصل معاصی آنکھ ہے۔ یا اس لئے کہ آنکھ اوپر اور شرمگاہ نیچے ہے پس اوپر سے نیچے آنا بہتر ہے نیچے سے اوپر جانے کی نسبت، جیسے اللہ تعالیٰ نے آسمان کو زمین پر مقدم رکھا حالانکہ تخلیق میں زمین مقدم ہے۔ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، لہذا اپنی شرمگاہوں کی حفاظت زنا، دکھانے اور چھونے سے کریں۔

📖 حدیث شریف میں ہے جو کوئی اپنی شرمگاہ کسی کو دکھاتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔

📖 پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ذٰلِكَ اَزْكٰی لَهُمْ یہ تمہارے لئے بہت عمدہ پاکیزگی، اگر تم دنیا میں پاک رہو گے تو آخرت میں تمہیں کسی قسم کا کوئی غم اور فکر کوئی خوف وخطرہ نہیں ہو گا۔

📖 حدیث شریف میں ہے مَنْ ضَمَنَ لِیْ مَا بَیْنَ لِحْیَتَیْهِ وَ بَیْنَ رِجْلَیْهِ ضَمَنْتُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ، جو مجھے اس پر ضمانت دے کہ اس کے منہ اور ٹانگوں کے درمیان میں جو کچھ ہے اس کی حفاظت کریگا میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں (یعنی زبان اور شرمگاہ کو غلط کہنے اور غلط کرنے سے بچا رکھے گا)

📖 نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ، بیشک اللہ تعالیٰ خبیر ہے، بصیر اور خبیر معنیً ایک دوسرے کے قریب ہیں۔ بعض نے کہا خبیر خاص ہے اور بصیر مشترک ہے بعض کہتے ہیں خبیر ظاہری اور بصیر باطنی چیزوں کے دیکھنے والے

کو کہتے ہیں۔ حضرت شیخ حمید الدین حاکم بندگی علیہ الرحمتہ اوصافِ الٰہیہ میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ۔

بَصِیْر است حبّہ را تحت الثرٰی بیند
خبیر است مرؤر اُپیدا است مغز استخوانِ بق
علیم است اندک و بسیار داند ظاہر و باطن
سمیع امت بشنو درآز مور ودمِ طوق

وہ ایسا بَصِیْر ہے کہ زمین کی انتہائی گہرائی میں جو دانہ چھپا ہوا ہے اسے بھی دیکھتا ہے۔ وہ ایسا خبیر ہے کہ مچھر کی ہڈی کے مغز کو بھی جانتا ہے۔ وہ ایسا علیم ہے کہ کم و بیش، ظاہر و باطن کو جاننے والا ہے۔ اور ایسا سننے والا ہے کہ چیونٹی کے دل کا راز اور طوق کی سانس کو بھی سنتا ہے۔

📖 نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا بِمَا یَصْنَعُوْن، لغوی طور پر فاعل اور صانع میں کوئی فرق نہیں البتہ معانی میں فرق ہے فاعل صانع سے عام ہے اس لئے کہ فعل ضرب کو اور صنع تراشنے کو کہتے ہیں نتیجہ یہ حاصل ہوا کہ جو کچھ بھی تم کرتے رہتے ہو ظاہراً یا باطناً وہ سبھی کو دیکھتا، جانتا اور سنتا ہے۔ تاہم تمہیں اس وقت معلوم ہو گا جب روز قیامت نامۂ اعمال تمہارے ہاتھ ہو گا، اور دنیا میں جو کچھ بھی کیا ہو گا بغیر کسی کمی بیشی کے سامنے ہو گا۔ پھر تم تعجب سے کہو گے وَمَا بِھٰذَا الْکِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَۃً وَّلَا کَبِیْرَۃً اِلَّآ اَحْصَاھَا یہ کیسی کتاب ہے اس میں تو سبھی چھوٹی بڑی باتیں شامل ہیں۔

جلسہ 8

قیامت کا دن؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضی اللہ عنہ عَنْ حَضْرَۃِ الرِسَالۃ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ قَالَ یُحَاسَبُ ابْنُ آدَمَ بِکُلِّ نِعْمَۃٍ اَنْعَمَھَا اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَیُسأَلُ عَنْ شُکْرِھَا غَیْرَ اَرْبَعَۃِ اَشْیَاءٍ خُزٌ یَّا کُلُہٗ وَمَا قَرَّاحٌ یَشْرَبُہٗ وَثَوبٌ یُوَارِیْ عَوْرَتَہٗ وَ بَیْتٌ یَسْکُنُہٗ فِی الحَرِّ وَ الْبَرْدِ فَمَا اُعْطِیَ فَضْلاً عَنْ ھٰذِہٖ حُوْسِبَ عَلَیْہِ وَیُسْئَلُ عَنْ شُکْرِہٖ ھٰذَا فِی الْمِصَابِیْحِ ہ

حضرت سیدنا عمر ابن الخطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، انسان کا ہر نعمت کے سلسلہ میں حساب ہو گا جو اس پر اللہ تعالیٰ نے انعام کی، اور شکر کی ادائیگی کے سوا ہر ایک چیز کے بارے دریافت کیا جائے گا۔ البتہ چار چیزوں کے بارے میں سوال نہیں کیا جائیگا، روٹی، پانی، کپڑا، اور مکان جن کو بوقت ضرورت استعمال کیا گیا۔ اور جو بلا ضرورت صرف کیا گیا اس کا حساب ہو گا۔

📖 جس شخصیت نے یہ حدیث بیان کی ہے۔ وہ صاحب وجاہت ہیں (المصابیح) جن کی شان و عظمت کے اظہار کے لئے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اِنَّ الشَّیْطَانَ لَیَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ، بیشک شیطان حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سائے سے بھی بھاگ جاتا ہے۔

یحاسب، حساب ہو گا؟:

حدیث شریف کے اس کلمہ کی مزید وضاحت کے لئے قرآن پاک کی طرف آتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنْ تُبْدُوا مَافِی اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبُکُمْ بِہِ اللّٰہُ، تم اپنے دلوں میں کچھ پوشیدہ رکھو یا ظاہر کرو اللہ تعالیٰ ہر بات کا حساب لے گا،

📖 حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو بلا حساب و کتاب جنّت عطا فرمائے گا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ قِیْلَ مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْنَ لَایَتَفَاوَلُوْنَ وَلاَ یَتَطَیَّرُوْنَ وَلاَ یَتَکَتُّوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ہ میرے ستر ہزار امتی بلا حساب و کتاب جنت میں جائیں گے۔ صحابہ کرام عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ وہ کون خوش قسمت ہونگے؟ آپ نے فرمایا جو نہ فال لیتے ہوں نہ شگون نہ داغ ڈلواتے ہوں بلکہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہوں۔ مسلمانوں کو چاہیے ایسے اوصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ، بیشک توکل کرنے والے اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔

رکھ توکل پنچھی اُڈ دے چلے بنھ قطاراں
روزی دا اوہ فکر نہ کر دے ویکھ اللہ دیاں کاراں
پانی دیندیاں باغاں تائیں اکثر سو کا آوے
آس ربّ دی رُکھ جنگل دے رہن ہمیشہ ساوے

📖 حدیث شریف، مَنْ تَوَکَّلَ عَلَیْہِ کَفَاہُ، جس نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

📖 بعض لوگوں کا حساب آسان ترین ہو گا فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَسِیْرًا، جن کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں ہو گا ان کا حساب

نہایت آسان ہوگا۔

حساب کے آسان ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ شادو خرم جنت کی طرف روانہ ہونگے۔ اس بات پر یہ آیۃ کریمہ دلیل ہے، وَيَنقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا وہ اپنے مقام (جنت) پر بڑے سرور سے جائیں گے۔ ان سے دریافت کیا جائیگا لِاَیِّ شَیْءٍ خَلَقْتُكَ تمہیں کس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا تھا، وہ عرض گزار ہونگے لِطَاعَتِكَ اِلٰہی تیری عبادت کے لئے پیدا کئے گئے، حکم ہوگا اَصْطَفَیْتُكَ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ مِنْ اَیِّ بَابٍ شِئْتَہٗ میں نے تجھے پسند کیا اب تم جس دروازے سے چاہے جنت میں چلے جاؤ۔

تین باتوں کا حساب؟:

بعض لوگوں سے تین باتیں پوچھی جائیں گی (1) تو نے دنیا میں کیا کیا؟ عرض گزار ہوگا الٰہی میں تیرے احکام بجالایا (2) پھر کہا جائیگا تو کیا کھاتا رہا، عرض کرے گا الٰہی جو تو نے عطا فرمایا، (3) پھر سوال ہوگا تو نے کیا پہنا، بندہ عرض کرے گا الٰہی جو کچھ تو نے پہنایا، بعدہٗ اسے جنت میں داخل ہو جانے کا حکم ہوگا!

حکایت: صاحبِ فقر کا اعزاز؟:

شمائل میں درج ہے کہ حشر کے دن ایک ایسے شخص کو بڑے اعزاز واکرام سے لایا جائیگا جو دنیا میں گلی گلی، بازار بازار بھیک مانگ کر گزر اوقات کرتا رہا، اس کی وہاں یہ کیفیت ہوگی، نہایت خوبصورت کمبل لئے سر پر ریشمی ٹوپی سجائے، زنبیل بغل میں دبائے اور لاٹھی ہاتھ میں تھامے ہوگا۔

محشریوں کو حکم ہوگا تمام لوگ اس کا استقبال کریں اور فرشتوں کو حکم ہوگا

اسے کرسیٔ الٰہی کے سامنے بڑی عزت سے لایا جائے، جب وہ رب العزت کے حضور لایا جائیگا تو حکم ہوگا! اے فقیر میں نے تجھے دنیوی نعمتوں سے دور رکھا تو نے پھر بھی میری عبادت کا حق ادا کیا میں تجھ پر خوش ہوں اب تو بتا کیا تو بھی مجھ پر خوش ہے؟ وہ یہ سنتے ہی سجدے میں گر پڑے گا اور عرض گزار ہوگا، میرے خالق میرے معبود، مجھے تو تیری رضا مطلوب ہے، بندہ عرض گزار ہوگا الٰہی! تو خوب جانتا ہے میں اپنا پیٹ مانگ کر بھرتا رہا، حکم ہوگا، جایئے جنت میں مزے اڑایئے وہ اسی طرح کھڑا رہے گا، رب تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے تو جنت میں کیوں نہیں جاتا وہ گزارش کرے گا الٰہی مجھے اکیلے جاتے ہوئے شرم آتی ہے، یا اللہ کرم فرماتے ہوئے ان لوگوں کو بھی میرے ساتھ جنت میں جانے کی اجازت ہو جو مجھے، روٹی، کپڑا اور پانی دیتے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ ان تمام کو اپنے ساتھ جنت میں لے جاؤ جنھوں نے ایک قطرہ تک پانی کا دیا ہے، میں نے تیری سفارش ان کے حق میں قبول فرمائی۔ فقیر براق پر سوار ہوگا، اس کی پُر نور چادر روشن ہوگی، وہ میدان حشر میں اپنے دینے والوں کو تلاش کر کے جنت میں لے جائیگا۔

📖 حدیث شریف میں ہے اس دن امرأ، اغنیاء حسرت بھرے دل سے تمنا کریں گے کاش کہ ہم دنیا میں اس فقیر کی طرح ہوتے۔

گرفتار عذاب؟: جن لوگوں کا حساب سخت ترین ہوگا وہی گرفتار عذاب ہونگے

حدیث شریف میں ہے مَنْ نُوقِشَ فِي الْحِسَابِ فَقَدْ عُذِّبَ جس کے حساب میں سختی ہوگی اسے عذاب دیا جائیگا۔ ایسے لوگوں کی نشانی یہ ہوگی کہ ان کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں ہونگے اور پکار رہے ہونگے يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ کاش کہ مجھے نامۂ اعمال نہ دیا جاتا،

📖 بعض روایات میں ہے کہ صالح ایماندار کے دائیں اور بد کردار کے بائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال ہوگا اور کفار و مشرکین کے سینوں کو چیر کر پیچھے کی طرف ہاتھ نکالے جائیں گے اور ان کا نامۂ اعمال ایسی صورت میں انہیں دیا جائیگا۔

📖 ایمان والو! قیامت میں حساب وکتاب کا معاملہ نہایت سخت ہے، اس کے خوف اور دہشت کے مارے بولا بھی نہیں جائیگا۔

سید عالم نبی مکرم ﷺ فرماتے ہیں روز قیامت محشریوں کو ندا کی جائے گی۔

میرے بندو! دنیا میں جو کچھ کرتے رہے ہو اس کا حساب دو یہ ندا سنتے ہی میدان حشر میں لوگوں پر لرزہ طاری ہو جائیگا۔ سبھی لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں عرض گزار ہونگے یَا اَبَانَا قَدِّمْ مَعَنَا، اے ہمارے باپ آپ ہمارے آگے آگے رہیں حضرت رو کر فرمائیں گے میرے بچو! جس کی پیشانی پر عَصٰی آدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی کا نشان ہو وہ آگے چلے تو کیسے چلے تم سبھی ہابیل کے پاس جاؤ اور اپنی خواہش کا اظہار کرو، وہ فرمائیں گے میں نے دنیوی زندگی بہت کم پائی، اور عبادت بھی کم، اس لئے میں شفاعت نہیں کر سکتا۔

تم حضرت شیث علیہ السلام کی خدمت حاضر ہو کر شفاعت طلب کرو، یہ فرمائیں گے میں نے حیات دنیوی میں ایک لغزش کی تھی۔ اس کے باعث بارگاہِ الٰہی میں تمہاری شفاعت کیسے کراؤں؟ البتہ تم حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضری دو، وہ لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہونگے کہ آپ دعا کریں۔ آپ فرمائیں گے مجھے اس دعا کے باعث ندامت محسوس ہوتی ہے جس کے باعث طوفان میں لوگ غرق ہوئے تھے لھذا تم لوگ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے پاس جاؤ، اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا بڑا مقام ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش الٰہی کو تھامے رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْكَ پکار رہے ہونگے۔ وہاں سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام خدمت میں آکر عرض گزار ہونگے آپ فرمائیں گے دنیا

میں میرے پاس ایک کافر آیا دستر خوان بچھایا، مجھے پتہ چلا کہ یہ کافر ہے میں نے دستر خوان سے اٹھا دیا تھا اس پر مجھے فرمان الٰہی کچھ ایسا ہوا کہ آج تک خفت محسوس کرتا ہوں، لھذا تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اپنی گزارشات پیش کرو، آپ فرمائیں گے مجھے لوگوں نے تیسرا خدا ٹھہرا رکھا تھا، اللہ تعالیٰ کے حضور جاتے ہوئے مجھے خوف سا محسوس ہوتا ہے لھذا تم سید الانبیاء والمرسلین، شفیع المذنبین جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کی خدمت میں حاضری دو۔

آج اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی جو وجاہت اور مقام اور دربار خداوندی میں جو رسائی انہیں حاصل ہے کسی اور کو نہیں۔ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی مغفرت و بخشش کے لئے گزارش کریں گے آپ تسلی سے نوازیں گے پھر مخلوق خداوندی کے جلوس کی قیادت فرماتے ہوئے مقام شفاعت پر سجدہ کناں ہونگے۔ آواز آئے گی میرے حبیب اِرْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ، سجدے سے اپنے سر کو اٹھایئے جو کچھ طلب کریں گے دیا جائیگا، آج اولین و آخرین کا کلی اجتماع تمہاری عظمت و رفعت اور شان و شوکت کو اجاگر کرنے کے لئے منعقد کیا گیا ہے۔

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزم محشر کا
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

میرے حبیب، تمہارا کام طلب ہے میرا کام عطا ہے، تمہارا کام ناز کرنا میرا کام تیرے ناز اٹھانا ہے۔

ان کے دربار اقدس میں جب بھی کوئی غم زدہ آگیا، تشنہ کام آ گیا
غم غلط ہوگئے، معصیت دھل گئی، مغفرت، عافیت کا پیام آ گیا

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى، کا تمغہ تو تیرے لئے ہی ہے جو عطا فرما دیا ہے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم

خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

آپ جسے چاہیں حساب کے لئے آگے بڑھائیں، ذرا پیچھے کی طرف تو دیکھئے، لوگ کیسے چھپ رہے ہیں، ایسے نازک مرحلہ میں آپ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر میزان پر لے جائیں گے صدیق عرض گزار ہونگے، میری بجائے حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے جائیں میں تو عمر کے آخر حصہ میں داخل اسلام ہوا تھا جبکہ فاروق اعظم جوانی میں اس نعمت سے سرفراز ہوئے، اس لئے وہی اس بارگاہ کے لائق ہیں۔ وہ عبادت میں بڑھ کر ہیں محشری یہ گفتگو سن کر زار و قطار روئیں گے۔

آپ ﷺ فرمائیں گے اے صدیق! انبیاء و مرسلین کے بعد تم سب سے افضل ہو، دوسرے کو کیسے لے جاؤں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے حبیب ﷺ آپ پہلے اس شخص کو لائیں جس کے بال سفید ہو چکے تھے، مجھے اس کی سفیدی سے شرم آتی ہے، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سنتے ہی سجدے میں گر پڑیں گے۔

حکم ہو گا اے میرے حبیب کے حبیب، میرے خلیل کے یار غار، میرے حبیب کے غمگسار، سجدے سے سر اٹھایئے اور ہمارے سوال کا جواب دو، دنیا میں تو نے کون کونسی عبادت کی تھی، اطاعت و فرمانبرداری کی کیا پونجی لائے ہو۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہیبت الٰہی کا غلبہ ہو گا آپ کانپ رہے ہوں گے کچھ بولنے کا یارا نہیں ہو گا، دوبارہ کہا جائے گا تو عرض گزار ہونگے۔

الٰہی سوال اعمال سے ہے مگر میں تو ضعیف سا بندہ ہوں، حکم ہو گا تم ہمارے سامنے انتہائی عاجزی و انکساری سے حاضر ہوئے ہو، لھذا تمہاری عبادت و اطاعت کو فرشتوں کی عبادت سے افضل قرار دیتے ہوئے جنت جانے کی اجازت دیتے ہیں۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

پھر حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہونگے ارشاد ہوگا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا عُمَرُ، حدیث شریف میں ہے اَوَّلُ مَنْ یُسَلِّمُ عَلَیْهِ الرَّبُّ عُمَرَ رضی الله عنه، سب سے پہلے (میدان حشر) میں جسے اللہ تعالیٰ سلام سے نوازے گا وہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

سلام الٰہی سنتے ہی عمر سجدے میں گر جائیں گے حکم ہوگا! میرے حبیب ﷺ کے معاون ومددگار تم نے دنیا میں کیا کیا عمل کئے۔ آپ عرض گزار ہونگے الٰہی! میں نے جو عمل کئے وہ تیری بارگاہ صمدیت کے لائق نہیں، ارشاد ہوگا کیوں نہیں، تم نے جو عمل کئے ہمیں پسند ہیں قبول ہیں جایئے جنت میں، پھر آپ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیش کریں گے مگر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حساب نہیں ہوگا بلکہ بلا حساب وکتاب جنت میں داخل ہونگے اس دعا کی برکت کے باعث جو سید عالم ﷺ نے خصوصی طور پر آپ کے لئے فرمائی تھی۔

دعائے مصطفےٰ اور حضرت عثمان غنیؓ:

دعا کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ عید کا دن تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے گھر کی کیفیت بیان کی، آپ نے مسکرا کر فرمایا اَلْآنَ تَمَّ نَعْمَتِیْ وَالْآنَ اِسْتَکْمَلَ فَقْرِیْ. یہی وہ مبارک ساعت ہے جب اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اپنی نعمتوں کو مکمل فرمایا اور فقر سے ممتاز فرمایا۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا مجھے بھی فقر پر ناز ہے، یہی میرے لئے سامانِ مسرت ہے مگر غرباء مساکین اور سوالی جب عید کے لئے در اقدس پر آئیں گے تو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا! آپ نے فرمایا بے فکر ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کفایت فرمائے گا۔ یہ کہتے ہوئے آپ عیدگاہ تشریف لے گئے۔

واپسی ہوئی دیکھا در اقدس پر سوالیوں کا ایک ہجوم ہے اور لوگ اپنا اپنا نصیب

حاصل کر رہے ہیں۔ کچا، پکا ہر قسم کا کھانا وغیرہ لئے جا رہے ہیں جب آپ کاشانۂ اقدس میں جلوہ افروز ہوئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت فرمایا یہ سب کچھ کہاں سے آیا؟

عرض کیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ساٹھ اونٹ، آٹا، دس اونٹ روغن (تیل، گھی) دس اونٹ شہد، ایک سو بکریاں، پانچ سو دینار بھیجے ہیں آپ نے فرمایا سبھی ازواج مطہرات کے ہاں بھیجا گیا۔ حضرت ام المؤمنین عرض گزار ہوئیں۔ ہر ایک کے گھر اتنا اتنا سامان ہی پہنچا ہے آپ جوش مسرت میں آ کر پکارے یَا رَحْمٰنُ سَهِّلِ الْحِسَابَ عَلٰی عُثْمَانَ بِنَ عَفَانَ الٰہی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حساب آسان فرما۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں شرف قبول سے نوازا ہے۔

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ

روز قیامت ان کا حساب و کتاب نہیں ہوگا، بیان کرتے ہیں کہ جس نے اتنا دیا اسے تو آپ نے دعاؤں سے نوازا اور جو کچھ نہ دے پائے اس کا حال کیا ہوگا۔ اس پر آپ نے فرمایا عید کے دن جو کوئی شخص بیوی کی ہنڈیا چڑھادے اور وہ اپنے بچوں کو کھلائے اللہ تعالیٰ ایک سال کا اس سے حساب نہیں لے گا۔

📖 ہاں اب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات کرتے ہیں جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہونگے تو ان سے سوال ہوگا اور بہت ہی آسان اور سہل سا حساب ہوگا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا اَسْرَعُ الْمَحَاسَبَةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حِسَابُ عَلِیٍّ وَ اَیْسَرُ الْحِسَابَ ابْنَ عَوْفٍ ○ روز قیامت سب سے جلد حساب حضرت علی اور سب سے آسان حضرت عبد الرحمٰن بن عوف

رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہو گا۔

امت مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء اور حساب روز جزاء:

روز قیامت سب سے پہلے امت مصطفےٰ علیہ التحیۃ و الثناء کا حساب ہو گا، میزان میں اس کے اعمال سب سے پہلے وزن کئے جائیں گے اور پلصراط پر سب سے پہلے انہیں کا گزر ہو گا۔ اور سرکار دو عالم ﷺ کی امت ہی سبھی امتوں سے پہلے جنت میں جائے گی حدیث میں یُحَاسَبُ ابْنُ آدَمَ کا جملہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ تخلیق کائنات میں مقصود اصل اولاد آدم تھی لھذا حساب وکتاب بھی انہی سے لیا جائے گا۔

حکایت: صدیق اکبرؓ اور ایک پرندہ!:

بیان کرتے ہیں کہ ایک دن صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی درخت کے نیچے تشریف فرما تھے کہ ایک پرندہ کبھی کسی ڈال پر کبھی کسی ٹہنی پر اڑتا دیکھا آپ نے فرمایا طُوْبیٰ لَكَ یَا طَائِرُ. اے پرندے تجھے مبارک ہو، تیرا جہاں دل چاہتا ہے جاتا ہے۔ لکن ابو قحافہ سے تو، تو ہی اچھا ہے کہ اس کا ہر عمل (کھڑا بیٹھا ہو، چلتا ہو سو رہا ہو ہر ایک) لکھا جاتا ہے، کاش کہ میں ایک پرندہ ہوتا!!

📖 روز قیامت فرشتوں سے بھی حساب لیا جائیگا مگر ہر لمحہ مصروف عبادت رہتے ہیں اس لئے ان پر کسی قسم کا عذاب نہیں ہو گا، گویا کہ ان کا حساب نہ ہونے کے برابر ہو گا جانوروں، درندوں، پرندوں سے بھی سوال کیا جائیگا ظلم وتعدی کا بدلہ ایک دوسرے کو دلایا جائیگا۔

📖 حدیث شریف میں ہے سینگ والے جانوروں نے بے سینگ کو مارا ہو گا تو اس کا حق دلایا جائیگا۔ لیکن ان پر کوئی عذاب نہیں ہو گا۔ جانور پلصراط سے نہیں گزریں گے اور دوزخ سے بھی محفوظ رہیں گے تمام مسلمان نجات

پائیں گے۔ جانور اور چارپائے وغیرہ خاک ہو جائیں گے۔ پھر کفار اس وقت تمنا کریں گے۔ یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا لیکن یہ خواہش پوری نہیں ہو گی۔

📖 ارشاد باری تعالیٰ ہے وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ. جو شخص ذرہ برابر نیکی کرے گا اسے اس کی جزادی جائے گی اور جس شخص نے ذرّہ بھر ظلم کیا ہو گا اسے سزا اسکی دی جائے گی۔

📖 بیشک حساب اسی طریقہ سے ہو گا۔ جس نے نجات حاصل کی وہی کامیابی کو پہنچا فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا اس پر دال ہے۔

جو دوزخی ہوا اس کی کیفیت یہ ہو گی کُلَّمَا اَرَادُوْا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا اُعِیْدُوْا فِیْهَا ہ جب بھی وہ نکلنے کی کوشش کریگا اوندھا ہی گرے گا۔

📖 روز قیامت بعض خوش نصیب انسان وہ ہونگے جن کے ساتھ فرشتے ہونگے اور وہ براق پر سوار ہونگے۔

📖 اور بعض بد نصیب وہ لوگ ہونگے جن کے گلے میں لعنت کا ہار ہو گا اور پیشانی پر بدبختی کے داغ نمایاں ہونگے وَ یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ، اللہ تعالیٰ ان سے بات تک نہیں کرے گا اور ان پر نظر رحمت بھی نہیں ہو گی بلکہ وہ دوزخ میں اوندھے پڑے ہونگے بِکُلِّ نِعْمَةٍ اَنْعَمَهَا عَلَیْهِ اللہ تعالیٰ نے جسے جو بھی نعمت دی ہو گی اس کا حساب دینا ہو گا۔

اقسام نعمت ؟:

نعمت کی دو قسمیں ہیں ذاتی اور عطائی پھر ذاتی نعمت کی دو قسمیں ہیں۔ ظاہری اور باطنی۔

📖 باطنی میں دل، جگر، پھیپھڑے، تلی اور جملہ اندرونی چیزیں جن کے باعث

ظاہری بدن کی نشوونما اور قیام ہے۔

ظاہری نعمت، آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں، چہرہ، منہ، بال وغیرہ بعض کہتے ہیں ظاہری نعمت کا فائدہ بھی دراصل باطنی نعمت سے متعلق ہے جیسے زبان ظاہری نعمت ہے مگر اس میں کلام کی قوت باطنی ہے۔ دنیا میں بعض انسان زبان، کان اور آنکھیں رکھنے کے باوجود بہرے، گونگے اور نابینے ہوتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی ظاہری اور باطنی نعمتوں سے بھرپور نوازا۔

عطائی نعمت:

جس کا تعلق انسانی جسم سے وابستہ نہیں مگر انسان کے لئے اس کا پایا جانا بہت بڑا اعزاز ہے۔ مثلاً گھوڑے، اونٹ، عورت، زراعت، کاروبار، تجارت، کپڑا، کھانا، پینا وغیرہ ایسی ہزارہا نعمتیں ہیں جن کے بارے سوال ہوگا۔ کیا تم نے ان کے حقوق ادا کئے۔

اوّلاً دل سے سوال؟:

سب سے پہلے باطنی نعمتوں میں دل سے سوال ہوگا، اے میرے بندے، میں نے تجھے دل عطا فرمایا اس میں عقل مرحمت فرمائی کیا تو نے شکر، محبت، رضا اور شفقت کو اس میں جگہ دی؟ نیز تو نے اسے عجب، تکبر، نمائش، ریاکاری، حرص و ہوس اور حسد و بغض سے پاک رکھا، اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ٥ بیشک کان، آنکھ، دل سبھی سے پوچھا جائے گا، یہ انتہائی دشوار گزار حساب کا مرحلہ ہوگا۔

اس لئے کہ زبان کے باعث اکثر گناہ سرزد ہوتے ہیں چغلی، غیبت، غلط شہادت، تہمت، فاحش گفتگو وغیرہ زبان سے متعلق ہیں۔

📖 نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیا لوگ زبان کے باعث بھی دوزخ میں جائیں گے۔ آپ نے فرمایا اکثر لوگ تو بدزبانی کے باعث ہی دوزخی ہونگے۔ جس طرح ذاتی نعمت سے سوال ہو گا اسی طرح غیر ذاتی نعمت کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا۔

📖 سورج اور چاند سے استفادہ بھی نعمتوں میں شامل ہے۔ ان نعمتوں پر شکر گزاری کے بارے میں سوال ہو گا۔ قرآن کریم میں ہے اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا، اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکو گے۔ وَیُسْئَلُ عَنْ شُکْرِهَا اللہ تعالیٰ لوگوں پر تمام نعمتوں کے بارے دریافت فرمائے گا کیا انہوں نے ان پر شکر گزاری کا حق ادا کیا؟

انداز شکر گزاری؟:

شکر زبان، ہاتھ، پاؤں اور دل سے کیا جاتا ہے، دل کا شکریہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے پورے جسم کے لئے بادشاہ بنایا ہے اسے اپنی طرف سے نہ سمجھے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کی عطا جانے زبان کا شکریہ ہے کہ ہر نعمت کے حصول پر الحمد للہ کا وظیفہ بجا لائے، قرآن پاک میں ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ہ بہر حال تم اپنے رب کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرتے رہو۔

📖 اَلتَّحْدِیْثُ بِالنِّعْمَةِ شُکْرٌ، نعمت پر شکریہ ہے کہ اس کا محبت سے اظہار کرتے رہیں، زبان کا یہی شکر ہے۔

📖 ہاتھ، پاؤں کو گناہوں میں آلودہ نہ کرے بلکہ نیک کام کی طرف بڑھاتا جائے تو یہی ہاتھ پاؤں کا شکر ہے، ارشاد رب العزت ہے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ ہ اگر تم شکر کرتے رہو گے میری طرف سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

روز قیامت دل، زبان، اعضاء سبھی سے پوچھا جائے گا کیا تم شکر کرتے رہے ہو!

📖 غَيْرَ اَرْبَعَةِ اَشْيَاءٍ خُبْزٌ يَاكُلُهٗ، یہ ایک حدیث کا حصہ ہے، ان چار چیزوں کے علاوہ روٹی جو کھائی جاتی ہے وہ بھی نعمت ہے، اس نعمت کا بطور شکر استعمال کچھ یوں سمجھئے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اَكْرِمُوا الْخُبْزَ فَاِنَّهٗ اُنْزِلَ مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَآءِ، روٹی کا احترام کرو کیونکہ وہ آسمانی برکات میں سے ہے ہر قسم کی روٹیوں میں اعلیٰ قسم کی روٹی ان چھنی گندم کے آٹے کی روٹی ہے اس کے بعد جو کی روٹی، حدیث قدسی میں ہے اَلْبُرُّ مِنْ بِهَائِیْ وَ الشَّعِيْرُ مِنْ عَظْمَتِیْ، گندم میرے جمال سے اور جو میرے جلال سے ہے۔ جو ان کی عزت کرے گا میں اسے دنیاو عقبیٰ میں عزت دونگا۔ جو ان کی بے ادبی کریگا میں اسے ذلیل و خوار کرونگا۔ روٹی جب دستر خوان پر آجائے تو سالن کا انتظار کر کے روٹی کے احترام کو ضائع نہ کرے۔ بلکہ جیسے ہی روٹی آئے سالن کا انتظار کئے بغیر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اسے کھانا شروع کر دے۔

نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں جیسے آٹا اب ہوتا ہے ویسے نہیں ہوتا تھا اس کا سبب یہ ہے کہ آپ کے زمانہ مبارکہ میں چھاننی کا رواج نہیں تھا، جب آپ دنیا سے تشریف لے گئے تب آٹا چھاننے کا رواج ظہور پذیر ہوا۔ بعض کا قول ہے کہ آپ کے بعد سب سے پہلے جس بدعت کا ظہور ہو وہ چھلنی اور دستر خوان ہے۔ (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

حضرت ابو ہریرہ اور چھاننی؟:

ایک صاحب نے حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کی جب

آپ ان کے ہاں تشریف لے گئے تو اس کے گھر چھلنی (چھاننی) دیکھی آپ نے دریافت کیا، یہ کیا ہے؟ اس نے کہا اس سے آٹا چھانا جاتا ہے آپ نے فرمایا آٹا لاؤ اور میرے سامنے چھانو وہ آٹا لئے حاضر ہوا اور چھاننا شروع کیا، آپ دیکھتے ہی نعرہ زن ہوئے اور دعوت کھائے بغیر مسجد نبوی شریف میں چلے آئے اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، کہ اسلام میں بدعت کا آغاز ہو رہا ہے مسلمان دنیوی لذت میں پڑ رہے ہیں اور نبی کریم ﷺ کے معمولات کو بھول گئے ہیں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وجہ دریافت کی تو حضرت ابو ہریرہ نے آٹا چھاننے کا تمام قصہ کہہ سنایا۔

سامعین کرام یہ سنتے ہی بیقراری کے عالم میں رونے لگے، نبی کریم ﷺ کے زمانے میں لوگ جو کے آٹے کو پھونک کر صاف کر لیا کرتے تھے، مگر گندم کے آٹے کو بلا چھانے استعمال میں لاتے۔

بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نمک کو سالن کی جگہ استعمال کرتے مگر عموماً ان کا سالن سرکہ ہوتا، نبی کریم ﷺ نے مسلسل تین دن تک گندم کی روٹی تناول نہیں فرمائی، یہ نا کھانا کسی عسرت و تنگی یا کسر نفسی کے باعث نہیں تھا۔ بلکہ آپ کا معمول تھا۔

فالودہ اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟:

بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فالودہ تیار کیا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لائے، پتہ چلا کہ آپ اپنی پھوپھی صاحبہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر ہیں۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں پہنچے اور فالودہ پیش کیا، آپ نے تناول فرمایا اور ساتھ ہی بنانے کا طریقہ پوچھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طریقہ بیان کیا تو ارشاد فرمایا، یہ عمدہ نعمت ہے یہ

سن کر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت خوش ہوئے، دوسرے دن پھر تیار کر کے لائے اس دن آپ ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھے، اس دن بھی آپ نے تناول فرمایا تیسرے دن حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں آپ کی خدمت میں لائے، تو آپ ﷺ رو دیئے اور دیکھتے ہی فرمایا تم کل والی نعمت لائے ہوائے عمر اسے دور لے جاؤ میں دنیوی نعمتوں کی لذات کو پسند نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی نعمتوں کے استعمال کے لئے نہیں بھیجا، میں نے دو روز تمہاری حوصلہ افزائی کے لئے تناول فرمایا تھا اگر مجھے دنیوی کھانے ہی مرغوب رہیں گے تو کل گنہگاروں کی شفاعت کا کیسے سوال کرونگا جیسے ہی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کا یہ کلام سنا تمام فالودہ لوگوں میں تقسیم کر دیا!

نکتہ:

اس طویل کلام سے متعدد باتیں معلوم ہو رہی ہیں، (1) انسان کو زبان کے چٹخارے میں نہیں پڑنا چاہیے (2) مسلمان بھائی کی کسی طرح دل شکنی نہیں کرنی چاہیے (3) سحری کھایئے اگرچہ پُر تکلف ہی کیوں نہ ہو، خصوصاً جب مہمان کی مہمان نوازی کے لئے ہو، گو خود بھی اس کے ساتھ کھائے۔

حضرت دحیہؓ کلبی اور ان کی دعوت؟:

بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت نبوی میں حاضر ہو کر زمرۂ اسلام میں داخل ہوئے تو آپ نے ان کی دعوت فرمائی اور پانچ قسم کا سالن تیار کروایا، گوشت، انڈے۔ سرکہ، دہی، اونٹنی کا دودھ، نبی کریم ﷺ نے اس میں سے خود بھی تناول فرمایا۔ کسی صاحب نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ نے تو کبھی دو سالن بھی استعمال نہیں فرمائے اور آج پانچ چیزوں کو کھانے میں شامل کیا

ہے آپ نے فرمایا مہمان کے لئے جو بھی چیز تیار کرائی جائے، وہ اسی کے ساتھ کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اس کا حساب نہیں ہوگا۔

ایک سالن یا ون ڈش؟:

آج کل پاکستان میں ون ڈش کا تعارف بھی ہوا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں یہ تو نبی کریم ﷺ کا معمول تھا، حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک بار آپ کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک گاؤں کے قریب درخت کے سائے میں آرام کرنے لگے۔ گاؤں کے ایک شخص نے دیکھا اور آپ کی خدمت میں روٹی، گوشت اور پنیر لئے حاضر ہوا، آپ نے تو پنیر اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین گوشت سے کھانے لگے۔ وہ صحابی عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ یہ کھانا میری حلال کمائی سے ہے آپ نے فرمایا مجھے ایک سالن ہی کافی ہے۔ کیونکہ روز قیامت حساب میں آسانی ہے۔ جبکہ دو سالن کھانے والوں کا حساب شدید ہوگا۔ (سند الابرار از امام غزالی علیہ الرحمتہ) اس روایت سے پتہ چلا نبی کریم ﷺ کو ون ڈش مرغوب تھی۔

حضرت سلمان فارسی اور حضرت عمر؟:

بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملک شام کا امیر بنایا، ایک سال بعد انہوں نے کچھ مال سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھیجا اور جس کے ہاتھ مال روانہ کیا اسے تاکید کی کہ دیکھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنت مصطفوی پر کتنا عمل فرما رہے ہیں جب وہ شخص واپس حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کیفیت سے آگاہ کیا، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنتے ہی سرد آہ بھری اور اپنی دستار اتار دی، نیز

اظہار افسوس کرتے ہوئے پکار رہے تھے کہ دین تو جاتا رہا کیونکہ امیر المؤمنین آرام دہ اشیاء استعمال کرنے لگے ہیں انہیں دوہرے ڈبل ٹاٹ پر بیٹھ کر دو سالن سے کھانا تناول کرتے دیکھا ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امارت سے استعفیٰ دے دیا اور درویشانہ لباس پہنے مدینہ طیبہ کی طرف مراجعت فرمائی، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو انکے استقبال کے لئے مدینہ طیبہ سے باہر آئے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھتے ہی پکار اٹھے کیا آپ نے راہِ نار اختیار کر لی ہے، کیونکہ آپ نے دین میں آسائش کو پسند فرما لیا ہے، جو خلافِ سنت ہے، حضرت عمر سنتے ہی پریشان ہوئے اور کافی دیر تک روتے رہے جب ذرا ہوش سنبھالا تو ان سے دریافت کیا میں نے کونسی کوتاہی کی ہے جس پر آپ اتنے دل برداشتہ ہوئے ہیں وہ کہنے لگے آپ نے اپنے کھانے میں ڈبل ڈش کو لانا اور آرام دہ ٹاٹ پر بیٹھنا شروع کر دیا ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسکرائے اور فرمایا، اے سلمان! میں ان دنوں بیمار تھا حکیم نے میرے علاج کے لئے کہا تھا کہ روٹی کو انڈے کی زردی کے ساتھ استعمال کرو اور جس ٹاٹ پر بیٹھتا تھا وہ آگے سے پھٹ گیا تھا اسے دوہرا کر لیا تاکہ مزید نہ پھٹے، یہ سنتے ہی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہوئے اور اجازت طلب کی۔ نیز کہا میں آپ کی اجازت کے بغیر اپنے فرائض منصبی چھوڑ کر یہاں صرف اس لئے آیا ہوں تاکہ سنتِ مصطفوی کے تحفظ کا مظاہرہ اپنی آنکھوں سے دیکھوں۔

اب اگر اجازت ہو تو روضۂ رسول کریم ﷺ اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حاضری کی سعادت حاصل کروں یا یہیں سے واپس چلا جاؤں۔ امیر المؤمنین نے فرمایا تم ایک دن قیام کر سکتے ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایماندار کو سنت مصطفوی پر ہر حالت میں عمل پیرا رہنا چاہیے ذرہ برابر کوتاہی مناسب نہیں۔

📖 نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں شِرَارُ اُمَّتِیْ اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ مُخَ الْحِنْطَةِ میری

امت کے وہ لوگ اچھے نہیں جو گندم کا محض میدہ ہی استعمال کرتے ہیں، خیال رہے میدہ کا استعمال حرام نہیں، البتہ اس پر ہمیشگی اختیار کرنا تکبر کی علامت ہے، جو مناسب نہیں۔

📖 حدیث شریف میں ہے، شِرَارُ اُمَّتِیْ اَلَّذِیْنَ عِیْشَھُمْ فِی التَّنَعُّمِ. میرے وہ امتی جو عیش و آرام میں پھنسے ہوئے ہیں وہ نقصان دہ ہیں۔

📖 گوشت سے جتنے سالن تیار کیے جاتے ہیں وہ ہر سالن سے افضل ہیں، سرکہ اور نمک معمولی سالنوں میں شمار ہوتے ہیں، دار آخرت سے محبت رکھنے والے لذات دنیوی سے پرہیز کرتے ہیں۔

📖 حدیث شریف میں ہے مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لَقَاءَہٗ ، جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا طالب ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی لقاء کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ناپسند جانتا ہے۔

📖 لقاء سے مراد یہاں موت ہے، اس لئے کہ وصال کے بغیر دیدارِ الٰہی نصیب ہی نہیں ہو سکتا جب تک انسان دنیا کو محض ایک چند ساعت کی مجلس نہیں سمجھتا وہ آخرت کی طرف متوجہ نہیں ہو سکتا اور عیش و عشرت میں زندگی بسر کرنے والا دنیا کو مجلس تصور نہیں کرتا بلکہ وہ اسے ہی سب کچھ سمجھ لیتا ہے کہ میرے لئے یہی باغ جنت ہے۔

📖 کوئی شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دودھ اور شربت لے کر حاضر ہوا، آپ نے نوش نہ فرمایا بلکہ فرمایا دنیا کے قید خانے میں دو عمدہ چیزیں کیسے کھائی جائیں؟

📖 بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے چار چیزیں رکھی گئیں حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

فرمایا کہ ایک ایک اپنی پسند کی چیز لے لو، حضرت امام حسن نے شہد، حضرت امام حسین نے گھی، حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دودھ پسند کیا، حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے گوشت، یہ چاروں شخصیتیں اپنا اپنا حصہ تناول فرمارہی تھیں کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے ایک دستر خوان پر یہ چاروں چیزیں دیکھ کر آپ قدرے پریشان ہوئے اور فرمایا اَنْتُمْ اَهْلُ بَيْتِيْ اَمْ آلُ فِرْعَوْنُ وَهَامَانَ!! تم تو میرے اہل بیت ہو، فرعون وہامان سے ہمیں کیا تعلق، اس بات پر چاروں کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے بعدہ عرض کیا گیا ہم ایک دستر خوان پر تو بیٹھے ہیں مگر کھانے کے لئے ہر ایک نے اپنی پسند کو سامنے رکھا ہم ایک دوسرے کے کھانے میں شریک نہیں، آپ نے خاموشی اختیار فرمائی اور پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ مل کر کچھ کھانا تناول فرمایا۔

وَمَاءٌ قُرَاحٌ يَشْرَبُهُ؟:

مذکورہ بالا حدیث کا یہ حصہ کہ جن اشیاء کے بارے میں حساب نہیں ہوگا وہ پانی ہے جسے پیا جاتا ہے، ایسے وقت میں جب پیاس کا غلبہ ہو، لیکن ٹھنڈے پانی کا حساب دینا ہوگا۔ اس جگہ پینے کی قید ہے البتہ جو خواہش نفس کی لذت کے لئے پیا جائے اس کا حساب ہوگا۔ پیاسے کو پانی پلانا ثواب ہے، حدیث شریف میں ہے مَنْ سَقٰى مُؤْمِنًا شَرْبَةً مَاءً اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُلِّ قَطْرَةٍ ثَوَابَ اَلْفِ حَسَنَةٍ جو شخص پیاسے ایماندار کو پانی پلائے گا اسے ہر قطرے کے بدلے ہزار نیکیوں کا ثواب عطا ہوگا۔

پانی بڑی نعمت ہے؟:

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں پانی بہت بڑی نعمت ہے زندگی کا دارومدار اسی پر بھی

ہے قرآن کریم میں ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ، ہم نے ہر شئی کو پانی سے زندگی بخشی حدیث شریف میں ہے اِنَّ اللّٰہَ اَحیٰ جَمِیْعَ الْاَشْیَاءِ بِالْمَاءِ لَوْلَا الْمَآءُ لَخَرِبَتِ الدُّنْیَا، اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء کو پانی سے زندگی عطا کی اگر پانی نہ ہوتا تو دنیا برباد ہوتی، پانی کی قدر و قیمت پیاسے کو ہے اور پیاسے کا حال پیاسا ہی جان سکتا ہے۔

قدر پانی دا مچھلی جانے یا جانے مرغابی

عذاب دوزخ؟:

معلوم ہونا چاہیے کہ عذاب دوزخ کے دس حصے ہیں جن میں 9 نو حصے بھوک اور پیاس سے وابستہ ہیں اور ایک حصہ دوسرے عذاب کا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے دوزخی اہل جنت کو نام سے پکاریں گے اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّارَزَقَکُمُ اللّٰہُ، ہمارے رشتہ دارو ہم بھوک اور پیاس سے مر رہے ہیں تمہیں جو نعمتیں میسر ہیں ان میں سے تھوڑا سا پانی اور کچھ روٹی ہمیں بھی دو؟ وہ جواباً کہیں گے اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَھُمَا عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ہ یہ دونوں نعمتیں اللہ تعالیٰ نے کفار پر حرام ٹھہرا دیں ہیں۔

دوزخیوں کی خوراک؟:

دوزخیوں کی جہنم میں خوراک کا ذکر قرآن کریم میں بڑی وضاحت سے آیا ان کو حرام بدبو دار پیپ کا سیرپ پلایا جائیگا۔ ٹھنڈا پانی نعمت ہے اس لئے اس نعمت کے بارے بھی پوچھا جائیگا۔

حکایت: گرم روٹیاں اور ٹھنڈا پانی:

بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ گرمی کی شدت کے باعث آپ ﷺ ایک درخت کے نیچے جلوہ افروز تھے اسی دوران پیاس محسوس ہوئی تو آپ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پانی طلب فرمایا اتنے میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ

عنہ ٹھنڈا پانی اور تازہ روٹیاں لے آئے نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے تناول فرمائیں اور ٹھنڈا پانی نوش فرمایا ہی تھا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضرِ خدمت ہوئے اور کہا کہ آج آپ نے تین چیزوں سے نفع اٹھایا ہے، ٹھنڈا پانی، تازہ روٹی اور سایہ روز قیامت ایسی نعمتوں کے بارے میں بھی سوال ہو گا ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ عَنِ النَّعِيْمِ، یہ آیت اس پر شاھد و عادل ہے یہ سنتے ہی آپ بے اختیار رو پڑے حتیٰ کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد آپ نے کبھی بیک وقت تازہ روٹی اور ٹھنڈا پانی نوش نہیں فرمایا۔

اسی لئے اولیاء کرام گرم روٹی اور ٹھنڈا پانی پینے سے بچتے ہیں، افسوس کہ ہم ایسے ناکارہ اعمال مشروبات اور نہ جانے کون کونسی سر دائیاں، پو لکے، اور یخ بستہ سوڈے واٹر کی مختلف ورائٹز استعمال کرتے رہتے ہیں کبھی سوچا بھی نہیں کہ ان کے استعمال پر حساب بھی دینا پڑے گا حدیث شریف میں ہے کُلُّ شَرْبَةٍ يَشْرَبُهَا الصَّائِمُ لَا يُسْئَلُ عَنْهَا (رواہ الترمذی) روزے دار جو بھی شربت وغیرہ پئے گا اس کا حساب نہیں ہو گا۔

واضح ہوا کہ "کل شربۃ" میں وہ شربت شامل نہیں جن سے نشہ آئے بلکہ ہر وہ شربت ہے جو حلال اور جائز ہو "حرام مشروب تو ہر لحہ حرام ہے" اس کا پینا پلانا سخت ترین گناہ اور گرفت کا موجب ہے۔

گرم پانی بھی نعمت ہے؟:

جس طرح گرمیوں میں ٹھنڈا پانی باعثِ فرحت و سرور اور سکون بخش ہے اسی طرح سردیوں میں گرم پانی بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے، مگر ہر نعمت کا دنیا سے ختم ہو جانا یقینی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے كُلُّ شَيْئٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ، اللہ تعالیٰ کی ذات والا برکات کے سوا ہر چیز کو فنا حاصل ہے، البتہ جنت، دوزخ اور ان

کے لوازمات کو بالکل ہلاکت نہیں لھذا کل سے بعض ہی مراد ہے۔

حدیث شریف میں ہے اَلْمَآءُ حَارٌ فِي الشِّتَاءِ نِعْمَةٌ، گرم پانی سردیوں میں نعمت ہے۔ ٹھنڈے پانی سے غسل اور وضو کرنے میں زیادہ ثواب ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے مَامِنْ مُسْلِمٍ تَوَضَّاءَ بِالْمَآءِ فِي الشِّتَاءِ اِلاَّ كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ بِكُلِّ قَطْرَةٍ مِائَةَ اَلْفِ حَسَنَةٍ (الحدیث)

کوئی بھی مسلمان سردیوں میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرے اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں ہر ایک قطرے کے بدلے ایک لاکھ نیکی کا ثواب لکھتا ہے، اور ایک لاکھ گناہ معاف فرمادیتا ہے ایک لاکھ درجے بلند فرماتا ہے، اگر کوئی غسل کرتا ہے تو گویا وہ رحمت الٰہی کے سمندر میں نہاتا ہے، اس کے ہر ایک بال کے بدلے جو اس کے جسم پر ہیں ایک ایک شہر دے گا جو روئے زمین سے پچاس حصے زیادہ وسعت رکھتا ہے (تحفۃ الاخبار)

حج مبرور کا ثواب؟:

جو شخص رات کے وقت شب بیداری کے لئے از خود سردیوں میں پانی گرم کرے، بیوی یا کنیز کو نہ جگائے یا ٹھنڈے پانی سے ہی وضو کرے تو اسے ہر رکعت کے بدلے حج مبرور عمرہ مقبول نیز غازی اور ایک ایک شہید کا ثواب ملے گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین عرض گزار ہوئے اگر وہ غسل کرے تو؟ فرمایا اس کا ثواب اللہ تعالیٰ جو عطا فرمانے والا ہے وہی جانتا ہے (کتاب اللمع)

وَثَوْبٌ يُّوَارِيْ عَوْرَتَهٗ:

حدیث شریف کا یہ حصہ کہ جو شخص شرمگاہ ڈھانپنے کے لئے کپڑا استعمال کرتا ہے اس کا بھی حساب نہیں ہوگا۔ جیسے بقدر ضرورت کھانا کھانے اور پانی پینے سے

حساب نہیں ہوگا ایسے ہی وہ کپڑے جو مرد اور عورت کے لئے حفاظت کا باعث بنتے ہیں ان کے بارے بھی حساب نہیں ہوگا البتہ ایسے لباس جو زیب و زینت کے لئے پہنے جاتے ہیں ان کا حساب دینا پڑے گا۔

مرد کے لئے زیر ناف اور عورت کے لئے تمام بدن کا غیر محرم سے پوشیدہ رکھنا فرض ہے اس لئے موٹا لباس پہننا چاہیے، باریک کپڑے مکمل پوشیدگی کا ذریعہ نہیں بنیان، جیکٹ، دستار، موزے اور وہ لباس جو اصل کرتے، شلوار وغیرہ سے زائد ہوگا اس کا حساب دینا پڑے گا۔

البتہ عبادت کے لئے اگر لباس مخصوص کر رکھا ہے تو اس کا حساب نہیں ہو گا، نبی کریم ﷺ کا معمول تھا کہ آپ جمعہ اور عیدین کا لباس علیحدہ رکھا کرتے تھے، جس لباس سے فقر کا اظہار ہو وہ بہتر ہے اور جس لباس سے تکبّر اور شہرت یا نمائش کی بو آئے وہ بدتر ہے یہاں تک کہ ایسے لباس پہنے کہ لوگ اسے نیک اور صالح شمار کریں اس نیت سے ایسا لباس پہننا بدتر ہے ایسے لباس کا قیامت کے دن حساب دینا ہوگا۔ نیز جب تک اس کے بدن پر متکبرانہ لباس رہے گا اس پر لعنت برستی رہے گی۔ حدیث شریف میں ہے من لبس لباس الشهرة فهو ملعون مادام على بدنه، ایسے لباس کو ترک کرنا باعث اجر و ثواب ہے، حدیث شریف ہے من ترك لباس الشهرة برءى من النفاق، جس نے شہرت کے کپڑے اتار دیئے وہ نفاق سے آزاد ہو گیا،

📖 مسلمانوں کو ہر معاملہ میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیے کھانے، پینے حتیٰ کہ لباس پہننے میں بھی، اور خود نمائی و نمائش سے محفوظ اور زیب و زینت کے لباس سے پرہیز کرنا ہی بہتر ہے۔

📖 حدیث شریف میں ہے جو کوئی باوجود استطاعت کے اعلیٰ کپڑے نہیں پہنتا اللہ تعالیٰ اسکے گناہ معاف فرمادے گا۔

ریشمی لباس دو طرح نقصان دہ ہے اس لئے کہ اس کے پہننے والے کو حساب

عمل دینا پڑے گا اور سزا بھی بھگتنا ہوگی، یعنی اس میں دونوں باتیں ھیں، حساب بھی اور عذاب بھی۔

تین لباس ؟:

1-اونی لباس، 2-روئی کا لباس (کھدر) 3-ریشمی لباس۔

📖 اونی لباس جسے اصطلاع تصوف میں صوف کا لباس کہتے ہیں یہ درویشوں اور صوفیوں کا لباس ہے۔

📖 روئی کا لباس یعنی دیسی کھدر یہ عام مسلمانوں کا لباس ہے (مگر آج کل تو کھدر بھی ایسے نکل آئے ہیں جو عام لباس سے بہت قیمتی ہیں اور انہیں امراء و اغنیاء بطور فیشن استعمال کرتے ہیں اس کا شمار عام کھڈی کے کھدر میں نہیں ہو سکتا!

📖 ریشمی لباس، یہ مردوں کو پہننا حرام ہے، مگر عورتوں کے لئے ہر قسم کا ریشمی لباس پہننا جائز ہے (ریشم سے وہی ریشم مراد ہے جو ریشمی کیڑے سے فطرۃ تیار ہوتا ہے۔ اگر جدید طریقہ سے کاٹن کا ریشم جیسا کپڑا بنایا جائے تو اس پر اصلی ریشم کا شرعی حکم نافذ نہیں ہوگا تاہم تکبر اور نمود کیلئے ایسے کپڑے کا استعمال مناسب نہیں (و اللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم) (تابش قصوری)

📖 حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف نصیب ہوا تو آپ کے جسم پر معمولی سا لباس تھا، بدن پر کمبل، سر پر صوف کی ٹوپی اور پاؤں میں عام چمڑے کا جوتا تھا۔

📖 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی عام سا لباس ہوتا عموماً کمبل اوڑھتے۔

📖 نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سیاہ یا سرخ داری دار کمبل استعمال فرماتے ایک بار

ایسے بھی ہوا کہ کسی سوالی نے آپ سے کپڑا طلب کیا تو آپ نے جو چادر اوڑھ رکھی تھی وہی عطا فرمادی، کسی اور شخص نے آکر کملی کے بارے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا سوالی کو عطا کر دی۔

بیان کرتے ہیں آپ کے جسم اقدس کے انوار و تجلیات کا یہ عالم تھا کہ جب آپ کالی کملی اوڑھا کرتے تو آپ کے جسم اقدس سے نور ایسے چمکتا جیسے نیلے آسمان سے آفتاب۔

📖 آپ زیادہ تر سفید لباس استعمال فرماتے اور فرمایا کرتے زندوں اور مردوں کے لئے یہی رنگ پسندیدہ ہے کبھی کبھی سبز کپڑا بھی پہن لیا کرتے۔

وَ بَيْتٌ يَسْكُنُهٗ فِي الْحَرِّ وَ الْبَرْدِ:

مذکورہ بالا حدیث کا یہ حصہ کہ ایسا گھر جس میں گرمی و سردی میں رہا جاتا ہے۔

📖 اپنا گھر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے، انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی سکونت کے لئے اپنے گھر بنائے مگر دنیوی بادشاہوں کی طرح محلات بنانے کا کبھی خیال تک پیدا نہ ہوا، عام امتیوں کی طرح معمولی سے مکان بقدر سکونت رکھے اولیاء کرام نے بھی اس سنت کو اپنایا، کیونکہ مکان انسان کے لئے لازمی ہے،

📖 ہاں البتہ انبیاء کرام میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور اولیاء عظام میں حضرت لقمان کا کوئی مکان نہیں تھا۔

حکایت: حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور مکان؟:

بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام صحرا میں مصروف عبادت تھے کہ

بارش برسنے لگی۔ آپ نے اِدھر اُدھر نظر دوڑائی تو قریب ہی ایک خیمہ نظر آیا وہاں جانے کا ارادہ کیا تو محسوس ہوا وہاں عورت موجود ہے، وہاں سے پلٹے اور ایک غار کی طرف گئے، دیکھا وہاں اژدھا موجود ہے، ادھر سے ایک درخت کا رخ کیا تو اس درخت کے نیچے شیر نظر آیا۔

اسی وقت آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا یا اللہ! تو نے ہر ایک کے لئے کوئی نہ کوئی ٹھکانہ مہیا فرما رکھا ہے، میرے لئے کیا ہے؟ ارشاد ہوا جس کا کوئی ٹھکانہ نہیں اس کی میں خود جائے پناہ ہوں، اگر تم چاہو تو روئے زمین کو تمہارے لئے ٹھکانہ بنا دوں۔

📖 اے روح اللہ! چونکہ تم نے دنیا میں اپنا ٹھکانہ نہیں بنایا لھذا تجھے عقبیٰ میں ایسا گھر دونگا کہ ساتوں زمینیں اس کے ایک کونے میں سما سکتی ہیں نیز دنیا میں تم نے نکاح نہیں کیا قیامت میں تیرا نکاح میں پڑھونگا، انبیاء و مرسلین اور اولیاء کرام تیرے براتی ہونگے۔

حضرت عیسےٰ علیہ السلام یہ بشارت سنتے ہی بے حد مسرور ہوئے اور حمد الٰہی کرتے کرتے پہاڑ کی چوٹی پر جا پہنچے۔

📖 حضرت لقمان علیہ السلام سے حضرت عزرائیل علیہ السلام نے سوال کیا، تم نے تین ہزار سالہ زندگی میں اپنے لئے دنیا میں گھر کیوں نہیں بنایا؟ انہوں نے جواباً کہا جس کے پیچھے تم جیسا فرشتہ تعاقب کر رہا ہو وہ گھر بنا کر کیا کرے گا۔ (حضرت لقمان کی اتنی طویل عمر کے بارے کوئی مستند اور حوالہ نظر نولز نہیں ہوتا) (تابش قصوری)

مسئلہ:

شرعاً آدمی کو تین گھر بنانے کی اجازت ہے۔ ایک بیوی کے لئے دوسرا اولاد

کے لئے اور تیسرا مہمان خانہ۔

- جب تک تیسرا گھر قائم رہے گا یومیہ اس کے نامۂ اعمال میں سو سال کی عبادت کا ثواب درج ہوتا رہے گا۔
- حدیث شریف میں ہے جو شخص مہمان خانہ تیار کرتا ہے اسے ہر ایک اینٹ کے بدلے ایک مہینہ کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ (فضائل ناصری)
- عمارت میں تکلف اور چھ ہاتھ (یعنی 9 فٹ) سے اونچی نہیں ہونی چاہیے۔ (تاہم شرعاً کوئی پابندی نہیں)
- حدیث شریف میں ہے چھ ہاتھ سے بلند مکان بنانے والے کو فرشتے پکارتے ہیں۔ یَا عَدُوَّاللّٰہِ اِلٰی اَیْنَ تَصعَدُ، اے دشمنِ خدا تو اسے کہاں تک چڑھائے گا۔
- نبی کریم ﷺ کا کاشانۂ نبوت اتنا بلند تھا کہ لمبے قد والے انسان کا سر چھت تک پہنچ جاتا تھا۔ آپ فرمایا کرتے مَامِنْ یَوْمٍ اِلاَّ وَمَلَکَانِ یُنَادِیَانِ یَااَھْلَ الدُّنْیَا وَالاَوْلاَدِ للتواب و اجمعوا للذھاب و ابنوا للخذاب و انتم بعدذلك محاسبون معاقبون، کوئی دن ایسا نہیں گزرتا مگر دو فرشتے منادی کرتے ہیں اے دنیادار و اولاد پیدا کرو، قبر کے لئے، مال جمع کرو جانے کے لئے، اور مکان بناؤ بربادی کے لئے، تمہارا ان تمام چیزوں سے حساب لیا جائے گا اور عذاب دیا جائے گا۔
- بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے کاشانۂ نبوت کے دروازے کی اینٹیں ہلنے لگیں حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے عرض کیا اگر اجازت ہو تو مٹی لگا کر انہیں مضبوط کردوں؟ آپ نے فرمایا چنداں ضرورت نہیں ہمیں یہی اکتفاء کرے گا، اگر تم ایسے کام میں مشغول ہو جاؤ اور ادھر فرشتۂ اجل آجائے تو بڑی ندامت ہو گی! (سبحان اللہ وبحمدہ وسبحان

اللہ العظیم)

📖 ایک روز آپ ﷺ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کے پاس پہنچے وہ بالا خانے کی کھڑکی ہوا رہے تھے آپ ﷺ انکی طرف روتے ہوئے دیکھتے جارہے تھے پھر انکے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اسے چھوڑو اور قبر کے لئے سامان تیار کرو، وہ والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام ماجرا بیان کیا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنتے ہی رونے لگے اور بالاخانے کو اسی حالت میں چھوڑ دیا۔

بعض علماء کرام فرماتے ہیں پختہ مکان بنانا مکروہ ہے، بعض فرماتے ہیں کوئی مضائقہ نہیں بنا سکتے ہیں۔

پکی اینٹ کا موجد کون ؟:

بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر موسیٰ علیہ السلام کے زمانے تک پختہ اینٹ نہیں تھی۔ فرعون نے ہی سب سے پہلے پختہ اینٹ سے مکان بنوائے۔ آرام دہ اور آسان ترین مکان بنانے کے لئے بانس اور کھجور، سرکنٹ، گھاس وغیرہ کو استعمال میں لایا جائے، بہت سے لوگ روز محشر تمنا کریں گے کاش ہم گھاس وغیرہ کے مکانوں میں زندگی بسر کرتے۔

📖 بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بصری علیہ الرحمتہ کسی کے ہاں مہمان ہوئے، میزبان نے دو قسم کے مکان بنا رکھے تھے اور وہ دونوں مہمان خانے تھے، ایک پختہ اور ایک کچا دونوں میں مہمان نوازی کا سامان موجود تھا، اس نے آپ سے عرض کیا آپ کونسے مکان میں قیام پسند فرمائیں گے آپ نے کچے مکان میں قیام پذیر ہونا پسند کیا، اور فرمایا یہ سایہ اس سائے سے اچھا ہے جس کا حساب دینا پڑے یعنی لکڑی کے مکان سے امن کی خوشبو آتی ہے جبکہ

پختہ مکان تکبر سے ملوث ہے۔ لکڑی کے مکان میں عاجزی و تواضع کا پیدا ہونا فطری امر ہے جبکہ پختہ عجب و نمائش کے باعث تکبّر کا مشیر ہے۔

عمارت کی دو قسمیں؟:

1-دل کی عمارت۔2-مٹی کی عمارت۔

دل کی تعمیر افضل و اعلیٰ ہے۔ مٹی سے تعمیر مٹی ہی ہے۔دل کی تعمیر پر ایک درم خرچ کرنا مٹی کی عمارت پر ستر ہزار درہم خرچ کرنے سے بہتر ہے۔ دل کی عمارت میں کوشش کریں کیونکہ مٹی کی عمارت پر وقت ضائع اور برباد ہوتا ہے۔

📖 فَمَا اَعْطٰی فَضلاً عَنْ ھٰذَاہٖ حُوْسِبَ عَلَیْهِ وَ یُسْأَلُ عَنْ شُکْرِہٖ اول الذکر حدیث شریف کے اس جملہ میں فرمایا جارہا ہے جو ان چار چیزوں سے زیادہ پائے گا اس سے حساب لیا جائے اور اس سے اس پر شکر کے متعلق بھی سوال ہو گا اگر زیادتی عمدگی پر دلالت کرتی تو آپ یوں دعا فرماتے اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ الْعِفَافَ وَ الْکَفَافَ الٰہی مجھے رزق حلال بقدر ضرورت عنایت فرما۔

📖 لیکن آپ تو یوں دعا فرمایا کرتے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ فَقِیْرًا وَ صَابِرًا وَّلَاْ تَجْعَلْنِیْ غَنِیًّا شَاکِرًا، الٰہی مجھے فقر کی دولت اور صبر کی نعمت سے نواز اور مجھے ایسا غنی نہ بنا جو شکر کا محتاج رہے۔

📖 کبھی یوں دعا فرماتے اَللّٰھُمَّ مَنْ اَبْغَضَنِیْ فَاَکْثِرْہُ مَالَهٗ وَ وَلَدَہٗ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ فَارْزُقْهُ الْعِفَافَ وَ الْکَفَافَ الٰہی جو میرے ساتھ بغض و عناد رکھتا ہے اسے مال و اولاد زیادہ دے اور جو مجھے محبوب رکھتا ہے اسے تقویٰ کی نعمت اور بقدر ضرورت رزق عطا فرما۔ نعمت الٰہی کی بنیاد انہی چار پر ہے جن کا حدیث شریف میں ذکر کیا گیا ہے۔ کھانا، پینا، کپڑا، اور مکان!!

اللہ تعالیٰ نے کپڑا عطا فرمانے کے ساتھ اپنا احسان بھی جتلایا ہے، یَا بَنِی آدَمَ اَنزَلنَا عَلَیکُمْ لِبَاسًا یُوَارِیْ سَوآتِکُمْ، اے انسانؑ ہم نے تمہیں ایسے لباس سے نوازا جو تمہارے عیوب و نقائص کو پوشیدہ رکھتا ہے۔

بعدہٗ ارشاد ہوا وَرِیْشًا وَ لِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِكَ خَیْرٌ مِنْ آیَاتِ اللّٰہِ لَعَلَّھُمْ یَذَّکَّرُوْنَ o اور ہم نے تمہیں زینت کے لئے لباس عنایت کیا، مگر بہترین لباس تقویٰ ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں تاکہ تم ان سے نصیحت حاصل کرو۔

مختصر تفسیر:

اس آیۂ کریمہ کی مختصر تفسیر یوں کرتے ہیں کہ یابنی آدم کہہ کر انسان کو خصوصی طور پر خطاب فرمایا کیونکہ لباس کی تو صرف انسان ہی کو حاجت ہے، فرشتوں کے لئے نورانی حلّے اور پرندوں کے پَر وغیرہ اور جانوروں کے لئے اون، بال اور کھال ہی لباس ہے مگر لباس میں خاص ہیئت کے لئے انسان ہی محتاج ہے اس لئے فرمایا قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوآتِکُمْ o اللہ تعالیٰ نے بعینہٖ لباس تو نہیں بھیجا بلکہ باران رحمت کے نزول سے پودے بنائے، روئی نکالی، بھیڑ، بکریوں اور اونٹوں کے لئے گھاس اگائی انہیں پالا، اس سے اون اور پشم حاصل ہوئی ریشم کے کیڑوں سے ریشم عطا کیا اور پھر ان کے ہر موسم کے مطابق لباس تیار کرنے کی صلاحت سے نوازا، یوں مفہوم واضح ہوا کہ ہم نے تمہارے لئے لباس اتارا، دراصل سبب مسبب کے معانی و مطالب پر دال ہے، جس طرح قرآن پاک میں ہے وفی السمآء رزقکم تمہارا رزق تو آسمان میں ہے۔ یعنی رحمت الٰہی سے بارش تو آسمان سے برستی ہے جو سبز و شاداب پودوں کی افزائش کا سبب بنتی ہے جس سے رزق پیدا ہوتا ہے۔ تو واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے۔ ہم نے رحمت کی بارش عطا کی، ہم نے تجھے اس کے ذریعے رزق عنایت فرمایا اور تمہاری حفاظت و عزت کے لئے لباس بخشا، تاکہ تم بھوک مٹاؤ، ستر چھپاؤ اور

جان و دل سے ہماری اطاعت و عبادت میں مصروف رہو۔

📖 نیز ارشاد خداوندی وَرِیْشًا اور ستر چھپاؤ،

بعض مفسرین فرماتے ہیں جس سے شرمگاہ پوشیدہ ہو اسے لباس کہتے ہیں اور جس سے تمام جسم پوشیدہ ہو اسے رِیْشًا سے تعبیر کرتے ہیں نیز بعض کہتے ہیں لباس عام کپڑے اور ریش تمام جسم کے پوشیدہ کرنے کو کہتے ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ امور خانہ کی تمام اشیاء کے لئے ریش بولا گیا ہے حدیث شریف میں ہے اِنَّهُ اَعْطٰی رَجُلاً مَائَةَ نَاقَةٍ بِرِیْشِهَاه نبی کریم ﷺ نے کسی صحابی کو سو اونٹ مع ساز و سامان عنائت فرمائے، بطور دلیل اس حدیث کے کلمہ بریشھا سے گھریلو ساز و سامان سے تعبیر کیا ہے۔

📖 نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلِبَاسُ التَّقْوٰی اصل لباس تو تقویٰ ہی ہے جو تمہارے جسمانی و روحانی عیوب و نقائص کو پوشیدہ رکھتا ہے۔لهذا تم ظاہری بدن کو لباس سے اور باطنی جسم کو تقویٰ سے مزین رکھو!!

پھر فرمایا ذٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، یعنی ہم پر رحمت کی بارش برسائی اس کے سبب روئی اگائی، جس سے تم نے لباس تیار کیا، یہ جتنی نعمتیں مذکور ہوئیں یہ سبھی اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات والا برکات کی نشانیاں ہیں۔ دیکھئے پہلے آسمان سے پانی برستا ہے، پھر اسے زمین جذب کرتی ہے، پھر درختوں کو مہیا کرتی ہے، جس سے وہ قوت پکڑتے ہیں پھر تم اس کی پیدا کردہ اشیاء سے حسب ضرورت چیزیں تیار کرتے ہو جن میں لباس بھی ہے یہ سبھی اس لئے ہے کہ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ، تاکہ انسان نصیحت حاصل کریں اور ہماری قدرت عظیمہ کا اقرار اور اعتراف کریں اور انکار سے بچیں، اللہ تعالیٰ میری اور تمام مسلمانوں کی دنیا و عاقبت بخیر فرمائے آمین۔

جلسہ 9

شکر، ذکر اور صبر؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ عَنْ حَضْرَتِ الرِّسٰلَۃِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ قَالَ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِعَبْدٍ خَیْرًا اَعْطَاہُ قَلْبًا شَاکِرًا وَ لِسَانًا ذَاکِرًا وَ بَدَنًا صَابِرًا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو بہتری سے نوازنا چاہتا ہے تو اسے شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان اور صبر کرنے والا بدن عطا فرماتا ہے۔

اس کے راوی ایسے صاحب شان و شوکت ہیں جن کی عظمت و رفعت میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا میں علم کا شہر اور علی اس کا دروازہ ہیں اس حدیث کا یہ جملہ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِعَبْدٍ خَیْرًا آیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے لئے خیر و برکت کو مقدر کر دیا وہ ازلی سعادت مند ہے، اس سے ہمیشہ بھلائی اور نیکی کے کام ہوتے رہیں گے۔

📖 انسان کے جملہ اعضاء میں دل اور زبان کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے دل کو شکر سے، زبان کو ذکر سے اور بدن کو صبر سے مزین فرمایا، تمام اعضاء کا بادشاہ دل ہے، اسی لئے حدیث شریف میں اسے پہلے ذکر کیا گیا **قَلْبًا شَاکِرًا** اے مرد مؤمن تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ شکر کا عظیم مقام ہے، نیز دوسرے تمام اعمال کا دارومدار دل پر ہے، اس لئے اس کا

مرتبہ بڑا بلند ہے، اور جو کوئی اس کی حقیقت تک نہیں پہنچتا اس کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَلِيْلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ، اور میرے بندوں میں بہت کم شکر گزار ہیں، اسی لئے شیطان لعین پکار اٹھا وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شَاكِرِيْنَ، خدایا! تو اپنے بندوں میں بہت کم کو شکر گزار پائے گا۔

📖 وَاشْكُرُوْا لِي وَلَا تَكْفُرُوْنَ ۝ میرا شکر ادا کرو اور ناشکری اختیار نہ کرو، اگر تم میری نعمتوں کے اضافہ کے طالب ہو تو سن لو لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ، اگر تم میرا شکر کرتے رہو گے تو میں نعمتوں میں اضافہ کرتا رہونگا۔

📖 سید عالم ﷺ نے فرمایا اَلنِّعْمَةُ لَا تَنْقُصُ بِالشُّكْرِ ۝ نعمتیں شکر ادا کرنے سے کم نہیں ہوتیں، نیز فرمایا اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ اَفْضَلُ مِنْ صَائِمِ الصَّابِرِ کھانا کھانے پر شکر ادا کرنے والا یومیہ روزہ رکھنے والے صابر سے افضل ہے۔

📖 مزید فرماتے ہیں روز قیامت منادی ندا کرے گا اَيْنَ الْحَامِدُوْنَ فَلَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا الشَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ بِالسَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ، کہاں ہیں حمد بجالانے والے کوئی بھی کھڑا نہیں ہوگا، مگر وہی جو خوشی اور غمی میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے والے ہیں۔

📖 آپ ﷺ فرماتے ہیں اَلْمُؤْمِنُ يَغْلِبُ فِي الْحَلَالِ شُكْرُهٗ وَفِي الْحَرَامِ صَبْرُهٗ، ایماندار وہی شخص ہے کہ حلال کے میسّر آنے پر شکر کرے اور حرام چیز کو چھوڑتے وقت صبر کا غلبہ ہو۔

حقیقت شکر؟:

حقیقت شکر یہ ہے کہ آدمی اپنے دل میں یقین رکھے کہ جو نعمت بھی مجھے مل

رہی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس کے حاصل ہونے پر بصد مسرت اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے، اور تمام بدن عبادت خداوندی میں مصروف ہو جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِعْمَلُوْا آلَ دَاوٗدَ شُکْرًا وَّ قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ، آل داؤد عملاً شکر اختیار کرو اور میرے بندوں میں بہت کم شکر گزار ہیں۔ بوقت حصول نعمت گناہ کا ارتکاب ناشکری ہے، ہاں نعمت کا اظہار شکر بجا لانے کے مترادف ہے حدیث شریف میں ہے اَلتَّحْدِیْثُ بِالنِّعْمَةِ شُکْرٌ، اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں فرمایا وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ، بہر حال اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرتے رہو،

شکر کیسے ادا ہو؟:

حضرت داؤد علیہ السلام بارگاہِ خداوندی میں عرض گزار ہوئے یَا رَبِّ وَ کَیْفَ اَشْکُرُكَ وَ اَنْتَ الَّذِیْ یُنْعِمُ عَلَیَّ وَ تَرْزُقُنِی الشُّکْرَ فَالنِّعْمَةُ مِنْكَ وَ شُکْرُ مِّنْكَ فَکَیْفَ اُطِیْقُ الشُّکْرَ،

فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْاٰنَ عَرَفْتَنِیْ حَقَّ الْمَعْرِفَةِ وَ شَکَرْتَنِیْ حَقَّ الشَّاکِرِیْنَ الٰہی میں تیری نعمتوں کا کیسے شکر ادا کروں، اس لئے کہ نعمت بھی تیری طرف سے اور زبان شکر کا کھلنا بھی تیری طرف سے، لھذا نعمت اور شکر دونوں ہی تیری عطا ہیں پھر شکر کروں تو کیسے کروں؟

ارشاد ہوا، اے داؤد علیہ السلام بس تم نے جیسے مجھے پہچاننے کا حق تھا پہچان لیا اور تو نے شکر ادا کر لیا جیسا شکر کرنے کا حق ہے۔

📖 ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام بارگاہِ رب العزت میں عرض گزار ہوئے، الٰہی مجھے حضرت آدم علیہ السلام نے تیری نعمتوں کے حصول پر جس انداز میں شکر کیا اس سے آگاہ فرما۔ جس کے باعث تو نے انہیں اپنی رحمتوں سے پھر نوازدیا،

حکم ہوا، آدم علیہ السلام نے جان لیا تھا کہ ہر نعمت اور کرامت، میری ہی طرف سے ہے، اس پر وہ میری حمد بجا لائے، میں نے اس حمد کو نعمت پر شکر کے مترادف، قرار دیا۔

📖 سید عالم ﷺ نے فرمایا نِعْمَةٌ لَا يَشْكُرُ خَطِيئَةٌ لَا تَغْفِرُهُ جس نعمت پر شکر نہ کیا جائے (گویا کہ اس پر شکر نہ کرنا) ایسا سخت ترین گناہ ہے جو کبھی معاف نہیں کیا جائے گا۔

حکایت: صحرا میں مرد درویش کا شکر کرنا؟:

بیان کرتے ہیں کہ ملک شام (دمشق) میں عبدویہ نامی ایک شخص نے صحرا میں ایک شخص کو ٹاٹ کا لباس پہنے بڑی محبت سے حمد و ثنا کرتے پایا تو اس سے پوچھا تو کس نعمت پر شکر ادا کر رہا ہے جبکہ تیرے جسم پر کسی نعمت کا ظہور نہیں، وہ بولا، اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر قسم کی نعمت عطا فرمائی ہے، سنو! میں مسلمان ہوں، نبی کریم ﷺ کا امتی ہوں، تندرست اور صحت مند ہوں، زبان ذکر الٰہی سے تر ہے، مُردار دنیا سے نفرت ہے، دنیوی مال و دولت کی مجھے کوئی حسرت نہیں،

عبدویہ یہ سنتے ہی رونے لگا اور اپنا تمام مال و اسباب راہِ خدا میں تقسیم کر کے ذکر الٰہی میں مشغول ہو گیا۔

حکایت: حضرت دانیال علیہ السلام اور بخت نصر علیہ اللعنۃ؟:

حدیث شریف میں ہے کہ جب بخت نصر بیت المقدس پر قابض ہوا تو اس نے تمام بیت المقدس کو برباد کر دیا، اور اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت دانیال علیہ السلام کو گرفتار کر کے اپنے ساتھ لے گیا، وہ آپ کو شب و روز تکلیف میں مبتلا رکھتا، مگر آپ ہر لمحہ ہر قسم کی ایذا رسانی کے باوجود یہی کہتے رہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، یہاں تک کہ اس نے آپ پر دو شیر چھوڑ دیئے۔ مگر کیا دیکھتے ہیں کہ دونوں شیر آپ کے

سامنے گردنیں خم کئے حاضر ہیں وہ تھوڑی دیر آپ کی خدمت میں حاضر رہتے پھر آرام سے ایک گوشے میں جا بیٹھتے، بعدہٗ اس نے آپ کو کنویں میں قید کر دیا، آپ نے ہر مصیبت وابتلاء پر شکر کیا، کیونکہ آپ ہر تکلیف بھی نعمت سمجھتے تھے، ایک دن کھانے کو دل چاہا تو حضرت ارمیاہ علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ حضرت دانیال علیہ السلام کے لئے کھانے کا اہتمام کریں، وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے الٰہی میں بابل (عراق) میں اور وہ ملک شام میں ہیں وہ میرے تیار کردہ کھانے کو کیسے پائیں گے۔ آواز آئی میرے نبی، کھانا تیار کرنا تیرا کام ہے اور پہچانا ہمارا مسئلہ ہے، تم اپنا کام سرانجام دو،

حسبِ ارشاد کھانا تیار کیا گیا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ بادل کا ایک ٹکڑا قریب آیا حضرت ارمیاہ علیہ السلام بادل کے ٹکڑے پر کھانا لیکر سوار ہو گئے، بادل اڑتا ہوا حضرت دانیال علیہ السلام کے کنویں پر پہنچا، حضرت نے آواز دی، کنویں پر کون؟ جواب دیا تمہارے بھائی ارمیاہ ہیں، انہوں نے کہا کیا مجھے اللہ تعالیٰ نے یاد فرمایا ہے، وہ بولے ہاں حضرت دانیال پکار اٹھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا یَنْسَانَا مِنْ ذِکْرِہٖ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَنْ وَّثَقَ بِہٖ کَفَاہُ وَلَمْ یُکِلْہُ اِلٰی غَیْرِہٖ وَ الْحَمْدُ الَّذِیْ یُحَاذِیْ بِالْاِحْسَانِ اِحْسَانًا وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُجْزِیْ بِالصَّبْرِ نَجَاۃً وَ الْحَمْدُ الَّذِیْ یُکْشِفُ الضُّرَّ بَعْدَ الْکَرْبِ وَ الْحَمْدُ الَّذِیْ ھُوَ رَجَاءُنَا حِیْنَ یَنْقَطِعُ الْحِیَلَ عَنَّا ہ

اس ذات والابرکات کی حمد و ثناء جس نے ہمیں یاد رکھا، اسی کے حمد و ثناء جو بھی کوئی اس پر یقین رکھتا ہے اسکی وہ کفالت فرماتا ہے، اسی کے لئے حمد و ثناء جو احسان کے بدلے احسان فرماتا ہے، اسی کے لئے حمد و ثناء جو صبر و استقامت پر نجات سے نوازتا ہے، اسی کے لئے حمد و ثناء جو تکالیف کو کھول دیتا ہے، اسی کے لئے حمد و ثناء جو صبر کو تکلیف کا مداوا کرتا ہے اسی کے لئے حمد و ثناء جو ہماری امیدوں کا مرکز ہے۔

چنانچہ اسی صبر و استقامت کا نتیجہ تھا کہ حضرت دانیال علیہ السلام کو اللہ

تعالیٰ نے بخت نصر کی تکالیف سے نجات عطا فرمائی، (فائدہ) جو بھی کوئی مصیبت زدہ مذکورہ بالا دعا کو اپنا یومیہ وظیفہ بنالے گا اللہ تعالیٰ اسے ہر قسم کی بلیات و مشکلات سے نجات مرحمت کریگا۔

عقل مند کون ؟:

عقلمند وہ شخص ہے جو چار چیزوں میں غفلت کا شکار نہ ہو۔ (1) ذکر منّت (2) شکرِ نعمت (3) خدمت (4) خوف خاتمہ۔ یعنی احسان کا اظہار، نعمت پر شکر مخلوقِ خدا کی خدمت اور ایمان پر خاتمہ ہونے کی دعا کرنے والا عقلمند ہے!!

حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو نعمت اللہ تعالیٰ کے قرب کا باعث ثابت نہ ہو وہ مصیبت ہے اللہ تعالیٰ کے قرب کا مفہوم یہ ہے کہ جس نعمت کا بندہ شکر ادا نہ کر سکے وہ اس کے لئے قربت کا ذریعہ نہیں بن سکتی۔

حکایت: زیادہ مانگنے پر شرم آتی ہے ؟:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک صالح کو نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ مصروف عبادت پایا تو آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندے اس ذات اقدس سے کچھ طلب بھی تو کرو، یہ کلمہ آپ نے تین بار اسے فرمایا تو اس نے جواباً کہا، اللہ تعالیٰ نے مجھے ایمانی دولت سے سرفراز فرمایا اور پھر اپنی عبادت کی توفیق مرحمت فرمائی یہ دونوں نعمتیں اتنی عظیم ہیں کہ میں ان کا ہی شکر ادا نہیں کر سکتا، اس لئے کچھ اور مانگنے پر شرم آتی ہے!

افضل ترین کون ؟:

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک دن سوال کیا، الٰہی مجھے اپنے اس بندے سے آگاہ فرما جو تیرے نزدیک افضل ترین ہو۔

ارشاد ہوا میرے کلیم۔ جو ابتلاء و آزمائش میں صابر رہے، اور لوگوں کی تکلیف پر عفوودرگزر اختیار کرے اور اپنی ضرورت سے جو کچھ اس کے پاس زائد آئے میری رضا کے لئے لوگوں پر صرف کر دے، اور خرید و فروخت میں آسانی اور نرمی کو اپنائے۔

مزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رفقاء سے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں افضل ترین عمل کے بارے دریافت کیا کہ وہ کونسا عمل ہے تو بتایا گیا، ذکر اور شکر کرتے رہنا۔

حکایت: حضرت ثابت بنانی علیہ الرحمتہ کے اعمال؟:

حاکم بصرہ حضرت سلیمان درانی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ثابت بنانی علیہ الرحمتہ کو خواب میں جنت کے اعلیٰ ترین مقام پر دیکھا تو دریافت کیا تیرے ان بلند ترین مدارج کا کیا سبب ہے؟ وہ کہنے لگے کہ یہ تین باتوں پر عمل کا ثمرہ ہے (1) سورۂ اخلاص کا وظیفہ (2) صبر اختیار کیا (3) شکر کو معمول بنایا۔

محبوب ترین چار چیزیں؟:

علماء کرام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کو چار چیزیں محبوب ہیں۔ اور ان چاروں کی قیمت میں چار چیزیں عطا ہوتی ہیں۔

1-اطاعت و فرمانبرداری کی قیمت جنت 2- توبہ کی قیمت مغفرت و بخشش 3-دعائے بندہ کا ثمرہ اس کی قبولیت 4- شکر پر مزید نعمت اس کی قیمت ہے۔

تین حرف ش، ک، ر؟:

(ش) سے، شادکامی، (ک) سے، کام اس طرح سرانجام دینا جو سنّت نبوی کا مظہر ہوں (ر) راضی بر رضائے الٰہی۔

نعمت پرنا شکری حصۂ ابلیس ہے، اور صبر واستقامت کو ہاتھ سے چھوڑ دینا دنیا و آخرت کا نقصان ہے، کام کو خلوصِ نیت سے نہ کرنے کا انجام، ایمان کا ضائع کرنا ہے۔

چار چیزوں کو چار چیزوں سے محفوظ کر سکتے ہیں:

1- اچھی مجلس کو خدمت سے 2- علم کو قلم سے یعنی لکھنے سے 3- ایمان کو پابندی نماز سے 4- نعمت کو شکر سے' اس لئے کہ اچھے رفقاء کی خدمت نہ کرنا' علم کو قلم سے محفوظ نہ بنانا' ایمان کی حفاظت کے لئے نماز نہ پڑھنا اور نعمت پر شکر نہ کرنا ان تمام چیزوں کو ضائع کرنا ہے۔

📖 اولیاء کرام تو فرماتے ہیں مصائب و آلام پر بھی شکر بجالانا چاہیے کیونکہ ممکن ہے جتنی بڑی مصیبت کا آنا تھا وہ نہ آئی ہو اور معمولی سی تکلیف سے وہ ٹل گئی ہو لھذا اس پر شکر ادا کیا جانا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے بڑی آزمائش سے محفوظ رکھا، ہاں کفر اور معصیت پر شکر نہیں کرنا چاہیے۔

حکایت: گردن کی بجائے ہاتھ کاٹنے پر صلح؟:

بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کسی شکر گزار بندے کو ڈاکوؤں نے گرفتار کر لیا، ان میں سے ایک ڈاکو بولا اس کی گردن مار دو، لیکن دوسرے نے مخالفت کرتے ہوئے زور دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دو، یہ سنتے ہی وہ بندہ بولا، الحمد للہ، شکر ہے ڈاکو حیران ہوئے اور پوچھا تو ایسے نازک مرحلہ میں شکر کر رہا ہے سبب کیا ہے۔ وہ بولا اس لئے کہ گردن کاٹنے کی بجائے معاملہ ہاتھ کاٹنے پر آپہنچا ہے اس پر میں اللہ تعالیٰ کا شکر کیوں نہ کروں کہ بڑی مصیبت ختم ہوئی۔

حکایت: چور اور صاحب خانہ؟:

بیان کرتے ہیں کہ ایک نیکوکار کے گھر چور گھس آئے اور وہ تمام مال و اسباب

لے اڑے، جب گھر والوں نے اس سے ذکر کیا تو وہ شکر ادا کرنے لگا، کہ چور آیا اور سامان لے گیا اگر شیطان آجاتا تو خطرہ تھا کہ ایمان لے جاتا، سبحان اللہ !! ؎

لاؤ کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کی یہ داستان

📖 کوئی مصیبت ایسی نہیں جس سے بڑی نہ ہو، لھذا اپنے سے کم تر حال والے کو دیکھ کر شکر ادا کرنا چاہیے، کہتے ہیں کہ ایک بزرگ کا گلی سے گزر ہوا کسی نے اس پر کوڑا کرکٹ پھینک دیا، وہ شکر ادا کرتے ہوئے کہنے لگا میں تو آگ کے قابل تھا۔ اللہ کا شکر ہے معاملہ مٹی تک ہی رہا۔

📖 ہر مصیبت گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے، ایک رات کا بخار ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے لہذا ہر ایک مسلمان کو ہر دم شکر ادا کرتے رہنا چاہیے، کیونکہ معمولی سی تکلیف پر بے شمار گناہ مٹ جاتے ہیں۔

تکلیف تو روز ازل سے مقدر ہو چکی ہوتی ہے، جب آجاتی ہے تو اپنے انتظار کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔

نکتہ :

اس سے پتہ چلا تکلیف از خود تکلیف میں اس وقت تک مبتلاء رہتی ہے جب تک اس کے پہنچنے کا وقت نہیں آجاتا جب آجاتی ہے تو اسے جو ازل سے انتظار کی تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے وہ ختم ہوا کیونکہ مشہور ہے اَلْاِنْتِظَارُ اَشَدُّ عَلَی الْمَوْتِ، انتظار موت کی تکلیف سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے، (تابش قصوری)

📖 حضرت ابو سعید رحمتہ اللہ تعالیٰ ایک روز اپنے خچر سے گرے اور شکر ادا کرنے لگے۔ لوگوں نے تعجب سے پوچھا یہ شکر کیسا؟ آپ نے فرمایا میری تقدیر میں جو تحریر ہے وہ پورا ہوا لہٰذا اس پر شکر ادا کر رہا ہوں۔

📖 شکر ہر نعمت پر لازم ہے، مگر اس کی نعمتوں کا تو کوئی شمار نہیں وَ اِنْ تَعُدُّوْا

نِعمَةَ اللّٰهِ لاَ تُحصُوْهَا اِنَّ الْاِنسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌه اللہ کی نعمتوں کو تم شمار نہیں کر سکتے بیشک انسان تو اپنے آپ پر ہی ظلم کرتا ہے اور بڑا ناشکرا ہے۔

📖 اب ہم پھر چلتے ہیں حدیث سابق کی طرف جس میں فرمایا گیا ہے لِسَانًا ذَاكِرًاہ اللہ تعالیٰ کا یاد کرنا تمام عبادات کا بجا لانا ہے، وہ نماز سے بھی کیا جا سکتا ہے کیونکہ نماز کے بارے اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ الْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ہ نماز بے حیائی اور برائی سے بچاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی سب سے بڑھ کر ہے۔

📖 قرآن کریم کا پڑھنا افضل ترین عبادات میں سے ہے، کیونکہ قرآن کریم کلام خدا ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ سبھی اس کا ذکر ہے۔

📖 روزہ شہوت نفسانیہ کو ختم کرنے والا ہے، اس لئے روزہ سے مقصود یہ ہے کہ خواہشات نفسانیہ کو مٹائیں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے کے لئے مخلص ترین ذاکر بن جائیں۔

📖 حج سے بھی ذکر خدا ہی مقصود ہے۔ نیز ایمان کی بنیاد لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہ عین ذکر حق ہے، باقی تمام عبادات ذکر کی تقویت کا باعث ہیں۔

📖 اے ایماندارو! تمہارے ذکر کرنے سے اللہ تعالیٰ خود تمہارا ذکر فرماتا ہے۔ فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ، تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کرونگا۔

📖 اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ہر دم ذکر کرتے رہو، کیونکہ ذکرِ ہی ذریعہ نجات ہے، وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ہ اللہ کا کثرت سے ذکر کرتے رہو نجات پاؤ گے۔ خوش نصیب ہر حال میں اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے، حتیٰ کے لیٹے ہوئے بھی ذکر کرتے رہتے ہیں تو ان کی اس کیفیت کو پسندیدگی کی صورت عطا فرماتے ہوئے اعلان فرماتا ہے اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا

وَعَلٰی جُنُوْبِھِمْ، اور نبی کریم انہیں بشارت سے نوازتے ہیں طُوْبیٰ لِمَنْ مَّاتَ وَ لِسَانُہٗ رُطَبَۃٌ بِذِکْرِ اللّٰہِ تعالیٰ ، خوشخبری ہے ایسے شخص کے لئے کہ جب وہ فوت ہو رہا ہوتا ہے تو اس کی زبان ذکر الٰہی سے تر ہوتی ہے۔

📖 ایک بار آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین سے فرمایا تمہیں بہترین اعمال سے آگاہ کرتا ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین اور مقبول ہیں وہ ایسے اعمال ہیں جو تمہارے درجات کو بلند کریں گے، بلکہ سونا چاندی خیرات کرنے اور کفار کے ساتھ جہاد سے بھی افضل ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین یہ سنتے ہی گوش بر آواز ہوئے اور عرض کیا حضور ارشاد فرمایئے وہ کون سے اعمال ہیں۔

📖 آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس بندے کو میرا ذکر مانگنے سے روکے رکھے، اس کے لئے میرے ہاں تمام سائلین سے زیادہ انعام و کرام کے خزانے ہیں، یعنی میں بلا طلب اُسے ہر چیز عطا فرما دیتا ہوں۔

📖 سید عالم ﷺ نے فرمایا ذکر کرنے والا انسان اس طرح ہے جیسے مردوں میں زندہ یا خشک درختوں میں سر سبز و شاداب باغ، نیز کفار کے سامنے ڈٹ جانے والا مجاہد۔

حسرت خاص ؟:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جنتیوں پر صرف ایسی گھڑی میں حسرت ہوگی جو ذکر الٰہی کے سوا گزری۔ اور کسی بھی چیز کی حسرت نہیں ہوگی۔

کثرت ذکر کے فوائد ؟:

حدیث شریف میں ہے ذکر دل کے زنگ کو دور کر دیتا ہے۔ کثرت سے ذکر

کرنے والے کا دل منور ہو جاتا ہے۔ اور اس کو قبر میں کیڑے (یعنی سانپ بچھو وغیرہ) کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ بکثرت ذکر کرنے والے کے منہ سے بروز قیامت انوار کا ظہور ہوگا۔

سید عالم ﷺ سے دریافت کیا گیا کونسا عمل سب سے افضل ہے تو آپ نے فرمایا ذکر خدا، آپ سے جہاد کے بارے سوال کیا گیا تو فرمایا جہاد ذکر الٰہی کے قائم رکھنے کا سبب ہے۔ نماز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا نماز بھی ذکر خدا ہے۔ صحابہ کرام روزے کے بارے عرض گزار ہوئے تو فرمایا، پیٹ کا خالی رکھنا اس غرض سے ہونا چاہیے کہ اسے ذکر خداوندی سے پُر کریں گے۔ اسی طرح حج کی اہمیت سے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا حج بتمامہٖ ذکر ہے۔

📖 مسلمانو! سنو جب انسان ذکر الٰہی میں مصروف ہوتا ہے تو یوں سمجھنا چاہیے کہ وہ نماز میں ہے، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ ﷺ نے فرمایا یَا اَبَا ذَر اِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنَّكَ لَا تَزَالُ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا ذَكَرْتَ رَبَّكَ، اے ابوذر! جو تم اکیلے ہوتے ہو تو اپنی زبان کو ذکرِ خدا سے متحرک رکھو اس لئے کہ جب تک اپنے رب کے ذکر میں رہو گے نماز میں رہو گے۔

📖 آپ ﷺ مزید فرماتے ہیں اَلَا اِنَّ اَجْلِسَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اِنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةً مِنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِيْلَ علیہ السلام! مجھے ایسے اجتماع میں بیٹھنا اس سے بہت زیادہ پسند ہے جو نماز عصر سے مغرب تک ذکرِ خدا کے لئے منعقد کیا گیا ہو، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلاموں کو آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی گریہ زاری؟

حدیث شریف میں ہے جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے

تو تین سو سال تک گریہ زاری میں گزار دیئے۔ جب آپ سے پوچھا گیا اتنا کیوں روتے ہو تو فرمایا میرا رونا نہ بہشت کی حسرت میں ہے اور نہ دوزخ کے ڈر سے، بلکہ میرا رونا ان فرشتوں کی ملاقات کے لئے ہے جو عرش کے پاس ستر ہزار صفیں باندھے تیرے ذکر میں محو ہیں، اور ان کے ذوق و شوق کا یہ عالم ہے کہ ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے بآواز بلند پکارتے ہیں وَ مَنْ مِثْلُنَا وَاَنْتَ حَبِيْبُنَا، ہماری مثل کون ہے الٰہی تو ہی ہمارا حبیب ہے اور تا قیامِ قیامت ان کا یہی وظیفہ ہوگا۔

حضرت آدم علیہ السلام کو ارشاد ہوا، ذرا سر اٹھا، جب آپ نے اوپر دیکھا تو تمام حجاب دور ہو چکے تھے آپ نے انہیں ویسے ہی دیکھا تو اتنا سکون قرار میسّر آیا کہ آپ سے گریہ زاری موقوف ہوگئی۔

محافلِ ذکر؟:

حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے بھی ہیں جو روئے زمین میں محافل ذکر کی تلاش میں لگے رہتے ہیں اور جب ایسے لوگوں کو پاتے ہیں جو ذکر الٰہی میں مصروف ہوں تو ان کے قریب آجاتے ہیں اور آسمان تک حلقہ بنا لیتے ہیں جب محفل ذکر کا اختتام ہوتا ہے فرشتے آسمان کی طرف واپس لوٹ جاتے ہیں، ان سے پوچھا جاتا ہے تم کہاں رہے ہو وہ عرض کرتے ہیں الٰہی! ہم تیرے ان بندوں کے پاس رہے جو تیرے ذکر میں مشغول تھے اللہ تعالیٰ پھر پوچھتا ہے ذکر کرنے والوں کے مقاصد کیا تھے وہ کہتے ہیں وہ تیری گرفت سے ڈرتے تھے حکم ہوتا ہے ہم نے انہیں دوزخ سے آزاد کر دیا، فرشتے پھر عرض کرتے ہیں، ذاکرین جنّت کی تمنا رکھتے تھے، فرمایا ہم نے انہیں جنّت سے سرفراز کر دیا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں الٰہی! ان میں سے ایک ایسا بھی آدمی تھا جو ذکر کر ہی نہیں رہا تھا فقط ان ذاکرین کے ہاں بیٹھا تھا۔ ارشاد ہوتا ہے ذکر کرنے والوں کے پاس بیٹھنے والا بدبخت نہیں ہوتا، ہم نے اسے بھی اپنی

بخشش سے نواز دیا۔

📖 حدیث شریف میں ہے اِذْھَبُوا الطَّعَامَ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَا تَنَامُوْا عَلَیْہِ فَقَسَتْ قُلُوْبُکُمْ، اپنے کھانے پینے کو ذکرِ الٰہی کے ساتھ ہضم کرو، نیز کھانا کھانے کے بعد سویا نہ کرو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔ اور حلاوت ذکر سے محروم رہو گے۔

اقسام ذکر؟:

ذکر کی چار قسمیں ہیں۔

1- زبان سے ذکر دل سے غافل، یہ نہایت ضعیف ترین ذکر ہے۔ مگر اثر سے خالی نہیں اس لئے کہ غافل زبان سے ہزار درجے یہ زبان افضل ہے۔

2- دل سے ذکر ہو مگر دل میں مضبوطی نہ پکڑے یعنی مجبوراً ذکر کرے۔

3- دل سے ذکر ہو اور ایسے ہو کہ دل میں کسی اور کا خیال تک نہ آنے پائے یہ افضل ترین ذکر ہے۔

4- ذکر ذاکر کے دل پر غالب ہو ایسے کہ ذاکر اور مذکور میں کوئی دوری نہ رہے ذاکر مذکور میں ایسے محو ہو جائے کہ اگر کسی وقت ذکر کرنا بھول جائے تو قلب اسی طرح ذکر میں متحرک رہے۔ صاحبانِ طریقت کے نزدیک یہ مقام فنا ہے۔ اور یہی حقیقی ذکر ہے۔

📖 ذکر کی دو اور قسمیں بھی ہیں۔ 1-بآوازبلند ذکر کرنا 2- آہستہ ذکر کرنا۔

📖 بعض علماء کرام ذکرِ خفی کو ذکرِ جلی پر فضیلت دیتے ہیں اور بعض اس کے برعکس فرماتے ہیں، تاہم ذکر ہر دو طرح جائز ہے۔ البتہ فضیلت میں اختلاف ہے۔ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی کی تفسیر کے تحت تفسیر تورپشتی میں ہے اپنے اعلیٰ و برتر پروردگار کے لئے بآوازبلند ذکر کرو۔ شرح البقع میں

ہے کہ بآواز بلند ذکر کرنا جائز ہے اور اسے روکنے والا سزا کا حق دار ہے۔

بستان نوری میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نبی کریم ﷺ کی معیت میں بآواز بلند ذکر کلمہ و تسبیح و تہلیل فرمایا کرتے تھے۔

بآواز بلند ذکر کرنا؟:

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہ

لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلاَّ اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ ہ

لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ۔

نبی کریم ﷺ نماز کی ادائیگی کے بعد بآواز بلند ذکر فرمایا کرتے تھے۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی)

📖 جامع الفتاویٰ میں ہے کہ حضرت ابراہیم بن یوسف علیھم الرحمۃ ذوالحجۃ المبارکہ کے پہلے دس دن گلی کوچوں میں بآواز بلند گھوم گھوم کر ذکر کرتے رہتے تھے۔

📖 تفسیر کبیر میں ہے جب انسان اپنے آباؤ اجداد کے کارناموں کا اظہار بآواز بلند کرتا رہتا ہے اور خوش ہوتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو بآواز بلند نہ کریں۔

📖 لطائف قشیری میں اس آیۂ کریمہ کے ضمن میں لکھا ہے اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً (اپنے رب کو بآواز بلند اور آہستہ پکارتے رہو) تضرعا کا معنی علانیہ اور خفیہ کا معنی آہستہ بتایا گیا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ، بیشک اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا، یعنی جو لوگ ذکر کرنے والوں

کو اچھا نہیں سمجھتے اور ان کے لئے بد دعائیں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک ایسے حد سے بڑھنے والے مجھے پسند نہیں۔

📖 تفسیر زاہدی میں ہے فَاِذَا کُنْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ کے متعلق لکھا ہے جب تم نماز ادا کر لیا کرو تو کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہوئے ہر حال میں ''رات ہو یا دن' حضر، ہو یا سفر، صحرا ہو یا دریا امیری ہو یا فقیری، اللہ تعالیٰ کے ذکر کو کرتے رہو آہستہ کر دیا باآواز بلند، بہر حال مصروف ذکر رہو۔

📖 تفسیر در منثور میں ہے۔ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ الٰہی ہم تیری حمد و ثنا باآواز بلند کرتے رہتے ہیں تاکہ دوسرے لوگ بھی سُن کر تیرے ذکر کی طرف راغب ہوں۔

📖 حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، چلا چلا کر ذکر کرنے سے آہستہ ذکر کرنا افضل ہے (یعنی قابل برداشت حد تک آواز نکالیں جو دلوں کو مانوس ہو)۔

📖 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا آہستہ ذکر کرنے سے میرا دل پریشان رہتا ہے اس لئے کہ دوسروں کی باتوں سے خیال ہٹ جاتا ہے آپ نے فرمایا رَفْعُ الصَّوْتِ بِذِکْرِ مَوْلَاكَ اپنے رب کا بلند آواز سے ذکر کیا کرو۔

📖 باآواز بلند ذکر کرنے کو تسبیح کہتے ہیں۔

آدابِ ذکر؟:

ذیل میں ذکر کرنے کے آداب درج کئے جاتے ہیں۔ ذکر کرنے والے کو چاہیے کہ پیٹ بھر کر نہ کھائے، عمدہ اور پاکیزہ جگہ میں جا [illegible] بیٹھے آنکھ قلب پر

اور قلب خیالات فاسدہ سے پاک کرے، (رزق حلال، صدقِ مقال سے قبولیت لازمی ہے)

📖 اللہ تعالیٰ نے ہر عبادت کے حدود و قیود قائم فرمائے ہیں سوا ذکر کے، بناء علیہ مسلمانوں پر جہاں تک ممکن ہو ہر حالت میں ذکر کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اذْکُرُوْا اللّٰہَ ذِکْراً کَثِیْراً. ایمان والو کثرت سے اللہ کا ذکر کرتے رہا کرو۔

نکتہ:

اس آیۃ کریمہ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایمانداروں کو خاص کر مخاطب فرمایا اس لئے کہ کفار اور منافق اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے، کیونکہ یاد کرنا تو دوستوں کا شیوہ ہوتا ہے کافر اور منافق اللہ تعالیٰ کے دوست ہی نہیں، ارشاد باری تعالیٰ اِنَّ الْکَافِرِیْنَ لَاْ مَوْلٰی لَھُمْ، کافروں کا کوئی دوست نہیں، مگر ایمانداروں کے بارے علی الاعلان فرمادیا اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا! اللہ ایمان داروں کا دوست ہے۔

محبت کی نشانی؟:

حدیث شریف میں ہے مَنْ اَحَبَّ شَیْأً اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ جو محبوب ہوتا ہے اسے اکثر یاد کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا اسے بکثرت یاد کرو بلکہ یوں تحریص دلائی فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ. تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کرونگا۔

نکتہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر اس کے بندے غافل نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ یہ آیت نازل نہ فرماتا۔

کثیراً کا مفہوم یہ ہے کہ چلتے پھرتے، کھڑے بیٹھتے، شہر میں جنگل میں ہر وقت ہر لمحہ ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو۔

مینڈک سے بدتر:

حدیث شریف میں ہے لَا تَقْتُلُوْا لِضِفَادِعَ فَاِنَّهٗ يُكْثِرُ التَّسْبِيْحَ مینڈک کو نہ مارو اس لئے کہ وہ بکثرت تسبیح کرتا رہتا ہے، (جو انسان ہو کر ذکر نہ کرے وہ تو مینڈک سے بھی بدتر ہے) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا مینڈک کی تسبیح کیا ہے، فرمایا وہ یہ تسبیح کرتا ہے سُبْحَانَ الْمَعْبُوْدِ فِيْ يُسَبِّحُ الْبِحَارَ،

حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگل میں؟:

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک بار جنگل میں ذکر خدا کر رہے تھے کہ خیال پیدا ہوا اس مقام پر میرے علاوہ کوئی اور اللہ کا ذکر نہیں کر رہا ہوگا۔ معاً اللہ تعالیٰ نے درندوں و پرندوں کو حکم دیا میرے ذکر کو بلند آواز سے کریں، پھر کیا تھا جنگل مخلوقات کے ذکر سے گونج اٹھا یہ منظر دیکھتے ہی نادم ہو کر سجدے میں گر پڑے۔

اسی طرح ایک دن آپ نے کہا الٰہی' کیا تیرا زمین کے اندر بھی ذکر جاری ہے؟ فرمایا اِضْرِبْ بِعَصَاكَ الْاَرْضَ، زمین پر عصاء ماریں، جب عصا لگایا تو زمین پھٹ گئی اور ایک سیاہ رنگ کا پتھر ظاہر ہوا، اس پر عصاء مارا تو وہ پتھر شق ہو گیا جس سے ایک سبز رنگ کا جانور نکلا جو ذکر الٰہی کر رہا تھا، آپ نے فرمایا تجھے کتنا عرصہ ہوا ذکر کرتے اس نے عرض کیا تین صد سال، تیرا کام کیا ہے اور تو کھانا وغیرہ بھی کھاتا ہے؟ اس نے کہا کلیم اللہ علیہ السلام! ذکر خدا سے بڑھ کر اور کونسا کام ہو سکتا ہے، تاہم میں نے اس خوف سے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے کہیں کھانے پینے کے دوران موت نہ آجائے یہ کہتے ہی وہ جانور غائب ہو گیا۔

مقام صبر ؟:

وَبَدَنًا فِي الْبَلَاءِ صَابِرًا. مصائب پر صبر کرنے والا بدن مذکورہ حدیث کا یہ حصہ آخری ہے لہذا اس کی تشریح کی جاتی ہے۔ صبر کا مقام بہت بلند ہے، ایمانداروں پر صبر کرنا بھی لازمی امر ہے، صبر دین و دنیا میں کامیابی کا ذریعہ ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ، سلام تم پر اس لئے کہ تم نے صبر کیا، پس عمدہ گھر ہے تمہارے لئے آخرت میں،

مزید فرمایا جارہا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا، اے ایمان والو تم خود صابر بنو اور صبر کی تبلیغ کرو، لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ تاکہ تم کامیابی حاصل کر سکو۔

📖 وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ، صبر و صلوٰۃ سے مدد حاصل کرو۔ بیشک صابرین اللہ تعالیٰ کی معیت میں ہیں، توبہ صبر و شکر کے بغیر قابل قبول نہیں جب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صبر کی اہمیت کے بارے سوال کیا تو آپ نے فرمایا صبر نصف ایمان ہے، مقام صبر کا اس بات سے بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ستر بار صبر کا ذکر فرمایا۔ اور عمدہ صبر کرنے پر اعلیٰ جزا کا وعدہ فرمایا ہے۔

امام کو صابر ہونا چاہیے:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا، ہم نے صبر کرنے والوں کو امام بنایا جو رہنمائی کرتے ہیں، نیز فرمایا اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ بیشک صبر کرنے والوں کو بلا حساب اجر دیا جائے گا۔

صابرین پر درود اور رحمت ؟:

اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ ہ

اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں پر صلوٰۃ اور رحمت بھیجتا ہے اور یہی لوگ راہِ ہدایت پر ہیں۔

خزانۂ جنت:

صبر جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ نیز فرمایا اگر صبر کو بشکل انسان بنادیا جاتا تو بہت ہی کریم ہوتا، اللہ تعالیٰ صابرین سے محبت کرتا ہے،

حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا گیا میرے ذاتی و صفاتی صفات کے مظہر ہو اور میری ایک اہم صفت صبر بھی ہے، حدیث شریف میں ہے مَارَزَقَ الْعَبْدَ شَیْئاً اَوْسَعُ عَلَیْهِ مِنَ الصَّبْرِ، صبر سے زیادہ کوئی رزق وسعت نہیں رکھتا جسے صبر کی نعمت سے نوازا گیا وہ ہر تکلیف سے محفوظ ہوا کیونکہ صابر کو تکلیف کی حس سے کوئی سروکار نہیں۔

📖 حدیث شریف میں ہے اَلْاِیْمَانُ بِالْحَیَاءِ وَالصَّبْرِ 'ایمان حیاء اور صبر سے قائم رہتا ہے۔

📖 حدیث شریف میں ہے مَاتَجَرَّعَ عَبْدًا جُرْعَتَیْنَ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ جُرْعَةِ الصَّبْرِ عَلٰی مَعْصِیَةٍ مُحَرَّمَةٍ رَدُّھَا لِصَبْرٍ وَ جُرْعَةٍ وَغَیْظ رَدُّھَا بِحِلْمٍ۔

📖 اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو گھونٹ بہت محبوب ہیں۔ صبر کا اور غصے کو پینے کا، جب اسے حرامکاری کا موقع ملے اس پر صبر کرے اور جب غصہ آئے تو پی جائے۔

📖 حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا، جب تک تم صبر نہیں

کرو گے فلاح نہیں پاؤ گے۔

ایمان کے نشان ؟ :

نبی کریم ﷺ نے ایک دن گروہ انصار سے پوچھا کیا تم ایمان رکھتے ہو انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تمہارے ایمان کے نشان کون سے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا ہم جب نعمت پاتے ہیں تو شکر کرتے ہیں اور جب تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتے ہیں بلکہ امر رضی پر خوش ہوتے ہیں آپ نے فرمایا اَنْتُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ، رب کعبہ کی قسم تم سبھی مومن ہو۔

صبر اور ایمان:

صبر کا ایمان سے ایسے ہی تعلق ہے جیسے سر کا جسم کے ساتھ جب ایماندار کے دل سے صبر ختم ہو جاتا ہے تو اس کا ایمان بھی نکل جاتا ہے جیسے سر کٹ جائے تو جسم بیکار ہو جاتا ہے اَلصَّبْرُ بِالْاِیْمَانِ کَالرَّاْسِ بِالْجَسَدِ اِذَا ذَهَبَ الْاِیْمَانُ ذَهَبَ الصَّبْرُ كَمَا ذَهَبَ الرَّاْسُ ذَهَبَ الْجَسَدُ اَوْ كَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ)

حکایت: اور اس کا بیٹا فوت ہو گیا؟ :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نبی کریم ﷺ کسی قبیلہ میں تشریف لے گئے میں آپ کے ساتھ تھا، وہاں ایک انصاری عورت نے اپنے قریب المرگ بچے کی آپ کو اطلاع دی آپ اس کے ہاں پہنچے بچے کو اپنی گود میں اٹھایا ہی تھا کہ وہ فوت ہو گیا، آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور بچے کی ماں سے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَا اَخَذَ عِبَادَهٗ وَلَهٗ مَا بَقِیَ وَلِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ فَاصْبِرِیْ وَاحْتَسِبِیْ فَاِنَّمَا الصَّبْرُ

فِیْ اَوَّلِ الصَّدْمَۃِ. اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے اپنی امانت واپس لے لی اور جو کچھ ہے وہ اسی کے لئے ہے اور ہر ایک کا وقت مقرر ہے۔ پس تو صبر اور اجر طلب کر۔ کیونکہ صبر پہلا غم ہے۔

اسی طرح حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انکی زوجہ محترمہ کے صبر کا واقعہ بڑا مشہور ہے کہ ان کا ایک ہی بیٹا تھا وہ فوت ہو گیا، ابو طلحہ کی زوجہ نے اپنے خاوند کی گھر آنے پر ہر طرح خدمت انجام دی اور دریافت کیا امانت کا کیا حکم ہے اگر مالک اپنی امانت طلب کر لے تو کیا کیا جائے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا امانت بحفاظت مالک کو واپس کر دینا چاہیے۔ اس پر زوجہ محترمہ نے کہا میرے سر تاج اللہ تعالیٰ نے جو امانت بیٹے کی صورت میں دی تھی آج اس نے واپس لے لی ہے۔ لہذا میں نے صبر کیا تم بھی صبر اختیار کرو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ یہ سنتے ہی حیران ہو کر پڑھنے لگے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، ادھر حضرت جبریل امین علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور ان دونوں کے صبر کا عظیم واقعہ بیان کیا، اسی اثناء میں حضرت ابو طلحہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا لَقَدْ عَجَبَ اللّٰہُ مِنْ صَنِیْعَتِکُمَا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْ لَیْلَتِکُمَا وَ فِیْ نَاحِیَتِہٖ بَیْتِکُمَا، اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس عمل پر تعجب فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ تم دونوں کو برکات سے نوازے، اور تمہاری شب گزاری اور تمہارے صبر پر بہتر اجر عطا فرمائے،

چنانچہ آپ کی اس دعا سے اللہ تعالیٰ نے انہیں نعم البدل کے طور پر ایک فرزند عطا فرمایا جس کا نام عبداللہ رکھا گیا، انہوں نے سات سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کر لیا تھا۔

حقیقت صبر؟:

حقیقت صبر یہ ہے کہ بندہ اپنے مال، اولاد، اور اپنے آپ کو امانت سمجھے اور ان میں سے کسی بھی چیز کے ضائع ہو جانے پر جزع فزع نہ کرے۔

اقسام صبر؟:

صبر کی کئی قسمیں ہیں، طاعت پر صبر یعنی عبادت کو اس کے جملہ لوازمات کے ساتھ ادا کرنا اور ریاکاری و نمائش سے بچنا، گناہ پر صبر یعنی کسی نے تکلیف دی اس سے بدلہ نہ لینا، جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا(اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ صبر کرو اس پر جو کچھ کفار بکتے ہیں، وَدَعْ اِذَاھُمْ وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ، ان کی تکالیف کو بھول جاؤ اور اللہ پر توکل کرو، یہ صبر خصوصی طور پر صدیقوں کا ہے۔

📖 حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا الٰہی جو مصائب پر صبر کرے اس کی جزا کیا ہے ارشاد ہوا میں اسے خلعت ایمان سے نوازدوں گا اور کبھی بھی اس کی دولت ایمان ضائع نہیں کرونگا۔

📖 حدیث شریف میں ہے، جسے میں ابتلاؤآزمائش میں ایسے مبتلاء کروں کہ اسے اور اس کے بچے مصائب وآلام سے دوچار ہوں اور پھر بھی وہ صبر کو مضبوطی سے تھامے رکھے تو روز قیامت حساب لیتے ہوئے مجھے شرم آئے گی یعنی اسے بلا حساب وکتاب جنت عطا کردونگا۔

جلسہ 10

تکبر اور بد گمانی؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عَنْ خَالِدِ بْنِ وَلِیْدِ رضی اللہ تعالی عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ الْمُؤْمِنُ لَایَنْجِیْ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی حَتّٰی یَتْرُکَ اَرْبَعًا اَلْکِبْرُ وَالْغِیْبَةُ وَالْحَسَدُ وَسُوْءُ الظَّنِ بِاللّٰهِ،

📖 حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مومن جب تک ان چار باتوں سے نہیں بچے گا عذاب سے چھٹکارا نہیں پا سکے گا۔ تکبر، غیبت، حسد اور بد گمانی۔

📖 حدیث شریف کے راوی و پیکر شجاعت، شیر مرداں ہیں جن کے اوصاف نبی کریم ﷺ نے از خود بیان فرمائے اور یوں اعلان فرمایا خالد بن ولید سَیْفٌ مِنْ سُیُوْفِ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ، حضرت خالد بن ولید زمین میں اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں۔

حدیث شریف میں کلمۃ المؤمن ارشاد ہوا۔ مومن اسے کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ارشادات و احکام پر سر تسلیم خم کرے اور جملہ شرائط اسلام پر ایمان لائے، یہ عمومی تعریف ہے لیکن ایمان لانے کے بعد جو گناہ سے کنارہ کشی کرے اس کے لئے بھی فرمایا مَنِ اجْتَنَبَ الْمَعَاصِیْ وہ شخص ایماندار ہے جو گناہوں سے نفرت اختیار کرے۔ نیز آپ نے مزید فرمایا مَنْ لَمْ یَکِلْ لِسَانُهٗ مِنْ ذِکْرِ

الْمُؤْمِنُ اور وہ شخص بھی مومن ہے جس کی زبان ذکر خدا سے تر رہے، ہند نہ ہو، اس جگہ المؤمن سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات والا برکات ہے۔

حکایت: حضرت امام اعظم کا ایمان اور زید یہودی کی تحسین ؟:

بغداد شریف میں زید نامی یہودی بیمار ہو گیا، حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمتہ نے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا، کیا ہی اچھا ہو کہ زید ایمان لے آئے کیونکہ وہ بہت بڑا سخی ہے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کچھ لوگ اس کے پاس جائیں اور اسلام کی ترغیب دلائیں، چنانچہ چند آدمی گئے انہوں نے جنت کی محبت دلائی اور دوزخ کے عذاب سے ڈرایا اور کہا تم نے آجتک جتنی خیرات دی ہے اسلام لانے کے باعث وہ ضائع نہیں ہو گی وہ لوگوں کی باتیں سنتا رہا، آخر یوں کہنے لگا، کیا ہی اچھا ہو کہ آپ چلے جائیں اور مجھے پریشان نہ کریں، اس لئے کہ اگر اسلام اس کا نام ہے جو ابو حنیفہ نے اختیار کیا ہے تو وہ میری طاقت سے بلند تر ہے، اور اگر اسلام ان باتوں کا نام ہے جو تم میں پائی جاتی ہیں تو ایسے اسلام اختیار کرنے سے مجھے شرم آتی ہے، وہ لوگ یہ سنتے ہی رونے لگے اور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام ماجرا کہہ سنایا، آپ نے فرمایا اس میں تو معرفت کی خوشبو پائی جاتی ہے، آپ خود تشریف لے گئے جیسے ہی اس کی نظر آپ پر پڑی باواز بلند پکارا اَشْهَدُ اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ،

مسلمانوں یقین کرلو سخاوت باعث ھدایت و رحمت ہے، اور اولیاءاللہ کے ساتھ وابستگی باعث نجات ہے، نیز اسلام ایسا اختیار کرو کہ غیر مسلم طعنہ زنی نہ کریں۔

عذاب دنیا اور عذاب آخرت میں فرق ؟:

حدیث شریف کا یہ جملہ لَا يَنْجِيْ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی وہ عذاب الٰہی سے نجات نہیں پائیں۔ اس سے آخرت کا عذاب ہے کیونکہ نہ دنیا کو بقا ہے اور نہ ہی اس میں

مصائب وآلام کو دوام ہے۔آخرت کا عذاب اتنا شدید ہوگا کہ دوزخی بھاگنے کی کوشش کریں گے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کُلَّمَا اَرَادُوْا اَنْ یَخْرُجُوْا مِنْهَا اُعِیْدُوْا فِیْهَا ہ دوزخی ارادہ کریں گے کہ وہ کسی طرح وہاں سے نکل کھڑے ہوں مگر انہیں واپس لوٹا دیا جائے گا۔

آگے حدیث کا کلمہ ہے حَتّٰی یَتْرُكَ اَرْبَعًا یعنی اے ایماندارو اگر تم عذاب آخرت سے نجات چاہتے ہو تو چار باتوں کو ترک کردو، یعنی، تکبر، غیبت، حسد اور بدگمانی کبریائی کا مالک تو صرف اللہ تعالیٰ ہے، اور جو شخص تکبر اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ. اللہ تعالیٰ ہر متکبر کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔اور ہر متکبر، سرکش ناکام ونامراد ہے، حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ ہر متکبر کو ذلیل کردیتا ہے متکبر اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔اسی لئے نبی کریم ﷺ سے فرمایا گیا کہ امت کو یوں تعلیم دو اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ" میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں اپنے اور تمہارے رب سے ہر تکبر کرنے والے سے جو قیامت پر ایمان نہیں رکھتا۔

حکایت: حضرت سلیمان علیہ السلام کی پرواز:

ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے دو لاکھ انسان اور دو لاکھ جن جمع فرمائے اور اپنے تخت پر سوار ہونے کا حکم دیا۔آپ کے اشارے پر تخت فضا میں پرواز کرنے لگا یہاں تک کہ آپ آسمان کے قریب پہنچ گئے اور فرشتوں کی تسبیح و تحمید کی آوازیں سنائی دینے لگیں، اسی اثناء میں آپ نے ایک آواز سنی اے سلیمان اگر تیرے دل میں ذرا برابر بھی تکبر ہوتا تو تمہارا تخت زمین میں دھنسا دیا جاتا اس سے قبل کہ تم اس پر سوار ہو کر فضاؤں کا معائنہ کرتے۔

📖 حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا غرور اور تکبر ایسا سخت ترین جرم ہے کہ

اس کے ارتکاب کے بعد کوئی بھی عبادت فائدہ نہیں دیتی،

متواضع اور متکبّر کی گفتگو؟:

ایک متواضع شخص نے ایک متکبر کو بڑے متکبرانہ انداز میں چلتے دیکھا تو کہا اے خدا کے بندے اس طرح چلنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں، وہ بولا تو مجھے نہیں جانتا کہ میں کون ہوں؟ بزرگ بولے میں تجھے خوب جانتا ہوں تو کون ہے۔ سن! پہلے تو گندہ پانی تھا، آخر میں تو مُردہ ہے اور اس وقت تو نے اپنے پیٹ کو غلاظت سے بھرا ہوا ہے، کیا اسی پر تو غرور کرتا ہوا اتراتا ہے؟

حکایت: زاہد اور بدکار؟:

بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا ایک زاہد کسی پہاڑ پر مصروف عبادت تھا، بادل اس پر سایہ کرتا، اتفاقاً ایک بدکار اس کی زیارت کے لئے اس کے ہاں پہنچا اور اس کے قریب بیٹھ گیا، زاہد نے اپنے قرب بدکار کو بیٹھے دیکھا تو دل ہی دل میں کہنے لگا میں زاہد اور یہ بدکار، میرے پاس اسے بیٹھنے کی جرأت کیسے ہوئی، بولا مجھ سے دور بیٹھو، وہ بیچارا دور ہٹ گیا، اس وقت کے نبی کی طرف وحی آئی کہ ان دونوں کو جا کر کہہ دیں کہ جو زاہد ہے وہ غرور و تکبر سے باعث جہنمی ہوا اور جو بدکار ہے وہ اپنے نیک اعتقاد کے باعث بخشا گیا۔ نسب اور خاندانی وجاہت کے باعث غرور کرنا، دوسروں کو کم ذات جاننا حسن و جمال اور جوانی پر تکبر کرنا، اور کالے اور کم صورت کو حقیر جاننا مال و دولت پر تکبر کرنا، اور غرباء و مساکین اور محتاجوں کو جھڑکنا جسمانی طاقت کے گھمنڈ میں کمزور اور نحیف کو ظلم و ستم کا نشانہ بنانا اولاد کے باعث غرور اور تکبر سے بے اولادوں کو نامناسب الفاظ سے عار دلانا ایسی دیگر بُری حرکات جن سے تکبر اور غرور کی بدبو آتی ہو اللہ تعالیٰ کو قطعاً پسند نہیں وہ تو ارشاد فرماتا ہے۔ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ

اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ. قیامت کے دن مال و اولاد کچھ فائدہ مند ثابت نہیں ہونگی مگر نفع تو وہی اٹھائے گا جو اپنے پاس قلب سلیم لئے حاضر ہوا۔

غرور کسے کرنا چاہیے؟:

حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمتہ سے کسی نے سوال کیا غرور کسے کرنا چاہیے۔ فرمایا جس کے دونوں پاؤں جنت میں ہوں۔

📖 علماء کرام فرماتے ہیں متکبر کی جب شامت پڑتی ہے تو وہ متکبر کو کفر تک پہنچا دیتی ہے۔

تکبر اور غیبت میں کیا فرق ہے؟:

مذکورہ بالا حدیث میں تکبر کے بعد الغیبة کا کلمہ آیا ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ تکبر دل کا فعل ہے اور غیبت، چغلخوری زبان کا عمل ہے۔ اس کا وبال حد سے زائد ہے۔ اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتاً. کیا تم میں سے کوئی مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ یعنی غیبت کرنا ایسا بُرا عمل ہے جیسے مردہ بھائی کا گوشت کھانا۔

زنا اور غیبت میں فرق؟:

حدیث شرف میں ہے اِیَّاکُمْ وَالْغِیْبَةَ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا اَنَّ الرَّجُلَ قَدْ یَزْنِیْ فَتَابَ فَیَتُوْبُ اللّٰهُ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِیْبَةِ لَا یَغْفِرُ هَالَهٗ حَتّٰی لَغفَرَ هَالَهٗ، نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم غیبت سے بچو کیونکہ یہ زنا سے بھی زیادہ سخت ہے، اس لئے کہ زانی کی توبہ قبول ہے مگر غیبت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اس وقت تک نہیں بخشے گا جب تک وہ شخص اسے معاف نہ کرے جس کی اس نے غیبت کی تھی،

خصوصی تعلیم کی درخواست:

حضرت سلیمان بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں درخواست کی، مجھے ایسی باتیں تعلیم فرمایئے جو میرے لئے ہمیشہ فائدہ مند ہوآپ نے فرمایا کسی بھی نیک کام کو معمولی نہ سمجھواگرچہ مٹکے سے کسی پیاسے کو پانی ہی پلایا جائے۔اور مسلمانوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آؤاور ان کی کبھی بھی غیبت نہ کرو!

حکایت: نماز اور روزہ قضا کرو!:

بیان کرتے ہیں کہ دوآدمی مسجد کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک مخنث آیا،اور چلا گیا،انہوں نے کہااس کی آواز بدستور پہلے کی طرح قائم ہے،پھر مسجد میں آئے اور نماز ادا کی بعد ازاں حضرت عطاء علیہ الرحمۃ سے ملے اور واقعہ بیان کیا،انہوں نے کہا تم دونوں توبہ کرو،نماز لوٹاؤاور روزہ کی قضا کرو،کیونکہ تم نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے۔

غیبت کیا ہے؟:

غیبت ایسی باتیں ہیں جن کے سننے سے کراہت محسوس ہو،غیبت زبان،ہاتھ اور آنکھ کے اشاروں سے بھی ہوتی ہے۔حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا،پہلے لوگوں میں غیبت کم تھی،جس طرح زبان سے غیبت حرام ہے اسی طرح دل سے بھی حرام ہے،بلادیکھے سنے کسی سے بدگمانی رکھنا حرام ہے،سوا قول فاسق کے!!غیبت سے بچنے کا ایک ہی نسخہ ہے کہ وہ یقین کرلے کہ غیبت نیکیوں کو ایسے ختم کردیتی ہے جیسے آگ لکڑی کو،

غیبت کہاں جائز ہے؟:

غیبت چھ مقام پر جائز ہے۔

1- حکام بالا سے ظالم افسر کی شکایت کرنا،

2- فساد کو مٹانے والے سے فسادیوں کی اطلاع دینا۔

3- مفتیِ وقت سے کسی بُرے کے بارے فتویٰ پوچھتے وقت اس کا نام لکھنا!

4- مال کی خرید و فروخت کے وقت مالی عیب کا اظہار کرنا۔

5- بیماری کے بارے حکیم کو بیماری کی بابت بتانا۔

6- اعلانیہ زنا وغیرہ جرائم کے مرتکب کا برملا اظہار کرنا تاکہ دوسرے لوگ اس کے فتنہ سے محفوظ ہوں۔

غیبت اور بد گمانی:

غیبت کا ذکر بد گمانی، بد ظنی ہے۔ اور بد گمانی کسی کے حالات کی چھان بین سے پیدا ہوتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اجْتَنِبُوْا کَثِیْراً مِّنَ الظَّنِ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِ اِثْمٌ. ایمان والو! بد گمانی سے بچو کیونکہ بعض بد گمانیاں یقیناً گناہ ہیں۔

الحسد؟:

اول الذکر حدیث شریف میں کلمۂ الحسد کا ذکر ہوا، یعنی جب تک مؤمن حسد کو نہیں چھوڑے گا عذاب سے بچ نہیں سکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ، مجھ سے پناہ طلب کرو حاسد کے حسد سے،

📖 ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا میں دوزخ سے بہت ڈرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اَلْحَسْدُ النَّاسُ تَکُنْ اٰمنًا، لوگوں سے حسد نہ کرو تو دوزخ سے بے خوف ہو جاؤ گے۔

📖 اَلْحَسَدَ تَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو۔

عرش عظیم اور ایک شخص:

بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو سایۂ عرش

میں دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا یا اللہ! اسے یہ مرتبہ کیسے عطا ہوا۔ آواز آئی اس نے حسد، والدین کی حکم عدولی اور کبھی غیبت نہیں کی۔

چھ طاقتور دوزخی؟:

حدیث شریف میں ہے۔ چھ قسم کے وہ اشخاص ہونگے جو دوزخ میں جائیں گے۔

1- ظالم حکمران اور افسر اپنے ظالمانہ رویہ کے باعث۔
2- ایسے عربی لوگ جو بلا جواز غیض و غضب میں رہتے ہیں۔
3- متکبر امراء، جو امارت کے غرور میں بدمست رہتے ہیں۔
4- تاجر جو اپنے تجارتی مال میں مکس و ملاوٹ کرتے ہیں۔
5- بد طینت گنوار، اپنی جاہلانہ عادات کے باعث۔
6- اور علماء جو اپنے علم کے باعث حسد و غرور میں مبتلا ہوں۔

سورۃ فاتحہ کی برکت؟:

نبی کریم ﷺ ایک جگہ جلوہ فرما تھے کہ آپ کے سامنے کفار کے سات قافلے گزرے جو مال و اسباب سے لدے ہوئے تھے آپ کے دل میں آیا کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ مال و اسباب مسلمانوں کو عطا ہوتا تو وہ سکون و اطمینان سے مصروف عبادت ہوتے، معاً حضرت جبرائیل علیہ السلام سورۂ فاتحہ لئے نازل ہوئے اور کہا اس سورۃ کی سات آیتیں ہیں آپ کا جو امتی اسے پڑھے گا اسے سات قافلوں کے مال و دولت کی مقدار سخاوت کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔

حکایت: حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور ان کا حواری:

بیان کرتے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حواریوں میں سے ایک فوت ہو گیا، تمام فرشتوں کو حکم ہوا کہ اس کی روح کا استقبال کریں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے اس اعزاز و اکرام کا سبب پوچھا تو بتایا گیا یہ شخص اپنے دل میں کینہ نہیں رکھتا

تھا، سخی تھا، لالچی نہیں تھا اور حسد سے ہمیشہ دور رہا۔

حاسدین اور مقام خاص:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ دوزخ میں ایک ایسا طبقہ بھی ہے جسے حاسدین کے لئے مخصوص کیا گیا جس میں ان کے لئے دوسروں کی بہ نسبت زیادہ عذاب ہوگا۔

نعمت دنیا سے کیا فائدہ؟:

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دنیا والوں پر حسد نہیں کرتا اس لئے کہ اگر وہ جنتی ہیں تو اس نعمت کے مقابل دنیا اس کے سامنے ہیچ ہے۔ اور اگر وہ دوزخی ہیں تو اسے دنیوی نعمتوں سے کیا فائدہ!

حسد کیا ہے؟:

کسی کے اعزاز و اکرام، مال و نعمت، شان و شوکت کو ناپسندیدگی سے دیکھتے ہوئے اس کے زوال کا طالب رہنا۔ مگر ایمان دار کی بابت ارشاد ہو۔ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَحَبَّ لِاَخِیْهِ مَایُحِبُّ بِنَفْسِهٖ. تم میں اس وقت تک کوئی کامل ایماندار نہیں ہوگا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ از خود پسند کرتا ہے۔

📖 حسد کا علاج یہ ہے کہ وہ یقین رکھے کہ حسد دین و دنیا کی بربادی کا باعث ہے حاسد دنیا میں غم و آلام سے نجات نہیں پاسکتا اور آخرت میں اس کی نیکیاں جاتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی نہ رہنے والا انسان شیطان ہے۔

بد ظنی و بد گمانی؟:

حدیث مذکورہ کا یہ حصہ وَسُوْءُ الظَّنِّ بِاللّٰہِ، اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدگمانی رکھتا ہے۔ بدگمانی دو قسم پر ہے۔ 1- اللہ تعالیٰ سے 2- اس کے بندوں سے، بعض محدثین نے فرمایا ہے کہ اللہ کے بندوں سے بدگمانی کرنا بھی کفر ہے۔ اس لئے کہ بندوں کو جو کچھ عطا ہوا وہ تو اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ اب اس کی بدگمانی من وجہ اللہ تعالیٰ

ہی سے ہے کہ اس نے اپنے بندوں پر کرم کیوں فرمایا! اس لئے یہ بدگمانی اسے کفر میں لے جاتی ہے۔

گمانِ الٰہی ؟:

حدیث شریف میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ فَیَظُنُّ بِیْ مَایَشَاءُ، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوں لہٰذا وہ جیسے چاہے میرے ساتھ گمان رکھے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ ایک بیمار کی تیمارداری کے لئے تشریف لے گئے اور اس سے پوچھا تو اپنے اللہ سے کیسا گمان رکھتا ہے کہنے لگا رحمت و مغفرت کا! آپ نے فرمایا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ بِظَنِّكَ الْحَسَنِ تو اپنے اچھے گمان کے باعث جنت میں داخل ہو گیا۔

حکایت: حضرت حسن بصری اور رحمت خداوندی !:

بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ وصال فرما ہوئے تو کسی ولی اللہ نے آپ کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک فرمایا، کہنے لگے جب میری روح کو فرشتے بارگاہ الٰہی میں لے گئے تو ارشاد ہوا۔ اگر مجھے تمہارے سفید بالوں سے شرم نہ آتی تو تجھے دوزخ میں ڈال دیتا بتاؤ تم اس قدر کیوں روتے رہتے تھے کیا تم میری رحمت سے مایوس تھے ؟

📖 حدیث شریف میں ہے ظُنُّوْا الْمُؤْمِنِیْنَ حَسَنًا ایمان داروں کے ساتھ حسن ظن رکھو کیونکہ آپ نے فرمایا مَنْ ظَنَّ بِالْمُؤْمِنِیْنَ سُوْءً حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، جو شخص مومنین کے ساتھ برا گمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر جنت کی خوشبو حرام فرما دیتا ہے۔

مزید فرمایا جس دل میں مومن کے بارے بدگمانی نہیں ہو گی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مجاہدین میں شامل ہے۔ اگرچہ بظاہر وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ ہو!

جلسہ 11

فضائل حج وزیارت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عن ابی ہریرۃ عن حضرت الرسالۃ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ حَجَّ لِلّٰہِ وَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسِقْ رَجَعَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ (رواہ المسلم)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اور کسی قسم کا رفث وفسق، غلطی اور گناہ نہ کیا تو وہ ایسے پاک وصاف ہو گیا جیسے آج ہی اپنی والدہ کی گود میں آیا ہے۔

📖 حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راویٔ حدیث وہ عظیم صحابی ہیں جن کا معمول تھا کہ وہ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاتے اور بازار میں فروخت کر کے اپنی گزر بسر کرتے۔ ایک روز لکڑیوں کا گھٹا قدرے وزنی ہو گیا آپ خود روزے سے تھے، اٹھایا نہ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو حکم دیا کہ جائے اور ہمارے حبیب ﷺ کے دوست کی مدد کرے۔ چنانچہ فرشتہ آیا اور اس گھٹے کو اٹھایا اور آپ کو منزل مقصود تک پہنچادیا۔

📖 حج ارکان اسلام میں سے اہم رکن ہے۔ اور اس کی ادائیگی پر بے حد ثواب ملتا ہے، حدیث شریف میں ہے، جو شخص اپنے گھر سے حج کے لئے نکلے اللہ تعالیٰ اسے ہر قدم پر ایک ایک غلام کے آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور جب وہ غسلِ حج کرکے احرام باندھنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے گناہ سے

ایسے پاک کر دیا جاتا ہے جیسے اسی دن اس کی والدہ نے اسے جنا ہے۔اور جب وہ لبیک کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے تجھے اپنی مغفرت و بخشش سے نواز دیا۔جب حرم کعبہ میں داخل ہوتا ہے تو آسمان سے منادی ندا کرتا ہے اے اللہ کے دوست اس عمل کو کرتے رہو اور جب طواف کرتا ہے تو ہر ایک طواف پر ستر سال کی عبادت اس کے نامۂ اعمال میں درج کی جاتی ہے اور جب حجر اسود کو چومتا ہے تو ایسے ہی ہے جیسے اس نے جنت کے دروازے کو چوما سعیٔ صفا و مروہ کے دوران ستر ہزار فرشتے اس کی نیکیاں لکھنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔اور عرفات کے قیام پر اسے دوزخ سے آزادی کا پروانہ مل جاتا ہے اور اس کی بُرائیاں، نیکیوں میں بدل دی جاتی ہیں۔
(بیہقی شریف)

فضائل قیامِ عرفات:

حدیث شریف میں ہے مؤمن کتنا ہی بڑا گناہگار ہو اگر اسے عرفہ کے دن عرفات میں قیام کی سعادت نصیب ہو گئی، تو یہی قیام اس کی زندگی بھر کے گناہوں کا کفارہ بن جائیگا۔صحابہ کرام فرماتے ہیں قیامِ عرفات کے باعث شیطان بڑا ذلیل و خوار ہوتا ہے،اور پریشانی کی وجہ سے اس کا رنگ نیلا پیلا اور سیاہ ہو جاتا ہے۔
عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر خصوصی نظر رحمت فرماتے ہوئے بے حد رحمتوں کی بارش برساتا ہے۔اور بڑے بڑے گناہوں کو بھی معاف فرما دیتا ہے۔

قیامت تک حج و عمرہ:

حدیث شریف میں جو شخص حج کے ارادے سے نکلے اور راستے میں ہی فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت تک ہر سال حج و عمرہ کا ثواب عطا فرماتا رہے گا۔اور جسے مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں مرنے کی سعادت حاصل ہو روز قیامت اس کا حساب کتاب ہی نہیں ہوگا۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جس شخص نے قیام عرفات کی سعادت پائی اور وہ پھر بھی سمجھے کہ میرے گناہ معاف نہیں ہوئے ہونگے وہ بہت ہی بڑا مجرم ہے۔ اس فرمان میں تنبیہ بھی ہے اور بشارت بھی یعنی اے حج کرنے والے تو سمجھ لے کہ قیام عرفات کے سبب تمام گناہ معاف ہوگئے۔ اگر تجھے میرے ارشاد پر بھروسہ نہیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی گناہ ہو نہیں سکتا!

ہر مسلمان کو چاہیے کہ ایسے انداز سے حج کرے کہ ان تمام عنایات کا اہل بن جائے۔

حج اور موت ؟:

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَحجَّ فَلْمَتُ بِایِّ دِیْنٍ شَاءَ جس شخص پر حج فرض ہو اور پھر وہ حج کیے بغیر مر گیا، پس اس کی مرضی جس دین میں چاہے مرے۔ (یعنی حج فرض ہونے کے بعد یہی کہتا رہا کرہی لو نگا بڑی عمر پڑی ہے اسی طرح وہ موت سے ہمکنار ہو گیا کہ وہ بے دین گیا۔

📖 بلکہ نبی کریم ﷺ فرمایا مِنَ اسْتَطَاعَ وَلَمْ یُحجَّ فَقَدْ کَفَرَ، جسے اللہ تعالیٰ نے حج کی استطاعت عطا فرمائی اور پھر اس نے حج نہ کیا بیشک اس نے کفر کیا۔

📖 سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے حج کرنے کی استطاعت عطا فرمائی پھر بھی وہ حج نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر نظر رحمت نہیں فرماتا، اس کی دعا رد کی جاتی ہے اور اس کا حشر منکرین عظمتِ کعبہ کے ساتھ ہوگا۔

بیت اللہ شریف اور روز قیامت:

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں بیت اللہ شریف کو روز قیامت (دلہن کی طرح سجایا جائیگا، انوار و تجلیات سے مرصع کیا ہوگا۔ تمام حجاج کرام اس کے گرداگرد چمٹے

ہونگے، غلاف کعبہ سے لپٹ رہے ہونگے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں پہنچا دے گا۔

چار شخص جن کا عذر نا قابل قبول ہو گا!:

چار شخص ایسے ہیں جن کا کوئی بھی عذر بارگاہِ رب العزت میں قبولیت حاصل نہ کر پائے گا۔

(1) اذان سُنے اور بغیر کسی عذر کے مسجد میں نہ آئے۔ (2) جس کے پاس کھانا ہو مگر وہ سائل کو نہ دے اور اسے خالی لوٹا دے (3) احکام خدواوندی کو نظر انداز کرتا ہے۔ (4) استطاعت کے باوجود حج نہ کرے۔

طواف کعبہ میں بات کرنا:

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں طواف کعبہ مثل نماز ہے فرق صرف اتنا ہے کہ طواف میں بوقت ضرورت بات کی جا سکتی ہے۔ اس لئے چاہیے کہ طواف کرتے وقت ضرورت پڑے تو اچھی بات کرے، یعنی کوئی صاحب دعائیں وغیرہ پوچھے تو بتا دے۔

پیادہ پا حج کرنا:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما فرماتے ہیں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصیحت فرمائی کہ حج پیدل کریں یعنی مکہ مکرمہ سے عرفات تک پیدل جائیں اور پیدل ہی واپس آئیں یہ نہیں کہ اپنے اپنے ملک سے حجاج کرام پیدل چلیں۔ (نوٹ) حجاج کرام 8 ذوالحجۃ المبارکہ کو جب منیٰ کی طرف چلیں تو ٹرانسپورٹ وغیرہ کا قطعاً انتظار نہ کریں۔ کیونکہ ٹریفک کا اتنا عظیم ہجوم ہوتا ہے جس کا تصور انسان اپنے گھر بیٹھے نہیں کر سکتا بعض اوقات گاڑی کے انتظار میں حاجی سڑک پر

کھڑے بیٹھے پورا پورا وقت گزار دیتے ہیں اس لئے آسانی کی صورت یہی ہے کہ مکہ مکرمہ منیٰ، عرفات، مزدلفہ ہر مقام پر پیدل پہنچیں۔ (تابش قصوری)

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا پیدل حج کرنے میں ہر قدم پر ستر ستر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہر نیکی کا ثواب مسجد حرام کی نیکی کے برابر ہوتا ہے۔ اور مسجد حرام میں ایک نیکی دوسرے مقام پر کی گئی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔

حج مبرور و مقبول ؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا حج مبرور و مقبول ایسا حج ہے کہ حاجی صاحب کی عملی زندگی میں نیکی کا عمل زیادہ ہو جائے، نیز فرمایا حج مبرور کی جزا جنت ہے۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو حج کے راستے میں جاتے یا آتے وقت فوت ہو جائے وہ بخشا گیا نیز اس کے خاندان سے ستر اور آدمیوں کی مغفرت ہو گی۔

اشتیاق حج میں رونا ؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جسے بیت اللہ شریف کی زیارت کا شوق ہو اور وہ اسی کے عشق میں رو پڑے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے۔ دیکھئے میرے بندے کو میرا گھر دیکھنے کا کتنا شوق ہے کہ اس کی آنکھیں آنسو برسا رہی ہیں۔ تم گواہ رہو میں نے اس کے تمام گناہ بخش دیئے اور اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دیا۔

وہ میرا میں اس کا:

مروی ہے کہ جب حاجی حج کا احرام باندھ کر لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے۔ فرشتوں دیکھو میرے اس بندے نے میرے گھر کی زیارت کی خاطر اپنا گھر چھوڑ کر اتنا طویل سفر اختیار کیا، اس کی تکبیر و تہلیل سے فضا پُر نور ہے، میں اس سے خوش ہوں، میں نے اس کی توبہ قبول فرمائی گناہوں کو معاف

کردیا جنت عنائت کی، دوزخ کی آتش اس پر حرام ٹھہرا دی سُنیے میں اعلان کرتا ہوں آج کے بعد وہ میرا دوست میں اس کا دوست یہ میرا بندہ میں اس کا کفیل میں نے اسے حساب سے بے نیاز کردیا۔ (ابن ماجہ)

شفاعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخصوں کے لئے میری شفاعت واجب ہے جو میری زندگی میں میرے پاس آئے، جو میرے وصال کے بعد میرے روضہ انور پر حاضری دے، اور ایک سے زائد، چار تک بیویاں رکھنے والا ان کے ساتھ عدل وانصاف قائم رکھے۔

- سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ زَارَ قَبْرِیْ کَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ جس شخص نے میرے روضہ انور کی زیارت کی گویا کہ اس نے مجھے میری ظاہری زندگی میں دیکھا۔
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان مکہ مکرمہ میں فوت ہوا گویا وہ آسمان دنیا پر فوت ہوا۔ آب زمزم پینے والا، ہر دکھ، درد، بیماری، تکلیف سے نجات پائے گا۔
- حجر اسود کو چومنے والے کی روز قیامت حجر اسود خود گواہی دے گا۔ بیت اللہ شریف کے طواف کرنے والے کے نامۂ اعمال میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب درج ہوگا۔
- صفاء ومروہ کی سعی کرنے والا پل صراط پر ثابت قدمی سے گزر جائے گا۔

ظالم ترین حاجی؟:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْ قَبْرِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ وَمَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت کے لئے مدینہ طیبہ نہ آیا بیشک اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

- آپ ﷺ نے فرمایا جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر روز قیامت میری شفاعت واجب ہے۔
- نیز فرمایا مَنْ زَارَنِیْ فَلَهُ الْجَنَّةُ، میری زیارت کرنے والا جنتی ہے۔

حکایت: آپ کا رونا اور ہنسنا؟:

حضرت امیر المومنین سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں آپ کے ایام علالت میں ایک دن میں حاضر خدمت ہوا، دیکھا آپ رو رہے ہیں۔ میں نے رونے کا سبب پوچھا تو فرمایا اپنی امت کے لئے رو رہا ہوں۔ کیونکہ اپنی ظاہری زندگی میں جو ان سے گناہ سرزد ہوتے تھے دعا کر کے معاف کرا لیتا تھا، میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد کون ہے جو ایسی دعا کرے۔ پھر میں کیا دیکھتا ہوں کہ آپ نے مسکرانا شروع کر دیا۔ جب اس کا سبب پوچھا تو فرمایا اللہ تعالیٰ کا حضرت جبرائیل علیہ السلام پیام لائے ہیں کہ میرے حبیب ﷺ فکر نہ کرو، آپ کے وصال کے بعد آپ کا جو امتی آپ کے روضہ مقدسہ پر حاضری دے گا اسے بخش دونگا اگرچہ وہ مجھ سے مغفرت بھی طلب نہ کرے۔ اور اس پر نزع کا وقت آسان کر دونگا۔ اگرچہ وہ کیسا گنہگار ہو۔ نیز اس کی دینی، دنیوی حاجات پوری کر دونگا۔

- آپ ﷺ نے فرمایا جس پر حج فرض ہو اور وہ حج ادا نہ کرے وہ دوزخی ہے دوزخی ہے دوزخی ہے، (تین بار یہ کلمے فرمائے)۔
- آپ ﷺ نے فرمایا حج مبرور ستر سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔
- نیز فرمایا جب کوئی حاجی حج کے ارادے سے اپنے گھر سے باہر قدم رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گذشتہ سالوں کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

برکات حج و عمرہ؟:

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان حج یا عمرہ کی نیت سے نکلے جب تک وہ

اپنے گھر واپس نہیں آتا اس کے ہر ایک قدم پر دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں دس لاکھ گناہ مٹادیئے جاتے ہیں دس لاکھ درجے بلند کئے جاتے ہیں اور ہر ایک درہم کے بدلے دس لاکھ درہم اور ہر دینار پر دس لاکھ دیناروں کا ثواب لکھا جاتا ہے نیز ہر ایک نیکی کے بدلے دس لاکھ نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں درج کی جاتی ہیں۔ اور جب تک گھر واپس نہیں آتا اللہ تعالیٰ کی حفظ وامان میں ہوتا ہے۔ اگر فوت ہو جائے تو جنتی ہے۔ جب واپس آئے تو اس کی دعا کو غنیمت سمجھو جب تک اس سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوگا اس کی دعائیں مقبول ہونگی نیز بروز قیامت اس کے خاندان سے ایک لاکھ افراد کی بخشش ہوگی۔

📖 اس کے بعد حضرت مصنف انیس الواعظین یوں رقمطراز ہیں، میگوئیم بندۂ خاطی مؤلف ایں مجالس اَبُوْبَکْرْ بِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیْ الْقُرَیْشِیّ اَلْمَلْقَبُ بِبَدْرِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَلِوَالِدَیْہِ......

📖 حضرت مؤلف کتاب ھذا فرماتے ہیں میں نے اپنے مرشد ارشد سے سنا انہوں نے کہا میں نے شیخ المشائخ حضرت قطب الاولیاء رکن الدین ابو الفتح فیض اللہ قدس سرہ سے سُنا کہ حج میں دو حرف ہیں ح اور ج۔ ح سے مراد حکمِ الٰہی اور ج سے جرائم بندگان ہیں۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے حاجیوں کے جرائم کو معاف فرمادیتا ہے۔ نیز کہا میرے پیر ارشد نے فرمایا حِج مقبول کی یہ نشانی ہے کہ ہر روز حاضری کا مزید شوق پیدا ہو جائے۔

☆......☆......☆......☆
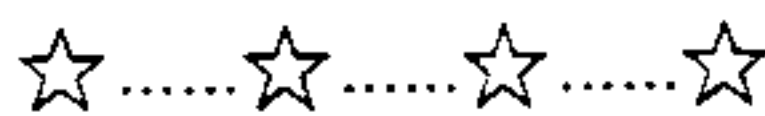
جلسہ 12

عجائبات حج

داستان حج:

ایک بزرگ غلافِ کعبہ پکڑے بارگاہِ الٰہی میں عرض گزار ہیں۔ الٰہی! اس گھر کی زیارت کو حج کہتے ہیں اور کلمۂ حج میں دو حرف ہیں ح اور ج۔

📖 الٰہی! ح سے تیرا حکم اور ج سے میرے جرم مراد ہیں تو، اپنے حکم سے میرے جرم معاف فرمادے!

📖 آواز آئی اے میرے بندے تو نے کتنی عمدہ مناجات کی پھر کہو! وہ بندۂ خدا دوبارہ نئے انداز سے یوں پکارتا ہے۔

📖 اے میرے بخشن ہار، اے غفار! تری مغفرت کا دریا گنہگاروں کی مغفرت و بخشش کے لئے جوش زن ہے اور تیری رحمت کا خزانہ ہر سوالی کے لئے کھلا ہے۔

📖 الٰہی! اس گھر کی زیارت کو حج کہتے ہیں اور حج دو حرف پر مشتمل ہے ح اور ج، ح سے اگر میری حاجت اور ج سے تیرا جود مراد ہے تو تُو اپنے جود و کرم سے اس مسکین کی حاجت پوری فرمادے۔

آواز آئی۔ اے جوانمرد تو نے کیا خوب حمد کی، پھر کہو! وہ پھر عرض کرنے لگا!

📖 اے خالق کائنات تیری ذات ہر عیب و نقص اور کمزوری سے پاک ہے تو نے اپنی عافیت کا پردہ مسلمانوں پر ڈال رکھا ہے، میرے مولا۔ اس گھر کی زیارت کو حج کہتے ہیں حج کے دو حرف ہیں ح اور ج، ح سے اگر میری حلاوت ایمانی اور ج سے تیری جلالت جہانگیری مراد ہے تو، تُو اپنی جلالت جہانگیری کی برکت سے اس ناتواں، ضعیف و نزار بندے کے

ایمان کی حلاوت کو شیطان کی گھات سے محفوظ رکھنا۔

📖 آواز آئی میرے مخلص ترین عاشق وصادق بندے، تو میرے حکم، میرے جودو کرم اور میری جلالت جہانگیری کے توسّل سے جو کچھ طلب کیا میں نے تجھے عطا فرمایا۔ ہمارا تو کام ہی یہی ہے کہ ہر مانگنے والے کا دامن مراد قبولیت سے بھر دیں مگر بات تو یہ ہے کوئی مانگے تو سہی ۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے راہرو منزل ہی نہیں

تحفۂ حج:

حضرت شیخ یحیٰ قدس سرہ جب حج سے فارغ ہوئے تو واپسی پر خانہ کعبہ کے دروازے پر آکر یُوں التجا کرنے لگے۔

📖 الٰہی دنیوی بادشاہوں کا معمول ودستور ہے کہ وہ اپنے خُدام کو بوقتِ رخصت خدمت گاری کے صلہ میں بیش قیمت تحائف اور گوناگون انعامات سے عزت افزائی کرتے ہیں۔ اور جب وہ خادم اپنے اپنے خویش واقربا، احباء ورفقاء سے ملتے ہیں تو ان سے وہ لوگ تحائف و ھدایا اور تبرکات کے خواہشمند ہوتے ہیں، وہ خدام بادشاہوں سے حاصل کردہ تحائف و تبرکات اپنے عزیز واقارب کو دیتے ہوئے خوشی ومسرت کی بے کیف لذت سے سرشار ہوتے ہیں۔

📖 خدایا! میں تیرا بندہ اور تو میرا ایسا بادشاہ ہے کہ ہر ایک کو بادشاہی تیری ہی عطا فرمودہ ہے۔ تو ان کا بھی حاکم اور مالک ہے۔ الٰہی ! میں چند روز تیرے اس عزت وحرمت والے گھر کی جاروب کشی اور خدمت سے مشرف ہوا ہوں۔ اب میری واپسی ہے، کچھ تحائف و تبرکات تیرے آستانِ فیض رساں سے لے جانے کا طالب ہوں۔ آواز آئی! میرے بندے تو اپنے

متعلقین کے لئے کیا تحفے طلب کرتا ہے!

عرض کیا الٰہی! میں تجھ سے اپنے رفقاء و متعلقین کے لئے رحمت اور مغفرت کے تحفے مانگتا ہوں۔ جب میں تیرے کرم سے بعافیت اپنے وطن پہنچوں تو خویش و اقارب کے مطالبہ پر پیش کر سکوں۔ تاکہ مجھے شرمساری کا سامنا نہ کرنا پڑے ندا آئی، میرے بندے جایئے ہم نے تجھے تمہاری طلب سے بھی زیادہ عطا فرمایا، جب تو اپنے عزیزوں سے ملے تو، میری مغفرت ورحمت کی انہیں بشارت سنا دینا اس لئے کہ میں کریم ہوں، جب گدا اور بینوا کریم کے دروازے پر جاتا ہے تو کریم اس کی مراد پوری کر دیتا ہے، اس کی حاجت بر لاتا ہے۔ اور محتاج کے سوال کو رد نہیں کرتا۔ اے یحییٰ!! جاؤ میں نے تجھے اپنے جودوکرم کے بے پایاں دریا سے ایمانداروں کے لئے شفاعت و مغفرت کے تحفے عطا کر دیئے ہیں۔

📖 افسوس کہ فی زمانہ اس کے برعکس حجاج کرام سے ان کے خویش واقربا، احباء ورفقاء کی فرمائش ہوتی ہے کہ ہمارے لئے وہاں سے گھڑیاں، ٹیپ ریکارڈر، وی سی آر، ٹی وی، سونا، چاندی، زیورات، کپڑے، ریڈیو، وغیرہ بطور تحفہ لائیں۔ یا از خود معاشرتی دباؤ کے تحت حجاج کرام کی اکثریت اپنی ناک رکھنے کے لئے ان تکلفات میں پھنس جاتی ہے باوجود قانونی پابندیوں کے پھر بھی مختلف حربوں بلکہ ہر ممکن طریقے سے ایسی اشیاء اپنے ساتھ لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض اوقات کسٹم پر چیکنگ کے دوران سمگلنگ کے جرم میں قیدوبند تک پہنچ جاتے ہیں یا پھر کسٹم اسٹیشن پر متعین شریف عملہ کی مٹھی گرم کر کے جان چھڑاتے ہیں، ایسے واقعات جو کسٹم اسٹیشن پر چیکنگ کے وقت پیش آتے ہیں، معرض تحریر میں لاکر کتابی صورت میں شائع کر کے حج وزیارت پر جانے والے حاجیوں میں تقسیم کیے جائیں تو اس طبقہ میں ان جرائم کا خاتمہ یقینی ہے۔ بشرطیکہ

شریف عملہ بھی ایثار و قربانی پر گامزن ہو سکے۔ یوں بھی مالِ دنیا کی طلب سے کہیں زیادہ توشۂ آخرت کی فکر کرنی چاہیے۔

منہ دل بریں دیر نا پائیدار
ز سعدیؔ ہمیں یک سخن یاد دار

لَا لَبَّیْكَ:

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے متواتر چودہ سال تک حج وزیارت کی سعادت عظمی حاصل کی۔ اور ہر سال ایک درویش کو کعبہ معظمہ کے دروازے کو پکڑے دیکھا۔ جب وہ کہتا لبیك اللھم لبیك تو غیب سے آواز سنائی دیتی لا لبیك، میں نے چودھویں سال اس درویش سے کہا۔

اے بندۂ خدا تو بہرہ تو نہیں؟:

اس نے کہا نہیں میں سب کچھ سن رہا ہوں، میں نے کہا پھر یہ تکلیف کیوں اٹھارہا ہے۔ تیری لبیك تو منظور ہی نہیں ہو رہی!

وہ کہنے لگا! یا شیخ، میں حلفیہ بیان کرتا ہوں اگر بجائے چودہ سال کے چودہ ہزار سال میری عمر ہو اور بجائے سال کے، ہر روز ہزار بار یہ جواب آئے لا لبیک تو بھی میں اس آستانہ سے سر نہیں اٹھاؤنگا۔

آپ فرماتے ہیں ابھی ہم محوِ گفتگو ہی تھے کہ اچانک آسمان سے ایک رقعہ اس کے سینہ پر گرا، اس نے وہ کاغذ میری طرف بڑھایا، میں نے پڑھا تو اس پر درج تھا۔

اے مالک! تو میرے بندے کو مجھ سے جدا کرتا ہے کہ میں نے اس کے چودہ سال کے حج قبول نہیں کیئے ہونگے۔ ایسا ہر گز نہیں سُن! اس مدت میں آنے والے تمام حاجیوں کے حج تو میں نے اس کی لبیك اللھم لبیك کی پُر خلوص پکار ہی کی برکت سے قبول فرمائے ہیں تاکہ میری بارگاہ میں آنے والا کوئی خالی ہاتھ نہ

پلٹے۔ کیا خوب کہا حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمتہ نے۔

شنیدم کہ در روز امید و بیم
بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

میں نے سنا ہے کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ بُروں کو نیکوں کے صدقے بخش دے گا۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا مَنْ صَبَرَ عَلٰی حَرِّمَكَّةَ مِنْ نَهَارٍ تَبَاعَدُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةَ مِائَةِ عَامٍ جو مسلمان مکہ مکرمہ کی گرمیوں کو صبر واستقامت کے ساتھ برداشت کریگا اللہ تعالیٰ اسے آتش دوزخ سے ایک سو سال کی مسافت پر دور رکھے گا۔

📖 مکہ مکرمہ میں ایک دن کی علالت ساٹھ سال کی عبادت کے ثواب کا باعث بن جائے گی۔

📖 حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ مکرمہ میں ایک دن کے روزے کا ثواب ایک لاکھ کے برابر اور ایک درہم صدقہ کا ثواب ایک لاکھ کے برابر، اور ایک ایک نیکی کا ثواب ایک ایک لاکھ کے برابر قرار دیتے تھے۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیت اللہ شریف پر شب وروز ایک سو بیس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

📖 تُرَابُ الْمَدِيْنَةِ اَمَانٌ مِّنْ جُذَامٍ مدینہ طیبہ کی مٹی کوہڑ تک کی بیماری کے لئے شفا ہے۔

برکاتِ بیت اللہ شریف:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ الَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبَارَكًا بیشک سب سے پہلا گھر جو زمین پر بنایا گیا وہ مکہ مکرمہ میں ہے۔ (پ2)

جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو تخلیق فرما کر فرشتوں کا ٹھکانہ بنایا تو یہاں زمرد

کا گھر بنایا جہاں اب بیت اللہ شریف ہے یہی فرشتوں کا کعبہ رہا۔ طوفان نوح علیہ السلام کے وقت اسے چوتھے آسمان پر اٹھایا گیا جیسے زمین پر اسی طرح آسمان پر بھی قبلہ ہے، اور تحت الثریٰ میں بھی قبلہ ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کنویں اور حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے اندر ہوتے ہوئے قبلہ کی طرف متوجہ رہے۔

بکہ سے مراد مکہ مکرمہ ہے:

اس آیت میں کلمہ بکہ سے شہر مکہ مُراد ہے، تبارکاً سے مکہ مکرمہ کو ہی مبارک کہا گیا ہے اور بعض کہتے ہیں بیت اللہ شریف کو مبارک کہا گیا، اصح یہی ہے کہ یہ مکہ مبارکہ کی ہی صفت ہے جس میں بیت اللہ بھی شامل ہے۔

فضائل وبرکات بیت اللہ شریف: مکہ مکرمہ میں ایماندار فوت ہو جائے تو وہ بلا حساب وکتاب داخل جنت ہوگا، قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔ مکہ مکرمہ میں رہنے والے کو برص اور جذام کی بیماری نہیں لگے گی۔ مکہ مکرمہ کی برکات میں یہ بات بھی پائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جب زمین پر اپنی برکات نازل فرماتا ہے تو اس کا آغاز مکہ مکرمہ سے ہی کرتا ہے۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین کو تخلیق فرمایا ہے اس وقت سے انبیاء و مرسلین، زہاد، اتقیا، اصفیاء اور مقبولان بارگاہ جن کی تعداد صرف پروردگار ہی جانتا ہے اسے اپنا ٹھکانہ بنایا۔

مکہ مکرمہ کی برکات میں یہ بات بھی مسلم ہے کہ سبھی ایماندار اسی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں نیز یہاں کی ہر عبادت کا ثواب لاکھ گنا زیادہ ہے۔ اور یہ تمام جہان والوں کے لئے رہنما ہے بیت اللہ کی برکات میں یہ بھی مشہور ہے کہ جس نے اسے عقیدت و محبت کی نظر سے دیکھا وہ دولت ایمانی سے سر فراز ہو گیا۔

حکایت:

بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا جنابت کی حالت میں قصداً جو اسے ہاتھ لگائے گا اس کا بازو خشک ہو جائے گا چنانچہ ایک کافر تجربۂ جنابت کی

حالت میں چھونے لگا۔ جیسے ہی اس نے ہاتھ لگایا وہ خشک ہوگیا۔ مرتا کیا نہ کرتا، قسمت نے یاوری کی صبح بارگاہ رحمت عالم ﷺ میں حاضر ہوکر تائب ہوا۔ کیا دیکھتا ہے کہ اس کا ہاتھ صحیح وسالم ہوگیا، فوراً کلمہ پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا فِیْہِ آیاتٌ بَیِّنَاتٌ اس میں روشن نشانیاں ہیں مفسرین بیان کرتے ہیں کہ ان نشانیوں میں چند ایک یہ ہیں کہ اگر کوئی پرندہ پرواز کررہا ہو تو بیت اللہ کی چھت سے نہیں گزرے گا۔ اگر کوئی درندہ کسی شکار کا پیچھا کررہا ہو وہ حرم مکہ مکرمہ میں داخل ہو جائے تو وہ پیچھے ہٹ جائے گا۔ اگر باز کبوتر پر حملہ آور ہو تو کبوتر حرم کی فضا میں جیسے ہی داخل ہوگا باز پیچھے چلا جائے گا اگر پرندے بیمار ہو جائیں تو وہ بیت اللہ شریف کے پاس آکر اپنے پروں کو لگاتے ہیں تو ان کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔ اور جس نے اس کی بربادی کا قصد کیا وہ ہلاک ہوا۔ بیت اللہ شریف کے طواف سے کوئی وقت خالی نہیں ہوتا۔

حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں میں چالیس دن تک بیت اللہ شریف میں معتکف رہا، میں نے دیکھا کہ مطاف کسی بھی لمحہ خالی نہیں ہوا (آجکل نماز کے وقت مطاف کو خالی کرالیتے ہیں تاہم طواف اور نماز جنازہ کے لئے کوئی وقت مکروہ نہیں) (تابش قصوری)

📖 بیت اللہ شریف کی ہر مسلمان کے دل میں محبت قائم رہے گی اگرچہ وہ زندگی بھر بھی دیکھ نہ پائے، بیت اللہ شریف کی کرامات وبرکات میں یہ بھی ہے کہ پتھر دل انسان دیکھتے ہی رو پڑتا ہے۔

حکایت:

بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص نے بیت المقدس جاتے ہوئے تین سو دینار بیت اللہ شریف میں رکھ دیئے کہ یہاں سے ضائع نہیں ہونگے، ایک چور کو خبر ہوئی اس نے چوری کی غرض سے اپنا سر دیناروں کی طرف بڑھایا ہی تھا کہ سر کٹ کر مال کے پاس جا پڑا۔ غیب سے آواز آئی جو ہمارے گھر چوری کے لئے آتا ہے اس کا

یہی حال ہوتا ہے۔

حکایت:

ایام جاہلیت میں رخام نامی عورت پر عقیل نامی شخص عاشق تھا، ایک شب اس نے اپنی معشوقہ کو بیت اللہ شریف میں پایا اور وہیں زنا کا ارتکاب کر بیٹھے، اللہ تعالیٰ نے دونوں کو خنزیر بنا دیا تین دن تک عبرت کا نشان بنے رہے آخر چوتھے روز فنا کے گھاٹ پہنچ گئے۔

📖 نیز بیان کرتے ہیں کہ کسی مرد نے طواف کی حالت میں کسی خاتون کو برائی کی نظر سے دیکھا تو وہ اسی وقت اندھا ہو گیا۔

📖 بیت اللہ شریف کی برکات میں سے یہ بھی ہے کہ لاکھوں لوگ آتے ہیں وہ حرم مکہ مکرمہ میں سما جاتے ہیں، کعبہ شریف کو چھونے سے بیماری دور ہو جاتی ہے۔

حکایت:

ابو جہل اپنے غلام کو مارنے کے لئے اس کے پیچھے دوڑا، وہ بیت اللہ شریف میں داخل ہو گیا ابو جہل بھی اندر داخل ہونا چاہتا تھا کہ اندھا ہو گیا۔ پھر اس نے وہاں سے تھوڑی سی خاک اٹھائی اور آنکھوں میں ڈال لی بینائی بحال ہو گئی۔

نوشیرواں اپنے وزیر اعظم بزرجمہر پر ناراض ہوا اور اسے مکہ مکرمہ میں قید کر دیا، ایک روز اس نے بیت اللہ شریف پر رحمت خداوندی کے نازل ہونے کا منظر دیکھا۔ اسی وقت اس نے اپنے ہاتھ بارگاہِ خداوندی میں پھیلا دیئے اور عرض کیا! الٰہی اس گھر کی برکت سے مجھے رہائی نصیب فرما۔ اس کی دعا اس شان سے قبول ہوئی کہ نوشیرواں نے از خود آکر رہا کیا۔ بزرجمہر اس کرامت کو دیکھ کر توحید پرست بن گیا۔

📖 بیت اللہ شریف کی برکات و کرامت کا احاطہ زبان و قلم کے بس کی بات نہیں، اس کے اوصاف حدود قیود سے ماوریٰ ہیں۔

مقام ابراھیم:

مقام ابراھیم سے بیت اللہ مراد ہے یا وہ پتھر جو گو کے لئے تعمیر کے وقت معاون بنا۔

📖 حضرت ابرھیم علیہ السلام سے پہلے سات بار بیت اللہ شریف کی تعمیر معرض وجود میں آئی۔ پہلے پہل حضرت آدم علیہ السلام نے بنایا پھر حضرت نوح علیہ السلام ان کے بعد یلذر کا فر کا تسلط ہوا تو اس نے بت خانہ کے نام سے متعارف کرایا اور نئی تعمیر کی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اسے زمین بوس کردیا۔ پھر اس کے بیٹے شمعون نے تعمیر کیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا نام بھی معماران کعبہ میں آتا ہے۔ ان کے بعد حضرت موسیٰ علیہ کا نام ہے حضرت ابراھیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت سارہ حضرت ہاجرہ علیہم السلام کی تعمیر پر تو قرآن مجید گواہ ہے۔

📖 بیت اللہ کی تعمیر مکمل ہوئی تو ارشاد ہوا میرے خلیل وَاَذِنْ بِالنَّاسِ فِی الْحَجِّ لوگوں کو حج کے لئے بلائیے، آپ نے عرض کیا یااللہ! لوگ تو یہاں موجود نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہارا کام اعلان کرنا ہے اور آپ کی آواز کو قیامت تک آنے والے حاجیوں کو پہچانا میرا کام ہے۔ اور جو روح جتنی بار تیری آواز پر لبیک پکارے گی اتنی بار اسے اس گھر کی زیارت اور حج کی سعادت عطا فرماؤنگا۔

📖 وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ لوگوں پر بیت اللہ شریف کا حج فرض ہے۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین جگہ کے علاوہ محض حصول ثواب کے لئے سفر اختیار نہ کرو مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ، ان مساجد کا سفر ہر سفر سے زیادہ بابرکت اور کار ثواب ہے۔

📖 نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو سفر حج میں تھک جائے اور پھر بھی اس کا دل پریشان نہ ہو تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے۔ میرے اس بندے کو

دیکھو اس نے میرے گھر کی زیارت کے لئے اپنا گھر بار، وطن، مال، اولاد، اہل خانہ اور تمام رفقاء کو چھوڑا، اور اس نے میرے گھر کا قصد کیا اب راستے میں تھک گیا ہے۔ مگر اس نے ہمت نہیں ہاری۔ اس کا شوق بر قرار ہے۔ تم گواہ ہو جاؤ میں اس پر راضی ہوا۔ اور اسے جنت کی نعمت سے سرفراز کیا۔

📖 من حج لله، جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کے لئے حج کیا۔ اگر دوران حج تجارت بھی کر لی گئی تو اس کا فرض ادا ہو جائے گا۔ مگر اسکے ثواب میں کمی واقع ہو گی اسی لئے فرمایا حج صرف رضائے الٰہی کے لئے ہی کرنا چاہیے۔

📖 شرائط حج پائی جائیں تو حج فرض ہو جاتا ہے۔ اگر اس وقت حج نہ کرے اور بعدہ شرائط جاتی رہیں تو اس پر حج ادا کرنا لازمی ہو گا۔ جو باوجود استطاعت کے حج نہ کرے اس کی عاقبت بخیر نہیں ہو گی۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہیے کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے استطاعت سے نوازا ہے بطور شکرانِ نعمت حج کر کے اپنے فرائض کو سرانجام دیں اور احکام الٰہی کی بجا آوری کی سعادت سے بہرہ مند ہوں۔ اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توسل سے سبھی کو حج وزیارت کی نعمت سے نوازے (امین)۔

☆ ☆

جلسہ 13

عدل وانصاف، جوانی میں عبادت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم سَبْعَۃَ نَفَرٍ یظلّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلّہٖ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّہٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌ نَشَاءَ فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ وَرَجُلٌ دَعَتْہُ امْرَأَۃٌ ذَاتَ حَسَبٍ وَمَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا یَعْلَمُ شِمَالُہٗ مَایُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہُ تعالٰی خَالِیاً فَضَاقَتْ عَیْنَاہُ (رواہ المسلم البخاری)

📖 حضرت ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سات قسم کے آدمیوں کو اللہ تعالیٰ روز قیامت اپنے خصوصی سائے میں رکھے گا۔ (1) عادل بادشاہ، (2) نیک سیرت جوان، (3) جس کا دل مسجد کی محبت سے سرشار ہے، (4) اللہ تعالیٰ کی مرضی کے لئے آپس میں محبت رکھنے والے (5) ایسا شخص جسے حسین وجمیل اور صاحب حسب ومنصب خاتون اپنی طرف بلائے اور وہ خوفِ خداوندی کے پیش نظر انکار کردے۔ (6) ایسا شخص جو خیرات اتنی رازداری سے دے کہ کسی کو خبر تک نہ ہونے پائے اور ساتواں وہ شخص جو تنہائی میں مصروف عبادت رہے اور خشیتِ الٰہی سے آنسو بہائے۔

واضح ہو کہ روز قیامت سورج صرف ایک میل کی بلندی پر چمکتا ہوگا۔ اس کا چہرہ لوگوں کی جانب ہوگا۔ لوگ پسینے میں غرق ہورہے ہونگے، قیامت میں آفتاب اس قدر نزدیک ہوگا۔ جب کہ سورج کی زمین سے مسافت چار ہزار سال کا راستہ ہے اور سورج کی پشت زمین کی طرف ہے جبکہ سورج چوتھے آسمان پر ہے درمیان، میں ہزاروں حجابات پڑے ہوئے ہیں، بعض کہتے ہیں رات کو سورج دوزخ میں اتر جاتا ہے، اور اس کی گرمی سورج پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اور اسی کے عکس کا اثر دھوپ کے باعث زمین پر پڑتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام یومیہ کچھ آگ دوزخ سے لاکر آفتاب میں ڈالتے ہیں، بعض کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے گرمی اور سردی سے ایک فرشتہ بنایا ہے۔ اور اس کا ٹھکانہ کوہ قاف ہے۔

روز قیامت سورج بالکل زمین کے قریب آجائے گا۔ اس کے شعلوں سے میدان حشر بھر جائیگا۔

زمین جلتے توے کی طرح ہوجائے گی۔ اور سورج سر پر ہوگا۔ اس دن کی گرمی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اگر روز قیامت مرنا کسی کے اختیار میں ہوتا تو کوئی شخص بھی زندہ رہنے کا گمان بھی نہ کرتا، ہر شخص اپنے گناہوں کی مقدار کے مطابق پسینے میں پڑا ہوگا۔ پسینہ ایسے گرم ہوگا کہ ایک ایک منٹ میں جسم کی جلد جدا ہو جائے گی۔ ہر بار نئی کھال پیدا ہوگی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُم بَدَّلْنَا هُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا. جب ان کی کھال جل جائے گی ہم اسی وقت اسے جلد عطا کردیں گے اگرچہ یہ آیہ کریمہ خاص کر دوزخیوں کے حق میں نازل ہوئی مگر مسلمانوں کے لئے تو محض میدان قیامت میں ہونا ہی دوزخ میں جانے کے مترادف ہے۔

📖 حدیث شریف میں ہے کہ وہاں کے پسینے کا ایک قطرہ احد پہاڑ پر ڈالا جائے

تو وہ فوراً خاکستر ہو جائے۔

☆ ہر شخص کا پسینہ اسی کے آس پاس ہوگا کسی دوسرے کا پسینہ اس میں شامل نہیں ہوگا اور جو شخص وہاں سے جدھر جائیگا اس کا پسینہ بھی ساتھ ہوگا۔

اللہ کے سایہ سے کیا مراد ہے؟:

حدیث شریف کے کلمات ہیں فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّهٗ، روز قیامت اللہ تعالیٰ کے سایہ کے علاوہ کسی کا سایہ نہ ہوگا، اس میں اللہ تعالیٰ کے سایہ سے مراد لطفِ خداوندی ہے، وہ اسی طرح کہ اللہ تعالیٰ حشر کے میدان میں اپنی رحمت و کرمنوازی فرمائے گا اور حشر کی گرمی اس کے نیک بندوں کو محسوس تک نہ ہوگی انبیاء و مرسلین، صحابہ کرام، اولیاء عظام اس گرمی میں عام نارمل حالت میں چلتے پھرتے ہونگے اور اپنے متعلقین کی شفاعت فرمائیں گے۔ دینوی آگ ہر چیز کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے مگر سمندر ایک ایسا کیڑا ہے جس پر آگ اثرانداز نہیں ہوتی بلکہ اس کیڑے کی آگ ہی خوراک ہے وہ آگ میں ایسے ہی خوش رہتا ہے جیسے مچھلی پانی میں اور اس کے رنگ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔

📖 نمرودی آگ نے حضرت ابراھیم علیہ السلام پر کچھ اثر نہ کیا، چنگیز خان نے حضرت سیدی احمد کو آگ میں ڈالا مگر ان کے بال تک اثر نہ ہوا،

📖 حدیث شریف میں ہے اللہ کا ایک بندہ میدان حشر میں ہر طرف خوشی و مسرت سے چلتا پھرتا ہوگا اسے حشر کی گرمی کا کوئی خطرہ تک محسوس نہ ہوگا لوگ سوال کریں گے اس نے کونسا عمل کیا ہے ندا آئے گی اس نے دینی عالم کی جوتیاں اپنے سر پر رکھیں اور انہیں دریا کے پار لگایا تھا اسی عمل کی برکت ہے آج پرسکون چل پھر رہا ہے۔ پھر ایک اور آدمی کو دیکھا جائیگا وہ کہے گا میں نے حافظ قرآن کے جوڑے اٹھائے تھے اسی طرح ایک اور

بندۂ خدا خوش وخرم ٹہل رہا ہوگا جب اسے پوچھا جائیگا تونے کونسا عمل کیا تو وہ کہے گا میں نے گرمی میں دو رکعت نفل ادا کئے تھے۔

بعض کے نزد سایۂ خداوندی سے مراد عرش الٰہی کا سایہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے عرش بڑا عظیم ہے۔ اس کے چھ لاکھ پائے ہیں ہر پائے کے نیچے میدان ہے اور ہر میدان میں چھ لاکھ شہر ہیں اور ہر شہر میں سات قسم کی دنیا ہے جن میں فرشتے رہتے ہیں اور ان کی تسبیح یہ ہے کہ الٰہی جو تیرے حبیب ﷺ کے خلفاء خصوصاً حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمن ہیں انہیں بخشش سے محروم فرما۔

عرش الٰہی کے نیچے ایک انوار و تجلیات سے مرصع تخت سجا ہوگا جس کی لمبائی پانچ صد سال کا راستہ ہے۔ اس تخت پر سید الانبیاء والمرسلین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ جلوہ گر ہونگے دوسرے انبیاء مرسلین کے لئے بھی تخت موجود ہونگے جن کی طوالت دو صد سالہ راہ ہوگی۔ وہ ان پر جلوہ کناں ہونگے آپ ﷺ کے دائیں طرف حضرت آدم علیہ السلام اور بائیں جانب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تخت ہونگے۔

اولیاء کرم کے لئے بلند بالا حسین و جمیل کرسیاں ہونگی جن کی اونچائی چھ ماہ کی مسافت جتنی ہوگی نبی کریم ﷺ کے امتیوں کے لئے بھی کرسیاں سجی ہونگی جن کی بلندی سات دن کی مسافت ہے۔ اسی لئے فرمایا گیا۔ لَیْسَ فِیْ الْعَرَصَاتِ اِلَّاظِلَّ الْعَرْشِ عرصات قیامت میں عرش الٰہی کے سوا کسی چیز کا سایہ نہیں ہوگا۔ اور جسے عرش کے سایۂ میں جگہ نصیب ہوئی وہ دوزخ سے آزاد ہوگا۔

نبی کریم ﷺ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا ایماندار اپنے صدقات وخیرات کے سائے میں ہونگے۔ اس لئے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا

کے لئے روٹی کا ایک لقمہ بھی دیا ہوگا وہ لقمہ قیامت کے روز اتنا پھیلا دیا جائیگا کہ دینے والے کو سایہ کرتا ہوگا۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو زندگی میں لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کا ایک لاکھ مرتبہ ورد کرے گا اس پر دوزخ حرام ہوگا۔ روز قیامت اسے نوری مکان عطا ہوگا۔ جس کے چار دروازے ہونگے اور علی الترتیب ہر دروازے پر لکھا ہوگا سبحان اللہ، الحمد للہ، لاالہ الا اللہ، اور اللہ اکبر، اس نوری مکان میں یاقوت کا تخت پڑا ہوگا اور یہ وظیفہ کرنے والا بڑے مزے سے تکیہ لگائے آرام کر رہا ہوگا اس کا تخت پرواز کرے گا، لوگ نظارہ کریں گے، اور ایک دوسرے سے دریافت کریں گے اس نے کونسا عمل کیا تھا کہ آج اس اعزاز کا مستحق ٹھہرا، ندا آئے گی اس نے ہماری عمدہ انداز میں تسبیح پڑھی تھی۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سایۂ الٰہی سے عرش کا سایۂ ہی مراد ہے۔

سات گروہ سایۂ خداوندی میں:

حدیث شریف میں ہے کہ سات جماعتیں سایۂ الٰہی یا عرش خداوندی کے سایہ میں جگہ پائیں گی۔

📖 حدیث شریف میں امام عادل کا ذکر آیا، سب سے پہلے عدل وانصاف کرنے والے بادشاہ کا اس لئے ذکر آیا کہ دینوی معاملات میں عدل وانصاف کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔

دنیا چار چیزوں سے قائم ہے؟:

حدیث شریف میں قِوَامُ الدُّنْيَا بِاَرْبَعَةِ اَشْيَاءٍ اَوَّلُهَا بِعِلْمِ الْعُلَمَاءِ وَالثَّانِيْ بِعَدَلِ الْاُمُوْرِ وَالثَّالِثُ بِسَخَاوَةِ الْاَغْنِيَاءِ وَالرَّابِعُ بِدُعَاءِ الْفُقَرَآءِ دنیا

کے قائم رہنے کا دارومدار چار قسم کے انسانوں پر ہے۔ علماء کے علم سے، امراء کے عدل وانصاف سے، اغنیاء کی سخاوت اور فقراء کی دعاؤں سے۔

- اَوَّلُ مَایُحَاسِبُ بِهِ الْاَمَرآءِ الْعَدْلَ، امراء سے پہلے عدل کا حساب ہوگا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ اللّٰهَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ، بیشک وہ عدل واحسان کا حکم فرماتا ہے۔
- حدیث شریف میں ہے عدل وانصاف کرنے والوں کو روز قیامت نوری ممبروں پر بٹھایا جائیگا انبیاء ومرسلین بھی ان پر رشک کریں گے۔
- نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک لحہ بھر کا عدل ساٹھ سالہ عبادت سے افضل ہے۔ ایسی عبادت کہ رات نوافل میں اور دن روزے کے ساتھ گزرے ہوں۔
- نیز فرمایا تم میں ہر ایک سے اپنے ماتحت کے بارے سوال ہوگا۔ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَتِهٖ
- بادشاہ تمام رعایا کی طرف سے جواب دہ ہوگا۔

عین، دال، لام، کے نکات؟:

عین کا معنیٰ آنکھ، یعنی بادشاہ کو رعیت کے لئے آنکھیں کھول کر رکھنی چاہیے تاکہ ان کی ذمہ داریوں کو پورا کرسکے۔ (مشیروں کے ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے سب کچھ ٹھیک رہنے پر بھروسہ نہ کرے) دال معنیٰ دلیل، یعنی بادشاہ کو رعایا کے لیے عمدہ دلیل ثابت ہونا چاہیے تاکہ اس کی رہنمائی میں لوگ صحیح سمت چلتے رہیں۔

لام (ل) زرہ کو کہتے ہیں جس طرح دشمن کے وار سے زرہ یعنی ڈھال بچاتی ہے اس طرح بادشاہ کو چاہیے کہ رعایا کو دشمنوں کے دینی اور دینوی حملوں سے بچانے کی تدابیر کرے۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اَلْمُلْكُ يَدُوْمُ مَعَ الْكُفْرِ وَلَايَدُوْمُ مَعَ الظُّلْمِ، ملک کفر سے تو قائم رہ سکتا ہے مگر ظلم سے سلطنت دیرپا نہیں ہوتی۔

📖 عادل بادشاہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ اور ظالم شیطان کا نائب ہوتا ہے۔

محبوب تر کون ؟:

اللہ تعالیٰ کے ہاں عادل بادشاہ محبوب تر ہے اور سب سے بڑا دشمن ظالم ہے۔

📖 نبی کریم ﷺ نے بقسم فرمایا عادل بادشاہ کے اعمال رعیت کی تعداد کے برابر ہوتے ہیں اُسے ایک نماز کے بدلے ستر ہزار نماز کا ثواب عطا ہوتا ہے۔ اور ظالم کو عادل کہنے والا کافر ہے۔ اس طرح عادل کو ظالم کہنا بھی جرم ہے۔

📖 حدیث شریف میں ہے نبی کریم ﷺ نے فخریہ فرمایا اَنَا وُلِدْتُ فِيْ زَمَانِ الْمَلِكِ الْعَادِلِ میں عادل بادشاہ کے زمانے میں پیدا ہوا،

📖 حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ اس سے نوشیرواں کی طرف نسبت کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

شعر:

سزد گر بدورش بنازم چناں

کہ سیّد بدوران نوشیرواں

میرے لائق ہے اس کے زمانے پر ناز کروں۔ جیسے سیّد عالم نبی مکرم ﷺ نے نوشیرواں کے زمانے پر فخر کیا۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا عدل زمین پر اللہ کا ترازو ہے جو اس میں بیٹھا وہ جنتی ہے اور جو ظلم کے پلڑے میں بیٹھا وہ دوزخی ہے۔ نیز فرمایا عادل بادش

کے ہر قطرے سے اچھا ہے اور ظالم، شیر سے بدتر ہے۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا عادل بادشاہ کی دعا کوئی بھی رد نہیں کی جاتی، نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سفید مروارید موتیوں کا محل بنایا ہے جس میں انبیاء و مرسلین، صدیقین اور عادل بادشاہ ہوں گے ان کے علاوہ کوئی دوسرا مقیم نہیں ہوگا۔ اس محل کے ستر ہزار دروازے ہیں۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم پر دو دعائیں فرض ہیں۔ ایمان کی حفاظت اور عادل بادشاہ کے لئے۔

📖 اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نیز مسلمان حاکم کی اطاعت کرو۔

📖 حدیث شریف میں ہے جس نے مسلمان حکمران کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔

(اسلام میں سربراہِ حکومت کی کتنی عظمت ہے نہ جانے پھر وہ خلافِ اسلام اپنی صلاحیتوں کو کیوں صرف کرتے ہیں) (تابش قصوری)

حکایت: نوشیرواں اور غریب بڑھیا:

بیان کرتے ہیں کہ ایک مقدمہ میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عدل وانصاف سے فیصلہ فرمایا، لوگ تعریف کرنے لگے تو آپ نے فرمایا لوگو نوشیرواں اگرچہ کافر تھا مگر عدل وانصاف میں وہ بڑھ کر تھا، اس نے عدل کے ساتھ عمدہ زندگی بسر کی، اس نے اپنا ایک عالی شان محل بنوایا۔ امراء وزراء اور درباریوں کو وہاں بلایا گیا، دیکھا کہ ایک کونہ غیر مناسب ہے۔ وزیر نے بادشاہ سے کہا اگر یہ سیدھا ہوتا تو کیا خوب تھا،

نوشیرواں نے کہا یہ کونا اس لئے ٹیڑھا ہے کہ اس کے ساتھ ایک بوڑھی خاتون کا مکان ہے وہ اپنا مکان قیمتاً بھی دینے پر رضامند نہ ہوئی تو میں نے اسی طرح کونے کو ٹیڑھا ہی رہنے دیا کیونکہ اس کی جگہ پر قبضہ کرنا عدل وانصاف کے منافی تھا۔

📖 اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ، عدل کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام اور چیونٹی؟:

جب حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے لشکر کے ساتھ چیونٹیوں کی وادی سے گزرنے والے تھے تو چیونٹیوں کی ملکہ نے کہا یَاأَیُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُوْدُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ: چیونٹیوں اپنی بلوں میں چلی جاؤ کہیں سلیمان اور ان کے لشکر لاشعوری میں تمہیں پیس نہ ڈالیں۔ یہ سنتے ہی حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ الٰہی مجھے ان تمام نعمتوں سے آگاہ فرما جو مجھے عطا کی گئی ہیں تاکہ میں تیرا شکر ادا کرسکوں۔

حکایت: حضرت سلیمان علیہ السلام کا لنگر؟:

بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام باوجود روئے زمین پر حکمرانی فرمارہے تھے مگر ان کا اپنا کھانا جو کی روٹی اور سرکہ کا سالن رہا۔ امراء، وزراء کی بجائے غربا اور فقراء کے ساتھ مل بیٹھ کر کھایا کرتے۔ اور فرماتے میں مسکین اور مسکینوں سے محبت کرنے والا ہوں حالانکہ ان کے لنگر خانے میں چوبیس ہزار گائیں، چالیس ہزار بکریاں تیس ہزار من آٹا، بیس ہزار من چاول روزانہ پکائے جاتے

تھے، اور دیگر پرندے وغیرہ اتنے ذبح کئے جاتے کہ ان کی آلائش وغیرہ کو دریا میں بہانے کے لئے ایک ہزار اونٹ مختص تھے اور یہ سبھی انتظام محتاجوں کے لئے ہوتا جو معذور تھے۔

- عدل وانصاف کی عظمت وبرتری کو برقرار رکھنے کے لئے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے اور حضرت سلطان محمود غزنوی نے اپنے بھتیجے کو قصاص و حدود کی نذر کر دیا۔
- حدیث شریف میں ہے ایسے شخص کی مجلس میں بیٹھو جہاں دنیا زہر اور عقبیٰ شہد محسوس ہو۔
- ایسے علمائے دین کی خدمت میں رہو جسے حبِ دنیا نہ ہو۔

حکایت: بڑھیا کا آٹا اور حضرت داؤد علیہ السلام:

بیان کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے وقت ایک بڑھیا آٹا پیس کر آرہی تھی کہ زور دار ہوا آئی اور اس کا آٹا اڑ گیا وہ بیچاری رونے لگی، وہاں سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا گزر ہوا جو ابھی بچے ہی تھے، ضعیفہ کو روتا دیکھ کر سبب دریافت کیا اس نے تمام قصہ کہہ سنایا، آپ نے فرمایا میرے والد ماجد حضرت داؤد علیہ السلام سے جا کر عرض کرو، وہ آئی اور واقعہ پیش کیا حضرت داؤد علیہ السلام نے آٹا عطا فرمایا وہ خوش خوش واپس لوٹی، راستے میں حضرت سلیمان علیہ السلام سے پھر ملاقات ہوگئی، آپ نے پوچھا آٹا لے آئی؟ وہ کہنے لگی ہاں، آپ نے فرمایا وہی آٹا ہے جو اڑ گیا تھا یا اور ہے، وہ کہنے لگی یہ اور ہے آپ نے کہا تم واپس جاؤ اور عرض کرو مجھے میرا آٹا ہی چاہیے کیونکہ میں نے وہ محنت ومشقت سے حاصل کیا تھا وہ میری حلال کی کمائی تھی،

حضرت داؤد علیہ السلام نے سنا تو فرمایا یہ تیری بات نہیں ہے۔ ضعیفہ نے

عرض کیا یہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعلیم دی ہے۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو لایا گیا اور فرمایا بھلا اب وہ آٹا کیسے آسکتا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، انہوں نے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اسی ہوا کو ان کی خدمت میں بھیج دیا حضرت داؤد علیہ السلام نے ہوا سے فرمایا تو نے بڑھیا کا آٹا کیوں اڑایا۔ وہ کہنے لگی ہوا کے فرشتہ سے دریافت فرمائیں جسے میرا موکل بنایا گیا ہے۔ چنانچہ فرشتہ حاضر خدمت ہوا اور آپ کے دریافت کرنے پر بولا، مجھے جرائیل علیہ السلام نے حکم دیا تھا۔ پھر جرائیل بلائے گئے، واقعہ کے بارے سوال کیا۔ الغرض اسرافیل عزرائیل بھی حاضر ہوئے پھر حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے سلیمان علیہ السلام سے فرمایا تمہاری اب کیا رائے ہے۔ وہ بولے اس میں اللہ کی حکمت ہو گی۔ کیونکہ فُعْلَ الْحَکِیْمِ لَایَخْلُ عَنِ الْحِکْمَۃِ، حکیم کا کوئی بھی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے حکمت طلب کریں۔ چنانچہ ویسے ہی کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا سمندر میں ایک کشتی ڈوب رہی تھی کشتی والوں نے نذر مانی اگر ہم بعافیت ساحل مراد تک پہنچ گئے تو اتنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں گے۔ چنانچہ ہم نے فوری طور پر ہوا کو حکم دیا کہ اس بڑھیا کا آٹا اڑا لائے تاکہ اس کشتی کے سوراخ بند ہو جائیں اور سوار محفوظ رہیں اس لئے ہم کم لیتے ہیں بہت دیتے ہیں، اس بڑھیا کے آٹے کے سبب سے کشتی والوں نے نجات حاصل کی ہے وہ جب تمہارے پاس نذر لئے حاضر ہوں تو تمام مال و دولت اس بڑھیا کو عطا فرمادیں، اتنے میں وہ مال لئے حاضر ہو گئے آپ نے وہ تمام مال واسباب ضعیفہ کے حوالے کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے خاص بندے کی طرف دیکھو ہم نے اسے خلافت سے نوازا اور اس نے ایسا عدل وانصاف قائم فرمایا کہ ایک ضعیفہ خاتون کا حق ہم سے بھی دلوادیا۔

جوانی کی عبادت؟:

وَشَابٌ نَشَاءٌ فِیۡ عِبَادَةِ اللّٰهِ، اور عالم جوانی میں عبادت سے بڑھنے والا۔ جوانی بڑی نعمت ہے۔ اور وہ اٹھارہ سے بتیس سال تک کا حصہ ہے اس کا بھی حساب ہوگا کہ جوانی کو کہاں کہاں اور کیسے کیسے صرف کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا خَیۡرُ شَابِکُمۡ مَنۡ تَشَبَّهَ بِکُهُوۡ لِکُمۡ مَنۡ تَشَبَّهَ بِشَابِکُمۡ، تم میں بہترین وہ جواں مرد ہے جو بوڑھوں کی طرح ہو اور بدترین وہ بوڑھا شخص ہے جو جوانوں کی طرح ہو۔ حضرت شیخ حمید الدین حاکم علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

اے جوان گرچہ امید پیر یت ہست ہم بکوش

زانکہ گاہے پیری ماند جواں می بگذرد

اے جوان اگرچہ تجھے واثق امید ہے کہ تو بڑھاپے تک جائے گا۔

تاہم مصروفِ عبادت رہ کیونکہ بہت سے بوڑھے زندہ رہے جب کہ بہت سے جواں موت کی آغوش میں جا پڑے۔

ایک رکعت، دس رکعات؟:

سید عالم ﷺ نے فرمایا جوان کی ایک رکعت بوڑھے کی دس رکعات سے افضل واعلیٰ ہے۔ نیز جوانی کی توبہ اللہ کو بہت پسند ہے حدیث شریف میں ہے۔

اَحَبُّ التَّوۡبَةِ اِلَی اللّٰهِ تَوۡبَةُ الشَّابِ،

چالیس دن عذاب موقوف:

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں بوڑھے آدمی کی توبہ قبول ہو جاتی ہے مگر جب جوان توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ کی برکت سے مشرق اور مغرب کے تمام

قبرستانوں میں مدفون ایمانداروں پر چالیس روز تک عذاب بند ہو جاتا ہے۔

📖 مخبر صادق نبی مکرم ﷺ نے فرمایا، جب جوان عبادت گزار فوت ہوتا ہے فرشتے سوالات کے لئے قبر میں آتے ہیں تو حکم ہوتا ہے دَعُوْهُ فَاِنَّہٗ شَابٌ، چھوڑ دو اس جوان کو نیز فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے اِرْحَمُوْا فَاِنَّہٗ شَابٌ لَمْ یَکْمَلْ عُمْرَہٗ، اس پر رحم کرو اس نے تو اپنی جوانی بھی پوری نہیں کی تھی!

📖 حدیث شریف میں ہے یومیہ منادی ندا کرتا ہے! جوانو! اپنی جوانی کو ضائع نہ کرو پریشانی اٹھاؤ گے۔

جوانی کی مہمانی کرو:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جوانی مہمان کی مثل ہے لہٰذا مہمان کی جس طرح عزت و توقیر کرتے ہو اسی طرح جوانی کی بھی عزت کرو۔

📖 عہد دقیانوس کے چند نوجوانوں کی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یوں تعریف فرمائی نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ اِنَّهُمْ فِتْیَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًی، ہم ان نوجوانوں کا قصہ بیان کرتے ہیں جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے انہیں اور زیادہ ہدایت سے نوازا۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا اَنَا حَبِیْبُ اللّٰهِ وَالشَّابُ التَّائِبُ حَبِیْبُ اللّٰهِ جس طرح میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں جوانی میں توبہ کرنے والا بھی اللہ کا حبیب ہے۔

حکایت: بوڑھے اور جوان کی توبہ؟:

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک بوڑھا اور جوان حاضر تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا اس نوجوان کو میرا سلام کہیے، آپ نے فرمایا، بوڑھے

کو سلام نہ کہنے میں کیا حکمت ہے۔ جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے اس نے بڑھاپے میں آکر توبہ کی ہے جبکہ اس نوجوان نے ابھی سے توبہ کا دامن تھام لیا ہے۔

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری
وقت پیری گرگ باشدمی شود پرہیز گار

📖 اللہ تعالیٰ کو ایک نوجوان کی توبہ ایک ہزار بوڑھوں کی توبہ سے زیادہ محبوب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تَوْبَةُ شَابٍ وَاحِدًا حبٌّ اِلَی اللّٰهِ تعالیٰ مِنْ تَوْبَةِ اَلفِ شَيْخٍ ہ...... نوجوان توبہ کرنے والے کے نامہ اعمال میں یومیہ ایک ہزار شہیدوں کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

📖 فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَرَهٗ ۔ جو شخص ذرہ بھر بھی نیکی کرے گا اس کا اجر پائے گا۔

📖 کلمۂ خیر قرآن پاک میں آٹھ معانی کے لئے استعمال ہوا ہے۔ (1) مال کے لیے اِنْ تَرَكَ خَيْرَ. الْوَصِيَّةِ، اگر مال چھوڑے تو خیر کی نصیحت کرے۔

(2) ایمان کے لئے يَعْلَمُ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْراً. اللہ تمہارے دلوں میں ایمان کو جانتا ہے۔ (3) افضل واعلیٰ کے معنی میں وَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ، اور اللہ تعالیٰ تمام رازقین میں سب سے افضل واعلیٰ ہے۔ (4) عافیت و تندرستی کے معنی میں وَاِنْ يَرِدْكَ بِخَيْرٍ. اگر اللہ تعالیٰ تمہارے لئے عافیت کا ارادہ فرمائے۔ (5) ثواب اور بشارت کے لئے وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ بِكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ہ ہم نے تمہارے قربانی کے اونٹوں کو اللہ کے نشان قرار دیئے اس میں تمہارے لئے ثواب اور بشارت ہے۔ (6) کھانے کے معنی میں رَبِّ اَنِّيْ بِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ

میرے مولیٰ جو تو نے میرے لیے کھانا نازل فرمایا اس کی مجھے ضرورت تھی۔ (7) فتح و نصرت اور غنیمت کے معنی میں وَرَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَا لُوْاخَيْرًا ۔ اللہ تعالیٰ نے کافروں کو انہی کے غیظ و غصہ میں ڈبو دیا کہ ان کو غنیمت اور فتح میں سے کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔ (8) گھوڑوں کے لئے استعمال ہوا۔ اَحَبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ فَمَنْ ذِكَرَ رَبِّیْ. میں نے گھوڑوں کی محبت پسند کی اپنے رب کے ذکر کو قائم رکھنے کے لئے، آخر میں اللہ تعالیٰ نے اتمام حجت کے لئے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ بیشک اللہ تعالیٰ جو تمہارے اعمال ہیں دیکھ رہا ہے۔

برکات عبادت:

اب ہم عبادت کے متعلق چند باتیں درج کرتے ہیں اے مومن تجھے جاننا چاہیے کہ عبادت اولیاء اللہ کا سرمایہ ہے۔ متقین کا زیور ہے مردان خدا کا پیشہ اور اہل ہمت کا لباس، سعادت کا راستہ اور جنت کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلاَّ لِيَعْبُدُوْنَ . ہم انسانوں اور جنوں کو عبادت کے لئے پیدا کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یوں ارشاد فرمایا الالوهية منّي والعبادة منك، الوہیت میرے لئے اور عبودیت تیرے لئے۔ حضرت خواجہ ابو سعید رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا ماالحرية فقال العبودية، آزادی کیا ہے فرمایا بندہ ہونا۔ بندہ بننے اور بندگی کرنے میں فرق ہے۔ بندہ وہ ہے جو اپنے آپ کو بے سایۂ سمجھے بعض نے فرمایا بندہ وہی ہے جو اپنے آپ کو بے اختیار جانے!

حکایت: بزرگ اور غلام:

بیان کرتے ہیں کہ کسی بزرگ نے غلام خریدنا چاہا تو اس کا نام پوچھا اور کہا

تجھے کس چیز سے رغبت اور کس سے نفرت ہے؟ اس نے کہا مجھے مالک کے حکم کو تسلیم کرنے میں رغبت ہے اور انکار سے نفرت ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے دریافت فرمایا، کیا آپ فرشتہ بننا چاہتے ہیں یا بندہ؟ آپ نے فرمایا لَاَارِیْدُ اَنْ اَکُوْنَ مَلَکاً نَبِیًّا بَلْ اُرِیْدُ اَنْ اَکُوْنَ عَبْدًا نَبِیاً. میں فرشتہ نبی بننا نہیں چاہتا میں تو بندہ نبی ہونا پسند کرتا ہوں۔

حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے بندے کی تعریف پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا۔ جس کا بدن دنیا میں دل عقبیٰ میں ہو ؎

ہتھ کار ول تے چیت یار ول!

اہل معرفت فرماتے ہیں بندہ میں چار حرف ہیں ب، ن، د، ہ، ب سے بلاؤ ابتلاء پر تحمل وبردباری کا مظاہرہ کرنا۔ ن سے نشہ پانا بندگی میں د سے دائم خدمت کے لئے کمربستہ رہنا، ہ سے ہیبت خداوندی میں مستغرق رہنا اگر بلا پر صبر نہیں کرے گا تو صابرین کی جماعت میں کیسے شمار ہوگا۔ بندگی میں نشاط ونشہ کا حظ نہیں اٹھائے گا تو عبادت میں زیادتی کی نعمت سے محروم رہے گا اگر دائمی خدمت کے لئے کمربستہ نہیں ہوگا تو کرامات اولیاء کو حاصل نہ کرپائے گا اگر ہیبت میں مستغرق نہیں ہوگا تو غفلت کا شکار ہوکر معصیت کے گڑھے میں جاگرے گا۔

بندہ وہی ہے جو کسی بھی وقت قولاً فعلاً آقا کی یاد سے غافل نہ ہو بلکہ ہر حکم پر عمل پیرا اور خلاف ورزی سے ڈرتا رہے۔ کسی بھی حکم سے اعراض کرنا بندگی کے خلاف ہے شیطان نے ایک حکم کو نہ مانا تو لاکھوں سال کی عبادت خاک میں مل گئی ؎

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے سے
اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا قُرَّۃُ عَینِیْ فِی الصَّلٰوۃِ، نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے نیز فرمایا اَلصَّلٰوۃُ خَیْرُ الْعُبُوْدِیَّۃِ نماز بہترین عبادات سے ہے۔ روزہ نفس کشی اور جہاد اکبر ہے' فرمایا اَلْجُوْعُ زِیْنَۃُ الصَّوْمِ، بھوک روزے کی زینت ہے۔

حکایت: حضرت جنید بغدادی اور حجام؟:

حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کی مونچھیں درست کرنے کے لئے حجام نے کہا ذرا ہونٹ نہ ہلائیں کیونکہ آپ اس وقت بھی ذکر خداوندی میں محو تھے، آپ نے فرمایا تو اپنا کام کر میں اپنا! ہونٹ کا کٹ جانا اس سے بہتر ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہو جاؤں۔

حکایت: میں اپنا کام کیوں چھوڑوں؟:

کسی عابد نے ایک سو بیس 120 سال کی عبادت کی اس وقت کے نبی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، فلاں عبادت کرنے والے عابد سے فرمایئے تو بلاوجہ تکلیف برداشت کر رہا ہے ہم نے تو تیری عبادت قبول نہیں کی۔ جب عابد نے یہ پیغام سنا تو جواب دیا میں تو اس کا بندہ ہوں میرا کام بندگی ہے میں یہ کرتا رہوں گا اور وہ مالک ہے قبول کرے یا نہ کرے یہ اس کا کام ہے۔ میں تو اپنا کام ترک نہیں کروں گا ارشاد ہوا۔ واقعی اس نے بندہ بننے کا حق ادا کیا لہٰذا ہم نے اس کی عبادت قبول فرمائی۔

بندہ آمد از برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

حکایت: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے وضو کا طریقہ سیکھا:

بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی تمام فرشتوں سے پہلے

تخلیق فرمائی گئی تو ستر ہزار سال قیام میں رہے پھر ارشاد ہوا مَنْ اَنتَ تو کون ہے؟ جلال خداوندی کے باعث خاموش رہے پھر الہام ہوا تو عرض کیا اَنَا الْعَبْدُ مِنْ عِبَادِكَ میں تیرے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں۔ حکم ہوا فَاعْبُدْنِیْ پھر میری عبادت کر جبرائیل علیہ السلام نے سجدہ کرنا چاہا تو فرمایا وضو کرو عرض کیا وضو کیسے کروں۔ آواز آئی عرش کے نیچے بحر مسجود ہے وہاں ایک فرشتہ پیدا کیا ہے اس سے وضو کا طریقہ سیکھو وہاں پہنچے تو حضرت عزرائیل علیہ السلام کو ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں پایا اُنہوں نے وضو کی تعلیم دی پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنے مقام پر آئے اور سات سو سال تک سجدے میں پڑے رہے جب سر اٹھا تو عرض کیا اَنَا عَبْدُكَ اَلضَعِیْفُ وَاَنْتَ مَعْبُوْدِیْ الْقَوِیُ فَثَبِّتْنِیْ عَلٰی عِبَادَتِكَ یَا كَرِیْمُ یَارَحِیْمُ. الٰہی میں تیرا ناتواں بندہ ہوں اور تو ہی میرا قوی معبود ہے۔ پس مجھے اپنی عبادت پر ثابت قدمی عطا فرمایا کریم ویارحیم،

شرفِ انبیاء علیہم اسلام ؟:

انبیاء کرام علیہم اسلام نے بندگی کو شرف بخشا حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت ایوب علیہ السلام کو ارشاد فرمایا، نِعْمَ الْعَبْدُ کتنے اچھے بندے ہیں۔ دنیا میں سب سے پہلے حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے جو کلام کیا وہ یہ ہے اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ حضرت کلیم اللہ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا اِنِّیْ اَنَا لِلّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ، بیشک میں اللہ ہوں میرے سوا عبادت کے کوئی بھی لائق نہیں۔ پس میری عبادت کرو۔ حضرت خضر علیہ السلام کے لئے فرمایا فَوَجَدَ عَبْداً مِنْ عِبَادِنَا پس ان دونوں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون عایہ اسلام نے میرے ایک بندے کو پایا۔

📖 سید عالم علیہ السلام کے لئے فرمایا لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ. جب اللہ کے بندے نے

قیام کیا۔اس خطاب کے شکرانے میں آپ نے چالیس اونٹ فی سبیل اللہ دیئے۔ اور آپ کے باعث امت محمدیہ علیہ التحیة والثناء کو یوں خطاب فرمایا وَاِذَا سَأَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ. مزید فرمایا نَبِّئْ عِبَادِیْ اِنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ. ایک اور مقام پر ارشاد ہوا۔ عِبَادِیْ فَاتَّقُوْنِ پھر فرمایا یَاعِبَادُنَا خَوْفٌ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ نیز بندگان خاص کی کیفیت کا یوں اظہار فرمایا عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا.

اللہ کے خاص بندوں کی یہ نشانی ہے کہ جب وہ زمین پر چلتے ہیں تو بڑی نرم رفتار سے اور جب جاہل انہیں مخاطب ہوتے ہیں تو وہ انہیں سلامتی کی دعا دیتے گزر جاتے ہیں ان کی راتیں قیام و سجود میں گزرتی ہیں۔

برکات مساجد؟:

وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ، اور وہ شخص جس کا دل مساجد کی محبت سے آباد ہے۔ اول الذکر حدیث کا یہ حصہ ہے بھی دلالت کرتا ہے کہ وہ شخص بھی روز قیامت عرش کے سائے میں ہوگا جس کا دل مساجد کی محبت سے آباد ہے۔ یعنی وہ اذان کے انتظار میں رہتا ہے کب اذان سنائی دے اور میں مسجد میں حاضر ہو کر با جماعت نماز ادا کروں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ مساجد جو ایماندار ہی تعمیر کرتے ہیں جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز بڑی محبت سے قائم کرتے ہیں۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا حُبُّ الْمَسَاجِدِ مِنَ الْاِیْمَانِ، مساجد کی محبت

ایمان کی دلیل ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضرت عبداللہ ابن مسعود کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا وہ تو مسجد کو چھوڑتا ہی نہیں آپ ﷺ نے فرمایا اس کا ایمان کامل ہو گیا،

📖 شب معراج اللہ تعالیٰ نے فرمایا یَاْ اَحْمَدُ بشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِیْ ظُلَمِ الَّیْلِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالْجَنَّةِ، میرے حبیب رات کے اندھیروں میں مسجدوں کی طرف آنے والوں کو جنت کی بشارت سنا دیجئے۔ نیز فرمایا رات کو مسجد میں آنے والے کے ہر ایک قدم پر دس ہزار نیکیاں ملتی ہیں۔ مزید فرمایا جو شخص اپنے گھر سے مسجد کی طرف آتا ہے اس کے ہر قدم پر ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ جب مسجد میں داخل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں جانے کی خوشخبری دیتا ہے اور جب مسجد سے باہر آتا ہے تو ایسے پاک ہو چکا ہوتا ہے جیسے آج ہی پیدا ہوا ہو۔ اور اس سے اللہ تعالیٰ فقر کو دور کر دیتا ہے۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص ایمانداروں کے ساتھ مسجد میں داخل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے منافقین سے بچا لیتا ہے۔

📖 ارشاد ہوا جس شخص نے عمدہ وضو بنایا اور مسجد میں آیا، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے اسکے ہر قدم کے بدلے جنت میں سو محل بناؤ اور ہر محل میں سو سو کمرے اور ہر کمرے کی سو سو کھڑکیاں ہوں نیز ہر ایک میں تخت سجاؤ اور ہر تخت پر حور عین بٹھاؤ جس کے سامنے سو سو خادمائیں ہوں اور غلمان حاضر ہوں۔ ہر ایک کے ہاتھ میں بہشتی میوے ہوں۔

📖 آپ ﷺ نے فرمایا جس نے گرمی، سردی کی پرواہ کئے بغیر مسجد کی حاضری کو اپنا وظیفہ بنالیا اسے اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے آزاد فرمادیا، نیز فرمایا جو گرمیوں میں مسجد کی طرف آئے اور اس کے بدن سے پسینے کے قطرے

نکل رہے تو اسے ہر قطرے کے بدلے ایک ماہ کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔
نیز فرمایا جو پسینہ اللہ کے راستے میں نکلے وہ شہید کے خون کی مانند ہے۔

حضرت شیخ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو پسینہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلے تو جس کپڑے سے اسے صاف کیا گیا ہو اسے محفوظ رکھے اور اس کا کفن بنائے تو اللہ تعالیٰ عذاب سے محفوظ فرمائے گا۔

تعمیر مسجد کی دو قسمیں ہیں۔ (1) ظاہری (2) معنوی، ظاہری یہ کہ مسجد بنانا نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے مسجد تعمیر کی اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جنت میں محل تعمیر کرادیا۔ اور معنوی تعمیر یہ ہے کہ نماز با جماعت ادا کریں تاکہ مساجد بارونق نظر آئیں۔ جس مسجد میں جماعت نہ ہو امام و مؤذن نہ ہو وہ باعث برکت ثابت نہیں ہو گی۔

حکایت:

بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے ایک بندے کا کسی گاؤں سے گزر ہوا۔ وہاں ایک خستہ و خراب مسجد دیکھی۔ اسی میں اس نے قیام کیا رات کے وقت کیا سنتا ہے کہ مسجد پکار رہی ہے۔ الٰہی اس گاؤں کو برباد کردے جیسے ان لوگوں نے مجھے برباد اور بے آباد کرر کھا ہے۔ صبح کے وقت اس نے گاؤں کے لوگوں کو جمع کیا اور رات کا ماجرا سنایا۔ اور وہاں سے چلتا بنا، کچھ مدت بعد اسی بزرگ کا وہاں سے گزر ہوا، دیکھا مسجد کی حالت بہت اچھی ہے، سازوسامان موجود ہے۔ رات کو وہاں قیام کیا مگر پہلے کی طرح مسجد دعا کررہی ہے الٰہی اس گاؤں کو تباہ و برباد کردے کیونکہ ان لوگوں نے مجھے غیر آباد کر رکھا ہے۔ وہ بزرگ مسجد سے مخاطب ہوا، اب تیری حالت درست ہے۔ خوبصورتی بڑھ چکی ہے پھر تو ایسے کیوں دعا کررہی ہے۔ آواز آئی، یہ لوگ مجھے درست کر کے خود گھروں میں بیٹھ رہتے ہیں اور میری طرف نہیں آتے، اللہ کے بندے نے لوگوں کو جمع کیا اور قصہ سنایا۔ اس کے بعد گاؤں والے مسجد میں آنے

لگے۔ پھر اسی شب آواز سنائی دی۔ الٰہی ان لوگوں کو تو آباد اور شاد رکھ جیسے انہوں نے مجھے آباد کر کے خوش کیا ہے۔

خصوصی نسبتیں: اللہ تعالیٰ نے چند چیزوں کو اپنی نسبت سے ممتاز فرمایا ہے۔ مثلاً کلام اللہ، محمد رسول اللہ، بیت اللہ، ناقۃ اللہ، عبد اللہ، عرش اللہ، اور مساجد اللہ، مراد یہ ہے کہ قرآن کریم کی رہنمائی میں کام کرو رسول کریم ﷺ کی اتباع و پیروی کو اپناؤ بیت اللہ کی زیارت پاؤ، اونٹنی کو قربانی کے لئے حاصل کرو، ایمان داروں کی خدمت کرو، مومن کے دل کی تعمیر کرو، مساجد میں سجدے بجا لاؤں، اَلْمَسْجِدُ بَيْتُ لِكُلِّ تَقِيٍّ مسجد ہر متقی کا گھر ہے، یہ تو آپ نے سنا ہوگا کہ نبی کریم ﷺ علالت کے باوجود حضرت علی اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر مسجد میں تشریف لائے،

یوم آخرت کی کیفیت؟:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا مساجد تو وہی تعمیر کریں گے جو یوم آخر پر ایمان رکھتے ہیں، وہ دن ایسا ہے کہ اس کے بعد رات نہیں۔ يَوْمَ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفِ سَنَةٍ وہ ایسا طویل دن ہوگا جس کی مدت پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔ لیکن یہ طوالت بُروں کے لئے ہوگی نیکو کار حضرات کے لئے یہ محض نماز کے وقت جتنی ہی محسوس ہوگی۔ روز قیامت پوچھا جائے گا تم باوجود ایماندار کہلانے کے میری مسجد میں تعمیر کیوں نہیں کرتے تھے یعنی مساجد میں آکر باجماعت نماز کیوں نہیں پڑھتے تھے، ایمان کے بعد اللہ تعالیٰ نے نماز کا ذکر فرمایا گویا کہ نماز ایمان کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

زنا کی مذمت اور عذاب؟:

رَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَأَةٌ ذَاتَ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّي اَخَافُ اللّٰهَ ہ اول

الذکر حدیث شریف کا یہ حصہ بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ شخص بھی جنت کا حق دار ہوگا جیسے حسینہ جمیلہ حسب ونسب والی عورت نے اپنے وصل کی دعوت دی اور وہ اس کی خواہش کو رد کرتے ہوئے کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈرتا ہوں۔

📖 زنا سے بچنے والا جنت کا مستحق ہے، سید عالم ﷺ نے فرمایا جو زنا سے محفوظ رہا دوزخ کو اس سے کوئی سروکار نہیں، نیز فرمایا جو شخص عورت پر قادر ہونے کے باوجود زنا سے اپنے آپ کو بچالے میں اسے جنت کی بشارت دیتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو قرآن کریم پڑھنے سے محبت رکھتا ہے، مہمان نوازی میں خوشی ومسرت محسوس کرتا ہے اور عورت پر غلبہ پانے کے باوجود زنا سے بچتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے والدین کو بخشش ومغفرت سے نوازے گا اور اس کا نام اولیاء اللہ میں درج کیا جائیگا۔

📖 شہوت انسان کو نسلِ انسانی کے قائم رکھنے کے لئے دی گئی ہے اور یہ جنت کی لذات میں سے ہے اسے جائز طریقہ سے استعمال کیا جائے ورنہ یہ بہت بڑی مصیبت ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے شیطان نے کہا اکیلی عورت کے پاس اگر اکیلا مرد ہو تو تیسرا میں ہوتا ہوں تاکہ انہیں برائی پر آمادہ کروں۔

📖 حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دولت کدہ پر تشریف لے گئے آپ گھر میں اکیلی تھیں یہ دیکھتے ہی جلدی سے پیچھے بھاگے، سر دروازے سے ٹکرایا اور زخم ہوگیا۔ خون رس رہا تھا کہ آپ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، دریافت فرمایا تو بھاگنے کا واقعہ عرض کیا آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو آپ کی بیٹی تھیں عرض کیا حضور آپ کا ارشاد پیش نظر تھا کہ اکیلی عورت کے

پاس مرد کو نہیں ہونا چاہیے کہ تیسرا وہاں شیطان ہوتا ہے۔ (سبحان اللہ)
سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد مصطفےٰ ﷺ پر عمل کا یہ مظاہرہ امت کے لئے درس ہے ورنہ حضور ﷺ نے فرمایا میرے عمر کے تو سائے سے بھی شیطان بھاگ جاتا ہے جہاں سیدنا فاروق اعظم اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے وہاں شیطان کا وار نہیں چل سکتا۔ (تابش قصوری)

📖 مَامِنْ ذَنْبٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ نُطْفَةٍ یَضَعُهَا الرَّجُلُ فِیْ رِحْمٍ لَایَحِلُ لَهٗ، اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑھ کر یہ گناہ ہے کہ آدمی ایسے رحم میں اپنا نقطہ ڈالے جو اس کے لئے حلال نہیں۔

زنا کی نحوست:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا زنا سے چھ باتیں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ تین دنیا میں، تین آخرت میں: دنیا میں زانی کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا اس کے رزق میں تنگی آئے گی اور عمر سے برکت نکل جائے گی۔
آخرت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں گرفتار ہوگا۔ حساب میں سختی دیکھے گا عرصہ دراز تک دوزخ میں رہے گا بشرطیکہ ایماندار ہو ورنہ ہمیشہ ہمیشہ اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کوئی آزاد یا غلام عورت سے زنا کرتا ہے اس کی قبر میں بیس لاکھ سوراخ کر دیئے جاتے ہیں جن سے سانپ اور بچھو اور آگ کے شعلے اس پر حملہ آور رہتے ہیں اور وہ اسی طرح عذاب قبر میں مبتلا رہتا ہے۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تین قسم کے آدمیوں پر اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائیں گا۔ بوڑھا زانی، جھوٹی تقریریں کرنے والا حکمران، اور تکبر کرنے والا فقیر۔

سید عالم ﷺ نے فرمایا زنا سے اسی سال کی نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں اور دوزخ میں ایک کنواں زانیوں کے لئے تیار کیا ہے جسمیں انہیں عذاب دیا جاتا رہے گا۔ اس کنویں کا نام ہادیہ ہے اس سے اگر ایک ذرہ نکال کر دوزخ کے دوسرے حصوں میں ڈالا جائے تو وہ اس سے جل جائیں۔

حکایت: حضرت سلیمان بن یسار علیہ الرحمۃ کا زنا سے بچنا؟:

بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن یسار صاحبِ حسن وجمال تھے، ایک عورت ان پر فریفتہ ہوگئی اور اس نے زنا کی دعوت دی آپ اللہ تعالیٰ کی گرفت کے خوف سے بھاگ کھڑے ہوئے، رات کو خواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کی زیارت ہوئی، دوران گفتگو آپ نے عرض کیا یا نبی اللہ علیہ السلام آپ نے بڑا عظیم کارنامہ سرانجام دیا کہ زلیخا سے اپنے آپ کو بچایا، حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا اے سلیمان، آج تو نے بھی تو ایسا ہی کام کیا ہے کہ اپنے آپ کو اس عورت سے بچالیا!

حکایت: حضرت ابوبکر بن عبد اللہ مزنی اور قصاب کی لڑکی؟:

حضرت ابوبکر بن عبد اللہ مزنی علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ ایک قصاب اپنے پڑوسی کی لڑکی پر فریفتہ ہوا، اور ایک دن موقعہ پاکر اس سے جا لپٹا، لڑکی نے کہا اے بندۂ خدا میں از خود تجھ پر عاشق ہوں، البتہ مجھے اللہ تعالیٰ سے ڈر لگتا ہے کہیں اس کی گرفت میں نہ آجائیں، لڑکی کی زبان سے ان الفاظ کا نکلنا تھا کہ قصاب پر بھی خوف طاری ہوگیا اور پکار اٹھا، میں بھی اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈرتا ہوں، اور فوراً توبہ کرنے لگا۔ چنانچہ اس کی توبہ نے بارگاہِ رب العزت میں قبولیت کا یوں شرف پایا کہ ایک دن سخت گرمی میں وہ سفر کرتے کرتے تھک گیا کوئی سایہ دار درخت وغیرہ نہ ملا تاکہ اس کے نیچے بیٹھ کر گرمی کی تمازت سے قدرے سکون پائے اسی

اثناء میں نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے ملاقات ہوگئی، گفتگو کے دوران دونوں نے کہا آیئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تاکہ بادل بھیج دے۔ قصاب کہنے لگا میں تو دعا کے قابل نہیں، آپ دعا فرمایئے، نبی کریم ﷺ کے صحابی نے کہا اچھا میں دعا کرتا ہوں تم امین کہو، چنانچہ جیسے ہی دونوں نے دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے ان پر بادل کا سایہ کر دیا۔ جب ایک دوسرے سے الگ ہونے لگے تو سایہ قصاب کے سر پر تھا، صحابی نے یہ منظر دیکھا تو پوچھا یہ سعادت تجھے کیسے نصیب ہوئی، قصاب بولا۔ یہ زنا سے بچنے کا ثمرہ ہے۔ اور اپنا تمام واقعہ کہہ سنایا!!

حسن و جمال کا پیکر اور ہزار حوریں ؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا روز قیامت ایک نہایت حسن و جمال کے پیکر نوجوان کو ایک ہزار حوریں عطا کی جائیں گی اس کی خوبصورتی مثالی ہوگی اہل جنت دریافت کریں گے یہ کون خوش بخت ہے؟ آواز آئے گی یہ وہ نیک بخت ہے جسے حسینہ جمیلہ عورت نے زنا کی طرف بلایا مگر اس نے میرے خوف سے اس کی پیشکش کو ٹھکرا دیا تھا۔

حکایت: ایک تکلہ فروش اور حسینہ ؟:

بیان کرتے ہیں کہ بغداد شریف میں ایک تکلہ فروش مغیرہ نامی نہایت حسین و جمیل نوجوان تھا ایک دن اسے ایک شخص بلا کر گھر لے گیا، وہاں ایک بڑی خوبصورت حسینہ جمیلہ عورت کو پایا، جیسے ہی یہ اندر داخل ہوا، وہ نوجوان سے لپٹ گئی۔

مغیرہ بولا۔ اللہ سے ڈرو وہ بولی توبہ کرلونگی اور وہ چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوئی' مغیرہ نے کہا اچھا میں تیار ہوں البتہ تو یہ سونا' چاندی اور میری رقم اپنے پاس رکھ

میں قضائے حاجت سے فراغت حاصل کر لوں' یہ کہتے ہوئے وہ طہارت خانے داخل ہوا اور تمام جسم کو گندگی سے بھر کر باہر نکل آیا اور کہا اب تو جو چاہے کر لے' جب اُسے غلاظت سے بھرپور پایا تو فوراً دروازہ کھول دیا اور وہ باہر نکل گیا' اور باہر آکر اس نے غسل کر لیا' اللہ تعالیٰ نے اس کے بدن میں ایسی خوشبو نمودار کر دی کہ بغداد شریف میں وہ مغیرہ ''مشکی'' سے معروف ہو گیا۔

حکایت: اور اس نے چھت سے چھلانگ لگا دی؟:

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ پہلے زمانے کی بات ہے ایک نوجوان پر ایک خوبصورت عورت فریفتہ ہوئی اور کسی بہانے اسے گھر بلایا۔ جیسے ہی مرد کمرے میں داخل ہوا وہ اس سے لپٹ گئی اور اپنی خواہش نفسانیہ کی تکمیل کے لئے ورغلانے لگی نوجوان نے حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے کہا ذرا صبر کر مجھے تو خود تیری طلب تھی مگر میرا بدن ٹھیک نہیں' مجھے پانی دے تاکہ غسل کر کے اپنے بدن کو صاف کر لوں' عورت کو اپنا مقصد پورا ہوتا نظر آیا اس نے فوراً پانی کا انتظام کیا اور کہا چھت پر جا کر غسل کر لے اس نے پانی اٹھایا اور چھت پر رکھ کر نیچے کود پڑا۔ ابھی زمین کے قریب نہیں پہنچا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان پر فرشتے نے تھام لیا اور آرام سے زمین پر کھڑا کر دیا۔ پھر غیب سے اسے یوں بشارت سنائی دی کہ اے میرے بندے تو نے میری گرفت کے خوف سے اپنے آپ کو زنا سے محفوظ رکھا ہم نے تجھے دنیا میں عزت دی اور آخرت میں مغفرت و بخشش سے نواز دیا۔

حکایت: مگر ایک دروازہ بند کرنے کی مجھے طاقت نہیں؟:

حدیث شریف میں ہے کہ گذشتہ زمانے میں قحط پڑا' ایک عورت باغبان کے پاس باغ میں گئی تاکہ کھانے پینے کے لئے کوئی پھل وغیرہ مل جائے باغبان نے کہا جاؤ باغ کے سارے دروازے بند کر کے آؤ میں تجھے گندم' کپڑا اور انگور وغیرہ

دونگا۔وہ بے چاری گئی اور دروازے بند کر کے اس کے پاس پہنچی تو اس نے پوچھا' سارے دروازے بند کیے ؟ وہ بولی ہاں مگر ایک دروازہ بند نہ کر پائی' باغبان نے پوچھا وہ کونسا دروازہ ہے کہا وہ اللہ تعالیٰ کا دروازہ ہے اگر تم لاکھوں دروازے بھی بند کر دو تب بھی وہ دیکھ لے گا۔باغبان کی مارے خوف کے چیخ نکلی اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔جب ذرا ہوش میں آیا تو تائب ہوا۔ عورت کو غلہ' کپڑے اور پھل دے کر رخصت کر دیا' ہاتف غیبی پکارا' اللہ تعالیٰ نے دونوں کو بخش دیا اور دونوں پر راضی ہوا۔

📖 اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے وہی ہیں جو میرے سوا کسی اور کو معبود نہیں سمجھتے اور ناحق کسی کو قتل نہیں کرتے' نیز زنا سے بچے رہتے ہیں اور جو ایسے افعال کا ارتکاب کرے گا روز قیامت اسے دوگنا عذاب دیا جائے گا۔

وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھاً آخَرَ کی تفسیر میں ہے کہ ایماندار دو یا زائد خداؤں کا قائل ہی نہیں وہ تو صرف معبود حقیقی اللہ تعالیٰ ہی کو جانتا ہے' ایمان دار دنیا' قبر اور آخرت میں ایک ہی معبود کو ماننے والا ہے' اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں ٹھہراتا البتہ کفار نے کئی معبود بنا رکھے ہیں۔

حکایت : حضرت بایزید بسطامی اور منکر نکیر ؟:

بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمتہ سے قبر میں منکر نکیر نے سوال کیا مَنْ رَبُّكَ؟ تو آپ نے جواباً کہا میرے بارے اللہ تعالیٰ سے دریافت کرو' لیکن وہ پھر پوچھنے لگے تیرا رب کون ہے ؟ آپ نے فرمایا تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے؟ وہ بولے دو ہزار سال کی راہ پر ہے آپ نے فرمایا جب تم دو ہزار سال کی مسافت طے کر کے بھی اسے نہیں بھول پائے تو میں دو گز زمین سے یہاں آکر اسے کیسے بھول سکتا ہوں۔ جاؤ جلدی چلے جاؤ مبادا کہ میری آتش شوق کہیں تمہیں خاکستر نہ کر ڈالے حکم ہوا' فرشتو! فوراً چلے آؤ یہ ہمارا محبوب دیوانہ ہے۔

📖 دوزخ کا فرشتہ مالک ایک بندے سے سوال کرے گا تیرا الٰہ کون ہے؟ وہ کہے گا اِلٰہِی اِلٰہٌ وَّاحِدٌ وہ کہے گا اس کا نام کیا ہے بندہ پکارے گا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ پھر مالک کو حکم دیا جائے گا اسے دوزخ سے رہا کر دو یہ میرا بندہ اور میں اس کا اللہ رحیم ہوں!!

زمین روتی ہے؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا دو مقام پر زمین روتی ہے (1) جب ناحق کسی کا خون بہایا جاتا ہے مقتول کا قطرہ زمین پر گرتے ہی زمین پکارتی ہے الٰہی مجھے اجازت دے تاکہ میں قاتل کو ابھی نگل جاؤں۔ آواز آتی ہے ذرا صبر کر یہ تیرے اندر ہی آئے گا۔ (2) جب زانی زنا کا ارتکاب کرنے کے بعد غسل کرتا ہے تو پانی کا پہلا قطرہ جب زمین پر گرتا ہے زمین زارو قطار روتی ہوئی کہتی ہے الٰہی مجھے اجازت دے تاکہ اسے میں نگل لوں' آواز آتی ہے تھوڑی دیر صبر کر یہ تیرے پاس ہی آئے گا۔

برکات صدقات وخیرات؟:

اوّل الذکر حدیث کا یہ حصہ بھی ملاحظہ فرمایئے رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا یَعْلَمَ شِمَالُہٗ وَمَا یُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ ہ یعنی پھر وہ آدمی جو پوشیدہ صدقہ دیتا ہے ایسے کہ دائیں ہاتھ سے خرچ کرتا ہے تو بائیں کو خبر تک نہیں ہوتی' اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتا ہے۔

📖 علماء کرام بیان کرتے ہیں کہ صدقہ و خیرات پوشیدہ طور پر دینا افضل ہے لیکن بعض کے نزدیک ظاہراً دینا زیادہ اچھا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم ظاہراً صدقہ دو تو اچھا ہے اور اگر پوشیدہ دو تو یہ تمہارے لئے اور بھی اچھا ہے۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا پوشیدہ طور پر صدقہ گناہوں کو ایسے جلا دیتا ہے

جیسے آگ خشک گھاس کو' نیز فرمایا پوشیدہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ مزید فرمایا پوشیدہ طور پر ایک درم اور ظاہراً ایک ہزار درہم صدقہ دینے کے برابر ہے۔

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا میرے پاس ایک درم ہے میں اسے کیسے صدقہ کروں۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو مجھے بھی خبر نہ دیتا تو تیرا یہ ایک درہم ہزار درہم صدقہ کے برابر ہوتا۔

حکایت: ایک فائدہ مند ہزار درہم بے فائدہ؟:

بیان کرتے ہیں کہ ایک اسرائیلی نے پوشیدہ طور پر ایک درم اور ظاہراً ایک ہزار درہم صدقہ دیا' چنانچہ اس کے ایک درہم نے فائدہ پہنچایا اور ہزار بے فائدہ رہے ممکن ہے ریاکاری اور دکھاوے کے باعث بیکار گئے ہوں!!

📖 اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ جو لوگ اپنے مالوں کو شب و روز اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتے رہتے ہیں پوشیدہ اور ظاہراً ان کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے اور انہیں کسی قسم کا خوف اور غم لاحق نہیں ہوگا۔

📖 بیان کرتے ہیں کہ یہ آیۂ کریمہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں نازل ہوئی جب انہوں نے چار ہزار درہم صدقہ میں دیے ایسے کہ ایک ہزار رات کو' ایک ہزار دن کو اور ایک ایک ہزار پوشیدہ و ظاہری طور پر دیے تو اللہ تعالیٰ نے اعلان فرما دیا ہم نے صدیق اکبر کو دنیوی واخروی حزن و غم سے بے نیاز کر دیا۔

📖 فتاویٰ نوازل میں ہے کہ مسجد میں صدقہ دینا جائز ہے چنانچہ حضرت علی

المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے کہ سائل نے سوال کر دیا آپ نے نماز کی حالت میں ہی اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا سائل نے آپ کی انگوٹھی اتار لی تو اس وقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ وہ نماز کی حالت میں بھی صدقہ دیتے رہتے ہیں۔

شادی میں تعاون سنت ہے ؟:

مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مسجد نبوی شریف میں جلوہ افروز تھے کہ ایک سائل نے عرض کیا میں اپنی بیٹی کا نکاح کرنا چاہتا ہوں مگر میرے پاس کھانے وغیرہ کا سامان نہیں' حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ اسے کیا عنائیت فرمائیں گے۔ آپ نے فرمایا میں چاول دونگا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں گوشت دیتا ہوں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ پکارے میں گھی پیش کرتا ہوں حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا میں بارات کی مہمانی کرونگا۔

پوشیدہ ذکر و اذکار ؟:

وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ اور وہ شخص عرش الٰہی کے سائے میں ہوگا جو پوشیدہ طور پر ذکر خدا میں مصروف رہے اور اس کی آنکھیں آنسو سے بھرپور ہوں۔

📖 ذکر الٰہی' بہترین عبادات میں سے ہے جیسے ممکن ہو اللہ تعالیٰ کی یاد میں محو رہے برابر ہے دل سے کرے یا زبان سے' آہستہ کرے یا بلند آواز سے' ظاہر کرے یا پوشیدہ بیٹھا کرے یا کھڑا حتیٰ کہ لیٹ کر بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے گا تو وہ عرش الٰہی کے سایۂ نعمت سے بہرہ مند ہوگا۔

علماء کرام فرماتے ہیں وہ دل ویرانہ ہے جس دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد نہ ہو اور وہ زبان زبان ہی نہیں جس پر ذکر خدا جاری نہ ہو!

رونے پر مبارک؟:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں نبی کریم ﷺ کی معیت میں ایک پہاڑ پر پہنچا' وہاں دوگانہ نفل ادا کئے پھر قبلہ رو بیٹھے بیٹھے نبی کریم ﷺ نے لا الہ الا اللہ کا ورد شروع فرما دیا' یہاں تک کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے آپ کی ریش مبارک تر ہو گئی آنسو سینے اور زانو پر گرنے لگے آپ کی یہ رقت انگیز کیفیت دیکھ کر میں بھی رونے لگا حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا' انس میں تمہاری آنکھوں میں نمی دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا آپ کے آنسوؤں نے مجھے بھی رُلا دیا ہے اس پر آپ نے فرمایا طُوْبیٰ لِمَنْ تَحَرَّكَ لِسَانُهٗ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَفَاضَتْ عَيْنَاهُ 'بشارت ہے اس شخص کے لئے جس کی زبان ذکر الٰہی سے تر رہی ہے اور اس کی آنکھیں آنسو سے پُر۔

رونے کے اسباب:

روزے کے متعدد سبب ہیں۔ رونا شوق سے یا خوف سے!! حدیث شریف میں ہے رونا شوق سے ہوتا ہے یا خوف سے چنانچہ ایک بار حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذکر کرتے کرتے رونے لگے لوگوں نے دریافت کیا سبب کیا ہے! آپ نے فرمایا خوف خدا سے رو رہا ہوں معلوم نہیں میرا ذکر اس کی بارگاہ میں شرف قبولیت بھی پاتا ہے یا نہیں؟

حدیث شریف میں ہے وَيْلٌ لِمَنْ ذَكَرَ اللّٰهُ بِلِسَانِهٖ وَ قَلْبُهٗ غَافِلٌ عَمَّا قَالَ 'اس شخص کے لئے خرابی ہے جو زبان سے تو ذکر کرے اور اس کا دل غافل رہے۔

ذکر قولی' ذکر فعلی:

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَنَا جَلِیْسٌ مَّنْ ذَکَرَنِیْ ذِکْرًا کَثِیْرًا ہ میں اس کا ہم نشیں ہوں جو میرا بکثرت ذکر کرتا رہتا ہے'

ارشاد باری تعالیٰ ہے فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَاتَکْفُرُوْنَ' تم میرا ذکر کرو میں تمہارا چرچہ کرونگا' میرا شکر کرو اور ناشکری سے باز آؤ!!

حدیث قدسی ہے اَنَا جَلِیْسٌ مَّنْ شَکَرَنِیْ شُکْرًا کَثِیْرًا ہ میں اس کا ہم نشیں ہوں جو میرا اکثرت سے شکر کرتا رہتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا یَفْعَلُ اللّٰہُ بِعَذَابِکُمْ اِنْ شَکَرْتُمْ' اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب میں مبتلاء نہیں کرے گا اگر تم اس کا شکر ادا کرتے رہو گے۔

خوش بخت ہے وہ انسان جو ہمیشہ اس کے ذکر و فکر میں مصروف رہتا ہے اس کی زندگی ذکر سے ہی عبارت ہے ذکر الٰہی کرنے والے ہمیشہ خوش و خرم' شاداں و فرحاں رہتے ہیں۔

حضرت ابراہیم ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی بزرگ نے بوقت ملاقات عرض کیا مجھے کوئی بہترین وظیفہ عطا فرمایئے آپ نے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ ذِکْرِ مَوْلَاکَ وَ الشَّرُّ کُلُّہٗ فِیْ حُبِّ دُنْیَاکَ نَفَعَنَا اللّٰہُ وَ اِیَّاکُمْ ہ ہر قسم کی بہتری مولیٰ کے ذکر میں ہے اور ہر قسم کی برائی دنیا کی محبت میں ہے' اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں دین و دنیا اور آخرت میں نفع مند بنائے۔ آمین ثم امین۔

......☆......☆......

جلسہ 14

عذاب قبر' شراب خوری اور جھوٹی شہادت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عَنْ عَلِیِ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ حَضْرَۃِ الرِّسَالَۃِ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم. اَنَّہٗ قَالَ سَبْعَۃُ نَفَرٍ یَحُوْلُ وُجُوْھُھُمْ عَنِ الْقِبْلَۃِ فِی الْقَبَرِ فَاذْھَبُوْا وَ انْبَشُوْا قُبُوْرَھُمْ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْاھٰکَذَ اَمَا قُلْتُ لَکُمْ فَھُوَ بَاطِلٌ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ شَارِبُ الْخَمْرِ وَ بَائِعُ الْبَشَرَ وَ شَاھِدُ الذُّوْرِ وَ اٰکِلُ الرِّبَا وَ النَّائِحَۃُ وَ الْمُحْتَکِرُ وَ تَارِکُ الْجَمَاعَۃِ.

📖 حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا سات آدمی وہ ہیں جن کا چہرہ قبر میں قبلہ سے پھیر دیا جائیگا' بیشک جا کر دیکھ لو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ لی اللہ علیک وسلم وہ کون کون سے ہیں آپ نے فرمایا شراب پینے والا' آدمیوں کو بیچنے والا جھوٹی گواہی دینے والا' سود خور' ماتم کرنے والی عورت' غلہ سٹاک کرنے والا تا کہ مہنگا فروخت کرے۔

جماعت کا تارک:

اس حدیث شریف کے راوی حضرت علی المرتضٰی ہیں جن کی شان و عظمت کے اظہار نبی کریم یوں فرماتے ہیں۔ یَا عَلِیُّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلاَّ اَنَّہٗ لاَ نَبِیَ بَعْدِیْ 'اے علی میرے نزدیک تو ایسے ہی ہے جیسے حضرت

ہارون، حضرت موسیٰ علیھما السلام کے ساتھ ہیں البتہ فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں پیدا ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے اَلْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَ حُفْرَۃٌ مِّنْ حُفْرَۃِ النِّیْرَانِ، قبر جنت کے باغوں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا!! قبر میں کئی طرح کا عذاب ہوگا جن میں قبر کا مردے کو دبانا بھی ہے کہ اس کی ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔

حکایت: آپ ﷺ قبر میں لیٹ گئے؟:

بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد نے وصال فرمایا تو نبی کریم ﷺ نے اپنے پیراہن مبارک کا کفن عطا فرمایا اور پھر ان کی قبر میں جا کر تھوڑی دیر لیٹے رہے، پھر قبر کے دونوں کناروں پر اپنے ہاتھ مبارک رکھ کر باہر تشریف لائے

حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا حضور! آپ نے فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ ایسا سلوک فرمایا جو دیکھنے سننے میں نہیں آیا، آپ نے فرمایا انہوں نے میری پرورش کی میرے کہنے پر ایمان لائیں اور ان کے بہت سے اونٹ میں نے فروخت کر کے رقم راہ خدا میں صرف کی ان کے مجھ پر حقوق تھے ان کے ایمان لانے پر ان کے خاوند نے ناراضگی کا ان پر اظہار بھی کیا تھا، میں نے اپنا پراہن عطا کر کے قبر میں ہر قسم کے سکون واطمینان کا سامان پیدا کر دیا ہے، میں نے قبر میں لیٹ کر ضغطہ قبر سے محفوظ کیا جب میں قبر میں اترا تو زمین چاہتی تھی مل جائے میں نے دونوں ہاتھ کنارے پر رکھ دیئے اور اللہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بخش دیا۔

ضغطۂ قبر سے محفوظ رہنے کا وظیفہ:

صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا ضغطۂ قبر ہر ایک کے لئے ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہاں، یہ سنتے ہی ان پر خوف سا طاری ہو گیا اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا جو ایماندار کسی بھی رات چار رکعت نفل اس طرح ادا کریگا وہ ضغطۂ قبر سے محفوظ رہے گا۔ پہلی رکعت میں بعد از فاتحہ اَسّی 80 مرتبہ سورۂ اخلاص دوسری رکعت میں ساٹھ 60 بار، تیسری رکعت میں چالیس 40 اور چوتھی رکعت میں بیس 20 بار پڑھے گا وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور اس کے لیے رحمت کے دروازے کھل جائیں گے۔

📖 حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جب جنازہ لے کر روانہ ہوئے تو آفتاب کی روشنی ماند پڑ گئی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا سعد کے جنازے میں آسمان سے فرشتے اس کثرت سے اتر رہے ہیں کہ آفتاب کی روشنی ماند پڑ گئی ہے۔ جب انہیں قبر میں اتارا گیا تو قبر کے کنارے پر سید عالم سراپا رحمت ﷺ بیٹھ گئے آپ کا رنگ زرد پڑ گیا، تھوڑی دیر بعد مسکرائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے بشارت دی ہے کہ میں اپنے حبیب ﷺ کے چہرے کی زردی کو نہیں دیکھ سکتا لہذا حضرت سعد کو ہم نے بخش دیا اور اس کی قبر میں سے جنت کے دروازے کھول دیئے ہیں۔

عذاب قبر سے محفوظ رہنے کا ایک اور وظیفہ:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام پیغام بشارت لائے ہیں کہ جو ایماندار شب جمعہ دو رکعت اس طرح ادا کرے کہ بعد از فاتحہ ایک بار آیۃ الکرسی اور تین تین بار سورۂ اذا زلزلت الارض پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر

سے محفوظ رکھے گا۔

نیز سید عالم ﷺ نے فرمایا جو ایماندار یومیہ ایک سو ساٹھ بار سورۂ اخلاص کا وظیفہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا۔

شرابی کا انجام:

اس حدیث شریف میں سب سے پہلے شرابی کا ذکر آیا کہ شَارِبُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ الْوَثْنِ شرابی بت پرست کی مثل ہے۔

- نیز فرمایا اَلْخَمْرُ مِنَ الْكَبَائِرِ وَ اُمُّ الْخَبَائِثِ وَالْفَوَاحِشِ، شراب کا استعمال کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے کیونکہ شراب برائیوں اور بے حیائیوں کی بنیاد ہے۔
- سید عالم ﷺ نے فرمایا تمام برائیوں کا تالہ زنا اور چابی شراب، اور تمام اچھائیوں کا مرکز نماز اور چابی وضو ہے۔
- قیامت کے دن شرابی سیاہ رو ہوگا زبان باہر لٹکی ہوگی؟ اور بدن سے پیپ اور خون بہہ رہا ہوگا۔
- شرابی کو اللہ تعالیٰ 9 ہزار سال تک دوزخ میں بند رکھے گا۔ روز قیامت جب قبر سے سر نکالے گا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا اسے پکڑ کر دوزخ میں الٹا لٹکا دو،
- حشر میں شرابی کو سانپ اور بچھو کا زہر پلایا جائیگا جب وہ پینے کے لئے پیالے کو منہ لگائے گا زہر کے باعث اس کے ہونٹ گر پڑیں گے۔
- شراب بنانے والا، اس میں مدد دینے والا، لے جانے والا، بیچنے والا سبھی گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔
- شرابی سے اللہ تعالیٰ، فرشتے، انبیاء و مرسلین بلکہ زمین و آسمان کی ہر چیز

بیزار ہو جاتی ہے۔ شرابی جب شراب کا پیالہ ہاتھ میں لیتا ہے تو اس کا ایمان نکل جاتا ہے۔ اور کہتا ہے اگر تو نے اسے پی لیا تو تجھ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بیزار ہو جاؤنگا۔

📖 جو عورت اپنے شرابی خاوند سے راضی رہے گی وہ قبر سے جب اٹھے گی اس کی پیشانی پر درج ہوگا اسے رحمت الٰہی سے محروم کر دیا گیا ہے۔

📖 جس شخص نے اپنی لڑکی کسی شرابی کے نکاح میں دی گویا کہ اس نے از خود اسے زنا کے لئے پیش کر دیا۔ (الامان والحفیظ)

📖 تین شخص جنتی نہیں ہونگے شرابی، غلہ مہنگائی کے لئے جمع کرنے والے اور سود خور البتہ اگر یہ سچی توبہ کریں اور اس پر قائم رہیں تو بات بن سکتی ہے۔

📖 حرام چیز سے علاج جائز نہیں اس لئے کہ لَاشِفَاءَ فِی الْحَرَامِ کیونکہ حرام میں شفا نہیں' البتہ اضطراری حالت میں خون دیا جا سکتا ہے۔

(تابش قصوری)

📖 قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا۔ ایماندار شراب، جوئے، پانسے، گنڈھے، سبھی شیطان کے کام ہیں لہذا تم ان سے بچے رہو، کامیابی حاصل کرو گے۔ شیطان تمہارے اندر دشمنی شراب اور جوئے کے ذریعے ڈالتا ہے۔ اور ذکر الٰہی اور نماز سے تجھے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ لہذا تم ایسے برے افعال سے باز رہو۔

📖 حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خصائل کے بارے ایک دن نبی کریم ﷺ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یوں کہا۔ ان میں چار ایسی خصلتیں ہیں جن پر زمانہ جاہلیت میں بھی قائم رہے۔ آپ نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا تو کہنے

لگے اگر آپ نہ پوچھتے تو میں بھی ہمیشہ خاموش رہتا مگر اب آپ کے ارشاد پر عرض کر دیتا ہوں۔ میں نے کبھی شراب نہیں پی، تھی کبھی بت پرستی نہ کی، زنا کا کبھی خیال بھی پیدا نہ ہوا، اور میں نے آج تک جھوٹ نہیں بولا۔ سبحان اللہ وبحمدہ ہ

انسانوں کی خرید فروخت:

حدیث شریف میں ہے وَبَائِعُ الْبَشَرِ، اور انسان کی تجارت کرنے والا، جب مرے گا تو اس کا چہرہ قبلہ کی طرف نہیں ہوگا۔ شریعت میں غلاموں اور کنیزوں کی خرید وفروخت جائز ہے مگر متقی لوگ پرہیز کرتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا انسان کو ایک جگہ سے خرید کر دوسری جگہ فروخت مت کرو،

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص ماں سے اس کے بیٹے کو جدا کرے گا آخرت میں اللہ تعالیٰ اسے دوستوں، رشتہ داروں بلکہ اولاد سے بھی جدا رکھے گا۔

آزاد انسان کو بیچنے والا اپنے آپ کو دوزخ میں ڈالتا ہے۔

جھوٹی گواہی کا انجام:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا؟ جھوٹی گواہی دینے والے کا دل سیاہ اور چہرے کا نور ختم ہو جاتا ہے نیز قبر تنگ ہو جاتی ہے۔

📖 بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کو قبر میں خنزیر کی صورت، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا وہ شخص قبر میں بصورت خنزیر ہوگا۔ جو جھوٹی گواہی دے گا۔ (اوکما قال صلی اللہ علیہ وسلم)

سود خور کا انجام:

حدیث شریف میں ہے وَاٰکِلُ الرِّبٰوا، اور سود خور کا چہرہ قبلہ سے پھیر دیا جائیگا۔

- اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا، اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام ٹھہرایا۔
- نبی کریم ﷺ نے بیان کرتے ہوئے فرمایا یَا اَیُّهَا النَّاسَ اِجْتَنِبُوا الرِّبٰوا فَاِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ لوگو سود خوری سے بچو بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر سود کو حرام کر دیا ہے۔
- سود خوری کو دوزخی ہی اچھا سمجھتے ہیں۔ نیز فرمایا دوزخ اور تین قسم کے لوگوں کے درمیان کوئی آڑ نہیں والدین کو ستانے والے زکوۃ ادا نہ کرنے والے اور سود خور۔
- بیان کرتے ہیں کہ ایک اسرائیلی جو سود کھاتا تھا جب وہ مرا تو ستر بار زمین نے اسے قبر سے باہر پھینک دیا۔
- نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے سود خوری سے توبہ کی اللہ تعالیٰ نے اسے مغفرت سے نواز دیا
- نیز فرمایا ایک درہم سود لینے والا ایک ہزار سال تک دوزخ میں گرفتار عذاب رہے گا۔
- نبی کریم ﷺ نے سود خوری سے توبہ کرنے والے کو بشارت دی کہ جس نے خوف خدا کے باعث سود چھوڑ دیا اسے ہر ایک درہم کے بدلے غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔
- نیز فرمایا سود چھوڑنے والے کا جب نامۂ اعمال تولا جانے لگے گا تو اس کے

اعمال احد پہاڑ کے وزن برابر ترازو میں ڈال دیئے جائیں گے۔

📖 مزید فرمایا سود۔ بظاہر دینوی فائدے سے عبارت ہے مگر آخرت میں نقصان ہی نقصان ہے ایک درہم قرض حسنہ دینے والے کا نام روز محشر اولیاء اللہ میں ہوگا۔

📖 حضرت حبیب عجمی علیہ الرحمتہ ابتداً سود لیتے تھے۔ جب انہوں نے اس سے توبہ کی تو اولیاء اللہ میں ممتاز مقام پر فائز ہوئے۔

کیا نوحہ گری حرام ہے؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اَلنَّوْحَۃُ مِنَ عَمِلِ الْجَاھِلِیَّۃِ مَامِنْ اِمرَاَئۃٍ اَصَابَتْھَا مُصِیْبَۃٍ فِیْ زَوْجِھَا اَوْ وَلَدِھَا فَنَاحَتْ اِلاَّ وَفُتِحَتْ فِیْ قَبْرِھَا اَبْوَابُ النِّیْرَانِ یَخْرُجُ الْحَیَّاتُ وَ الْعَقَارِبُ وَالدِّیَّانُ۔

ایسی عورت جسے اپنے خاوند یا اولاد کے چلے جانے کی مصیبت لاحق ہوئی اسے چاہیے کہ وہ نوحہ (قائم) نہ کرے، اگر نوحہ گری کرے گی تو اس کی قبر میں سانپ، بچھو اور زہریلے کیڑے حملہ آور ہونگے اس کے لئے دوزخ کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

📖 مصیبت کے وقت بے صبری کا مظاہرہ کرنے والے کا نام منافقین میں لکھا جاتا ہے۔

📖 اور اس نوحہ گر پر ہمیشہ لعنت ہوتی رہتی ہے۔

📖 جس گھر والے اپنی قریبی کی موت پر نوحہ گری کرتے ہوئے روتے ہیں تو حضرت عزرائیل علیہ السلام کہتے ہیں یہ لوگ کیوں بلا وجہ نوحہ قائم کرتے ہیں اس طرح تو تقدیر پر ان کا ایمان نہیں اسی سبب وہ کافروں میں شمار ہو جاتے ہیں۔

مصیبت پر صبر اور اس کا انعام؟:

جو ایماندار مصیبت پر صبر اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں، دوزخ اس پر حرام کردیا جاتا ہے اور جنت لازم ہو جاتی ہے۔ اور اسے حضرت ایوب علیہ الرحمتہ کے صبر کی مثل ثواب ملتا ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر اور انعام؟:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاَیُّوْبَ اِذْنَادٰی رَبَّهٗ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَکَشَفْنَا مَابِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِکْرٰی لِلْعٰبِدِیْنَ. (پ17)

اور ایوب کا ذکر کرو، جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربانی کرنے والا ہے، تو ہم نے اس کی دعا سن لی ہم نے اسے جو تکلیف تھی دور کردی اور ہم نے اس کے گھر والے اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور عطا کئے اپنے پاس سے اور بندگی والوں کے لئے نصیحت ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام کو جب ابتلاؤ آزمائش میں ڈالا گیا تو انہوں نے دعا کی، آپ حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر قسم کی نعمتوں سے نوازا تھا، حُسن صورت بھی، کثرت اولادو اموال بھی جب اللہ تعالیٰ نے ابتلاء میں ڈالا تو آپ کی اولاد' فرزند' مکان گرنے سے دب کر فوت ہوگئے تمام جانور' ہزارہا اونٹ اور بکریاں سبھی مر گئیں' تمام کھیتاں اور باغات برباد ہوگئے کچھ باقی نہ رہا اور جب ان چیزوں سے ہلاک ہونے اور ضائع ہونے کی خبر دی جاتی تھی تو آپ حمد الٰہی بجالاتے اور فرماتے میرا کیا ہے جس کا تھا اس نے لے لیا، جب تک مجھے دیا

اور میرے پاس رکھا اس کا شکر ہی ادا نہیں ہو سکتا میں اس کی مرضی پر راضی پھر بیمار ہوئے، تمام جسم شریف میں آبلے پڑ گئے۔ بدن مبارک زخموں سے بھر گیا، سب لوگوں نے چھوڑ دیا بجز آپ کی بی بی صاحبہ' پھر آپ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ فلاں زمین پر پاؤں ماریں انہوں نے پاؤں مارا، ایک چشمہ ظاہر ہوا حکم دیا گیا اس سے غسل کریں، غسل کیا تو ظاہر بدن کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں پھر آپ چالیس قدم چلے تو دوبارہ زمین پر پاؤں مارنے کا حکم ہوا، آپ نے پاؤں مارا وہاں بھی چشمہ ظاہر ہوا جس کا پانی سرد تھا، آپ نے بحکم الٰہی پیا اس سے باطن کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں اور آپ کو اعلیٰ درجہ کی صحت حاصل ہوئی،

حضرت عبداللہ ابن مسعود اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور دیگر مفسرین فرماتے ہیں آپ کی تمام اولاد کو زندہ فرمادیا اور آپ کو اتنی ہی اولاد اور عنایت کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما کی دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی بی بی صاحبہ کو دوبارہ جوانی عطا فرمائی اور ان کے ہاں کثیر اولادیں ہوئی، اس واقعہ کربیان کرنے کا مقصد از خود اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا کہ اس سے بلاؤں پر صبر کریں اور ثواب عظیم سے باخبر ہوں۔

(خزائن العرفان مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ)

مہنگائی کے لئے غلہ وغیرہ سٹاک کرنا؟:

حدیث شریف میں ہے والمحتکر اور غلہ جمع کرنے والے کا منہ بھی قبر میں قبلہ کی طرف نہیں رہے گا نبی کریم ﷺ نے فرمایا "مَنِ احْتَكَرَ طُعَاماً اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَلْيَتَهَجُرَا اِلٰى اَنْصَارِهٖ "جو شخص چالیس دن غلہ بند رکھے وہ اپنے آپ کو دوزخ کے لئے تیار سمجھے نیز فرمایا اَلْاِحْتِكَارُ اَكْبَرُ الْكَبَائِرِ، غلہ بند کرنا بہت بڑے گناہوں میں سے ہے۔ غلہ خطاکار ہی جمع کرتا ہے، غلہ جمع کرنے والا لعنتی ہے، غلہ

جمع کرنے والا نا شکرا ہے، غلہ جمع کرنے والا ڈبل ظلم کرتا ہے، فصل میں غلہ جمع کرتا ہے محض اپنے فائدے کے لئے اور انسان کو تکلیف پہنچاتا ہے۔

نماز باجماعت کا تارک؟:

حدیث شریف میں ہے وَتَارِكُ الْجَمَاعَةِ، اور تارک جماعت کا منہ بھی قبلہ سے پھیرا جائے گا۔ وہ شخص جو بلا عذر جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کرتا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا تَارِكُ الْجَمَاعَةِ مَلْعُوْنٌ فِيْ كُلِّ كِتَابٍ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى اَنْبِيَائِهٖ جماعت کے تارک کو تمام نازل شدہ کتابوں میں ملعون کہا گیا ہے، جو انبیاء کرام علیھم السلام پر نازل ہوئیں۔

تارک جماعت کو دوزخ میں سخت سزا ملے گی وہ سیاہ رد ہو گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سات دن تک نماز باجماعت ادا نہ کرنے والے کو آسمان والے یوں آواز دیتے ہیں اے اللہ کے دشمن تیرا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اور تین ماہ پر مسجد میں نہ آنے والا مردود ا شھادۃ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ، نماز باجماعت ادا کرو جو امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہوا اس نے رکعت پالی، اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الا علی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں نماز باجماعت ادا کرنے اور تمام احکام شرعیۃ پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

......☆......☆......

جلسہ 15

برکات جمعتہ المبارک وعبادت نفلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْجُمْعَةُ حَجُّ الْمَسَاكِيْنَ وَهُوَ عِيْدٌ لِاَهْلِ الدُّنْيَا فِي الدُّنْيَا وَ عِيْدٌ لِاَهْلِ السَّمَاءِ فِي السَّمَاءِ وَ عِيْدٌ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جمعتہ المبارک غریبوں کا حج ہے اور دنیا میں اہل دنیا کے لئے عید ہے، آسمانوں میں آسمان والوں کے لئے عید ہے۔ اور جنت میں اہل جنت کی عید ہے۔

اس حدیث کے راوی بڑے جلیل القدر صحابی ہیں، نبی کریم ﷺ نے انہیں یمن میں اپنا نائب بنا کر بھیجا اس وقت آپ نے اپنا جبہ پہنایا اور اس کے سر پر دستار سجائی اور از خود اونٹ پر سوار کرایا، پھر چند قدم ان کی الوداع کے لیے مدینہ طیبہ سے باہر تک تشریف لائے، وہ احتراماً پیدل چلنا چاہتے تھے مگر آپ نے حکماً اونٹ پر بیٹھے رہنے کی تاکید فرمائی اور ارشاد فرمایا یہ امر الٰہی کے تحت کر رہا ہوں۔

رخصت کرتے وقت آپ نے ان سے دریافت فرمایا میں تجھے یمن کا والی بنا کر بھیج رہا ہوں تم وہاں کیسے حکم چلاؤ گے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے۔ میں قرآن کریم اور احادیث رسول سے راہنمائی لیتا رہوں گا۔

آپ نے فرمایا جو مسئلہ قرآن کریم اور حدیث سے نہ پاسکو پھر کیا کرو گے۔ عرض کیا

پھر میں اجتہاد سے کام لونگا آپ نے ان کے لئے چند تعریفی کلمات بیان فرمائے پھر ان کی پیشانی چوم لی اور روانہ فرمایا۔

اسماء مبارکہ جمعتہ المبارک ؟:

احادیث میں نبی کریم ﷺ نے مختلف اوصاف واسماء سے جمعتہ المبارک کو نوازا گیا ہے۔ مثلاً آپ نے فرمایا۔ سید الایام، اشرف الایام، افضل الایام، اکبر الایام، کنز الحسنات (نیکوں کا خزانہ) معدن الخیرات، خیر کی کان،

📖 برکات جمعتہ المبارک کے سلسلہ میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر میری امت کو عذاب میں مبتلاء رکھنا ہوتا تو جمعتہ المبارک کا دن عطانہ فرماتا۔

تمام انبیاء کرام علیھم اسلام کے لئے ہفتہ بھر میں ایک دن زائد عبادت کے لئے مخصوص فرمایا اور امت مصطفٰے ﷺ کے لئے جمعتہ المبارک کو خاص کیا۔ جو تمام دنوں میں بہترین ہے جس مین ایک نیکی پورے ہفتہ کی نیکیوں پر فضیلت رکھتی ہے۔

📖 حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک دن ایک نہایت شفاف شیشہ لئے حاضر ہوئے جس میں ایک کالا داغ تھا، آپ نے فرمایا یہ کیا ہے، عرض کیا یہ جمعتہ المبارک کا دن ہے جس میں سیاہ داغ اس پاکیزہ ساعت کی نشاندہی کررہا ہے کہ جمعتہ المبارک کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں ہر دعا قبول کی جاتی ہے۔ ایسا مبارک دن پہلی امتوں کو عطا نہیں کیا گیا یہ صرف آپ ہی کی امت کے لئے مخصوص ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی بڑی شان ہے۔ اہل جنت اسے یوم المزید کہتے ہیں۔

لاکھوں خطاکار دوزخ سے آزاد:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اِنَّ لَيْلَةَ الْجُمْعَةِ وَيَوْمَ الْجُمْعَةِ اَرْبَعَةٌ

وَّعِشْرُوْنَ سَاعَةً لِلّٰهِ فِیْ كُلِّ سَاعَةٍ سِتَّ مِائَةِ اَلْفِ عِتَقٍ مِّنَ النَّارِ، جمعتہ المبارک کے چوبیس گھنٹوں کی ہر گھڑی چھ لاکھ خطاکاروں کو بخش دیا جاتا ہے۔

جمعہ غرباء کا حج ؟:

حدیث شریف کا یہ حصہ کہ اَلْجُمُعَةُ حَجُّ الْمَسَاكِيْنَ، جمعہ غرباء مساکین کا حج ہے جمعہ کو حج سے ایسے ہی تشبیہ دی گئی جیسے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت وبہادری کے پیش نظر اسد اللہ' اللہ کا شیر کہا گیا۔

جمعہ کو حج کے ساتھ کئی قسم کی مشابہت ہے۔ حج کا وقت دن ہے اور جمعہ بھی دن کے وقت ادا ہوتا ہے۔ حج کے لئے غسل سنت ہے اور جمعہ کے لئے بھی غسل سنت ہے۔ حج میں خطبہ اور جمعہ میں بھی خطبہ، حج میں سعی اور جمعہ کے لئے بھی فرمایا گیا فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ، ذکر خدا کے لئے سعی کرو،

سوال :۔ جمعہ کی ادائیگی میں امیر و فقیر سبھی برابر ہیں پھر حج المساکین کہہ کر خاص کیوں فرمایا گیا؟

جواب :۔ جمعہ ایسے وقت میں فرض ہوا جب حج کی فرضیت کا حکم آیا، فقراء نے جو حج کی استطاعت نہیں رکھتے تھے انہوں نے اظہار افسوس کیا کہ ہم تو یہ سعادت حاصل نہیں کر پائیں گے۔ ان کی دلجوئی کے لئے بعد از فرضیت حج جمعتہ المبارک عطا فرما کر مساکین و غرباء کو خوش کر دیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا اَبْشِرُوْا يَامَعْشَرَ الْفُقَرَآءِ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صَلٰوةَ الْجُمُعَةِ فَمَنْ اَدّٰهَا مِنْكُمْ فَقَدْ اَدّٰى الْحَجَّ. اے فقراء کی جماعت خوش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جمعتہ المبارک کی نماز فرض کی جو شخص اسے ادا کرے گا اسے حج کی ادائیگی کا ثواب عطا ہوگا۔ ممکن ہے جمعتہ المبارک کی ادائیگی کا ثواب فقراء کو غرباء سے زائد ملتا ہو۔

📖 نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو متواتر تین جمعے چھوڑے گا وہ اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھے گا، جمعۃ المبارک چھوڑنے والے کے دل پر زنگ لگ جاتا ہے۔

📖 جمعۃ المبارک کے دن فوت ہو جانے والے ایماندار کو شہید کا ثواب ملتا ہے۔ اور عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے غسل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ مغفرت سے نوازتا ہے۔

نماز جمعۃ المبارک بشکل انسانی ؟:

بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کی نماز پڑھنے والے کو آخرت میں نمازِ جمعہ از خود بشکل انسانی ملاقات کرے گی اس کا چہرہ منور ہوگا سر پر تاج ہوگا جس میں ستر ہزار لڑیاں ہونگی اور ہر لڑی جواہر سے مرصع ہوگی۔ مشرق و مغرب تک اس سے انوار پھوٹ رہے ہونگے وہ نمازی سے کہے گی میں جمعہ کی نماز ہوں۔ جسے تو نے ادا کیا تھا پھر وہ نماز' نمازی کو بلندی پر لے جائے گی اور ہر روز ایک درجہ بلند ہوتا جائیگا۔

📖 جمعۃ المبارک کے دن مسواک کرے، خوشبو اور سر پر تیل لگائے اور اول وقت میں داخل مسجد ہو۔

📖 جمعہ کے دن مستحب ہے کہ بہت پہلے مسجد میں جائے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا معمول تھا نماز فجر سے پہلے ہی جمعۃ المبارک کی نیت سے مسجد میں چلا جاتا ایک جمعہ کو گیا تو دیکھا تین صاحب اور موجود ہیں۔ مجھے افسوس ہوا کہ آج چوتھے نمبر پر آیا۔

اونٹ کی قربانی کا ثواب ؟:

جو شخص جمعۃ المبارک کے لئے غسل کر کے سب سے پہلے داخل مسجد ہو اسے اونٹ کا قربانی کا ثواب جو دوسرے نمبر پر آئے اسے گائے اور جو تیسرے پر آئے

اسے بکرا قربانی کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

جو چوتھے اور پانچویں نمبر پر آئیں گویا کہ اس نے مرغی اور انڈے کا صدقہ دینے کا ثواب کیا، اس کے بعد جب امام خطبہ شروع کرتا ہے تو فرشتے لکھنا بند کر دیتے ہیں۔

📖 حدیث شریف میں جس شخص نے جمعۃ المبارک کے دن اچھی طرح غسل کیا، عمدہ لباس پہننا خوشبو لگائی اور مسجد میں حاضر ہوا، آدمیوں کے اوپر سے نہ گزرا اور نماز جمعہ ادا کرکے باہر آگیا اسے آئندہ جمعہ تک ثواب ملتا رہے گا۔ بلکہ تین دن مزید۔

جمعۃ المبارک اور نسخۂ امن؟:

بیان کرتے ہیں کہ جو شخص نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد سات بار سورۂ فاتحہ، سات بار سورہ الکافرون، سات بار سورۂ الاخلاص سات سات بار سورۂ الفلق و الناس پڑھنے والا آئیدہ جمعہ تک امن و سلامتی کے ساتھ رہے گا۔ رنج و غم دور اور شیطان کی مکاری سے محفوظ رہے گا اور اس کے رزق میں برکت ہوگی بعدہٗ یہ دعا اکہتر 71 بار پڑھے

اَللّٰھُمَّ یَاغَنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ یَا رَحِیْمُ یَاوَدُوْدُ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَلِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِیَتِكَ وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ وَعَمَّنْ سِوَاكَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

📖 حدیث شریف ہے کہ جمعۃ المبارک کو قرآن کریم کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کی جائے خصوصاً سورۃ الکہف شریف پڑھنے کا تو بہت زیادہ ثواب ہے۔

📖 جمعۃ المبارک کے دن صدقہ و خیرات کا زیادہ ثواب حاصل ہوتا ہے۔

📖 جمعۃ المبارک کے دن درود شریف کی کثرت کی جائے کیونکہ بے حد و عد ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

فرشتوں کا جمعہ؟:

حدیث پاک کا یہ حصہ کہ اَلْجُمُعَةُ عِیْدٌ لِاَھْلِ السَّمَاءِ فِی السَّمَاءِ، جمعہ آسمان والوں کے لئے عید ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ جمعۃ المبارک کے دن تمام فرشتے چوتھے آسمانوں پر بیت المعمور میں جمع ہوتے ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام اذان پڑھتے ہیں حضرت میکائیل علیہ السلام خطبہ دیتے ہیں اور حضرت اسرافیل علیہ السلام مصلّٰی امامت پر کھڑے ہو کر تمام فرشتوں کی امامت کرتے ہیں اور سبھی اپنی نماز کا ثواب امت محمدیہ علیہ التحیۃ والثناء کو تحفہ پیش کر دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کی امت کو عطا فرما دیتا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے زینت المحافل ترجمہ نزہۃ المجالس (از تابش قصوری مترجم کتاب ھذا)

روحوں کا اپنے گھر میں آنا؟:

بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کی رات تمام روحیں اپنی قبروں پر آتی ہیں اپنے جسم کو خاک میں پڑا دیکھتی ہیں پھر بڑی حسرت سے اپنے گھروں کی طرف آتی ہیں اور اہل قرابت کو پند و نصائح کرتی تھیں پھر ان سے ثواب کی طالب ہوتی ہیں اگر انہیں ثواب مل جاتا ہے تو خوش ہوتی ہیں ورنہ بد دعا کرتی پلٹ جاتی ہیں اور جن کا گھر نہیں ہوتا وہ مساجد میں آکر طالب خیر ہوتی ہیں۔

📖 وَ عِیْدٌ لِاَھْلِ الْجَنَّةِ فِی الْجَنَّةِ. اور جمعۃ المبارک جنتیوں کی عید ہے۔ حدیث شریف میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جمعۃ المبارک کو جنتی بار سنگار کرتے ہیں زیبائش و آرائش سے مرصع ہوتے ہیں پھر حکم ہوتا ہے میرے حبیب کے امتیوں کو دیکھو وہ حکم بجا لاتے ہیں یہاں تک کہ جو

سورہے ہوں انہیں بیدار کرتے ہیں۔

📖 جنت میں جانے کے بعد ایمانداروں کو جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ، اس دن کئی چہرے اپنے رب کی زیارت کے باعث چمک رہے ہونگے۔

جمعہ کو جمعہ کیوں کہتے ہیں؟:

جمعہ کو جمعہ اس لئے کہا گیا ہے کہ اس دن مسلمان بکثرت جمع ہوتے ہیں،

اسی دن حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے جسم میں روح پھونکی گئی، نیز حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ ان کا نکاح ہوا، میدان عرفات میں دونوں جمع ہوئے، اسی دن عرش و کرسی زمین و آسمان، آفتاب و مہتاب کو اللہ تعالیٰ نے تخلیق فرمایا۔ اس بنا پر بھی اسے جمعہ کہتے ہیں کہ میدان حشر میں لوگ اسی دن جمع ہونگے وَاللّٰہُ تَعَالٰی وَحَبِیْبُہُ الْاَعْلٰی اَعْلَمُ.

📖 اسلام میں سب سے پہلا جمعہ ہجرت کے فوری بعد علی بن عمر بن عوف کے محلّہ میں جو قباء شریف اور مدینہ طیبہ کے درمیان واقع ہے پڑھا گیا وہاں یادگار کے طور پر ایک مسجد بنائی گئی یہ مسجد جمعہ کے نام سے آج تک محفوظ ہے۔ بعض نے کہا ہے وہ سالم بن عوف کی وادی تھی۔

📖 جمعۃ المبارک کے متعدد صفی نام ہیں۔

یوم القیامہ، یوم الندامہ، یوم السعادۃ، یوم الرحمۃ، یوم النکاح، یوم الخلقہ، یوم الجمعہ، سید الایام، افضل الایام، اشرف الایام، اکبر الایام، اکرم الایام، یوم السرور، یوم العید، اجل الایام۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا مَنْ اَدْرَكَ الْجُمُعَةَ اَدْرَكَ الْحَجَّ جس نے جمعہ پایا اس نے حج کو پالیا۔

📖 حدیث شریف میں مَنْ سَمِعَ اَذَانَ الْجُمُعَةِ فَسَعٰی اِلَیْهَا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ. جو شخص جمعہ کی اذان سن کر بڑی مستعدی سے مسجد میں حاضر ہو گیا اس کے تمام گناہ پاک ہو گئے ایسے کہ جیسے آج ہی وہ اپنی والدہ کی گود میں آیا ہے۔

حکایت: دوکان دار بخشا گیا:

بیان کرتے ہیں کہ کسی بزرگ نے ایک شخص کو بعد از وصال آرام و سکون کے ساتھ خوش و خرم دیکھا۔ اس نے اس کا سبب دریافت کیا تو وہ کہنے لگا۔ میں اپنی دوکان پر تیل تول رہا تھا کہ میرے کانوں میں جمعۃ المبارک کی اذان سنائی دی میں نے اسے فوراً چھوڑ دیا اور مسجد میں چلا آیا۔ آج اسی کی برکت ہے کہ قبر میں آرام و سکون میسر ہے۔

ایمان کی حفاظت کا ایک عمدہ وظیفہ:

بیان کرتے ہیں کہ جمعۃ المبارک کے دن چار رکعت حفظ الایمان کی نیت سے اس طرح ادا کرنے والے کا ایمان محفوظ رہے گا۔ بعد از سورۂ فاتحہ گیارہ گیارہ بار سورۂ الاخلاص پڑھے پھر سلام پھیر کر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. ایک سو بار پڑھ لے اس کا ایمان محفوظ رہے گا۔

جنت میں گھر:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جمعۃ المبارک کے دن مسجد میں داخل ہوتے ہی دو رکعت نماز نفل ادا کرے ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورۂ الاخلاص پچاس پچاس مرتبہ پڑھے وہ اس وقت تک فوت نہیں ہو گا جب تک جنت میں اپنا گھر نہ دیکھ لے۔ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے سب مسلمانوں کو احکامِ شرعیہ پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

جلسہ 16

تلاشِ معاش اور فقر و توکل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِكُلِّ وَاحِدٍ حِرْفَةٌ وَ حِرْفَتِيْ اِثْنَانِ اَلْفَقْرُ وَ الْجِهَادُ فَمَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَبْغَضَهَا فَقَدْ اَبْغَضَنِيْ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر ایک کے لئے کوئی نہ کوئی پیشہ ہے لیکن میرے دو پیشے فقر اور جہاد ہیں۔ لہذا جو ان دونوں کو اپنائے گا اس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس نے ان دونوں کو ترک کیا اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔

- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے بڑے پیارے خادم تھے اس کا اظہار آپ کے ان کلمات سے عیاں ہے اَنَسٌ خَادِمِيْ مَنْ اَحَبَّهٗ فَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ انس میرے خادم ہیں جس نے ان سے محبت کی وہ جنتی ہے۔
- صنعت و حرفت انبیاء کرام نے اپنا کر اپنی سنت بنایا، اولیاء کرام نے اسے حرز جان بنایا۔

انبیاء کرام علیہم السلام کے پیشے؟:

- حضرت آدم علیہ اسلام نے زراعت (کھیتی باڑی) کو اپنایا۔
- حضرت شیث علیہ السلام کپڑا بنا کرتے تھے۔

- حضرت ادریس علیہ السلام کپڑے سلائی کرتے۔
- حضرت داؤد علیہ اسلام زرہ بناتے۔
- حضرت سلیمان علیہ السلام بیگ تیار کرتے۔
- حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت زکریا علیہ السلام سودا سلف فروخت کیا کرتے
- حضرت یوسف علیہ السلام دستاریں اور ٹوپیاں تیار کرتے۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام بکریاں چرایا کرتے۔
- سید الانبیاء، حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بچوں کے ساتھ بکریاں چراگاہ میں لے جایا کرتے تھے۔
- حضرت سلیمان علیہ السلام کے پیشہ اختیار کرنے کا سبب یہ ہوا کہ آپ وضع بدل کر رات کو لوگوں کے پاس جاتے اور دریافت کرتے سلیمان کیسے ہیں؟ لوگ خوب تعریف کرتے اور اگر کوئی غیر مناسب بات کرتے تو آپ اس روش کو ترک فرمادیتے ایک دن جبرائیل علیہ السلام درویشانہ صورت میں آئے، حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان سے اپنا حال دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا سبھی باتیں اچھی ہیں مگر اپنی محنت کر کے نہیں کھاتے، یہ سنتے ہی آپ نے بیگ بنانا شروع کر دیئے اور ہمیشہ کے لیے زنبیلیں تیار کرنے کا پیشہ اختیار کر لیا۔
- سید عالم ﷺ نے کئی امور کو سنت بنایا، آپ نے زراعت کو بھی شرف بخشا، تجارت کو اپنایا، دستاریں اور ٹوپیاں بھی تیار کیں، اپنے پھٹے پرانے کپڑے اور جوتے بھی مرمت فرمالیا کرتے،

حضرت عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی آپ نے تیار کی:

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک دن حضرت عکاشہ حاضر ہوئے تو ان کے ہاتھ میں کپڑا تھا، آپ نے فرمایا عکاشہ کیسے آنا ہوا، عرض کیا حضور، حضرت

موسیٰ خیاط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ٹوپی بنوانے آیا تھا مگر وہ نہیں مل سکے یہ سنتے ہی آپ ﷺ نے ان سے کپڑا لیا اور ٹوپی بنادی، حضرت عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ٹوپی کو بطور تبرک حفاظت رکھا اور وصیت کی یہ میرے وصال کے بعد اسے میرے کفن کے اندر رکھ دینا۔

📖 صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی اپنی معاش کے ذرائع رکھتے تھے حضور ﷺ انہیں تحریص دلاتے عَلَيْكُمْ بِالْحِرْفَةِ فَاِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍ حِرْفَتُهٗ تم پر کاروبار کرنا فرض ہے کیونکہ ہر نبی نے کوئی نہ کوئی کام اختیار فرمایا۔

نیز فرمایا اَلْحِرْفَةُ سُنَّةُ الْاَنْبِيَاءِ فَمَنْ تَرَكَ الْحِرْفَةُ فَقَدْ تَرَكَ السُّنَّةَ، اپنی معاشی ضرورت لئے کوئی پیشہ اختیار کرنا انبیاء کرام کی سنت ہے جس نے اسے چھوڑا اس نے انبیاء کرام علیہم اسلام کی سنت سے اعراض کیا۔

📖 نبی کریم ﷺ نے درزیوں کے بارے میں فرمایا اگر یہ خیانت نہ کریں تو یہ عمدہ پیشہ ہے مزید فرمایا اسے ہر ایک ٹانکے کے بدلے ایک درجہ جنت میں عطا ہوگا فرمایا کام کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی یاد بھی قائم رکھیں۔

مقام فقر و توکّل:

ایک دن حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں روٹی لائیں آپ نے فرمایا اِنَّ اَوَّلَ طَعَامٍ دَخَلَ فِيْ فَمِ اَبِيْكَ بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ هٰذَا، تمہارے باپ کے منہ میں یہ کھانا پہلا ہے جو تین دن بعد گیا۔

📖 اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنِيْ فَقِيْرًا وَلَا تَوَفَّنِيْ غَنِيًّا وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. الٰہی میرا وصال فقر پر ہو امیری پر نہ ہو اور حشر میں مساکین کی جماعت کو مجھ سے زینت بخشنا۔

📖 مَامِنْ فَقِيْرٍ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِكُلِّ يَوْمٍ اَجْرُ شَهِيْدٍ وَكَانَ اٰمِنًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ. جو اپنے فقر پر خوش رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر دن ایک شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے اور قیامت کے دن عذاب شدید سے

امن پائے گا۔

نکتہ:

حقیقت میں فقیر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات والا برکات کے سوا کسی اور کا محتاج نہ ہو دردر کے ٹکڑے مانگنے والے فقیر ہیں یہ تو من وجہ غیر اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں یہ گداگر تو پرندوں، جانوروں سے بھی گئے گزرے ہیں کیوں؟ اس لئے کہ ؎

رکھ توکل پنچھی اُڈ دے چلدے بن قطاراں
روزی دا اوہ فکر نہ کردے دیکھ اللہ دیاں کاراں
پانی دیندیاں باغاں تائیں اکثر سو کا آوے
آس ربے دی رُکھ جنگل دے رہن ہمیشہ ساوے

حقیقتاً فقر وہی ہے جو اتباع مصطفےٰ ﷺ میں ہو لہذا فقراء کو اتباع سنت کا پورا پورا خیال کرنا چاہیے۔ (تابش قصوری)

📖 حدیث شریف میں ہے ماں باپ کی شفقت ورحملی سے اللہ تعالیٰ کی رحمت وکرم نوازی سو 100 حصے زائد ہے اور اس کی دنیا میں یوں تقسیم ہے، ایک حصہ دنیا میں اور ننانوے حصے آخرت میں، اور اخروی تقسیم کچھ اس طرح سے ہے، ننانوے حصوں میں نو حصے تمام عالم کو اور نوّے حصے فقراء کو دیئے جائیں گے۔ یہ وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر توکل و بھروسہ رکھتے ہیں۔

دو چیزیں جو فقر و محتاجی لاتی ہیں:

حدیث شریف میں ہے كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَكُوْنَ كُفْرًا. قریب ہے کہ فقر کفر ہو جائے (یعنی غریبی کفر تک پہنچا دیتی ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل نہ ہو) درج ذیل چیزیں محتاجی لاتی ہیں۔ ان سے ہر ممکن طور پر بچنا چاہیے۔

📖 مُردوں کے پاس کھانا، کھڑے ہو کر ازار بند باندھنا، بیٹھ کر دستار باندھنا،

- زیر ناف قینچی سے بال صاف کرنا، ٹونٹی سے منہ لگا کر پانی پینا، نماز میں سستی کرنا۔
- لوگوں کو تکلیف دینا، جھوٹ کو عادت بنانا، والدین کو نام سے پکارنا۔
- پیرو مرشد کے آگے چلنا، استاد کا بے ادب ہونا، دہلیز پر بیٹھنا، زنا کا ارتکاب کرنا، برہنہ پیشاب کرنا، لیٹ کر کھانا، برہنہ پھرنا۔
- گداگروں سے روٹی خریدنا، والدین کا بد دعا کرنا، برتن کھلے رکھنا۔
- پہن کر کپڑوں کو پیوند وغیرہ لگانا، دامن سے منہ صاف کرنا، ہر ایک چیز سے خلال کرنا۔
- گلیوں بازار میں چلتے پھرتے یا کھڑے ہو کر کھانا،

یہ وہ امر ہیں جن کو عادت بنا لینا اس سے فقر و محتاجی تیزی سے آتی ہے۔
اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو محتاجی سے محفوظ رکھے امین۔

☆......☆......☆

جلسہ 17

برکات ماہ محرم الحرام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَکْرِمُوْا شَهْرَ اللّٰہِ الْمُحَرَّمَ فَمَنْ اَکْرَمَ الْمُحَرَّمَ اَکْرَمَهُ اللّٰہُ بِالْجَنَّةِ وَنَجَاهُ مِنَ النَّارِ.

حضرت سیدنا امیر المؤمنین عثمان بن عفان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، محرم الحرام کی تکریم کرو، یہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے جس نے محرم الحرام کی تعظیم و توقیر کی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں عزت و تکریم سے نوازے گا اور دوزخ سے محفوظ رکھے گا۔

📖 اس حدیث کی راوی جامع القرآن صاحب الْحَيَاءِ وَالْاِيْقَان . حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

اَکْرِمُوْا سے اشارہ ہو رہا ہے کہ محرم الحرام میں بکثرت عبادت کرو، نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مَنْ صَامَ اٰخِرَ يَوْمٍ مِنْ ذِی الْحَجَّةِ وَ اَوَّلَ يَوْمَ الْمُحَرَّمِ فَکَاَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ کُلَّهٗ وَغَفَرَ لَهٗ ذُنُوْبَ سِتِّيْنَ سَنَةً.

جس ایماندار نے ذوالحجۃ المبارکہ کے آخری دن اور محرم شریف کے پہلے دن روزہ رکھا گویا کہ اس نے سال بھر روزے رکھے۔ اور اس کے ساٹھ سالہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

📖 نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جس نے ماہ محرم الحرام کی پہلی، دسویں اور آخری تاریخ کے روزے رکھے۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں تیس شہر ایسے عطا فرمائے گا کہ جس کا ہر محل تیس تیس کمروں پر مشتمل ہوگا اور ہر محل میں مختلف درجے ہونگے جو باغات سے مرصع ہوگا جس میں نہریں بہتی ہونگی حوریں اور غلمان خدمت کے لئے کمربستہ ہونگے۔

📖 نیز ارشاد ہوا جس نے محرم الحرام کے پہلے دس دن کے روزے رکھے گویا کہ اس نے دس ہزار سال کی عبادت کی ایسی کہ راتیں قیام میں اور دن روزے کے ساتھ۔

مزید ارشاد فرمایا جو شخص اپنے وجود پر دوزخ کی آگ حرام کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ محرم شریف کے روزے رکھے۔

📖 محرم شریف کی شب جمعہ کو عبادت کرنے والا ایسے ہے کہ اسے شبِ برأت نصیب ہوئی۔

مصائب و مشکلات سے نجات ؟:

بیان کرتے ہیں کہ جو شخص محرم الحرام کی پہلی شب آٹھ رکعت چار سلاموں کے ساتھ اس طرح ادا کرے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ الاخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے مغفرت و بخشش عطا فرماتا ہے۔ اور فرمایا جو شخص ہر ماہ کی پہلی رات اس طریقہ سے یہ آٹھ رکعت نفل ادا کرتا رہے گا وہ ہر قسم کے مصائب و آلام اور مشکلات سے نجات پائے گا۔

📖 اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَاللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ. بے شک سال کے بارہ ماہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو تخلیق فرمایا۔ ان میں چار مہینے خصوصی عزت و

حرمت رکھتے ہیں یہ اٹل فیصلہ ہے بس تم ان مہینوں میں اپنی ذات پر ظلم نہ کرو۔

ان حرمت والے چار مہینوں کو حدیث شریف میں یوں واضح کیا گیا ثَلٰثَةٌ مُتَّصِلَةٌ ذُوالْقَعْدَةِ وَ ذُوالْحَجَّةَ وَالْمُحَرَّمُ وَ وَاحِدٌ فَرْدٌ وَهُوَ رَجَبُ تین متصل ہیں ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور ایک اکیلا ہے جو ماہ رجب ہے۔

کفار سال کے تیرہ ماہ کہا کرتے تھے اس آیت کریمہ سے ان کی تردید کی گئی ہے۔ گویا کہ فرمایا گیا سال کے تیرہ مہینے ہو ہی نہیں سکتے،

مسلمانوں کو کسی بھی مہینہ میں گناہ کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیے تاہم ان چار مہینوں کی عزت و حرمت کے پیش نظر بہت زیادہ احتیاط سے کام لینا چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل ہو سکے۔

یوم عاشوراء کی فضیلت؟

حدیث شریف:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ تعالیٰ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَاء كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثَوَابَ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً قَامَ لَيَا لِيْهَا وَصَامَ نَهَارِهَا.

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس مسلمان نے دس محرم الحرام کو روزہ رکھا اس کے نامۂ اعمال میں اللہ تعالیٰ ساٹھ سالہ ایسی عبادت لکھے گا کہ اس نے ہر شب قیام کیا اور ہر دن ساٹھ سال تک روزے رکھے۔

مَنْ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَاء لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ اَبَداً. جو ایماندار دس محرم الحرام

کا روزہ رکھے گا اسے دوزخ کی آگ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھو بھی نہیں سکتی۔

سارا سال تلاوت قرآن کریم کا ثواب:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو دس محرم الحرام کو قرآن کریم کی کم از کم دس آیتیں تلاوت کرے گا اسے سارا سال قرآن کریم تلاوت کرنے کا ثواب ملتا رہے گا۔ اور اس دن کی ایک نیکی دس ہزار نیکی کے برابر ہوتی اور اس دن کے روزے کا ثواب سات سو سال کی عبادت کا ثواب عطا ہو گا اور اس شخص کو اللہ تعالیٰ گناہوں سے پاک فرمادے گا۔

حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شفاعت:

بیان کرتے ہیں کہ جو ایماندار دس محرم الحرام کے دن چار رکعت نفل اس طریقہ سے ادا کر کے ان کا ثواب امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روح پاک کے لئے ایصال کرے گا روز قیامت یہ دونوں امام اس خوش نصیب شخص کی شفاعت کرائیں گے۔ طریقہ ادائیگی چار رکعت نوافل، سورۂ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں پندرہ بار سورۂ اخلاص پڑھے۔

حکایت:

حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمتہ نے مذکورہ بالا طریقہ پر نماز ادا کی تو دونوں حضرات کی خواب میں زیارت سے شادکام ہوئے اور حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تم نے ہمیں اس تحفہ سے خوش کیا ہم تجھے بشارت دیتے ہیں۔ کہ روز قیامت تجھے اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے اور یہ صرف تیری ذات تک محدود نہیں بلکہ جو بھی ہمارا محب اس طریقہ سے ایصال ثواب کا تحفہ دے گا ایسے ہی اس کی شفاعت کرائیں گے۔

یتیم پر شفقت؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا مَنْ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِ الْيَتِيْمِ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَاء رُفِعَتْ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ. جس نے دس محرم الحرام کو یتیم کے سر پر دست شفقت رکھا اسے ہر ایک بال کے بدلے ایک درجہ عطا ہوگا۔

دس محرم الحرام کے اہم امور اور اعمال:

بزرگان دین فرماتے ہیں دس محرم الحرام کو درج ذیل اعمال بجالانا سنت ہیں۔

📖 خشیت الٰہی سے رونا، قبروں کی زیارت کرنا، نماز جنازہ تلاش کر کے ادا کرنا والدین کی قبروں پر حاضری دینا، سورۂ الاخلاص ایک سو بار پڑھنا، یتیموں پر شفقت کرنا، روزہ رکھنا، عبادت کرنا، دعا مانگنا، علماء کی زیارت کرنا صدقات و خیرات دینا، خصوصاً حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنھما کی خدمات میں ہدیۂ نیاز پیش کرنا، کم از کم قرآن کریم کی دس آیتیں تلاوت کرنا اور دس مسلمانوں سے مصافحہ کرنا۔ (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

شہادت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ. جو ایمان دار فی سبیل اللہ قتل کیے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں۔ (پ2)

📖 اس آیۂ کریمہ کا شان نزول ہے کہ مسلمانوں کے دل میں خیال پیدا ہوا تھا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہو شہید ہو جاتے ہیں ان

کی عام مردوں کی بہ نسبت کیا قدر و منزلت ہو سکتی ہے۔ مرنے میں ممکن ہیں سب برابر ہوں۔ طبعاً فوت ہونے والے اور جہاد میں تلوار گولی یا کسی بھی اسلحہ کا نشانہ بننے والے؟

اس خیال کے پیدا ہونے پر حضرت امیر المؤمنین سیدنا عمر ابن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی الٰہی! جو لوگ جہاد میں تیرے دین و اسلام کے لئے مارے جاتے ہیں انہیں عام فوت ہو جانے والوں پر کوئی خاص شرف عطا فرما۔ اس پر یہ آیۃ کریمہ نازل ہوئی،

📖 سید عالم ﷺ نے فرمایا طُوْبیٰ لِمَنْ مَاتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَطُوْبیٰ لِمَنْ قُتِلَ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ ، بشارت اس شخص کے لئے جو اللہ کے راستے میں فوت ہوا اور بشارت ہے اس مرد مجاہد کے لئے جو راہِ خدا میں قتل کیا گیا۔

حضرت شیخ حمید الدین بندگی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا خوب فرمایا۔

ہر چہ از بہر دوست کشتہ نشد، گرچہ بسمل کنیش مردار است'

جو شخص محبوب پر قربان نہ ہوا، اگرچہ اسے ذبح بھی کریں محض مردہ ہے۔

طلب شہادت میں رونا:

ایک صحابی کو بیماری کے عالم میں روتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم کیوں رو رہے ہو عرض کیا حضور! جب اس دنیا سے جانا ہی ٹھہرا تو کیا اچھا ہوتا میں شہادت پاتا، آپ نے فرمایا اَجْرُکَ عِنْدَ اللّٰہِ اَفْضَلُ وَاَعْظَمُ مِنْ اَلْفِ شَھِیْدٍ، تیرا اجر ایک ہزار شہداء سے افضل و اعظم ہے۔

📖 شہادت تو اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کو عطا ہوتی ہے اَلشُّھَدَآءُ ھُمْ اَوْلِیَاءُ اللّٰہِ اَلشُّھَدَآءُ رُفَقَاءُ الْاَنْبِیَاءِ، شہداء اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں شہداء انبیاء کے دوست ہیں۔

شہید کا خون ؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا یُوْزَنُ دَمُ الشُّهَدَآءِ فِیْ الْمِیْزَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَقَطْرَةٌ دَمِهٖ اَثْقَلُ مِنْ جَبَلِ الْاُحُدِ. قیامت کے دن شہداء کے خون کا بھی وزن ہوگا اور ان کے خون کا ایک قطرہ احد پہاڑ سے زیادہ وزنی ہوگا۔

اسلام میں بڑی جلیل القدر شخصیات شہادت سے سرفراز ہوئیں۔ جن میں امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر لن خطاب فاروق اعظم، حضرت امیر المؤمنین سید عثمان ذوالنورین حضرت علی المرتضٰی شیر خدا حضرت سیدنا امیر حمزہ حضرت سیدنا امام حسن و حسین رضی اللہ تعالٰی عنھم اس مختصر سی فہرست پر ذرا غور کریں۔ تو روز روشن کی طرح واضح ہورہا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے تین خلفاء ایک چچا اور دو نواسوں نے شہادت کو اپنا خون دے کر عظمت و رفعت بخشی۔

جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے وصال کے بعد یزید بر سر اقتدار آیا تو اس نے مدینہ منورہ کے گورنر حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو آرڈر دیا کہ مندرجہ ذیل حضرات سے فوری طور پر میرے حق میں بیعت لو۔ حضرت امام حسین، حضرت عبدالرحمٰن ابن ابوبکر حضرت عبداللہ بن عباس حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنھم۔

حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ان جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی عنھم کو جمع کیا اور نوشتۂ یزید دکھایا، سبھی نے کہا آپ صحابی ہیں اور یزید کے کردار سے واقف ہیں کیا وہ اس منصب کا اہل بھی ہے کہ اس سے بیعت کی جائے۔

حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا میں مجبور نہیں کرتا صرف آپ کو مطلع کیا ہے۔ چند روز بعد پھر یزید کا حکمنامہ آیا کہ ان حضرت سے بیعت لو ورنہ قید کریں اور جبراً بیعت لیں بصورت دیگر انہیں قتل کردیں۔ حضرت ولید کو یہ ناگوار تحریر پسند نہ آئی اور کہا میرا اپنا دل ہی اسے تسلیم نہیں کرتا ہاں البتہ اگر یہ

لوگ اس کے مقابل جمع ہوں تو میں بھی ان کا ساتھ دونگا۔ اگر میرا بس چلا تو یزید کو قتل کردوں گا۔ یزید کا خفیہ سیکرٹری مروان وہیں موجود تھا اس نے تمام احوال سے یزید کو آگاہ کردیا۔ ولید بن عقبہ نے ان صحابہ کرام کی مجلس مشاوت منعقد کی اور فیصلہ ہوا کہ ہم ادھر ادھر چلے جائیں۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے گوشہ نشینی اختیار کرلی، فقط نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد نبوی میں جاتے۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنھما مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ اسی دوران یزید نے حضرت ولید بن عقبہ کو معطل کر کے مروان کو مدینہ منورہ کا گورنر مقرر کردیا۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ مکرمہ میں اپنا طریقہ حکومت شروع کردیا، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مدینہ منورہ سے عازم مکہ مکرمہ ہوئے ان کا معمول یوں تھا کبھی مکہ مکرمہ اور کبھی مدینہ طیبہ عمرہ وزیارت کے لیے آنا جانا رہا۔

اسی اثناء میں کوفیوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام لاتعداد خطوط ارسال کئے جس میں یزیدی مظالم کی شکایات درج تھیں اور آپ سے گزارشات، کہ آیئے اور عنانِ سلطنت اپنے ہاتھ لے کر قوم وملت کی صحیح رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں۔

آپ کافی غور و حوض کے بعد کوفہ جانے کا مصمّم عزم فرمایا۔ جلیل القدر صحابہ کرام جن میں حضرت عبداللہ ابن عباس حضرت عبداللہ ابن عمر حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنھم خصوصیت سے قابل ذکر ہیں بعد ادب واحترام کوفہ جانے سے روکا مگر آپ کے فیصلہ کے سامنے کسی کی پیش نہ گئی، اس لئے کہ لوگوں نے کہا کوفیوں کی باتوں پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے آپ نے فرمایا اگر وہ اپنے اقوال میں سچے ہونگے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سوال کرنے پر کیا جواب دونگا کہ ہمارے بندوں نے اجرائے شریعت اسلامیہ کے لئے طلب کیا اور تم محض اپنے خیال سے وہاں نہ گئے، آخر طے ہوا کہ پہلے اپنا کوئی سفیر بھیجیں وہ جائے اور تمام

حالات کا جائزہ لے کر رپورٹ دے تب اس کی روشنی میں جانے یا نہ جانے کا فیصلہ کریں۔

چنانچہ حضرت مسلم بن عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ روانہ کر دیا حضرت مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان کے دو ننھے شہزادے بھی تھے۔ آپ شوال المکرم ساٹھ ہجری میں کوفہ پہنچے، چالیس ہزار لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے بیعت کی۔ اور بڑی عزت و تکریم کے ساتھ پیش آئے اور حضرت مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفیوں کے عمدہ سلوک کی تحریراً اطلاع دی۔ آپ نے اپنے اہل وعیال اور رفقاء سمیت کوفہ کا ارادہ فرمایا، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر روکنے کی مقدور بھر کوشش کی مگر ان کی تدبیر، تقدیر کے آگے سرنگوں رہی، وہ آپ کے ساتھ از خود بھی جانا چاہتے تھے مگر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حتماً مکہ مکرمہ میں رہنے پر مجبور کیا۔ اور اشارہ فرمایا کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ مکہ مکرمہ میں بیت اللہ شریف کے پاس ایک بکری ذبح کی جائے گی میں نہیں چاہتا کہ وہ میں ہوں، البتہ مجھے یقین ہے کہ وہ اشارہ تمہاری طرف تھا لہذا اس وقت کا انتظار کرو تاکہ شہادت سے سرفراز ہو سکو۔

ابھی آپ مکہ مکرمہ سے روانہ ہی ہوئے تھے کہ خطرناک خبریں گشت کرنے لگیں کہ یزید نے حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوفہ میں شاندار پذیرائی کا سختی سے ایکشن لیا ہے۔ نیز سرحون کے مشورہ سے ابن زیاد کو نعمان بن بشیر کی جگہ گورنر مقرر کر کے حضرت مسلم بن عقیل کو شہید کرنے کا حکم نافذ کر دیا ہے۔

ابن زیاد بد نہاد نے تحریص و تخویف کا بازار گرم کر دیا جمعتہ المبارک میں حضرت مسلم کے عقیدت مندوں کو برگشتہ کرنے کے لئے ہر حربہ استعمال کیا اور پھر وہ آٹھ ذوالحجۃ المبارکہ کو اپنے قبیح مقصد میں کامیاب ہو گیا یعنی حضرت مسلم بن

قبل لو... یزید... (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

پھر وہ بچوں کی تلاش میں سرگرداں رہا۔ بچوں کو جس جس نے اپنی حفاظت و کفالت میں رکھا انہیں بھی گرفتار کر کے اس نے شہید کر ڈالا، جن میں مشکور نامی داروغہ جیل اور ام ہانی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں، بعد دونوں ننھے منے شہزادوں کو بھی بڑی بے دردی کے ساتھ شہید کرا دیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انہیں ایام میں یعنی آٹھ ذوالحجۃ المبارکہ 60ھ جب کہ دیگر لوگ حج کے لئے منیٰ کی طرف جانے کی تیاری کر رہے تھے آپ کوفہ کے لئے مکہ مکرمہ کو الوداع کہہ رہے تھے۔

دسویں منزل مقام سفاح پر فرزدق ثانی شاعر عرب سے ملاقات ہوئی اس نے آپ کی خدمت میں کوفیوں کی تمام کیفیت کو دو لفظوں میں پیش کر دیا کہ ان لوگوں کے دل تو آپ کے ساتھ میں مگر تلواریں حاکم وقت کی طرف ہیں۔

چودھویں منزل پر بشیر بن غالب ملا تو اس نے عرض کیا الکوفی لا یوفی، کوفی وفادار نہیں ہیں، آپ نے فرمایا صدقت یا بشیر، بشیر تو نے سچ کہا پندرھویں منزل پر قیس جو صحابی کے صاحبزادے تھے آپ کے ہمراہ ہو گئے سولھویں منزل پر آپ کو شہادت مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی المناک خبر سنائی گئی۔

بظاہر حالات کی نزاکت کے پیش نظر آپ نے یہاں سے واپسی کا خیال کیا مگر حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوسرے صاحبزادوں نے کہا باپ کے بعد اب زندہ رہنے کا کوئی مزہ نہیں، ہم جائیں گے اور کوفیوں سے انتقام لیں گے۔ ... انیسویں منزل پر پہنچے تو بہتر 72 رفقاء ساتھ تھے۔ چند ایک کو آپ نے ازیں قبل واپسی کی اجازت عطا فرما دی تھی۔

یکم محرم الحرام 61ھ کو آپ منزل سرات سے آگے بڑھ رہے تھے کہ دوپہر کے وقت حر بن یزید ریاحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی، تیسری محرم الحرام کو آپ کربلا میں داخل ہوئے بوقت قیام یہاں سے ایک اندھیری اٹھی، زمین کا رنگ زرد ہو گیا، آپ نے جب اس مقام کا نام پوچھا تو فرمایا اسے ماریہ کہتے ہیں نیز

کہا کہ یہ کربلا کے نام سے بھی موسوم ہے۔ یہ نام سنتے ہی کہا الحمد اللہ کہ مقام کرب وبلا یہی ہے، دریائے فرات کے قریب آپ نے اپنے خیمے نصب کیے، خیموں کے گرد خندق تیار کی، اور لکڑیاں ڈال کر انہیں آگ لگادی تاکہ یزیدی خیموں کی طرف نہ آسکیں،

شام کے وقت ابن زیاد کی طرف سے خط وصول ہوا جس میں تحریر تھا، یزید کی بیعت اختیار کرو یا جنگ پر تیار رہو،

پانچ محرم الحرام کو ابن سعد کی قیادت میں ایک ہزار یزیدی سوار میدان کربلا میں اترے، ساتویں محرم کو دریائے فرات پر پہرے دار بٹھادیئے گئے تاکہ حسینی قافلہ پانی نہ لے سکے۔ ابن زیاد کی طرف سے ابن سعد کے پاس کمک پر کمک آرہی تھی، آپ نے خیموں کے پاس ہی میدان میں گڑھے کھدوائے جن سے پانی نکل آیا، حسینی قافلہ اس سے سیراب ہونے لگا۔ جانور بھی سیر ہوئے،

مگر شدت کی گرمی کے باعث آخر میں صرف ایک پیالہ پانی رہ گیا وہ آپ نے اپنے پاس رکھ لیا ممکن ہے کوئی مہمان آئے اور وہ میرے ہاں پہنچ کر پیاسہ نہ رہے اسی دوران حضرت حبیب بن مظاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے پوتوں کی معیت میں آپ کی خدمت میں پہنچے انہوں نے قسم اٹھار کھی تھی جب تک امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت نہیں کرپاؤں گا مجھ پر کھانا پینا حرام رہے گا۔

آٹھویں تاریخ کو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تجھے تم پیاسے محسوس ہو رہے ہو۔ لیجئے یہ پانی کا پیالہ ہم نے تیرے لئے محفوظ رکھا تھا۔ مگر جب اس نے آپ کی یہ بات سنی تو خاموش رہا اس سے پانی نہ پیا گیا۔ اور نہ ہی آپ نے نوش فرمایا۔ وہ کہنے لگا افسوس ہے ان لوگوں پر کہ رسول کریم ﷺ کے شہزادے کو بھوکا پیاسا چھوڑ رکھا ہے۔

آٹھویں محرم الحرم تک ابن سعد کی فوجوں میں بے پناہ اضافہ ہو چکا تھا اور ابن زیاد کی طرف سے سخت سے سخت آرڈر نافذ ہو رہے تھے۔ دیر کیوں کر رہا ہے

حسین سے بیعت لو یا شہید کر دو!

دوسرے روز اس نے رات ہی کو لڑائی کا ارادہ کر لیا، مگر آپ نے فرمایا اُمت محمد یہ رات کو لڑائی سے روکتی ہے۔ آج رات مجھے مہلت دو تاکہ میں دس محرم الحرام کی شب کے تمام اوراد و ظائف پورے کر لوں۔

حضرت عباس بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب یہ پیغام لے کر گئے تو شمر نے جواباً کہا ہم ہرگز مہلت نہیں دیں گے۔ اسی گروہ میں سے کسی نے کہا افسوس تجھ پر نبی کریم ﷺ سے جب کفار مہلت طلب کرتے تو آپ انہیں عطا فرمادیا کرتے تھے۔ تم نواسۂ رسول کے ساتھ سختی کر رہے ہو۔ چنانچہ ابن سعد نے رات گذرنے دی یزیدی لشکر نے آپ کے خیموں کے گرد گھیرا ڈال لیا، آپ نے خندق میں لکڑیوں کو آگ لگا دی، مالک بن عروہ طعنہ زنی کرنے لگا کہ آگے تمہارا کیا حال ہو گا دنیا میں ہی آگ لگا رکھی ہے۔ آپ نے فرمایا کذبت یا عدو اللہ۔ اے اللہ کے دشمن تو جھوٹا ہے اس کے بعد آپ نے دعا فرمائی الٰہی اس کو گستاخی کا فوری انجام ملنا چاہیے ابھی یہ کلمات آپ کی زبان پر ہی تھے کہ اس کا گھوڑا اچانک بدکا پھر تیزی سے بھاگا اور خندق میں جا گرایا اسے اسی وقت آگ نے جلا کر خاکستر کر دیا۔

میدان کربلا میں آخری اذان:

دس محرم الحرام کی صبح نمودار ہوئی تو حسینی خیموں سے فجر کی اذان گونجی مگر یزیدی لشکر سے ہل من مبارز کا شور برپا ہوا، آپ نے اتمام حجت کے لئے حضرت عباس علمبردار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا، مگر ان پر کسی قسم کا کوئی اثر نہ ہوا آپ نے فرمایا میں نے باوجود تمہارے ظالمانہ کردار کے خیر خواہی کا فریضہ سرانجام دیا ذلک تقدیر العزیز العلیم

حُر میدان جنگ میں:

یزیدی لشکر کا سپہ سالار حر اپنے لشکر سے نکل کر حسینی جانثاروں کی طرف

بڑھا۔ حضرت امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیسے آرہے ہو، عرض کیا آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہوا۔ مجھ سے بڑی غلطی سرزد ہوئی تھی کہ سب سے پہلے آپ کے رستے میں رکاوٹ بنا۔ اب چاہتا ہوں کہ آپ پر سب سے پہلے میں اپنی جان فدا کروں چنانچہ آپ نے بخوشی اجازت فرمائی اور اس نے میدان کار زار میں بہادری کے خوب جوہر دکھائے آخر اپنی مراد کو پالیا اور شہادت سے سرفراز ہوگیا، اس کے بعد اس کا بھائی بیٹا، اور غلام بھی یکے بعد دیگرے یزیدی لشکر سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کرتے گئے۔ پھر ایک ایک کرکے آپ کے جانثار آپ کے سامنے شہادت سے بہرہ مند ہونے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کے اہل بیت کرام کے نوجوان بھی شہید ہونے لگے حضرت علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے بڑے شہزادے نے تو بہادری کے وہ جوہر دکھائے کے تاریخ انہیں ہمیشہ یاد رکھے گی۔ یزیدی لشکر کو آپ کے سامنے ٹھہرنے کی تاب نہ رہی تو انہوں کے یکبار گی تیروں اور تلواروں کی بارش سے آپ کو بھی شہید کرڈالا۔ مگر صبر و استقامت کے کوہ گراں حضرت امام عالی مقام انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھتے جاتے تھے اور ہر ایک کو سپرد خدا کرتے جاتے یہاں تک کہ علی اصغر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس کی عمر ابھی چھ ماہ ہوگی پانی کے بدلے تیر کا نشانہ بنادیا گیا جس نے آپ کی گود میں ہی جان جان آفرین کے سپرد کرکے شہادت پائی۔ آخر کار آپ میدان کربلا میں اترے اور شجاعت و بہادری کی ایسی داستان رقم کی جس کی مثال قیامت تک نہیں ملے گی۔ محرم الحرام 61ھ جمعتہ المبارک کے وقت ہزاروں یزیدوں کو لعنتوں کے ہار ڈالتے ہوئے شہادت عظمیٰ کی سعادت سے شاد کام ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون.

ابلق کتا سرتن سے جدا کرتا ہے؟:

جب امام عالی مقام حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے تو شمر نے آپ کے سر اقدس کو سر سے جدا کرنے کا ارادہ کیا، آپ نے فرمایا یہ تیرا کام نہیں، یہ سنتے ہی اس کے ہاتھ سے خنجر گر پڑا پھر اس کا بھائی خولی آگے بڑھا اور سر

کاٹنے کے لئے ہاتھ بڑھانا ہی چاہتا تھا کہ آپ نے فرمایا یہ تیرا کام نہیں ہے، اس نے یہ جملہ سنا ہی تھا کہ خنجر اس کے ہاتھ سے بھی چھوٹا اور زمین پر آپڑا پھر اس کا بھائی شبل نامی آگے بڑھا جس کے دانت کتے کی طرح تھے، سینے پر برص کے داغ اور پیٹ پر کوئی بال نہیں تھا، وہ آپ کے سینے پر بیٹھ گیا آپ نے فرمایا ذرا تم اپنا سینہ کھولو اس نے سینہ کھولا، تمام علامتیں دیکھیں اور فرمایا رات میں نے خواب میں ایک ابلق کتا دیکھا تھا جو میرا سر جدا کر رہا ہے۔ پھر آپ پکارے، لوگو میں زندہ ہوں، مگر یہ ظاہر ہے کہ اب میرا بچنا محال ہے۔ میرے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں جس پر زخم نہ لگا ہو۔ لیکن اگر تم اب بھی توبہ کرلو تو میں روز قیامت تمہاری توبہ کی گواہی اپنے نانا جان کے حضور دے کر شفاعت کراؤں گا۔

مگر جن کے مقدر میں ازلی وابدی طور پر بدبختی اور بدنصیبی تھی وہ باز نہ آئے تو آپ نے فرمایا این رسول اللہ ﷺ، رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ تاکہ وہ میرے صبر کو از خود ملاحظہ فرمائیں پھر آپ نے باآواز بلند یوں درود شریف پڑھنا شروع کیا۔

الصلوة والسلام علیك یارسول اللہ،

هَلْ نَظَرْتَ كَيْفَ وَعْدِىْ وَاَدَّيْتُ صَبْرِىْ اَنْتَ تَشْهَدُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ہ

آپ دیکھ رہے ہیں یارسول اللہ ﷺ میں نے اپنا وعدہ کس شان سے پورا کیا اور صبر و استقامت کا کس رنگ میں مظاہرہ کیا، لہذا آپ گواہ رہیں پھر آپ نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آنکھیں بند کرلیں اور شبل ملعون یزیدی نے آپ کا سر تن سے جدا کردیا انا للہ وانا اللہ راجعون۔

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

جلسہ 18

صبر حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ منزل بہ منزل

امام الشہداء، شہید کربلا، سیّد الصابرین حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ذات ستودہ صفات کی ہر نسبت بلند، ہر وصف اعلی، ہر ادا جمیل، مگر ولادت سے شہادت تک، مدینہ منورہ سے کربلائے معلیٰ تک صبر کی منزلوں کو جس پائیداری اور استقامت سے آپ نے معراج کمال تک پہنچایا اس کی مثال رہتی دنیا تک ممکن نہیں۔ نگاہ نبوت تو آپ کی ولادت باسعادت سے قبل ہی آپ کے اوصاف جمیلہ اور کمالات جلیلہ کو دیکھ رہی تھی جس کے شواہد احادیث اور کتب سیر و تاریخ میں واضح طور پر پائے جاتے ہیں۔ حوالہ جات سے صرف نظر کرتے ہوئے جدید انداز میں آپ کے مراحل صبر پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ قارئین خصوصا محبان حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے سکون روحانی کا باعث ہوں گے۔

چار ہجری کی ایک صبح، سید الانبیاء ﷺ کا شانئہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا میں جلوہ افروز ہوئے ہی تھے کہ آپ کی آغوش میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی کو ڈال دیا گیا خوشی و مسرت کے ساتھ حزن و ملال کے آثار بھی جبین نبوت پر نمایاں ہوئے اور رحمتہ للعالمین ﷺ چہرۂ حسین پر نظر جمائے اللہ تعالی کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے ہوئے دعا مانگ رہے ہیں: اَللّٰھُمَّ اَعْطِ الْحُسَیْنَ صَبْراً وَّ اَجْراً الٰہی میرے حسین کو صبر و اجر عطا فرما!"

کسی بیٹے کی ولادت پر اپنی نوعیت کی پہلی اور آخری انفرادی دعا یہی سننے پڑھنے میں آئی ہے۔ اس کے علاوہ پیدائش کے موقع پر صبر و اجر کے دعائیہ کلمات کسی بھی بزرگ ولی، قطب، غوث، امام، محدّث، فقیہ، تابعی یا صحابی کی زبان سے وارد

ہوئے ہوں کہیں ان کا نشان نہیں ملتا۔

ولادت حسین کے ساتھ ساتھ شہادت حسین تک کے تمام مراحل نگاہ مصطفےٰ ﷺ میں ایک ایک کر کے آرہے تھے اور زبان نبی ﷺ ان مشکل ترین مراحل میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معاونت کے لئے اپنی دعا کو شامل فرما رہے تھے اَللّٰھُمَّ اَعْطِ الْحُسَیْنَ صَبْراً وَّ اَجْراً. الٰہی میرے حسین کو ابتلاء و آزمائش کی ساعتوں میں صبر و اجر کے زیور سے آراستہ فرما!! سوال پیدا ہوتا ہے جب نگاہ نبوت میں مصاب و آلام کے بھیانک مرحلے ولادت کے وقت ہی آچکے تھے تو صبر و اجر کی بجائے مصائب و آلام کے خاتمہ کی دعا فرماتے اور ایسے نازک ترین امتحان سے امام حسین بآسانی محفوظ رہ جاتے؟ سوال کرنا آسان ہے مگر امتحان کے ریذلٹ، نتیجے اور ثمرات پر بھی تو حضور کی نگاہ تھی۔ تفصیل میں جانے سے پہلے ہم صبر اور ایمان کے باہمی تعلق و ربط سے متعلق دریافت کرتے ہیں کہ آخر صبر کتنی عظیم دولت ہے جس کی طلب اپنے محبوب ترین نورِ نظر کے لئے خداوند عالم سے کی جارہی ہے؟۔

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صبر کی تعریف دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا "اَلصَّبْرُ بِالْاِیْمَان کَالرَّاْسِ بِالْجَسَدِ اِذَا ذَھَبَ الصَّبْرُ ذَھَبَ الْاِیْمَانُ کَالرَّاْسِ ذَھْبَ الْجَسَدُ". صبر، ایمان کے ساتھ اس طرح لازم ہے جس طرح سر جسم کے ساتھ، جب صبر نکل جائے تو ایمان بھی ختم ہو جاتا ہے جیسے سر کٹ جائے تو جسم بے جان ہو جاتا ہے"۔ گویا کہ رسول کریم ﷺ حسین کو گرداب بلا میں دیکھ دیکھ کر صبر نہیں بلکہ ایمان حسین کی حفاظت طلب کر رہے ہیں۔ حقیقتاً وہ تمام مصائب و آلام جو شہید کربلا پر چھپن (56) سال بعد آنے والے تھے آپ پر پہلے ظاہر ہو چکے ہیں تب ہی تو فرمایا جارہا ہے۔ اَلْحُسَیْنُ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنَ الْحُسَیْنِ عرب میں جہاں انتہائی محبت کا اظہار مقصود ہو وہاں دوسرے کو اپنی ذات کی نسبت سے پکارنا ضرب المثل تھا۔ ان کلمات کا حقیقی مفہوم تو صاحب ارشاد

ﷺ ہی جانتے ہیں تاہم واقعتہً مطابقت بھی ہو سکتی ہے۔ وہ یوں کہ ایک دن ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا پریشانی کے عالم میں بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوتی ہیں جبکہ امام حسین رضی اللہ عنہ ابھی متولد نہیں ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پریشانی کا سبب دریافت کیا تو عرض کیا سرکار آج میں نے ایک بڑا خطرناک خواب دیکھا ہے وہ یہ کہ آپ کے جسم کا ایک ٹکڑا کٹ کر میری گود میں آپڑا ہے۔ چنانچہ یہ منظر یہ دیکھتے ہی میں پریشانی کے عالم میں بیدار ہوئی اور اب تک اسی غم میں مبتلا ہوں کہ یہ کیسا خواب ہے؟

حضور سید عالم ﷺ مسکرائے اور فرمایا یہ بڑا مبارک خواب ہے میری لخت جگر، نور نظر سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ تعالیٰ اب جو فرزند عطا فرمائے گا وہ تیری گود میں کھیلے گا۔ وہ حسین میرے جسم کا ٹکڑا ہی تو ہوگا۔

"اَلْحُسَیْنُ مِنِّیْ وَ اَنَامِنَ الْحُسَیْنُ" کی یہ بھی ایک عمدہ سی تعبیر ہو سکتی ہے۔

ذرا گذشتہ سطور پر پھر نظر دوڑایئے اور غور کیجئے جب صبر کا ایمان سے تعلق اتنا گہرا ہے اور یہ دونوں آپس میں لازم وملزوم قرار پائے تو نبی کریم صبر کے پردہ میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان کی حفاظت وصیانت کے لئے دعا کی۔ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ الْحُسَیْنَ صَبْرًا وَ اَجْرًا۔ اب صبر کا سلسلہ شروع ہوتا ہے ابھی سات سال کے نہیں ہو پائے کہ کہ سید عالم نبی مکرم رسول معظم ﷺ جن کی شفقت ورحمت، رافت ولطافت میں بڑی ناز برداری سے پروان چڑھ رہے تھے 12 ربیع الاول 11ھ میں اس دار فانی سے عالم بقا کی طرف تشریف لے جاتے ہیں جن کی گود سے لے کر کندھوں تک پیار ہی پیار مل رہا تھا، محبت ہی محبت کے گلدستے جمع فرمارہے تھے، مودت والفت کے جھولے جھولا رہے تھے اور بچپنے میں زبان نبوت سے عظمت و شوکت کے نورانی کلمات سے محفوظ ہورہے تھے۔ الحسن

والحسین ھُما رَیْحَانَیَّ فِیْ الدُنْیَا، حسن و حسین دنیا میں میرے پھول ہیں'' اور پھر پھولوں کی طرح سونگھا کرتے۔ صحابہ کرام یہ منظر دیکھتے تو آپ فرماتے مجھے ان سے جنت کی خوشبو آتی ہے، یہ تو جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ یوں بھی حسن و حسین کے مبارک اجسام کا خوشبو سے معطر ہونا بعید از عقل وقیاس نہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ کے تو مبارک پسینے سے ایسی خوشبو پائی جاتی تھی جس کی کوئی مثال نہیں دی جاسکتی۔ اسی لئے تو کہا گیا۔

عطرِ جنت میں ابھی اتنی خوشبو نہیں
جتنی خوشبو نبی کے پسینے میں ہے

حسین، نبی کریم ﷺ کے مشکبار خوشبو ہیں جن کی خوشبو سے زمانہ آج بھی مہک ہے۔ پھول پودے پر زیادہ دیر تک زندہ رہتا ہے۔ اور جس پھول کی خوشبو نبی کریم پار ہے۔ میں اُن کی زندگی پر قرآن ناطق ہے۔'' جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں انہیں مردہ نہ کہو، وہ زندہ ہیں۔ بلکہ یہاں تک حکم ہوا کہ انہیں مردہ گمان بھی نہ کرو' انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ تو جس پھول کی زندگی کی شہادت قرآن دے رہا ہو وہ پودا تو بشرطِ اولیٰ تر و تازہ ہوگا جس کا یہ پھول ہے۔ پتہ چلا حسین زندہ تو اصل بھی زندہ جو رحمتہ للعالمین ﷺ کا وجودِ مسعود ہے۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

ہاں صبر کی پہلی منزل رحمتہ عالم ﷺ کی مفارقت و جدائی تھی اور دوسری منزل چھ ماہ بعد از وصالِ مصطفےٰ، آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال فرمانا ہے۔ جن کی گود میں آپ نے آنکھیں کھولیں۔ جو چکی چلاتے وقت بھی آپ کو خود سے جدا نہ کرتی تھیں۔ جو قرآن کریم کی لوریاں سُناتیں، ہر قسم کے لاڈ لڈاتیں جن کی محبت کو دیکھ کر فرشتے بھی آکر آپ کا جھولا جھولانے کی

سعادت حاصل کرتے، وہ والدہ ماجدہ جب حسین باہر کھیل کے لئے جاتے تو کاشانۂ اقدس کے دروازے پر منتظر رہتیں، جنہیں علم تھا کہ میرا بیٹا بڑی آزمائش سے دو چار ہوگا اور مشکل ترین امتحانات کا سامنا کرنے والا ہے، وہ تمام باتیں ایک ایک کر کے یاد کرتیں اور دعائیں مانگتیں کہ الٰہی میرے حسین کو صبر و استقامت کی گرانمایہ دولت سے نواز 3 ماہ رمضان 11ھ کو وہ بھی حسین پر محبت کی آخری نگاہ ڈالتی اور صبر کا درس دیتی ہوئیں خالقِ حقیقی کے فرمان پر لبیک کہہ گئیں۔

اب گھر میں بھائی حسن اور والد ماجد علی المرتضیٰ شیر خدا اور دیگر اہل خانہ رضی اللہ عنہم موجود ہیں۔ مگر جس قلبی وروحانی امتحان میں آپ مبتلا ہو چکے ہیں ان کی خبر کسے معلوم! شب و روز دو مزاروں پر حاضری معمول ہے اور ہر لمحہ ان مشفقین کی شفقتوں کی یاد تازہ مگر صبر کا دامن اس مضبوطی سے قائم کہ حرف شکایت زبان پر لانا خلافِ عزیمت سمجھتے۔

وقت گزرتا گیا۔ یہاں تک کہ آپ کے والد ماجد مولائے کائنات علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا صبر آزما دور شروع ہوا۔ ماہِ رمضان چالیس ہجری میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا گیا آپ کے دل اقدس پر کیا گزری ہوگی، بیان سے باہر ہے مگر نبی کریم ﷺ کی دعا اس مرحلے میں آپ کے ساتھ ہے۔ اللھم اعط الحسین صبراً واجراً. الٰہی میرے حسین کو صبر واجر عطا فرما۔"

والد ماجد کی شہادت سے ابھی آپ سنبھلے بھی نہیں پائے تھے کہ شبیہ مصطفےٰ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پچاس ہجری میں تمغۂ شہادت سے سرفراز ہوتے ہوئے آپ کو صبر و استقامت اختیار کرنے کی پھر تلقین فرمارہے ہیں۔

یکے بعد دیگر غم وآلام اور مصائب و مشکلات کے پہاڑ آپ پر ٹوٹ رہے ہیں مگر آپ کے صبر جمیل سے ٹکڑا ٹکڑا کر ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں۔

اکسٹھ ہجری (61ھ) کا محرم تو اپنی تمام تر آزمائشوں ابتلاؤں اور غموں کے ہجوم لئے طلوع ہوا۔ یزیدی افواج کے عمل و کردار نے اسلام و شریعت کو اپنی ہوس کا نشانہ بنانا شروع کیا۔ خواہشات نفسانیہ کو شریعت کا نام دیا جانے لگا۔ محبان مصطفےٰ ﷺ پر چاروں طرف یورش شروع ہو گئی۔ خصوصاً صحابہ کرام اور اہل بیت رسولِ کریم کو مدینہ طیبہ میں نشانۂ ظلم و ستم بنایا جانے لگا۔ یزید نے اپنی خلافت کو مضبوط کرنے کے لئے سخت ترین گورنر مقرر کر دیئے اور انہیں تاکیدی احکام جاری کیے جو شخص میری بیعت خلافت پر رضا مند نہ ہوا سے ختم کر دیا جائے کوفہ پنجہ استبدادِ یزید میں پھنس چکا تھا۔ لوگوں نے شریعت و اسلام کے دفاع کے لئے آپ سے کوفہ تشریف لانے کی درخواستیں کیں۔ خطوط ارسال کیے کئی آدمیوں کو آپ کی خدمت میں بھیجا اور عرض گزار ہوئے جتنی جلد ممکن ہو کوفہ تشریف لایئے۔

آپ نے دل پر پتھر رکھ کر مدینہ طیبہ سے اسلام کی خاطر جدائی اختیار کی۔ نہ جانے آپ نے جدائی اور الوداع کا یہ بوجھ کتنے صبر و تحمل سے برداشت کیا ہوگا۔ حالانکہ کہنے والے نے کیا خوب کہا۔

بگذار تا بگریم چوں ابرِ نو بہاراں
از سنگ گریہ خیزد وقت وداع یاراں

مدینہ چھوڑا، مکہ چھوٹا، کوفہ کی طرف روانہ ہوئے۔ ہر محبِ صادق نے منت سماجت کی کہ مت جایئے۔ مگر آپ کی ڈیوٹی تو بوقت ولادت ہی لگ چکی تھی اب اس کی تکمیل کا وقت پورا ہوا چاہتا تھا کیسے رُکتے؟

چنانچہ عین حج کے موقعہ پر بیت اللہ پر بھی آخری نگاہ ڈال رہے ہیں۔ کعبہ کی جدائی پر بھی ویسے ہی آنسوؤں کی بارش شروع ہو گئی، جیسے روضۂ رسول کریم ﷺ کی فرقت پر ہوئی تھی۔ بس دعائے رسول نے رفاقت اختیار کی۔ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ الْحُسَیْنَ صَبْراً وَ اَجْراً۔

آج صبر کا پیکر مکہ مکرمہ سے کربلا معلیٰ کی طرف جا رہا ہے اور پھر منزل بہ منزل طے کی اور مقامِ کرب وبلا پر خیمہ زن ہو گئے۔

بچے بچیاں، مخدرات مقدسات، بھائی، بھانجے محبین اور دیگر چند جاں نثاروں کا سردار ان کو اپنی محبت ورافت کے جلو میں لے کر میدان کربلا میں اسلام کا پرچم بلند کرنے کے لئے ڈٹ گیا۔

یزیدی افواج نے اپنی ظالمانہ کاروائی کا آغاز کر دیا۔ دانہ، پانی ہبات چیت الغرض ہر چیز کا بائیکاٹ شروع ہو گیا۔ عراق کا آج ہی بائیکاٹ شروع نہیں ہوا۔ نمرودی، فرعونی ظالم کبھی یزید اور کبھی بش اور کلنٹن کی صورت میں عراق کا بائیکاٹ کرتے چلے آ رہے ہیں اسی تاریخ کو ظفر علی خاں اپنے شعر میں یوں دہراتے ہیں۔

قتلِ حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

ظالم یزیدی آپ کے معصوم بچوں، غیر مسلح بھائیوں اور نہتے رفقاء پر پل پڑے۔ دفاع میں جو کچھ دنیا کی کم ترین فوج کے پاس موجود تھا، یزیدیوں کا اسی اسلحہ سے مقابلہ شروع ہو گیا۔

یکے بعد دیگرے آپ کے ننھے اصغر سے لے کر جوان اکبر تک جام شہادت نوش فرما گئے۔ فنائت الہیہ کا پیکر جمیل امام حسین زندگی بھر صبر کی جن منزلوں کو طے کرتے آ رہے آج بیک وقت ان سے بھی زیادہ کڑی گھڑی سہہ لی۔ بھائی عباس علمبردار بھی آنکھوں کے سامنے شہید ہو گیا۔ تقریباً ایک سو کے قریب قریبی جاں نثار شہادت سے سرفراز ہو چکے تو ایسے میں پھر دعائے رسول نے سہارا دیا۔

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ الْحُسَيْنَ صَبْراً وَاَجْراً. ”الٰہی میرے حسین کو صبر واجر عطا فرما۔“

اور پھر آخر میں صبر کو منزل بہ منزل پایۂ تکمیل تک پہنچا کر آپ نے بھی اپنا

سر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نذرانۂ پیش کر دیا۔ اور رہتی دنیا تک صبر و اجر کی یہ عظیم داستان تازہ بہ تازہ آج بھی اپنی رعنائی میں بے مثال نظر آ رہی ہے۔

حسین ابن علی کی شان رفعت کوئی کیا جانے
حسن جانے علی جانے نبی جانے خدا جانے

اور آج

خون گلوئے اصغر مظلوم کی قسم
دنیا کو آج تیری ضرورت ہے یا حسین
تیرے جوان اکبر و قاسم کے خون سے
سر سبز آج باغ رسالت ہے یا حسین
پہلے یزید ایک تھا اب لاکھوں ہیں یزید
پھر اک مزاج نو کی سیاست ہے یا حسین

☆ ☆

جلسہ 19
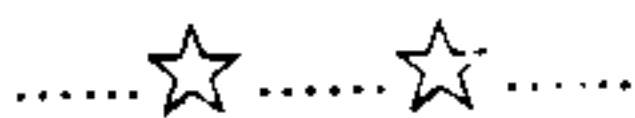
احوال ماہ صفر المظفر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ قَالَ مَنْ بَشَّرَنِیْ بِخُرُوْجِ الصَّفَرِ فَقَدْ بَشَرَّتُہٗ بِدُخُوْلِ الْجَنَّۃِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے ماہ صفر المظفر کے مکمل ہونے کی بشارت دے گا میں اسے جنت کی خوشخبری سے نوازدونگا۔

جنت کی بشارت کیوں؟:

واضح ہو کہ صفر اصل میں سین سے سفر تھا، جب حضرت آدم علیہ السلام اس دنیا سے سفر آخر فرمایا تو ماہ صفر تھا بعض نے کہا جب جنت سے دنیا میں تشریف لائے تو یہی مہینہ تھا۔

📖 بیان کرتے ہیں کہ اس ماہ میں بندوں پر مصائب وآلام اور ابتلاء وآزمائش کا کچھ زیادہ ہی نزدل ہوتا ہے پورے سال میں اتنی بلائیں نازل نہیں ہوتیں جتنی ماہ صفر میں اترتی ہیں۔

فرزندانِ آدم علیہ السلام کے جب تکالیف کے باعث چہرے زرد پڑنے لگے تو سفر سین کی بجائے صاد سے بدل کر صفر بن گیا۔

📖 حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی ماہ صفر کو پائے تو وہ زیادہ سے زیادہ استغفار کرے اور اس ماہ کی مصیبتوں سے بچنے کی دعا کرتا رہے۔ اور صدقہ وخیرات کو معمول بنائے۔

جو مسلمان ماہ صفر کی پہلی تاریخ کو چار رکعت اس طریقہ سے ادا کرے کہ بعد از فاتحہ ہر رکعت میں پچاس بار سورۂ الاخلاص پڑھے تو اس ماہ کی تمام بلاؤں سے محفوظ رہے گا اور اسی قدر اس پر رحمتیں نازل ہونگی۔

مزید یہ طریقہ بھی منقول ہے۔

بعد از فاتحہ پہلی رکعت میں قل یاایھاالکفرون گیارہ بار

دوسری رکعت میں قل ھواللہ احد گیارہ بار

تیسری رکعت میں قل اعوذ برب الفلق گیارہ بار

چوتھی رکعت میں قل اعوذ برب الناس گیارہ بار

پڑھے اور بعد سلام ستر مرتبہ سبحان اللہ یا عظیم اور ستر مرتبہ درود شریف ستر بار اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہر قسم کی آفات و بلیات سے محفوظ کر دیگا۔

دعائے خاص؟:

جو کوئی ایماندار ماہ صفر کے شروع، وسط اور آخر میں یہ دعا پڑھے گا ہر قسم کی بلاؤں سے محفوظ ہو جائیگا اَللّٰهُمَّ يَاشَدِيْدَ الْقُوىٰ يَا شَدِيْدَ الْمَحَالِ يَا عَزِيْزُ ذَلَّتْ بِعِزَّتِكَ جَمِيْعُ خَلْقِكَ اَغْنِنِيْ عَنْ جَمِيْعِ خَلْقِكَ يَا مُحْسِنُ يَا مُفَضِّلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُكْرِمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ٥

آخری چہار شنبہ میں خصوصی دعا؟:

مرقوم ہے کہ آخری چہار شنبہ کے دن بوقت چاشت جو ایماندار چار رکعت اس طرح ادا کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی نظر رحمت رہے گی۔ بعد از سورۂ فاتحہ ہر رکعت میں ستر بار سورۂ کوثر اور پچاس مرتبہ سورۂ الاخلاص پڑھنے کے بعد سلام پھیر کر یہ دعا پڑھے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الزَّمَانِ وَاَسْتَعِيْنُ مِنْ شُرُوْرِ الزَّمَانِ اَعُوْذُ بِجَلَالِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

ماہ صفر کی تکمیل پر بشارت کا اعلان کیوں؟:

حدیث اوّل الذکر میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے مَنْ بَشَّرْنِیْ، جو مجھے اس کے نکلنے کی خوشخبری دے گا میں اسے جنت کا مژدہ سناتا ہوں۔ اس پر بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آکر خبر دی کہ جب ماہ صفر المظفر نکل جائے گا آپ کو وصال حق کی نعمت سے سرفراز کیا جائیگا، یہ سنتے ہی آپ نے ارشاد فرمایا مَنْ بَشَّرَنِیْ بِخُرُوْجِ الصَّفَرِ بَشَرْتُهٗ بِدُخُوْلِ الجَنَّةِ۔

📖 بعض کہتے ہیں ایک مرتبہ اہل مدینہ کو ماہ صفر میں خاصی مشکلات و مصائب کا سامنا کرنا پڑا تو جبریل علیہ السلام نے آکر عرض کیا آپ اہل مدینہ سے کہہ دیں تھوڑا سا صبر کریں جب ماہ صفر ختم ہوگا تمہاری تکلیف بھی ختم ہو جائے گی اس پر آپ نے فرمایا مَنْ بَشَّرَنِیْ فَقَدْ بَشَّرْتُهٗ بِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ۔ جو مجھے ماہ صفر کے نکلنے کی خوشخبری سنائے گا میں اسے جنت میں داخلہ کی بشارت دونگا۔

📖 نیز اس سلسلہ میں یہ بھی ایک روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر سفر پر گئے ہوئے تھے، کہ واپسی میں قدرے تاخیر ہو گئی پھر ایک دن ان کا خط وصول ہوا کہ میں ماہ صفر کے ختم ہونے پر پہنچ جاؤنگا چنانچہ اس پر حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا من بشرنی فقد بشرته بدخول الجنّة۔

📖 اسی طرح ایک یہ روایت بھی آئی ہے کہ حضرات حسنین کریمین سخت بیمار پڑ گئے جب جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے تو آپ نے دریافت کیا میرے نواسوں کو کب تک صحت ہوگی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا ماہ صفر المظفر کے ختم ہونے پر انہیں صحت و تندرستی ہوگی۔ یہ سنتے ہی آپ نے فرمایا من بشرنی فقد بشرته بدخول الجنة. واللہ تعالیٰ وحَبِیْبِهِ الاعلی اَعْلَمُ۔

جلسہ 20

عجائب میلاد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

ابو محمد آدم علیہ السلام:

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی کنیت ابو محمد ہے' تفاسیر' احادیث' آثار تواریخ اور کتب سیر میں اس کنیت کو ائمہ کرام' محدثین عظام' علماء اور مورخین نے تسلسل سے تحریر کیا ہے۔ مگر تعجب ہے کہ کسی بھی انسان نے حضرت عبدالمطلب سے پہلے اپنی اولاد کے لئے اسم محمد کو علم نہ بنایا' جبکہ انبیاء و مرسلین اپنی اپنی قوموں اور امتوں کو نبی اکرم رسول اعظم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کمالات جمیلہ سے آگاہ فرماتے رہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی جلالت شان نے ہر دل کو مرعوب کر رکھا تھا۔ بناء علیہ کسی بھی شخص کو اپنے بیٹے کا نام محمد رکھنے کی جرات نہ ہوئی۔ خصوصا ابو البشر سیدنا آدم علیہ السلام عرش اعظم کے پر' جنت کے دروازوں اور محلات پر' درختوں کے پتوں' حوروں کی آنکھوں اور پیشانیوں پر اسم محمد نقش دیکھ چکے تھے' پھر لطف کی بات یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پانچ صد فرزند بھی عطا فرمائے مگر کسی ایک بیٹے کا نام حضور کے نام نامی پر نہ رکھا بلکہ معاملہ کا تو یہ عالم تھا کہ اپنی لغزش بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے وسیلہ جلیلہ سے معاف کرائی۔

بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو ابو محمد کنیت سے نوازا تو انہوں نے عرض کیا یَا رَبِّ لِمَ کُنِّیَتِیْ اَبَا مُحَمَّدٍ؟ الٰہی میری کنیت ابو محمد کس سبب سے ہے؟ ارشاد ہوا اِرْفَعْ رَاْسَكَ اپنا سر مبارک اٹھائیے اور اوپر دیکھئے

فَرَفَعَ رَأسَهٗ تو انہوں نے سر اقدس اوپر اٹھایا فَرَاٰی نُوْرَ مُحَمَّدٍ صلی الله علی وسلم فی سَرَادِقَ الْعَرْشِ انہوں نے نور محمد مصطفیٰ ﷺ ساق عرش پر دیکھا تو آواز آئی ھٰذَا نُوْرُ نَبِیٌّ مِنْ ذُرِیَّتِكَ یہ اس عظیم نبی کا نور ہے جو تمہاری اولاد سے ہو گا اِسْمُهٗ فِی السَّمَآءِ اَحْمَدُ وَ فِی الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ. ان کا اسم گرامی آسمانوں میں احمد اور زمین پر محمد ﷺ ہے لَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُكَ وَ لَا خَلَقْتُ سَمَآءً وَلَا اَرْضًا' اگر انہیں پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو نہ تجھے پیدا کرتا اور نہ ہی زمین و آسمان معرض وجود میں لاتا۔

واضح ہوا کہ ہر ایک کا میلاد' میلاد مصطفیٰ ﷺ کے سبب ہے۔

سبب ہر سبب منتہائے طلب
علّت جملہ علّت پہ لاکھوں سلام

تمنائے زیارت:

اللہ تعالیٰ جَلَّ و عُلیٰ نے جب سیدنا آدم علیہ السلام کی پشت مبارک میں نبی کریم ﷺ کے نور کو ودیعت فرمایا تو ان کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑے ہو کر فرشتے درود و سلام پڑھنے لگے سیدنا آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔ الٰہی؟ فرشتے میرے پیچھے کھڑے کیا دیکھ کر درود سلام پڑھ رہے ہیں۔ آواز آئی یَنْظُرُوْنَ اِلٰی نُوْرَ مُحَمَّدٍ وَ یُصَلُّوْنَ عَلَیْهِ. یہ نور محمد ﷺ کی زیارت سے محفوظ ہو کر ان پر درود شریف پڑھ رہے ہیں تو آپ کے قلب اطہر میں بھی نورانیت مصطفیٰ ﷺ دیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی عرض کیا یا اللہ؟ مجھے بھی اس نور مقدس کی زیارت سے مشرف فرما تو اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم ﷺ کے نور کو ان کی انگلیوں کے ناخنوں میں ظاہر فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرط محبت سے انگوٹھے چوم کر آنکھ پر لگا لئے پھر کیا ہوا۔ مولوی عبدالستار صاحب اکرام محمدی میں تحریر کرتے ہیں:

حضرت نے اوہ انگلی چم کے اکھاں اوپر لائی
پڑھ صلوات نبی دے اتے عزت خوب بڑھائی
بانگ و چالے سنت آدم اوتھوں مومن کر دے
نام نبی دا سن انگوٹھے چم اکھیاں تے دھر دے

خوشبو ہی خوشبو:

مواہب لدینہ میں ہے کہ پشت در پشت نور مصطفیٰ ﷺ اصلاب طاہرہ اور ارحام فاخرہ میں منتقل ہوتا ہوا حضرت عبد المطلب کی صلب مبارک میں جلوہ افروز ہوا' جوانی کے عالم میں آپ ایک دن حطیم کعبہ میں سو گئے۔ جب بیدار ہوئے تو عجیب کیفیت تھی آنکھوں میں سرمہ' سر پر تیل لگا ہوا اور نہایت دیدہ زیب لباس سے مرصع ہیں نیز حسن و جمال کا عالم ہی کچھ اور ہے حضرت عبدالمطلب اپنی اس نرالی ہیئت پر سخت حیرت زدہ اپنے والد ماجد ہاشم بن عبد مناف کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ انہیں قریشی کاہنوں کے پاس لائے' اور مذکورہ واقعہ بیان فرمایا۔ کاہنوں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ عبدالمطلب کو نکاح کا حکم فرمارہا ہے چنانچہ آپ نے پہلے قیلہ سے عقد کیا وہ جلد ہی فوت ہو گئیں تو فاطمہ بنت عمرو سے نکاح ہوا۔ جس کے بطن اطہر سے حضرت عبداللہ پیدا ہوئے۔ بیان کرتے ہیں کہ جب تک نور مصطفیٰ ﷺ حضرت عبد المطلب کی پشت مبارک میں جلوہ افروز رہا ان کے بدن مبارک سے ہر وقت بھینی بھینی روح پرور خوشبو آتی رہتی تھی جہاں سے گزرتے فضا مشکبار ہو جاتی نیز بیان کرتے ہیں اگر مکہ مکرمہ میں قحط پڑ جاتا تو لوگ حضرت عبدالمطلب کا ہاتھ تھامے کوہ ثبیر پر لے آتے اور ان کے توسل سے بارش کی دعا مانگتے تو باران رحمت کا نزول ہوتا اور قحط ختم ہو جاتا۔

مشرق و مغرب کا مالک:

مستند روایات میں ہے کہ ایک رات حضرت عبدالمطلب نے خواب دیکھا

کہ ان کے سامنے اچانک ایک درخت نمودار ہوا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے اس تیزی سے بڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ اس کی شاخیں مشرق' مغرب' شمال اور جنوب میں پھیل گئیں۔ جڑیں تحت الثریٰ تک اور چوٹی آسمان سے باتیں کرنے لگی۔ وہاں ایک گروہ آیا جو اس درخت کو اکھاڑنے پر آمادہ دکھائی دیتا تھا۔ اسی اثناء میں ایک مختصر سی جماعت ظاہر ہوئی جو اس کے مقابل ڈٹ گئی اور اس گروہ پر غالب آئی۔ جب حضرت عبدالمطلب بیدار ہوئے تو اس عجیب ترین خواب کی تعبیر کے لئے ایک یہودی معبّر کے ہاں پہنچے۔ خواب بیان کیا مگر اس نے حقائق کو چھپاتے ہوئے کہا یہ محض تمہارا خیال ہے پریشان ہونے کی چنداں ضرورت نہیں۔ مگر جو منظر آپ دیکھ چکے تھے محض وہم و گمان تصور کر کے بھلایا نہیں جا سکتا تھا۔ چنانچہ وہاں سے پلٹے اور ایک معبرہ خاتون قریشیہ کے پاس آئے اسے خواب سنایا۔ وہ فوراً گویا ہوئی لَیَخْرُجَنَّ مِنْ صُلْبِكَ رَجُلٌ یَّمْلِكُ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ.

پشت تیری تھیں بچہ ہوسی رب دیاں سمجھ عطائیں
مالک ہوسی کل دنیا دا مشرق و مغرب تائیں

حفیظ جالندھری مرحوم اس تعبیر کو یوں موزوں فرماتے ہیں:

جوانی کے دنوں میں اک نرالا خواب دیکھا تھا
درخت نسل ہاشم اس قدر شاداب دیکھا تھا
کہ اس کے سایہ میں دونوں جہاں معلوم ہوتے تھے
مکان و لامکاں دو ٹہنیاں معلوم ہوتے تھے

عبرتناک انجام:

جوں جوں ظہور نور محمدی کا وقت قریب آتا جا رہا تھا توں توں شیطان اپنی ذریت کے ذریعے نئے نئے جال بن کر انہیں ختم کرنے کے منصوبے مرتب کرتا

رہتا تھا ادھر عبدالمطلب کی پشت مبارک سے حضرت عبداللہ کے صلب اطہر میں نور نبوت جاگزین ہوا تو ادھر شیطان نے حضرت عبداللہ پر طرح طرح کے وار چلانے شروع کر دیئے۔ حضرت عبداللہ نہ صرف عبدالمطلب ہی کی آنکھ کا تارا تھے بلکہ اس قریشی' ہاشمی شہزادے پر مکہ مکرمہ کا ہر بچہ بوڑھا' نوجوان' مرد و زن شیدا تھے۔ اس رعنا جواں کا حسن و جمال دیدنی تھا' شرافت کا یہ پتلا ایک روز طواف کعبہ سے فارغ ہو کر گھر کی طرف پلٹا ہی تھا کہ بنت مرالخشعمیہ حسینہ نے آپ کو اپنی طرف رغبت دلائی اور اپنی خواہش کی تکمیل پر ایک سو اونٹوں کے عطیہ کی پیشکش بھی کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک غیرت مند انسان کی طرح نہ صرف اس کی تمنا کا جنازہ نکال دیا بلکہ اس کی پیشکش کو پائے حقارت سے ٹھکراتے ہوئے گویا ہوئے۔

فعل حرام کے ارتکاب سے تو مر جانا ہی اچھا۔ حلال کو بیشک میں پسند کرتا ہوں مگر اس کے لئے اعلان ضروری ہے کہ تم مجھے بھکاتی اور پھسلاتی ہو مگر شریف انسان کو لازم ہے کہ اپنی عزت اور دین کی حفاظت کرے۔

دکھائی مرد نے جب اس طرح سے شوکت ایماں
ہوئی شرمندہ عورت پست ہو کر رہ گیا شیطان

اس کے بعد جب گھر تشریف لائے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیعت پر بے حد بوجھ تھا کہ میرے جیسے عفت ماب کی طرف اسے دیکھنے کی جرأت تک کیوں ہوئی؟ والد ماجد نے آپ کی اندرونی کیفیت کو جاننے کی کوشش کی مگر ایک غیرت مند انسان کی طرح آپ نے شرم و حیا سے کام لیتے ہوئے عرض کیا۔ ابا جان! اجازت فرمایئے تاکہ میں ہرن کا شکار کھیل آؤں؟ حضرت عبدالمطلب نے اجازت فرمائی۔ شکار کے لئے باہر تشریف لے گئے انہی دنوں خیبر سے آئے ہوئے پانچ یہودی تاجر مکہ مکرمہ سے واپسی کا سامان باندھے باتیں کرتے جا رہے تھے ان میں سے ایک نے کہا میں نے تورات میں دیکھا ہے کہ وادی عرب میں ایک نبی

کا ظہور ہو گا دوسرا بولا بیشک مگر وہ ہماری قوم سے ہو گا۔ تیسرے نے تائید کی بیشک ہماری قوم اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیاری ہے۔ لہذا حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کے علاوہ نبی ہو ہی نہیں سکتا۔ چوتھے نے کہا وہ نبی مدینہ پاک سے اٹھے گا اور ہماری قوم سے ہو گا۔ پانچواں بھی انہی کی تائید کر رہا تھا کہ اچانک شیطان ایک شیخ (بزرگ) کی شکل میں نمودار ہوا۔ نہایت عیاری و مکاری سے اپنی طرف اس نے متوجہ کیا اور کہا میں نے تمہاری تمام باتیں بیت المقدس میں بیٹھے ہوئے سنی ہیں مگر میں تمہاری خیر خواہی کے لئے وہاں سے آیا ہوں اور واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر تم یہودی قوم کا بھلا چاہتے ہو تو سنو آج کل پروردگار کی توجہ عرب کے مشہور خاندان قریش کی طرف مبذول ہے مکہ مکرمہ کے سردار عبدالمطلب کے صاحبزادے عبداللہ کی پشت میں اس نبی کا نور منتقل ہو چکا ہے عنقریب اس کی ولادت اسی شہر مقدس میں ہوا چاہتی ہے۔ اگر میری بات مانو تو عبداللہ ابن عبدالمطلب کو قتل کر دو' وہ بہت جلد اس وادی میں ہرنوں کے شکار کے لئے آنے والا ہے۔

سحر کے وقت نکلو غار سے میدان میں جاؤ۔ وہیں اس نوجوان کو قتل کر ڈالوں جہاں پاؤ۔ اسی اثناء میں حضرت عبداللہ شکار کھیلتے ہوئے ان یہودیوں کے قریب پہنچ گئے۔

ادھر پانچوں یہودی بھی اندھیرے غار سے نکلے
یہ بزدل گھڑ چڑھے اس دامن کوہسار سے نکلے
جوان ہاشمی کی جستجو تھی ان کمینوں کو
کہ شیطان نے حسد سے بھر دیا تھا ان کے سینوں کو
یہودی گھڑ چڑھوں نے دفعتہً پیدل کو آ گھیرا
نظر تلوار آئی دیدہ حیراں جدھر پھیرا
مگر یہ شیر .تلواروں کے سایہ سے نہ گھبرایا

مثال برق کوندا' پشت توسَن پر چلا آیا
پکارا پہلے بتلا دو کہ حملے کا سبب کیا ہے
وہ بولے ایک ہی مقصد ہے تجھ کو قتل کرنا ہے

آنا "فانا" انہوں نے آپ پر حملہ کر دیا' آپ نے وار رو کے اور بہادری کے ایسے جوہر دکھائے کہ پہلے ہی ہلے ان کا ایک ساتھی ڈھیر ہو گیا۔ وہ تجربہ کار' جنگجو اور پختہ عمر رکھتے تھے جبکہ آپ عالم شباب میں قدم رکھ رہے تھے تاہم خاصی دیر تک مقابلہ جاری رہا۔ اس دوران حضرت وہب بن عبد مناف حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد ماجد کا اونٹ گم ہو گیا اس کی تلاش میں ادھر آ نکلے اور حضرت عبد اللہ کو چار آدمیوں سے بر سر پیکار دیکھا' ان کے دل میں معاونت کا خیال آیا اور اٹھے ہی تھے کہ اچانک پاؤں میں کپڑا الجھ گیا اور گر پڑے۔ دوبارہ قصد کیا تو پھسل گئے' سر پر چوٹ آگئی' تیسری مرتبہ پھر خون نے جوش مارا تو اچانک اژدہا راہ میں حائل ہو گیا تقدیر پر شاکر دل میں سوچا کہ اب آنکھیں بند کر لوں کیونکہ میں ہاشمی شہزادہ قتل ہوتے دیکھ نہیں سکتا اس بات کے دل میں آتے ہی کیا دیکھتا ہوں کہ چار فرشتے آسمان سے اترے اور ان یہودیوں کو ختم کر ڈالا۔ حضرت وہب وہاں پہنچے دیکھا ان کے سر قلم ہو چکے ہیں۔

پڑے تھے اب یہ لاشے ایک اک سے دور سب تنہا
کھڑا تھا اک جگہ فرزند عبدالمطلب تنہا
غرض زخمی جواں کو ساتھ لے کر وہب گھر آیا
یہ سارا ماجرا اس کے پدر کو جا کے بتلایا

حضرت عبدالمطلب نے حضرت عبد اللہ کے بچ جانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور حضرت وہب بن عبد مناف کے دل میں اس عظیم الشان اور عدیم النظیر واقعہ دیکھنے کے بعد حضرت عبد اللہ کی محبت نے گھر کر لیا اور انہیں اپنی دامادی کے

شرف سے ممتاز کرنے کا عزم بالجزم کیا۔

نور عظیم:

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد ماجد حضرت وہب بن عبد مناف جب بچشم خود حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عبد المطلب کی جلالت شان کا معائنہ کر چکے تھے تو ان کے دل میں ایسے درنایاب کو اپنانے کی خواہش کا پیدا ہونا فطری تقاضا تھا چنانچہ انہوں نے اپنی نہایت پاکباز، عفت مآب صاحبزادی حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے عقد کے لئے حضرت عبد المطلب سے بات کی تو انہوں نے آمادگی کا اظہار فرمایا اور پھر چند ہی دن بعد حضرت سیدنا عبد اللہ کا نکاح سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وقوع میں آیا۔

وہ نور لم یزل جس کی جھلک تھی روئے انور میں
نظر آنے لگی اس کی جھلک تقدیر مادر میں

اَنَا ابْنُ ذَبِیْحَیْنِ:

نبی کریم ﷺ نے اپنے میلاد کا تذکرہ بارہا فرمایا۔ انہیں واقعات ولادت میں آپ کے والد ماجد حضرت عبد اللہ ابن عبد المطلب کے میلاد پاک کی کیفیت بیان فرمائی جو بڑی تعجب خیز لیکن ایمان افروز ہے۔ جسے رسول کریم ﷺ نے بڑے والہانہ انداز میں بیان کرتے ہوئے فرمایا اَنَا ابْنُ ذَبِیْحَیْنِ. میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں۔ یعنی حضرت سیدنا اسماعیل ذبیح عظیم علیہ السلام اور حضرت سیدنا عبد اللہ بن عبد المطلب جن کے ذبح کا واقعہ بڑا دل دوز ہے، جو مکہ مکرمہ ہی میں ظہور پذیر ہوا، قصہ قدرے طویل ہے مگر اختصاراً تحریر کیا جاتا ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عبد المطلب نے دعا مانگی، الٰہی! تو مجھے دس بیٹے عطا فرما، جوان ہونے پر ان میں سے ایک تیری راہ میں قربان کروں گا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مختلف ازواج سے دس فرزند عنایت کیے جن میں حضرت عبداللہ تمام سے فائق تھے' وعدہ کے مطابق حضرت عبداللہ کے ذبح کرنے کا پروگرام بنا اور منادی کر دی گئی مگر مکہ مکرمہ کے تمام لوگ یگانے کیا بیگانے حضرت عبداللہ کی قربانی کے خلاف رائے دینے لگے بھائیوں نے اپنی اپنی قربانی کی پیشکش کر دی۔ معاملہ نہایت نازک ہو تا گیا آخر سر کردہ حضرات نے فیصلہ دیا کہ حضرت عبداللہ اور دس اونٹوں کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے اور جب تک اونٹوں کے نام قرعہ فال نہ نکلے دس دس کا اضافہ کیا جائے چنانچہ دسویں مرتبہ ایک سو اونٹوں کے نام قرعہ نکلا۔ جو حضرت عبدالمطلب نے اپنے بیٹے کے فدیہ میں ذبح کر دیئے۔ اس طرح حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اللہ تعالیٰ نے زندگی محفوظ رکھی اور عظمت و رفعت کو چار چاند لگا دیئے۔ دراصل دور جاہلیت میں سرداران مکہ نے یہ طے کر رکھا تھا کہ قتل کے بدلے قتل یا فدیہ و قصاص میں دس اونٹ مقتول کے ورثا کو دینے ہوں گے۔ اسی بنا پر حضرت عبداللہ اور دس اونٹوں کے درمیان قرعہ اندازی عمل میں آئی۔ مگر حضرت عبداللہ کے فدیہ میں سو اونٹوں کی قربانی کے بعد مقتول کے ورثاء کے لئے یک صد اونٹ ہی جزیہ شہرت پکڑ گیا جو حجاز مقدس میں قبائلی سطح پر آج بھی قائم ہے۔ اَنَا ابْنُ ذَبِیْحَیْنِ اسی کی طرف مشہور ہے نیز اس قربانی کے بعد سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ جو لوگ دس اونٹوں کے بدلے میں انسان کو قتل کرنا آسان سمجھتے تھے اب ان کو سو اونٹوں کی ادائیگی کے بوجھ نے قتل سے اجتناب کی راہ دکھائی۔ رحمت عالم ﷺ کی ولادت باسعادت سے قبل ہی قتل کے دروازے مقفل ہونا شروع ہو گئے تھے مگر ذاتی انا کی خاطر انسان جب درندگی پر اتر آتا ہے تو اسے کچھ سجھائی نہیں دیتا وہ بہر حال نفس امارہ کی خواہش کو پورا کرتا ہے چنانچہ ابو جہل نے نبی اکرم ﷺ کو شہید کرانے کا منصوبہ مرتب کیا تو قاتل کے لئے اس نے بھی سو اونٹوں کا انعام مقرر کیا' مگر آپ کی حفاظت و صیانت تو اللہ تعالیٰ

نے اپنے ذمہ کرم پر لے رکھی تھی۔ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ میرے حبیب جس طرح چاہو جہاں چاہو تبلیغ کرو' تمہاری حفاظت ہم خود کریں گے' بالفاظ دیگر تمہارے دشمنوں سے ہم خود نمٹ لیں گے۔

مٹ گئے ہیں مٹ جائیں گے اعداد تیرے
پر نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ بھی اڑتا ہے پھریرا تیرا

جبین منوّر:

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک دن چرخہ کات رہی تھیں جبکہ قریب ہی سید عالم' حبیب مکرم ﷺ نعلین شریف مرمت فرما رہے تھے۔ گرمی کے باعث جبین مصطفیٰ علیہ السلام پر پسینے کے قطرے ستاروں کی طرح چمک رہے تھے' ایسے محسوس ہوتا تھا کہ جمال حبیب' پر انوار کی بارش ہو رہی ہے۔ حضرت ام المومنین فرماتی ہیں فَجَعَلَ جَبِيْنُهٗ يَعْرِقُ وَ جَعَلَ عِرْقُهٗ يَتَوَلَّدُ نُوْرًا فَبُهِتُ یہ منظر دیکھ کر میں مبہوت ہو گئی فَقَالَ مَالَكَ بُهِتِّ؟ قُلْتُ جَعَلَ جَبِيْنُكَ يَعْرِقُ وَ جَعَلَ عِرْقُكَ يَتَوَلَّدُ نُوْرًا. آپ نے دریافت فرمایا۔ عائشہ! تم مبہوت کیوں ہو رہی ہو۔ میں نے عرض کیا۔ آپ کی جبین اقدس پر پسینہ اس انداز میں پیدا ہو رہا ہے گویا اس سے نور کے فوارے پھوٹ رہے ہیں وَلَوْرَاكَ اَبُوْ كَبِيْرِ هُذَلِيٌّ يَعْلَمُ اَنَّكَ اَحَقُّ بِشِعْرِهٖ حَيْثُ يَقُوْلُ. اگر آپ کی اس کیفیت کو ابو کبیر ہذلی (شاعر) دیکھ لیتا تو یقیناً پکار اٹھتا کہ حقیقتاً آپ ہی کی ذات اقدس اس کے ان اشعار کی مصداق ہے:

وَ مُبَرَّاً مَنْ كُلِّ غَيْرِ حَيْضَةٍ
وَ فَسَادَ مُرْضِعَةٍ وَ دَاءٍ مفيل

و اذا اَنْظَرْتُ اِلیٰ اُسْرَةِ وَجْهِهٖ
بُرِّقَتْ بِرُوْقِ العَارِضِ المُتَهَلَّلِ

ترجمہ: آپ کی ذات حیض کی ہر آلودگی اور دودھ پلانے والی کی اس خرابی سے بری ہے جو زمانہ شیر نوشی میں مرض صحبت سے ہوتی ہے۔

اور جب آپ کی پیشانی کے شکن دیکھتا ہوں تو وہ ایسے چمکتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں جیسے باریک سے بادل میں چاند چمکتا دکھائی دیتا ہے۔

فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَاکَانَ فِیْ یَدِہٖ وَ قَامَ اَتیٰ فَقَبَّلَ بَیْنَ عَیْنٍ وَّ قَالَ جَزَاكَ اللّٰهُ یَا عَائِشَةَ خَیْرًا فَمَا اَنْکَرَ اَنیِّ سِرِرْتَ کَسَرُوْزِیْ بِکَلاَمِكَ.

یہ اشعار سنتے ہی رسول کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ میں جو کچھ بھی تھا رکھ دیا۔ اور کھڑے ہوئے اور میرے پاس تشریف لاتے ہی میری پیشانی چوم لی پھر آپ نے دعا سے نوازا فرمایا اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے' مجھے جہاں تک یاد پڑتا ہے اتنا کبھی خوش نہیں ہوا جتنا آج تیرے اشعار پڑھنے سے مجھے سرور حاصل ہوا ہے۔ (الدرر المنظم)

واضح ہوا کہ حضور سید عالم ﷺ اپنے ذکر سے سرور حاصل کرتے ہیں اور خوشی و مسرت کے عالم میں ذکر کرنے والوں کو اپنی دعاؤں سے بھی نوازتے رہتے ہیں۔ اور ان کی مناسب طریقہ سے حوصلہ افزائی کرتے ہیں (کمامرّ)

خوشبو دار سانپ:

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی ایک جماعت حج کے لئے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئی' جن میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے راستہ میں انہوں نے

ایک نہایت خوبصورت سفید رنگ کا سانپ دیکھا یَنفعُ مِنهُ رِیحُ المِسْكِ فَقُلتُ لِاَصحَابی اَمضَوْ فَلَستُ نُبَارِحُ حَتّٰی اَنظُرَ اِلٰی مَا یَصِیرُ اَمرُ هٰذِهِ الْحَیَّةِ مَا بَشَتْ اِنْ مَاتَتْ مُعَمَّلَتْ اِلٰی حَرْقَةٍ بَیْضَاءَ فَلَفَفْتَهَا فِیْهَا ثُمَّ تَحتَهَا عَنِ الْطَّرِیْقِ فَدَفَنتُهَا (الی الاخر)

جس سے کستوری کی خوشبو آرہی تھی۔ میں نے اپنے رفقاء سے کہا آپ جایئے اور میں اس وقت تک یہاں سے آگے نہیں بڑھوں گا جب تک اس کے انجام کو نہیں دیکھ پاتا' سانپ کوئی چیز کھا رہا تھا' اس کے کھاتے ہی وہ مر گیا۔ میں نے سانپ کو ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر راستے کی ایک جانب دفن کر دیا۔ پھر اپنے ساتھیوں سے جا ملا۔

واللہ! ابھی میں ساتھیوں کے پاس بیٹھا ہی تھا کہ مغرب کی طرف سے چار عورتیں آئی ان میں سے ایک نے پوچھا تم میں سے عمرو کو کس نے دفن کیا ہے۔ ہم نے دریافت کیا عمرو کون؟ اس نے کہا وہ سانپ! میں نے کہا' میں دفن کر کے آرہا ہوں' وہ عورت بولی! بخدا تو نے دن کو روزہ رکھنے' رات کو عبادت کرنے اور شب و روز نیکی کی تبلیغ کرنے والے کو دفن کر دیا۔ جو تمہارے رسول ﷺ کی بعثت سے چار سو سال قبل تعریف سن کر آسمان پر ایمان لایا تھا۔ یہ سن کر ہم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ پھر حج کعبہ کی سعادت عظمیٰ حاصل کر کے مدینہ طیبہ واپسی پر حضرت امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خوشبودار سانپ کا قصہ پیش کیا۔

تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے کہ میرے مبعوث ہونے سے چار سو سال پہلے آسمان پر ایمان لایا تھا۔

سبحان اللہ صدیوں پہلے آمد مصطفیٰ اور میلاد حبیب کی انتظار رہی' جب دنیا میں جلوہ افروز ہو گئے تو منتظر عشاق کی تمنائیں بر آئیں اور حضور کی محبت کے باعث

انسان تو انسان جنات اور حیوانات جنہیں آپ سے پیار تھا ان میں قدرتی طور پر خوشبو پیدا کر کے اللہ تعالی نے عظمت محبوب کا سکہ بٹھادیا۔

وہ شمع کیسے بجھے ....؟

ملفوظات اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ میں ایک سوال "میلاد شریف میں جھاڑ' فانوس وغیرہ سے زیب و زینت اسراف ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں ارشاد کے عنوان سے درج ذیل عبارت درج ہے پڑھئے اور اپنے ایمان کی دولت میں اضافہ کیجئے۔

ارشاد! علماء فرماتے ہیں لَاخَیْرَ فِی الْاِسْرَافِ وَلاَ اَلْاِسْرَافَ فِی الْخَیْرِ' جس شے سے تنظیم ذکر شریف مقصود ہو ہرگز ممنوع نہیں ہو سکتی۔ امام غزالی علیہ الرحمتہ نے احیاء العلوم شریف میں سید ابو علی رودباری رحمتہ اللہ تعالی علیہ سے نقل کیا کہ ایک بندہ صالح نے مجلس ذکر شریف ترتیب دی اور اس میں ایک ہزار شمعیں روشن کیں' ایک شخص ظاہر بین پہنچے' اور یہ کیفیت دیکھ کر واپس جانے لگے' بانی مجلس نے ہاتھ پکڑا اور اندر لے جاکر فرمایا جو شمع میں نے غیر خدا کے لئے روشن کی بجھادیجئے' کوششیں کی جاتی تھیں مگر کوئی شمع ٹھنڈی نہ ہوئی۔

سچ فرمایا کسی شاعر نے۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیسے بجھے جسے روشن خدا کرے

غالبا مولانا ظفر علی خان نے ایسے ہی موقعہ پر کہا ہوگا۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اس آیت کا مولوی عبدالستار صاحب یوں ترجمہ کرتے ہیں۔

پھونکاں مار بجھایا لوڑن نور محمد والا
نور محمد کدے نہ بجھ سی وعدہ حق تعالی

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکابر صحابہ میں شمار ہوتے ہیں، عشرہ مبشرہ اور السابقون الاولون میں شامل ہیں، سید عالم ﷺ کے رفقاء خاص میں آپ ممتاز مقام پر فائز تھے، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ میں وہ خلفاء رسول کریم ﷺ کے منصب پر فائز ہونے کی صلاحیتوں سے آراستہ تھے۔ آپ ہی کے فیصلہ اور ایثار کے باعث حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ الرسول اور امیر المومنین منتخب ہوئے۔ 32ھ کو پچھتر برس کی عمر شریف میں وصال فرمایا، ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے قبل از وصال، نبی کریم ﷺ کے روضہ پاک میں دفن کرنے کی پیش کش فرمائی تو آپ نے فرمایا۔ "مجھے حضور ﷺ کے پاس لیٹنے سے شرم آتی ہے لہذا جنت البقیع میں دفن کیا جائے"۔ آپ کی وصیت کے مطابق حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی، نبی کریم ﷺ کے شہزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان بن مظعون کے ساتھ ہی قبر میں دفن کئے گئے اور معلم الامتہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آپ کے پڑوسی اور رفیق خاص تھے بعد از وصال انہیں آپ کے پہلو میں دفن کیا گیا گویا کہ وہ عالم برزخ میں منازل قرب سے شاد کام ہوئے، ان گنت خوبیوں کے مالک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اسلام لانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میں نے یمن کا سفر بارہا کیا اور ہمیشہ عسکلان بن عواکن حمیری کے پاس قیام کرتا تھا اور وہ مجھ سے پوچھا کرتا تھا کہ تم میں کوئی شخص پیدا ہوا ہے جس کا چرچا لوگوں میں ہو، اس کا لوگ تذکرہ کرتے ہیں، کوئی ایسا شخص ہوا ہے جو تمہارے آبائی دین کی مخالف کرتا ہو"۔ میں اس کا جواب نفی میں دیتا رہا، جس سال آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے آپ کا بیان ہے کہ اس سال میں پھر یمن گیا اور اسی کے پاس ٹھہرا اور مجھ کو آنحضرت ﷺ کی بعثت کا علم بالکل نہ تھا، اس زمانہ میں وہ بوڑھا ہو چکا تھا اور

اونچا سننے لگا تھا۔ میری اطلاع ہونے پر وہ باہر آیا' پٹی باندھی اور تکیہ لگا کر بیٹھا اس کے اردگرد اس کے لڑکے پوتے سب جمع ہو گئے۔ مجھ سے میرا نسب نامہ پوچھا۔ میں بیان کرتا کرتا جب زہرہ پر پہنچا تو اس نے کہا ٹھہر جا' کیا میں تم کو ایسی بات کی اطلاع نہ دوں جو تجارت سے بہتر ہو' آپ نے جواباً کہا ضرور ایسا کیجئے۔

اس نے کہا کہ میں تم کو بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے پہلے مہینہ میں تمہاری قوم (قریش) میں ایک رسول مبعوث کیا ہے اور اس کو برگزیدہ اور مقبول بنایا ہے اور اس پر کتاب اتاری ہے اور اس کتاب پر عمل کرنے والوں کے لئے ثواب مقرر کیا ہے۔ اس کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ بتوں (یعنی اللہ کے سوا سب کی) پرستش سے منع کرتا ہے اور دعوت اسلام دیتا ہے۔ اچھے کام کا حکم دیتا ہے اور خود بھی اچھے کام کرتا ہے اور بیہودہ باتوں سے منع کرتا ہے اور ان کو مٹاتا ہے۔ آپ نے دریافت کیا کہ وہ کس قبیلہ سے ہے تو اس نے جواب دیا کہ وہ نہ قبیلہ ازد سے ہے اور نہ شمالہ سے وہ بنی ہاشم سے ہیں اور تم اس کے ننھالی رشتہ دار ہو اور آپ کو مخاطب کر کے کہا کہ اے عبدالرحمٰن! اس بات کو تم پوشیدہ رکھو اور جلد واپس جاؤ اور ان سے جا کر ملو اور ان کی دلدہی کرو اور میری طرف سے یہ التماس نامہ پیش کر دینا۔

اَشْہَدُ بِاللّٰہِ ذِی الْمَعَالِیْ

فَالِقُ اللَّیْلِ وَ الصَّبَاحِ

گواہ بناتا ہوں اللہ بڑائی اور بزرگی والے کو جو رات دن کا ظاہر کرنے والا ہے۔

اِنَّکَ ذُوْ السِّرِ مِنْ قُرَیْش

یَا ابْنَ الْفِدٰی مِنَ الذِّبَاحِ

بے شک آپ قریش میں راز دار ہیں۔ اے اس شخص کے بیٹے! جس کی قربانی کا فدیہ دیا گیا ہے۔

اُرْسِلْتَ تَدْعُوْا اِلٰی یَقِیْنٍ

وَ بِرُشْدٍ لِلْحَقِّ وَالْفَلَاحِ

رسول بنا کر بھیجے گئے' یقینی باتوں کی طرف آپ دعوت دیتے ہیں اور حق دار اور بھلی باتوں کی ہدایت کرتے ہیں۔

اَشْهَدُ بِاللّٰهِ رَبِّ مُوْسٰی
اِنْ اُرْسِلْتَ بِالْمَطَاحِ

قسم ہے موسیٰ علیہ السلام کے رب کی کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بے شک بطحا میں رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

فَكُنْ لِیْ شَفِیْعًا اِلٰی مَلِیْكٍ
یَدْعُوْا الْبَرَایَا اِلَی الْفَلَاحِ

ہو جایئے شفیع اس مالک کے دربار میں جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلاتا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ اشعار مجھ کو یاد ہو گئے اور میں سفر سے بعجلت تمام واپس آیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جن کے ساتھ میرے مراسم محبت پہلے سے تھے واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے اسلام لانے کی تحریک کی اور مجھ کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حضرت خدیجہ کے گھر لے آئے۔ آنحضرت ﷺ کے چہرہ پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ مجھے دیکھ کر فرمایا ایسا چہرہ دیکھتا ہوں جسے دیکھ کر نیکی کی امید بندھتی ہے۔ دیکھئے اب اللہ تعالیٰ کیا کرتا ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا ایک امانت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں ایک مرسل نے پیغام بھیجا ہے وہ مجھ کو پہنچا دو میں نے اشعار یاد کر لئے تھے اور آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ (سیرت نبویہ علامہ زینی دحلان مکی ص 61 ج 1)

جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں:

اس دور کے معروف بین الاقوامی عالم حسن البنا شہید مصری بانی جماعت اخوان المسلمون مصر' عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس میں شمولیت کا ایک نہایت ہی پر درد' روح پرور' ایمان افروز واقعہ اپنی ڈائری میں درج کرتے ہوئے رقم طراز ہیں' جسے پاکستان میں ابو الاعلیٰ مودودی کے دست راست جناب خلیل احمد حامدی نے

عربی سے اردو میں ترجمہ کیا اور اسلامک پبلی کیشنز لاہور نے "حسن البنا شہید کی ڈائری" کے نام سے کتاب کو شائع کیا' ایک مثالی کردار کے عنوان کے تحت صفحہ 196' 197 پر یوں بیان کرتے ہیں۔

"مجھے یاد ہے کہ جب ربیع الاول کا مہینہ آتا ہے تو یکم ربیع الاول سے لے کر 12ربیع الاول تک معمولاً ہر رات ہم "حصافی اخوان" میں سے کسی ایک کے مکان پر محفل ذکر منعقد کرتے اور میلاد النبی ﷺ کا جلوس بنا کر باہر نکلتے' اتفاق سے ایک رات برادرم شیخ شلبی الرجال کے مکان پر جمع ہونے کی باری آگئی' ہم عادۃ عشاء کے بعد ان کے مکان پر حاضر ہوئے' دیکھا پورا مکان خوب روشنیوں (چراغاں) سے جگمگا رہا ہے۔ اسے خوب صاف و شفاف اور آراستہ و پیراستہ کیا جا چکا ہے۔ شیخ شلبی الرجال نے رواج کے مطابق حاضرین کو شربت اور قہوہ اور خوشبو پیش کی۔ اس کے بعد ہم جلوس بن کر نکلے اور بڑی مسرت و انبساط کے ساتھ مروجہ مناقب' اور نظمیں (میلادیہ نعتیں) پڑھتے رہے۔ جلوس ختم کرنے کے بعد ہم شیخ شلبی الرجال کے مکان پر واپس آگئے اور چند لمحات ان کے پاس بیٹھے رہے۔ جب اٹھنے لگے تو شیخ شلبی الرجال نے بڑے لطافت آمیز اور ہلکے پھلکے تبسم کے ساتھ اچانک اعلان کیا کہ "ان شاء اللہ کل آپ حضرات میرے ہاں علی الصبح تشریف لے آئیں تا کہ "روحیہ" کی تدفین کر لی جائے"۔

روحیہ شیخ شلبی کی اکلوتی بچی ہے' شادی کے تقریباً گیارہ سال بعد اللہ تعالیٰ نے شیخ کو عطا کی ہے' اس بچی کے ساتھ ہمیں اس قدر شدید محبت و وابستگی ہے کہ دوران کام بھی اسے جدا نہیں کرتے۔ یہ بچی نشو نما پا کر اب جوانی کی حدود میں داخل ہو چکی ہے۔ شیخ نے اس کا نام روحیہ تجویز کر رکھا ہے کیونکہ شیخ کے دل میں اسے وہی مقام حاصل ہے جو جسم میں روح کو حاصل ہے۔ شیخ کی اس اطلاع پر ہم بھونچکے رہ گئے۔ عرض کیا۔ "روحیہ کا کب انتقال ہوا"؟ فرمانے لگے۔ "آج ہی! مغرب سے تھوڑی دیر پہلے"۔ ہم نے کہا آپ نے ہمیں پہلے کیوں نہ اطلاع کر دی۔

کم از کم میلاد النبی ﷺ کا جلوس کسی اور دوست کے گھر سے نکالتے۔ کہنے لگے جو کچھ ہوا' بہتر تھا۔ اس سے ہمارے حزن و غم میں تخفیف ہو گئی اور سوگ مسرت میں تبدیل ہو گیا۔ اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی کوئی اور نعمت درکار ہے؟ سچ فرمایا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ نے ؎

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

(حسن البنا شہید کی ڈائری)

نبی کریم صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ گری سے پہلے انسانی کردار مفلوج ہو کر رہ گیا تھا چہار جانب کو وحشت و بربریت کے طوفانوں نے اپنی لپیٹ میں یوں دبار کھا تھا جیسے نزع کی آخری ہچکی' یاس و ناامیدی کے بادل فضائے عالم پر چھا چکے تھے۔ پھر وہ آفتاب عالم طلوع ہوا جس کی تابندگی سے شب کی سیاہی نور سحر میں تبدیل ہو گئی ظلم و ستم کی جگہ عدل و انصاف رحم و ہمدردی نے لے لی۔ تشنگانِ لہو کی لبوں پر صلح و آشتی کا پیغام نغمہ ریز ہوا۔ تلوار کے قبضہ پر رکھنے والے ہاتھ تعلیم و اخلاق کے لیے میدانِ عمل میں نکلے ایک مختصر سے عرصہ نے زمانہ کے غبار وحشت کو باران رحمت میں تبدیل کر دیا۔ کانٹے پھول بن گئے اور کلیاں مسکرا اٹھیں:

چمن میں پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں!
زہے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو!

ماہ ربیع الاول کی ان ہزار ہا صد مبارک ساعتوں میں انسانیت کے محسن اعظم ﷺ کا یوم ولادت مسلمانانِ عالم کے لیے جہاں انتہائی مسرت و شادمانی کا گہوارہ ہے وہاں ایک ضابطۂ حیات کا ترجمان بھی ہے اور وہ ضابطۂ حیات عدل و مساوات تنظیم و اتحاد' علم و عمل اخلاق و محبت ایسے زرّیں اصولوں سے بھی عبارت ہے جس کا دوسرا نام "اسلام" ہے۔ ذرا ماضی کی طرف نگاہ لے جائیے اسلام کے

ابتدائی دور میں مسلمانوں کی زندگی جس تنگی اور عسرت سے گزری وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ان کے پاس نہ کوئی دولت تھی اور نہ ہی شاہی محلات بنگلے اور کوٹھیاں تھیں۔ لیکن اس فقر و فاقہ میں بھی ان کو سکونِ قلب، تسکین روح، سرورِ زندگی، فانی شان و شوکت، غیر یقینی جاہ و حشمت کے مقابلہ میں دائمی مسرت ابدی کیف و مستی اور غیر فانی زندگی کو زیادہ اہمیت دیتے تھے اور جب ان کی پر شوق نگاہیں جمالِ مصطفیٰ ﷺ کو دیکھ لیتیں تو زندگی بھر کی رعنائیاں سمٹ کر ان کے دامن مراد میں پھیل جاتی ہیں اور وہ نشہ عشق و محبت سے سرشار ہو کر دنیاو مافیہا سے بے خبر اس حسن لازوال کا مشاہدہ کرتے تو نہ انہیں بھوک لگتی اور نہ ہی پیاس محسوس کرتے بلکہ دنیا کی ہر چیز بھول جاتے کیوں کہ جمالِ یار کو دیکھنا ہی ان کے نزدیک سب سے بڑی نعمت تھی۔

مغزِ قرآں، جانِ ایماں روحِ دیں
ہست حب رحمتہ للعلمین

لیکن ان کی غربت تنگی و عسرت کو دیکھ کر مکہ مکرمہ کے فرعونی دماغ رکھنے والے کافر، اسلام و پیغمبر اسلام کے جھوٹا ہونے کی ایک دلیل سمجھ لیتے کیوں کہ دولت کے نشے اور سرمایہ داری کے جنون اور امارت کے غرور نے ان کی آنکھوں پر پردے اور دلوں پر مہریں لگادی تھیں یہاں تک کہ ان کے نزدیک حق و صداقت کا معیار ہی بدل گیا تھا اور ان کا عقیدہ تھا کہ غریب اور مفلس انسان خدا کی رحمت کا سرے سے حق دار ہی نہیں، حق و صداقت کے معیار کو طہارت قلب، تزکیۂ نفس، اتقاء اور پرہیز گاری کی بجائے سرمایہ داری، جاگیر داری، ظاہری شان و شوکت اور عارضی جاہ و حشمت سمجھتے تھے اور اسی بنا پر خاتم النبین ﷺ کی نبوت کا انکار کرتے، نیز ان کا مقولہ تھا۔ اگر خدا نے کسی کو نبی بنا کر بھیجنا ہی تھا تو مکے کے کسی بڑے سردار کو نبوت عطا فرماتا آخر یہ نبی کیسے ہو سکتا ہے جو ٹوٹے ہوئے حجرے میں رہتا ہے۔ کھجور کی چٹائی پر مسند لگاتا ہے، پھٹے ہوئے کپڑے زیب تن ہوتے ہیں اور

دعویٰ کرتا ہے ساری خدائی کے نبی ہونے کا۔ اگر یہ نبی ہوتا تو اس کے پاس سونے چاندی کے خزانے ہوتے' لعل و جواہرات کے ڈھیر اور سنہری محلات ہوتے۔ جب ان کی غرور و تکبر اور تعصب حد سے بڑھ گیا تو پھر غیرتِ حق نے پکار کر کہا۔ میرے محبوب کی نبوت کو سونے چاندی کے خزانوں' لعل و جواہرات کے ڈھیر دل ریشمی لباسوں اور سنہری محلات میں تلاش نہ کرو بلکہ میرے محبوب کی نبوت کو اگر دیکھنا ہو تو کسی یتیم کے ٹوٹے ہوئے دل میں دیکھو"۔

آہستہ آہستہ زمانے نے کروٹ بدلی تو وہی دلق پوشوں کی مقدس جماعت' فاقہ مستوں کا متبرک گروہ اور صحرا نشینوں کا نورانی ٹولہ ساری دنیا کے لیے امن و سلامتی' عدل و انصاف۔ لطف و کرم کا ایک مضبوط قلعہ بن گیا اور پھر وہی تنگی و عسرت اور فقر و فاقہ کی زندگی بسر کرنے والے دنیا کے تاجدار ہوئے۔ آج دنیا کے نفس پرست اور ننگِ انسانیت حکمران اقتدار کے بھوکے سیاسی لیڈر آئے دن اعلان کرتے رہتے ہیں کہ غریبو! ہم تمہارے لیے ہیں۔ امریکہ کی نام نہاد جمہوریت اور روس کی نسل انسانی کو تباہ کردینے والی آمریت (اشتراکیت) بھی غریبوں کی حمایت کی مدعی ہے۔ مگر یہ سب دھوکہ ہے فریب کاری ہے مکاری اور عیاری ہے ایسے اعلانات و بیانات میں صداقت کا نام تک نہیں اس لیے کہ آج تک کسی نے اس کا عملی ثبوت مہیا نہیں کیا۔ کوئی پری پیکر کار میں بیٹھ کر کوئی ہوائی جہاز میں پرواز کر کے کوئی ایئر کنڈیشنڈ کوٹھیوں اور بنگلوں کی مسحور کن فضاؤں میں بدمست غریبوں سے ہمدردی کا اعلان کرتا ہے مگر غریب کے آنسوؤں نے بھیگی ہوئی پلکوں سے دیکھا تو اسے موجودہ ترقی یافتہ دور میں ہر طرف مایوسی ہی مایوسی نظر آئی۔ پھر حسرت بھرے دل سے مدینہ طیبہ کی طرف نگاہ اٹھائی تو اس نے دیکھا کائنات کا ہادی زمین و آسمان اور کون و مکان کا شہنشاہ' عرب و عجم کا تاجدار کونین کا والی ایک ٹوٹے ہوئے حجرے میں کھجور کی ایک پھٹی ہوئی چٹائی پر بیٹھا' پیٹ پر پتھر باندھے یوں دعا کررہا ہے:

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ احْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنَ (مشکوٰۃ ص 447) یا اللہ مجھے مساکین میں زندہ رکھ اور مسکینی میں ہی وصال عطا فرما اور بروز حشر مساکین کو میری ذات سے مشرف فرما۔ یہ سن کر حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہیں۔ کملی والے آقا آپ مولائے کل اور محبوب رب العالمین ہو کر ایسی دعا فرماتے ہیں! آپ نے جواباً نوازا حبیبہ حبیب خدا غریب و مساکین قیامت کو امیروں سے چالیس برس پہلے جنت میں جائیں گے۔ اور پھر امام الانبیاء ﷺ نے الفقر فخری کی عملی تصویر دنیا والوں کے سامنے اس طرح پیش فرمائی کہ اگر کوئی غریب امتی دو روز سے بھوکا ہے تو محبوب خدا کے پیٹ پر پتھر دیکھا جاتا ہے۔

سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا!
سلام اس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی!
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

آج کے مہذب اور ترقی یافتہ دور میں غریبوں کو نفرت اور حقارت سے دیکھا جاتا ہے لیکن دولت و ثروت سرمایہ داری و جاگیرداری کے نشے میں سر مست اور متکبر انسان یہ بھی نہیں جانتے کہ مرنے کے بعد جتنی زمین کسی بڑے سے بڑے صنعت کار اور امیر کو ملتی ہے اتنی ہی غریب مزدور اور فقیر کو اور اتنا ہی کفن جو ملک کے بادشاہ کو پہنایا جاتا ہے ویسا ہی بستی کے گدا کو خیال تو کیجئے۔

نہ دارا رہا سکندر نہ فریدوں بادشاہ
تخت زمین پر سینکڑوں آئے چلے گئے

میلاد النبی کی صبح ایک ہی پیغام سنا رہی ہے، ایک ہی دعوے دے رہی ہے اور وہ یہ کہ حضور رسالت مآب ﷺ کے عطا فرمودہ عزت و شرف سے رہنا چاہتے ہو اور اقوام عالم کی امامت پر پھر فائز ہونے کے آرزو مند ہو تو چودہ سو سال قبل

کے اس نورانی مقام کی طرف لوٹ چلو جو میلاد النبی ﷺ کی معجز نمائی کا صدقہ تھا۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو'
چمن دہر میں کلیوں کا تبسّم بھی نہ ہو

یہ نہ ساقی ہو تو مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو'
بزمِ توحید بھی' دنیا بھی نہ ہو تم بھی نہ ہو

خیمہ افلاک کا ایستادہ اسی نام سے ہے
بزم ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمد کا تمہیں پاس نہیں'

دعا ہے مولیٰ تعالیٰ جل و علا محسن اعظم ﷺ کے صدقے ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے۔ عدل و انصاف امن و سلامتی کا خوگر بنائے اور اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے خصوصاً پاکستان کی سرزمین کو نظام مصطفیٰ اور مقام مصطفیٰ کا امین بنائے۔ (آمین ثم آمین)

بجاہ رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم!!!

شیخ عبدالحق محدّث دھلوی کی

دُعا

یااللہ

میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے آپ کے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں میرے تمام اعمال فساد نیت کا شکار ہیں۔ البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل محض آپ ہی کی عنایت سے اس قابل (اور لائق التفات) ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلسِ میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی و انکساری محبت و خلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک ﷺ پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔

یااللہ! وہ کونسا مقام ہے جہاں میلاد پاک سے بڑھ کر تیری طرف خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے؟ اس لیے یاارحم الراحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی رائیگاں نہیں جائے گا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی درود و سلام پڑھے اور اس کے ذریعے سے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہوگی"۔

(اخبار الاخیار 6240' مطبوعہ کراچی)

جلسہ 21

عرس پاک صاحب لولاک ﷺ

وصالِ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حدیث شریف:

عَنْ اَبِی الْدَرْدَاءِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَلْمُوْتُ جَسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلیٰ الْحَبِیْبِ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا موت ایسا پل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملاتا ہے۔

اس حدیث کے راوی ایسے جلیل القدر صحابی ہیں کہ ایک مرتبہ ان کے پیٹ میں درد اٹھا، تو حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ مصطفوی میں حاضر ہوئے اور آپ کو ان کی اس تکلیف کی اطلاع دی۔ اور عرض کیا میں ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوا ہوں، آپ اسی وقت حضرت ابو درداء کی بیمار پرستی کے لئے چل پڑے جب کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی بشری صورت میں آپ کے ساتھ ساتھ تھے سید عالم نبی مکرم ﷺ نے جا کر عیادت فرمائی اور صحت کے لئے فرمایا قُمْ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ شِفَاءٌ، کھڑے ہو جائیے اور نماز ادا کریں کیونکہ نماز شفا ہے۔

موت کیا ہے:

حکماء بیان کرتے ہیں اَلْمُوْتُ جَفَافُ الدَّمِ، موت خون کے خشک ہونے کا نام ہے۔ بعض نے کہا ھُوَ رِیْحٌ حَارٌّ، وہ گرم ترین ہوا ہے، جو انسان کے جسم کی رطوبت کو خشک کر دیتی ہے۔

جسر. ایسا پُل جس کے ایک کنارے پر پاؤں رکھا تو دوسرے کنارے پہنچ گیا، اسی طرح جس نے دنیا کے کنارے سے موت کے پُل پر قدم رکھا تو عالم برزخ میں پہنچ گیا۔

وصل حبیب ؟:

یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ، دوست کو دوست سے ملا دیتا ہے یعنی اہل ایمان کو جنت میں اور کفار و مشرکین کو جہنم میں پہنچا دیتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ اسلام اور عزرائیل کی آنکھ ؟:

بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حضرت عزرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے تاکہ ان کی روح مقدس کو قبض کریں۔ آپ نے فرمایا مجھے کہاں لے جانے کا ارادہ ہے وہ کہنے لگے اُدْعُوْكَ مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ اِلٰی دَارِ السُّرُوْرِ وَمِنْ دَارِ الْمِحْنَةِ اِلٰی دَارِ النِّعْمَةِ مقام غرور سے مقام سرور کی طرف، مقام مشقت و محنت سے مقام راحت و نعمت کی طرف۔

آپ نے فرمایا مجھے وہ مقام دکھاؤ، عزرائیل بولے یہ نہیں ہو سکتا۔ آپ نے فرمایا پھر میں بھی نہیں جاسکتا، عزرائیل نے زبردستی لے جانا چاہا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جلالی کیفیت طاری ہوئی اور زور سے ایک طمانچہ ان کے منہ پر رسید کر دیا۔

ملک الموت کی آنکھ نکل پڑی وہ اسی طرح آنکھ ہاتھ میں لئے بارگاہِ الوہیت میں پہنچے اور اللہ تعالیٰ سے فریاد کی، اللہ تعالیٰ نے اسے شفا سے نوازا اور فرمایا اب پھر جاؤ اور یوں کہو اُدْعُوْكَ اِلٰی مُوْلَاكَ وَاِلٰی مَنْ هَوَاكَ. میں تجھے تیرے دوست کی طرف لے جانے کے لیے آیا ہوں آگے آپ کی مرضی ؟

آپ نے فرمایا عَجِّلْ عَجِّلْ فَاِنِّیْ اُرِیْدُ لِقَائِہٖ، جلدی کریں جلدی کریں میں تو اس کی ملاقات کا طالب ہوں۔

📖 واضح ہو کہ ایماندار کی روح جب تک اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكَ رَاضِیَۃً کی صدا نہیں سن لیتی جسم سے باہر نہیں آتی۔

📖 جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی روح قبض کرنے کے لئے عزرائیل علیہ السلام آئے تو آپ رو کر کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنایا مگر غیر کو میرے لینے کے لئے بھیجا؟ فَتَجَلّٰی رَبُّہٗ معاً اللہ تعالیٰ نے اپنا جلوہ دکھایا آپ خوش ہوگئے اور روح مقدس پرواز کر گئی۔ حضرت عزرائیل دیکھتے رہ گئے انہیں آواز سنائی دی قَدْ وَصَلَ الْحَبِیْبُ اِلَی الْحَبِیْبِ

حبیب کو حبیب کا وصل نصیب ہو گیا:

بیان کرتے ہیں کہ جب ایماندار کے پاس ملک الموت آتا ہے تو کہتا ہے۔ بہشت کی طرف آؤ! اور کافر سے کہا جاتا ہے دوزخ کی طرف نکلو۔ اور اولیاء اللہ کے لئے کہتا ہے خدا کی طرف آیئے۔

📖 موت کی آرزو مستحب ہے۔ مگر طلب جائز نہیں اس لئے کہ زیادہ عمر زیادہ نیکیوں کا سبب ہے۔ حدیث شریف میں ہے طُوْبٰی لِمَنْ طَالَ عُمْرُہٗ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ، خوش نصیبی ہے اس شخص کے لئے جس کی لمبی زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں بسر ہو۔

📖 یَااَیُّھَا الَّذِیْنَ ھَادُوْا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّکُمْ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ. اے یہودیو اگر تم یہ گمان رکھتے ہو کہ ہم ہی اللہ کے دوست ہیں تو پھر موت کی تمنا کرو اگر تم اس دعویٰ میں

سچے ہو۔

وَلَن یَّتَمَنَّوْنَهٗ اَبَدًا لیکن تم کبھی بھی موت کی تمنا نہیں کرو گے۔

سیدالعالمین نبی الحرمین الشریفین ﷺ نے فرمایا مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَهٗ. جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا مشتاق ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کو پسند نہیں فرماتا۔

دنیا آباد عقبیٰ برباد؟:

حضرت سلطان عبدالعزیز نے سمنون مجنون رحمہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا ہم لوگ موت کو کیوں اچھا نہیں سمجھتے انہوں نے فرمایا اس لئے کہ تم دنیا کو آباد کرتے ہو اور آخرت کو برباد۔ پس آبادی سے ویرانے کی طرف جانا کیونکر پسند آئے گا۔ سلطان نے ایک نعرہ بلند کیا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔

معلوم ہونا چاہیے کہ جب نبی کریم ﷺ زیادہ علیل ہوئے تو آپ نے حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے سوا تمام ازواج مطہرات کو خدمت سے مستثنیٰ فرمادیا۔ جب حالت زیادہ نازک ہوئی تو آپ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امامت کے فرائض سرانجام دینے کا حکم فرمایا۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت رقیق القلب تھے جب مصلیٰ امامت پر کھڑے ہوئے تو بے قراری کے عالم میں رونے لگے؟

یادگار کلمات طیبات مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم

بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ جب اس فانی دنیا سے راہ بقا اختیار فرمانے لگے تو خصوصی نصائح سے نوازا آپ نے فرمایا، قرآن کریم کو مضبوطی سے تھامے رکھنا، میرے اہل بیت سے محبت اور میرے صحابہ سے مودت اور حسن سلوک سے پیش آنا، نماز باجماعت کی پابندی کی کوشش کرنا، اپنے خادموں پر شفقت اور اپنی اولاد کو امانت سمجھنا، عورتوں کے ساتھ نرمی اختیار کرنا ظاہر وباطن کو درست رکھنا، اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈرتے رہنا، جو چیز اپنے لئے پسند کرو وہی اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے پسند کرنا۔ بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت سے پیش آنا۔

📖 11 ہجری بارہ ربیع الاول شریف کو تریسٹھ سال کی عمر شریف میں آپ نے، حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے حجرہ مبارکہ میں تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ کا سلام وپیام پہنچایا۔ کہ آپ اس دنیا میں رہنا پسند کرتے ہیں یا ہمارے ہاں آنا، آپ نے فرمایا اَخْتَرْتُ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی میں نے رفیق اعلیٰ کو اختیار کیا،

یاقوت کے تابوت کی پیشکش اور عرش اعلیٰ کا قیام؟:

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اگر حکم ہو تو یاقوت کے تابوت میں آپ کو بٹھا کر عرش اعلیٰ پر لے چلتے ہیں۔ آپ نے کہا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ. اللہ تعالیٰ کے لئے یہ مناسب نہیں کہ ان لوگوں پر عذاب کرے جن میں آپ موجود ہوں۔ اس لئے میں اپنی گنہگار امت کو عذاب سے محفوظ رکھنے لگے زمین پر رہنا ہی پسند کرتا ہوں۔

آپ کا ارشاد ہے میرے اُمتیو حَیَاتِیْ خَیْرٌلَّکُمْ وَ مَمَاتِیْ خَیْرٌلَّکُمْ میری حیاتی بھی تمہارے لئے خیر اور میرا وصال بھی تمہارے لئے خیر وبرکت کا باعث ہے۔ (سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم)

جلسہ 22

فضائل ماہ رجب المرجب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلرَّجَبُ شَھْرُاللّٰہِ مَنْ اَکْرَمَ شَھْرَاللّٰہِ اَکْرَمَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

حضرت ابوسعید خذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ماہ رجب المرجب اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے جو ایماندار اس کی عزت و تکریم کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دنیا وآخرت میں تکریم سے نوازے گا۔

نبی کریم ﷺ نے حدیث کے راوی حضرت سعید خذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق فرمایا ہم انہیں دوست رکھتے ہیں۔اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہو سکتی ہے۔

حکایت: ماہ رجب کی تعظیم کے باعث ایمان عطا ہوا؟:

ماہ رجب المرجب کی عظمت ورفعت حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم ﷺ تک مسلمہ ہے۔بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے عہد نبوت میں ایک شخص کسی حسینہ پر عاشق تھا وہ سال بھر اس کی ملاقات کا طالب رہا۔ اتفاقاً ماہ رجب کی چاند رات اس کی معشوقہ اسے خلوت میں ملی، آدمی زنا کرنا چاہتا تھا کہ عورت سے دریافت کرنے لگا یہ کونسا مہینہ ہے اس نے کہا لوگ رجب کا چاند دیکھ رہے ہیں یہ سنتے ہی رجب المرجب کی تعظیم و توقیر کے لئے زنا

سے باز رہا، حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا فلاں مقام پر جایئے اور میرے بندے کی زیارت کریں آپ اس کے پاس گئے وہ کہنے لگا حضرت کیسے تشریف لانا ہوا۔ آپ نے حکم الٰہی کی بابت بتایا وہ شخص یہ سنتے ہی ایمان لے آیا۔ سبحان اللہ! ایک کافر نے ماہ رجب کی توقیر کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے ایمان کی دولت سے سرفراز فرمادیا۔

ماہ رجب المرجب کے روزے؟:

حدیث شریف میں جس ایماندار نے ماہ رجب کا ایک روزہ رکھا وہ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کا حق دار بن گیا۔ جس نے دو روزے رکھے اس کا ثواب شمار سے باہر ہے جس نے تین روزے رکھے وہ دوزخ سے ستر ہزار سال کی راہ پر دور رہے گا۔ جس نے پانچ رکھے اس کا چہرہ قیامت کے دن آفتاب کی طرح روشن ہوگا۔ جس نے چھ رکھے میزان پر اس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا۔ سات روزے رکھنے والے کے لیے دوزخ کے دروازے بند ہوں گے آٹھ روزے رکھنے والے کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھلے ہوں گے جس دروازہ سے چاہے داخل جنت ہو نو روزے رکھنے والا قبر سے کلمہ پڑھتا باہر آئے گا اور بلا رکاوٹ جنت میں جائیگا۔ دس روزے رکھنے والے کو دو سبز بازو عطا کئے جائیں گے جو جواہرات سے مزین ہوں گے ان کے باعث وہ پلصراط سے بجلی کی طرح گزر جائیگا۔ گیارہ والا قیامت میں صاحب فضل و کمال ہوگا۔ بارہ والا بھی افضل ترین ہوگا تیرہ والا عرش کے سائے میں اور چودہ روزے رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ ایسی کرامات سے نوازے گا کہ اس کے سوا کوئی اور نہیں پاسکے گا۔ پندرہ والا درجہ شہادت سے فائز ہوگا۔

ماہ رجب کے نوافل پر انعام خداوندی:

حضرت سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں اکیلا ہی بارگاہ رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا

سلمان؟ کیسے آنا ہوا۔ عرض کیا آپ کی محبت لائی! آپ مسکرائے اور فرمایا لوگوں کو یہ بشارت سنادو کہ جو کوئی ایماندار ماہ رجب کی کسی بھی رات میں دس رکعت اس طریقہ سے ادا کرے کہ بعداز فاتحہ سورہ الکفرون ایک بار اور سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرمادے گا اور ہر رکعت کے بدلے ساٹھ ہزار سال کی عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا اور ہر سورہ کے عوض موتیوں کا ایک ایک محل جنت میں دیا جائیگا اور تمام نمازیوں اور حاجیوں کی تعداد برابر اس کے نامۂ اعمال میں ثواب درج ہوگا۔ اور نماز کی فراغت کے ساتھ ہی اسے بخشش کی بشارت دی جائیگی۔ نیز عرش سے فرشتہ ندا کرے گا اے اللہ کے ولی تجھے آتش دوزخ سے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ (مصابح)

ماہ رجب میں زیادہ سے زیادہ قرآن کریم کی تلاوت کرنی چاہیے خصوصاً سورۂ طٰہٰ سورہ الم تنزیل اور سورہ یٰسٓ شریف حدیث شریف میں جس نے سورۂ اخلاص ماہ رجب میں ایک بار پڑھی اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ مَنْ تَابَ فِی الرَّجَبِ کَتَبَ لَهٗ ثَوَابَ اٰدَمَ وَدَاوٗدَ عَلَیهِما السَّلَامُ وَ وَجَبَ لَهٗ رِضْوَانُ اللّٰهِ اَکْبَرُ جو شخص ماہ رجب میں گناہوں سے توبہ کرے اس کے نامہ اعمال میں حضرت آدم علیہم اسلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کا ثواب درج کیا جائیگا اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل ہوگی۔

فضائل لیلۃ الرغائب؟:

لیلۃ الرغائب ماہ رجب المرجب کی پہلی جمعرات کو کہتے ہیں جس کے معنی ہیں بہت زیادہ عطیہ ربانی، حدیث شریف میں ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کی جماعت لئے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یہ رات آپ کی امت کے گنہگاروں کے لئے مغفرت و بخشش کی ہے، البتہ سات آدمی اس کی برکات سے محروم رہیں گے وہ یہ ہیں۔

[illegible] ، والدین کا عاق شدہ، نافرمان بیوی، [illegible] کا

مظاہرہ کرنے والے، ہم جنس پرست، اور بے نمازی، البتہ یہ اپنی ان قبیح حرکات و افعال سے توبہ کرلیں تو رحمت الہیہ کے مستحق بن سکتے ہیں۔

📖 اس رات کو عبادت کرنے والے پر کبھی عذاب نہیں ہوگا۔ حدیث شریف میں جو کوئی ایماندار رجب المرجب کی پہلی جمعرات کو روزہ رکھے اور بعد از نماز مغرب بارہ رکعت چھ سلام کے ساتھ ادا کرے ہر رکعت میں بعد از فاتحہ تین بار سورۃ قدر اور بارہ مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھ کر نماز مکمل کرکے یہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِی الاُمّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ ستر مرتبہ پڑھ کر سجدے میں سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبَّنَاوَرَبُّ الْمَلاَئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ستر بار کہے پھر سجدے سے اٹھا کر ستر بار رب اغفرو اِرْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تعلم فاِنك اَنتَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ پڑھے اور حسب اول عمل دہرائے بعدہ جو بھی دعا کرے گا اللہ تعالیٰ شرف قبول سے نوازے گا۔

وَمَنْ تَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَکَرًا وَاُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاُوْلٰئِكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَلاَیُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا۔ مومن مرد ہوں یا عورتیں جو بھی کوئی ان میں نیک عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس پر ذرہ بھر ظلم نہیں ہوگا۔

📖 لَیْسَ الْاِنْسَانُ اِلاَّمَا سَعٰی وَاَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یَرٰی۔
بیشک انسان کے لئے وہی مقدر ہے جس کی وہ کوشش کرے گا اور یقیناً بہت جلد اپنی کوشش کا ثمرہ دیکھ لے گا۔

📖 اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْ اوَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتِ الْفِرْدُوْسِ،
بیشک جو ایمان لائے اور صالح عمل کئے ان کے لئے جنت فردوس ہے۔

📖 اِنَّ اللّٰہَ لاَیُضِیْعُ اَجْرًا لِعَامِلِیْنَ، بیشک عاملین کے عمل کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں فرمائے گا۔

جلسہ 23

معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عَنْ سُلْمَانَ الْفَارِسِیْ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَنِ النَّبِیِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مَنْ اِحْیَاءَ لَیْلَۃَ السَّابِعَۃِ وَالْعِشْرِیْنَ مِنْ رَجَّبَ لَمْ یَمُتْ قُلْبُہٗ یَوْمَ یَمُوْتُ الْقُلُوْبُ وَلَہٗ عِنْدَاللّٰہِ دَعْوَۃٌ مُسْتَجَابَۃٌ فِیْ جَمِیْعِ السَّنَۃِ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے ستائیس رجب المرجب کی رات عبادت میں گزاری اس کا دل اس دن نہیں مرے گا جس دن دیگر لوگوں کے دل مردہ ہو چکے ہونگے اور سال بھر اس کی دعائیں قبول ہوتی رہیں گی۔

📖 حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فارس کے شہزادے تھے۔ جب آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو زمرۂ اسلام میں داخل ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا من احب سلمان فقد احبیہ جس نے حضرت سلمان فارسی سے محبت کی سمجھ لو کہ یقیناً اس نے مجھے محبوب سمجھا۔

حدیث شریف میں ستائیس رجب کو خاص کر ذکر فرمایا، یہ شرف کسی اور رات کو حاصل نہ ہوا اس لئے اس رات کے ثواب میں اماضہ کی بشارت دی۔

📖 ارشاد خداوندی ہے سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ

الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى الَّذِىْ بَارَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيَاتِنَا اِنَّهٗ هُوَا لسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ہ (پ 15 سورہ بنی اسرائیل)

پاک وہ ذات جس نے اپنے عبد خاص کو سیر کرائی رات کے بہت ہی قلیل حصہ میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جن کے اکناف واطراف کو برکات سے نوازا گیا ہے تاکہ ہم اپنی نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہ سمیع وعلیم ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ، ض رور تجھے منزل بہ منزل بلندیوں پر لے جائیں گے۔ یہ خطاب نبی کریم ﷺ کو ہے۔ یہ ان لوگوں کے دماغ کا اپریشن کیا جارہا ہے جو معراج النبی ﷺ کے منکر ہیں' اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے کیا معراج آپ کی شان کے لائق نہیں یا مجھے اس پر قادر نہیں سمجھتے جو مجھے قادر نہیں سمجھتے ہیں فَلَهُمْ لَايُؤْمِنُوْنَ پھر ان کے لئے کیا رکاوٹ ہے کہ اس میرے قدرت کے اس عظیم مظاہرہ پر ایمان نہیں لاتے، بے شمار احادیث وآثار اور اخبار اس پر شاھدوناطق ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے آسمان کی سیر کی، جنت اور جہنم کا معائنہ ومشاھدہ کیا۔ اور میرے امت کے اعمال وافعال اور ان کے ثواب پیش کئے گئے۔ میں جنت میں حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا محل دیکھا۔ مگر اندر داخل نہ ہوا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ آپ کیوں داخل نہ ہوئے فرمایا مجھے تیری غیرت کا پاس تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کا تذکرہ فرمایا انہوں نے دریافت کیا کتنی نمازیں عطا ہوئیں میں نے کہا بچاس وہ کہنے لگے یہ تو بہت زیادہ ہیں۔

جب آپ واپس تشریف لائے تو کفار نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے دریافت کیا، کیا عقل تسلیم کرتی ہے کہ رات کے مختصر سے حصہ میں کوئی انسان سات آسمانوں کی سیر کر کے واپس آجائے۔ صدیق سمجھ گئے اور فرمایا کسی کی بات نہیں اگر میرے حبیب ﷺ کا ارشاد ہے تو یہ بالکل سچ ہے۔ اِنْ کَانَ قَالَ ھُوَ فَقَدْ صَدَقَ جب ہم حضرت جبرائیل علیہ السلام کے آنے جانے کی تصدیق کرتے ہیں تو خود سید عالم رسول مکرم ﷺ کے آنے جانے کی کیوں تصدیق نہ کریں؟

معجزوں کی تھی شب معراج اک لمبی قطار
معجزے پر معجزہ تھا جانا آنا نور کا

حکمت معراج؟:

واضح ہو کہ معراج بیداری میں ہوا، کفار و مشرکین اور بعض اہل قبلہ کا انکار خود اس پر دلیل ہے۔ اگر خواب میں ہوتا تو کوئی بھی انکار نہ کرتا، اور وہ فتنے میں نہ پڑتے۔

معراج کی پرواز میں یہ حکمت بھی ہے کہ اس سے نبی کریم ﷺ کے شرف کو فائق کرنا مقصود تھا۔ کیونکہ موسیٰ علیہ اسلام کی معراج طور پر تھی، حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی معراج جب چیچہ میں ڈالے گئے، حضرت یوسف علیہ السلام کی معراج چاکنعان میں حضرت یونس علیہ السلام کی معراج مچھلی کے پیٹ میں حضرت ادریس علیہ السلام کی جنت میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی چوتھے آسمان پر اور نبی کریم سید الانبیا دولر سلین جناب وحد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کی معراج مقام قاب قوسین پر!!

آرزوئے ملائکہ کی تکمیل؟

معراج کی حکمتوں میں یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ فرشتوں کو سید الانبیاء و

المرسلین رحمتہ للعلمین ﷺ کے دیدار کی آرزو تھی۔ چنانچہ ان کی آرزو کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر ہی نہیں سدرۃ المنتہیٰ سے بھی آگے تک بلایا کہ کوئی آپ کے دیدار سے محروم نہ رہے۔

اسی طرح اہل بہشت بھی آپ کے جمال جہاں آراء کی زیارت کے طالب تھے چنانچہ جب آپ بہشت میں جلوہ افروز ہوئے تو آپ کی زیارت سے جنتیوں کو سکون عطا فرمایا گیا ہے۔

📖 نیز یہ بھی انہی حکمتوں میں سے ہے کہ آپ نے جنت اور اس کی ہر نعمتوں کا از خود مشاہدہ فرما کر امت کو خبر دی جب کہ دیگر انبیاء محض شنید پر بشارتیں دیتے رہے۔

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

📖 معراج کی حکمتوں میں یہ بھی ہے کہ جب عرش کو تخلیق فرمایا گیا تو اسی وقت سے اس کی آرزو تھی کہ باعث تخلیق کائنات ﷺ اپنے قدوم میمنت لزوم سے مجھے مشرف فرمائیں۔

چوں سوئے من گزر، آری، من مسکین زنا داری
خدائے نقش نعلینت کنم جاں یارسول اللہ

📖 نیز فرماتے ہیں جیسے مسجد اقصیٰ میں انبیا و مرسلین کی امامت فرمائی اسی طرح ملائکہ کی سدرۃ المنتہیٰ پر امامت کی اور یہ بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دل میں خیال آیا تھا کہ کبھی بیت المعمور کو دیکھ لوں۔ چنانچہ معراج کی رات یہ تمنا باحسن وجوہ پوری ہوئی۔

📖 سید الکونین الحرمین ﷺ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ سدرۃ المنتہیٰ سے جبرائیل کیسے بسرعت یہاں زمین پر پہنچ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ کمال بھی تجھے عطا فرما دیا جاتا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام کی رفتار آپ سے

کم رہ جائے۔

میں جل جاؤں گا سدرہ سے بڑھوں گر بال بھر آگے
کہا جبرائیل نے یا مصطفےٰ معراج کے دولھا

بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بحر المسجود کی حکایت بیان کی یہ سنتے ہیں اسے دیکھنے کی تمنا دل میں پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جبریل جائیے اور میرے حبیب کو لے آئے ہم سبھی کچھ دکھائے دیتے ہیں۔

معراج کی حکمتوں میں ایک یہ بھی ہے کہ آپ زمین و آسمان کی تمام مخلوق کے نبی ہیں۔ جب اہل زمین آپ کے محبت بھرے ارشادات سے مستفیض ہو کر اللہ تعالیٰ کے بندے بنتے گئے تو فرشتوں نے بھی خواہش کی ہمیں بھی آپ کے پند و نصائح سے بہرہ مند کرایا جائے تاکہ آپ کی تبلیغ ہر دو مملکتوں پر برابر ہو چنانچہ اپنی آسمانی رعایا یعنی ملائکہ کو پند و نصائح کے لئے آسمان پر بلایا گیا۔ چنانچہ آپ کے خطابات پر تمام ملائکہ ایمان لائے اگر کوئی فرشتہ آپ کی بات کو تسلیم نہ کرتا تو شیطان کی طرح راندۂ درگاہ ہو جاتا۔

خلاصہ واقعہ معراج ؟:

26 رجب المرجب کا سورج غروب ہوا، ستائیسویں شب کا مقدر چمکا خواجہ کائنات اپنی چچازاد ہمشیرہ ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے گھر استراحت فرماتھے بظاہر آنکھیں خواب کی لذت سے شادکام تھیں مگر دل اقدس بیدار تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل سے فرمایا میرے محبوب کو آسمانوں کی سیر کے لئے لائیں تاکہ ہم اپنی جملہ تخلیقات کا نظارہ کرائیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے سات آسمانوں اور آٹھ بہشتوں میں منادی کردی کہ اے آسمانوں میں رہنے والو اور اے جنت کو اپنا وطن بنانے والو،

اے عرش و کرسی اور سدرہ المنتہی کے باسیوں آج کی رات سید الانبیاء و المرسلین ﷺ کی یہاں جلوہ گری کی ہے ہر ایک اپنی اپنی جگہ پورے ادب و احترام سے کھڑے ہو جائے سجاوٹ کرنے والے فرشتوں کو حکم دیا کہ ہر ہر ایک مقام کو بڑے سلیقے سے سجادیا جائے، چنانچہ آسمان آراستہ پیراستہ کر دیئے گئے، کسی نے پوچھ ہی لیا۔

عرش آج کیوں سجایا جارہا ہے
آواز آئی کوئی مہمان بنایا جارہا ہے۔
کھڑے ہیں صف بصف حور و ملائک
انہیں دولھا بنایا جارہا ہے۔

📖 پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ستر ہزار فرشتوں کا جلوس تیار فرمایا حضرت اسرافیل علیہ السلام نے براق لیا اور حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے کاشانۂ اقدس میں نزول اجلال فرما ہوئے، سید عالم ﷺ اس وقت ایک ٹاٹ کے بستر پر آرام فرما تھے۔ حضرت جبرائیل و اسرافیل علیھم السلام خاموشی سے ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں کھڑے آپ کے بیدار ہونے کا انتظار کرنے لگے تو آواز آئی قبل قدمیہ میرے محبوب کے قدموں کو چوم لو۔

ڈھنگ محبوب جگاون والا آتینوں سمجھا داں
چم محبوب دے قدماں تائیں دل؛ آداب سکھاواں

چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمان والا شان سنتے ہی آپ کے قدم مبارک چوم لئے اور آپ کی عزت و عظمت کی بلندی کا اندازہ حضرت جبرائیل اور زیادہ ہوا، ارشاد ہوا جبرائیل تیرے کافوری ہونٹ آج ہی کے لئے بنائے گئے تھے تاکہ تیرے چومنے کی ٹھنڈک سے میرے حبیب بیدار ہوں۔

حضور ﷺ بیدار ہوئے اور دیکھا جبرائیل علیہ السلام حاضر ہیں ان کی

معروضات پر آپ نے وضو فرمایا۔ گھر سے باہر تشریف لائے حضرت اسرافیل علیہ السلام نے براق پیش کیا۔ تمام فرشتوں نے سلامی دی۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایک رکاب پکڑی دوسری حضرت اسرافیل علیہ اسلام نے تھامی آپ براق پر سوار ہوئے، تو براق عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ جنت میں ہزاروں براق ہیں جن کا شمار بیچ نہیں براہ کرم آپ روز قیامت اسی طرح خدمت کے لئے منظور فرمایئے گا۔ حضور سید عالم ﷺ نے تبسم فرمایا اور وعدہ کیا اس وقت تجھے اسی طرح نوازا جائیگا۔ پھر کیا تھا۔

باغ عالم میں باد بہاری چلی سرور انبیاء کی سواری چلی
یہ سواری سوئے ذات باری چلی شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے
آج کی رات معراج کی رات ہے

📖 کیفیت براق بیان کرتے ہیں کہ براق کے دونوں طرف پرواز کرنے کے لئے پر تھے، اس کی تیز رفتاری کا یہ عالم تھا کہ جہاں تک اس کی نظر جاتی وہاں قدم پڑتا اگر بلند جگہ آتی تو پاؤں اسی کے مطابق لمبے ہو جاتے اگر پست جگہ ہوتی تو پاؤں چھوٹے ہو جاتے۔ تاکہ نبی کریم ﷺ بآرام سکون و اطمینان سے سفر فرمائیں۔

📖 جب آپ مسجد اقصیٰ بیت المقدس میں پہنچے تو آپ کے استقبال کے لئے تمام وانبیا ومرسلین منتظر تھے۔ وہاں آپ نے دو رکعت نماز کی امامت کرائی، پہلی رکعت میں بعد از فاتحہ سورۃ الفیل اور دوسری میں سورۃ القریش تلاوت فرمائی میں نے چاہا کہ حضرت آدم یا حضرت نوح یا حضرت ابراھیم علیھم السلام میں سے کوئی نماز پڑھائے گا مگر جبرائیل علیہ اسلام نے مجھے آگے بڑھادیا۔ جب سلام پھیر چکے تو حضرت جبرائیل علیہ اسلام نے کہا اب ہر ایک کو اختیار ہے وہ آپ ﷺ کے فضائل و مناقب بیان

فرمائے چنانچہ حضرت آدم علیہ اسلام اور دیگر جلیل القدر انبیاء علیہم السلام نے خطابات فرمائے ؎

نوریوں کے اجتماع میں تھے مقرر نور کے
ہو رہا تھا مسجد اقصیٰ میں جلسہ نور کا

معراج النبی ﷺ کا یہ پہلا نوری جلسہ تھا جس میں تمام انبیاورسل اور ستر ہزار سے زائد فرشتوں نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ جب جلسہ برخاست ہوا تو تمام انبیاؤ مرسلین نے آپ سے مصافحہ و معانقہ کا شرف پایا۔ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے بڑی محبت والفت سے پیار بھرے انداز میں معانقہ کیا اور مصافحہ فرمایا۔

پھر آپ آسمانوں کی طرف محو پرواز ہوئے ہر آسمان پر آپ کا فرشتوں نے استقبال کیا۔ ساتویں آسمان پر بڑی ہیبت و جلالت سے پُر ملک الموت کو دیکھا فرمایا مجھے یہاں تک پہنچنے میں ہر ایک کو دیکھنے پر فرحت و انبساط حاصل ہوا۔ مگر اسے دیکھ پر کوئی خاص خوشی نہیں ہوئی۔ حضرت جرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ملک الموت آپ کی زیارت سے بے حد خوش ہے وہاں سے سدرۃ المنتھی پہنچے۔

وہاں پر آپ کی اقتداء میں فرشتوں نے دو رکعت نماز ادا کرنے کا شرف حاصل کیا پہلی رکعت میں آپ نے سورۂ والضحیٰ اور دوسری میں الم نشرح تلاوت فرمائی۔ اور بعد از سلام سُبْحَانَ ذِیْ الْمُلْكِ وَ الْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُوَّةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبْرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَايَمُوْتُ کا ذکر کردیا۔ فرشتوں کو بے حد ذوق و سرور حاصل ہوا۔ پھر حضرت جرائیل علیہ السلام نے اعلان کیا فرشتو! مزید برکات حاصل کرنے کے لیے رحمۃ للعلمین کے ہاتھوں کو

چومو آپ علیہ السلام نے فرمایا تمام فرشتوں نے میری دست بوسی کا شرف حاصل کیا۔ کچھ دیر سدرۃ المنتھیٰ پر آرام فرمایا یہاں پر خواب میں آپ نے حضرت عمر، حضرت عبداللہ اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو دیکھا۔ حضور سید عالم علیہ السلام کو خبر دی گئی کہ یہ حضرات آپ کو دنیا میں بہت یاد کررہے ہیں۔ وہاں سے آپ بہشت میں تشریف لے گئے رضوان جنت کی معیت میں تمام فرشتوں اور باشندگان جنتی نے آپ کا استقبال کیا۔

جنت کو خوب سجایا گیا تھا، حور ان بہشتی کے حسن و جمال میں کئی گنا حضور کی تشریف آوری کے باعث اضافہ ہو چکا تھا، غلماں خوشی سے پھولے نہیں سمارہے تھے، الغرض جنتی آج خوب جشن منارہے تھے، ان کی خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا، جنت کے بالاخانوں اور میناروں پر حوریں دیدار مصطفےٰ علیہ السلام کے لئے قطار اندر قطار کھڑی تھیں، اور پکار پکار کر کہہ رہی تھیں۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا، یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا مگر نبی کریم علیہ السلام نے ان کی طرف نہ نگاہ اٹھائی اور نہ ہی دل اقدس میں دیکھنے کا گمان پیدا ہوا، تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی شرم و حیا اور نگاہ مقدس کی یوں تعریف فرمائی، مَازَاغَ الْبَصَرُ وْمَا طَغیٰ. سبحان اللہ!!

نیچی نظروں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

آرزوئے جنت؟:

جب آپ جنت سے سیر فرماکر باہر تشریف لانے لگے تو جنت پکار اٹھی یا رسول اللہ علیہ السلام اتنی جلدی، ابھی تو میری پیاس بھی نہیں بجھی میں ہزاروں سال سے آپ کی تشریف آوری کی منتظر تھی، کچھ دیر تو اور ٹھہرے مجھے قدرے مزید سکون

میسر ہو۔آپ نے فرمایا میں بھی تو کسی کے دیدار کا مشتاق ہوں، مجھے ادھر جانے کی جلدی ہے۔یوں بھی میں اپنی پیاری امت کے بغیر کیسے یہاں ٹھہر سکتا ہوں؟ جنت نے عرض کیا کچھ تحفہ ہی عنایت کیجئے۔آپ نے فرمایا۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے تجھے میں نے اپنا بلال عطا فرمایا۔جنت عرض گزار ہوئی بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟ آپ نے فرمایا ہاں! میں نے بلال سے بغیر پوچھے تجھے عطا فرمایا ہے اگر اس سے دریافت کرتا تو ممکن ہے وہ تجھے قبول ہی نہ کرتے، البتہ بلال کی سیاہ رنگ کو جنتی حوروں میں تقسیم کردیا جائے گا جس سے وہ اپنے ماتھے کا جھومر بنائیں گی اور ان کے حسن و جمال میں سیاہ تل اضافہ کا باعث ہو گا۔

نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا، ایسے موقعہ پر بلال کیسے یاد آگئے فرمایا میں نے اپنے آگے آگے چلنے کی آواز سنی دیکھا بلال ہیں پوچھا یہ مرتبہ تجھے کیسے حاصل ہوا۔ عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں ہمیشہ باوضو رہتا ہوں جیسے ہی وضو کی ضرورت پڑی فوراً کرلیا، سید عالم ﷺ نے فرمایا بلال سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگے وہ اس طرح کہ میری سواری کی لگام ان کے ہاتھ میں ہو گی۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت میں یوں بھی عزت سے نوازا جائے گا کہ ہر ایک جنتی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کرے گا۔

عظمت نعلین مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آپ نے فرمایا جب میں عرش کے قریب پہنچا تو نعلین شریف اتارنے کا خیال آیا۔اس لئے کہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ اسلام کو طور پر جوڑا اتارنے کا حکم ہوا تھا، اسی بنا پر جب میں نے جوڑا اتارنا چاہا تو آواز آئی "یَا اَحْمَدُ چرانعلین میکشی" بانعلین سوار شوتا برکت گرد نعلین تو عرس آرام گردد تاج سراد گردد، میرے حبیب اپنی نعلین کو کیوں اتار رہے ہیں اسی طرح عرش پر تشریف لایئے

تا کہ آپ کے نعلین کی دھول سے عرش سکون پائے اور اسے اپنے سر کا تاج بنائے۔

📖 جب آپ عرش معلٰی پر جلوہ افروز ہوئے تو ہزاروں فرشتوں نے آپ کا خیر مقدم کیا، ہر ایک نے آپ کے ہاتھ اور پاؤں کے بوسے لئے، پھر آگے بڑھتے ہی چلے گئے حجاب پر حجاب آتے گئے یہاں تک کہ ستر حجاب آپ نے طے کئے ہر ایک کے درمیان ستر ہزار سال کا راستہ تھا! یہاں تک کہ آپ رب العزت کی حضوری سے سرفراز ہوئے اور جاتے ہی عرض کیا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ ۔ الٰہی، میری تمام بدنی، مالی عبادتیں تیرے ہی لئے ہیں۔ انہیں قبول فرمائیے۔ جواباً اللہ تعالیٰ نے یوں نوازا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْكَ، یَا حَبِیْبِ سَلَامٌ عَلَیْكَ

آپ نے عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ، بیان کرتے ہیں کہ اسلام علینا سے مراد تمام انبیا و مرسلین اور عباداللہ الصالحین سے تمام امتوں میں جو مسلمان تھے وہ مراد ہیں جو فرشتوں نے آپ کی علوہمت اور فرط قربت کو دیکھا تو پکار اٹھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے حبیب ﷺ کیا فرشتوں کی باتوں کو سماعت فرمایا آپ نے تواضعاً کہا لَاعِلْمَ لِیْ بِذٰلِكَ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل اقدس میں نگاہ رحمت فرمائی فَعَلِمْتُ مَابَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ تو مجھے تمام آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ بھی تھا ان تمام کا علم حاصل ہو گیا۔

نوّے 90 ہزار علوم کے جامع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؟:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی ہے کہ آپ نے

فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے قرب میں نوے 90ہزار علوم مرحمت فرمائے اور ارشاد ہوا۔

تیس ہزار30,000 علوم کے لئے حکم ہوا اسے آپ آگے تعلیم فرمایئے

تیس ہزار30,000 کے لئے فرمایا یہ ہمارے آپس کے راز ہیں اور تیس ہزار30,000 کے لئے اختیار دیا گیا چاہے بتائیں یا نہ بتائیں۔

📖 حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ میں سبحان ایسا کلمہ ہے جو صرف اور صرف اللہ سبحانہ، وتعالیٰ کی حمد وثنا کے لئے ہی خاص ہے کسی اور کے لئے نہیں بولا گیا۔ القصہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے شادکام ہو کر رات کے نہایت مختصر سے حصہ میں واپس حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے کاشانۂ اقدس میں جلوہ افروز ہوئے۔ ؎

کنڈی بھی ہلتی رہی بستر بھی رہا گرم
اک پل میں سر عرش سے ہو آئے محمد ﷺ

جسے واقعہ معراج کی تفصیل مطلوب ہو اسے چاہیے کہ وہ زینت المحافل ترجمہ نزھتہ المجالس کو ملاحظہ کرے جس کے ترجمہ کی سعادت راقم السطور محمد منشا تابش قصوری ہی کو حاصل ہوئی اور وہ ترجمہ خوب مقبول ہوا۔

موسیٰ زہوش رفت بیک پر تو صفات
تو عین ذات می نگری و در تبسمی

جلسہ 24

فضائل شعبان ماہ مبارک سید الانس والجان ﷺ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةِ الْبَاهِلِیْ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَامَ یَوْماً مِنْ شَعْبَانَ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجِنَانِ وَغُلِّقَتْ عَلَیْهِ اَبْوَابُ النِّیْرَانِ.

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو ایماندار ماہ شعبان میں کسی بھی دن کا روزہ رکھے اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔

راویٔ حدیث حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں بڑی قدر و منزلت تھی ایک بار جب آپ ﷺ کی خدمت میں اسلام لانے کے لئے حاضر ہوئے تو سید عالم ﷺ نے حوصلہ افزائی کے لئے آگے بڑھ کر خیر مقدم کیا اسی اثناء میں آپ کی چادر مبارک گر پڑی حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلدی سے چادر مبارک اٹھائی اور اسے چوم لیا۔ نیز عرض کیا حضور غلام کی کیا حیثیت ہے کہ آپ نے اتنی تکلیف گوارا فرمائی۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اَبُوْ اُمَامَةَ كَنْزُ الْاَدَبِ وَالصِّیَانَةِ، ابوامامہ ادب و احترام اور حفاظت معاملات کا خزانہ ہیں۔

شعبان المعظم کے روزوں کی فضیلت؟

حدیث شریف:

مَنْ صَامَ اَوَّلَ یَوْمٍ مِّنْ شَبْعَانَ اَعْطَاہُ اللّٰہُ ثَوَابَ اَلْفِ شَہِیْدٍ وَکَتَبَ عِبَادَۃَ اَلْفِ سَنَۃٍ (الخ) نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو ایماندار ماہ شعبان کے پہلے دن روزے رکھے گا اسے اللہ تعالیٰ ایک ہزار شہداء کا ثواب عطا فرمائے گا اور اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔

نکات شعبان ؟:

علماء کرام نے ماہ شعبان کے حروف میں درج ذیل گفتگو فرمائی ہے۔

شعبان کے پانچ حرف ہیں ش، ع، ب، ا، ن۔

ش سے شرف، ع سے عزت وعظمت، ب سے برکات، ا سے امن وامان اور الفت وانوار، ن سے نجات نار جہنم۔

واضح ہو کہ شعبان بادل کی مثال ہے اور ماہ رمضان بارش کی جب تک بادل نہیں چڑھتا، بارش نہیں برستی لھذا جب تک ماہ شعبان میں انسان پاکیزگی کی طرف مائل نہیں ہوگا ماہ رمضان میں بھی وہ طہارت باطنی سے محروم رہے گا۔

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ھدیۃ نوافل ؟:

حضرت شیخ ابو القاسم رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے خواب میں حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضری نصیب ہوئی میں نے عرض کیا آپ کی خدمت میں کونسا تحفہ پیش کیا جائے۔ سیدہ خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ

عنہا نے فرمایا ماہ شعبان میں آٹھ رکعت نوافل کے ثواب کا تحفہ مجھے محبوب ہے اور وہ نوافل یوں ادا کئے جائیں بیک وقت آٹھ رکعت کی نیت کی جائے اور بعد از فاتحہ ہر رکعت میں گیارہ گیارہ مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھیں پھر ان رکعت کا ثواب جو بھی کوئی امتی میرے لیے بارگاہ رب العزت میں ایصال ثواب کرے گا روز قیامت اس کی بخشش کی میں ضمانت دیتی ہوں۔ سبحان اللہ وبحمدہ وسبحان اللہ العظیم

نکات حُروف شعبان ؟ :

علماء کرام فرماتے ہیں شعبان میں پانچ حرف ہیں ش، ب، ع، الف، اور ن ش سے شرف، شاہد اعمال حسنہ نیز اس کی شبِ برأت ایمان دار کے لئے شب معراج مراد ہے۔

ع سے عزت، عالی مرتبہ پانا ہے دنیا و عقبیٰ میں، ب سے برکات ن سے مراد' جہنم سے نجات اور نفلی نمازیں پڑھنے والوں کے دلوں کا نور ۔ الف سے امن و امان اور الفت و انوار سے قلب و نگاہ کو منور کرنا مراد ہے۔

فضائل شب برأت ؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف :

عَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِدِّیْق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَنْ حَضْرَتِ الرِسَالَۃِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ قَالَ قُوْمُوْا لَیْلَۃَ النِّصفِ مِنْ شَعْبَانَ فَاِنَّہٗ لَیْلَۃٌ مُّبَارکَۃٌ فَاِنَّ اللّٰہَ تعالیٰ یَقُوْلُ فِیْھَا ھَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاُغْفِرُلَہٗ.

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا شعبان کی پندرھویں شب بڑی مبارک رات ہے اس میں اللہ تعالیٰ

اعلان فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تاکہ میں اسے بخشش عطا کروں!

اس حدیث کے راوی حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو مقام و مرتبہ ہے وہ کسی سے قطعاً پوشیدہ نہیں آپ کی عزت و عظمت کا اظہار کرتے ہوئے نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا مَا صَبَّ اللّٰهُ شَيْأً فِيْ صَدْرِيْ اَلَاوَصَبَّ اللّٰهُ فِيْ صَدْرِ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْق جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں پلٹا وہی سب کچھ ابو بکر صدیق کے سینے میں ڈال دیا۔

- شب برأت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اعلان نبوت کا حکم ملا وہ یوں کہ آپ اپنی زوجہ محترمہ حضرت صفورا بنت حضرت شعیب علیہ السلام کو لئے جا رہے تھے کہ انہیں دردزہ کے باعث آگ کی ضرورت پڑی دیکھا تو کچھ دور روشنی سی نظر آئی آپ نے فرمایا اِنِّيْ اٰنَسْتُ نَارًا بیشک میں نے آگ دیکھ لی۔ ابھی لاتا ہوں آپ طور پر آگ لینے گئے تو انوار نبوت سے بہرہ مند ہو گئے۔
- اسی شب حضرت ابراھیم علیہ السلام نے نمرودی دلائل کو پاس پاس کرتے ہو اللہ تعالیٰ کی توحید کا پرچم بلند کیا۔
- سید عالم علیہ السلام کو تین اہم راتیں عطا ہوئیں، شب معراج، شب برات اور لیلۃ القدر (شب قدر)۔
- اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ. شب قدر ہزار ماہ کی عبادت سے افضل ہے۔ نبی کریم علیہ السلام کے توسل سے یہ راتیں آپ کی امت کے لئے باعث خیر وبرکت قرار دی گئی ہیں ان راتوں میں عبادت کرنے والا ایماندار بے حدوعد ثواب کا مستحق ہے۔

قیامت تک زندہ ؟:

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب برأت کو عبادت سے زندہ رکھنے والا روز قیامت تک زندہ رہے مثل یعنی اس کے نامۂ اعمال میں قیامت تک ثواب درج ہوتا رہے گا۔

📖 شب برأت میں ہر ایک مؤمن کو رحمت خداوندی سے نوازا جاتا ہے مگر یہ سات شخص مغفرت و بخشش سے محروم رہتے ہیں۔

والدین کا نافرمان، نجومی، شرابی، زانی صلۂ رحمی نہ کرنے والا بخیل ظالم، راشی، سود خور ہاں اگر یہ بھی اس شب میں تائب ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنے ذمۂ کرم سے انہیں بھی مغفرت و بخشش عطا فرمائے گا۔

📖 حضرت ام المؤمنین سید عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں سید عالم ﷺ نے فرمایا اسے شب برأت اس لئے بھی کہتے ہیں کہ آئندہ سال میں ہونے والے واقعات پر احکام نافذ ہوتے ہیں یعنی موت، پیدائش، تقسیم رزق، خوشی و غمی، حادثات وغیرہ۔

📖 نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس رات از خود اپنے کرم سے بنی کلاب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر گناہگاروں کی بخشش فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے ہمیں اس شب میں عبادت کی توفیق عطا فرمائے

جلسہ 25

شب برأت

فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيمٍ ه

محمد منشا تابش قصوری

شب برأت ماہ شعبان کی پندرہویں رات کا نام ہے، قرآن وحدیث میں اس کے چار نام آئے ہیں لیلتہ مبارکتہ، برکت والی رات، لیلتہ براۃ۔ نجات کی رات، لیلتہ الرحمتہ، رحمت بھری رات لیلتہ الصک، نجات کا چیک ملنے والی رات،

(تفسیر صاوی از موسم رحمت)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس بابرکت رات کا اس طرح ذکر فرمایا ہے فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيمٍ ه اس رات! ہمارے حکم سے ہر حکمت والا کام تقسیم کردیا جاتا ہے۔

یعنی شب برأت بندوں کی روزی، ان کی پیدائش، اموات، لڑائیاں، زلزلے، حادثات، برسات، غرض سال بھر میں ہونے والے تمام واقعات کے احکام الگ الگ تقسیم کردیے جاتے ہیں اور متعلقہ فرشتوں کو ان کا کام سونپ دیا جاتا ہے جس کی وہ سال بھر تعمیل کرتے رہتے ہیں۔

ممکن ہے ازل میں قلم قدرت نے اسی بابرکت رات کی معنوی مناسبت سے ماہ شعبان کا نام شعبان لکھا ہو۔ کیونکہ لغت میں شعبان کے معنی شاخ در شاخ ہونے اور پھیلنے کے ہیں چنانچہ غیاث اللغات میں ہے "شعبان چوں دریں ماہ خیر کثیر منشعب میگردد ارزاق عباد منشعب میشود و تمامی امورات مقررہ عالم علیحدہ علیحدہ میشوند، لھذا بایں اسم گشت' چونکہ اس ماہ مبارک میں خیر کثیر اور بندوں کے رزق کا

سالانہ بجٹ تیار ہوتا ہے اور جہاں بھر کے امور مقررہ کی تقسیم ہوتی ہے اس لیے اسے شعبان کہا جاتا ہے۔ یہ معانی مذکورہ آیت کے مفہوم پر پورے اترتے ہیں اس سے نتیجہ برآمد ہورہا ہے کہ جب ایک برکت والی رات نے پورے مہینے کو عظمت و شوکت عطا کردی تو اللہ تعالیٰ کے ولی کامل سے جس کو نسبت ہوگی وہ کیوں نہ قدرو منزلت کا حامل قرار پائے گا اور وہی نسبت اس کی بخشش کا وسیلہ بن جائے گی۔

شنیدم کہ در روز امیدوبیم ' بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

یوں تو ہر رات اور ہر دن اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔ مگر بعض راتوں اور دنوں کو خصوصیت عطا فرمائی ارشاد ہوتا ہے وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ اور انہیں اللہ تعالیٰ کے دن یاد دلایئے، خدا کے دن کون کونسے ہیں، یہ وہی مقدس دن اور مبارک راتیں ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی خاص خاص نعمتوں کا ظہور ہوا اور اس کی شان وعظمت کے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوئے جن میں اللہ کے برگزیدہ بندے بڑے بڑے انعامات وعنایات سے سرفراز ہوئے۔ ان دنوں اور راتوں کو بارگاہ خداوندی میں وہ عظمت وسرفرازی حاصل ہوئی کہ اپنی نسبت سے نواز اور ایام اللہ کے لقب سے ممتاز فرما کر خاص اپنا دن فرمایا۔

چونکہ ان دنوں اور راتوں میں رحمت خداوندی کے جلوے نمودار ہوتے ہیں اور خدا کی شان جمالی کی تجلیات بندوں پر جلوہ فگن ہوتی ہیں اس لیے یہ دن اور یہ راتیں توبہ واستغفار کا انمول وقت اور عقبیٰ کی کھیتی کا بہترین موسم، نیز تجارت آخرت کا خاص سیزن ہیں خصوصیت سے شب برأت اور شب قدر کو ان امور کا منبع ومخزن ٹھہرایا گیا ہے۔

شب قدر کی عظمت سے صرف نظر کرتے ہوئے شب برأت کے متعلق چند حقائق پیش کیے جاتے ہیں نبی کریم ﷺ نے اس رات کے بسر کرنے کا جو طریقہ ارشاد فرمایا ملاحظہ ہو! حضور فرماتے ہیں۔

شعبان کی پندرھویں شب کو قیام کرو، دن کو روزہ رکھو کیونکہ اس رات اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے بعد آسمان دنیا کی طرف اپنی تمام تر رحمتوں، عنایتوں، کے ساتھ اپنی شان کے لائق نزول اجلال فرماتا ہے اور اعلان فرماتا ہے! ہے کوئی معافی چاہنے والا میں اس کو معاف کردوں، ہے کوئی روزی کا طالب میں اسے رزق عطا کروں، ہے کوئی مصائب وآلام کا مارا ہوا، مجھے پکارے میں اس کے دکھوں کا مدوا کردوں، اسی طرح اپنی کرم نوازی کی آوازیں دیتا رہتا ہے حتی کہ صبح طلوع ہو جاتی ہے۔(ابن ماجہ)

سید عالم ﷺ کا اس شب میں کیا معمول رہا حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی زبانی ملاحظہ فرمایئے۔آپ فرماتی ہیں ایک مرتبہ شب برات حضور سید عالم ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے بڑا طویل قیام فرمایا جب سجدہ میں گئے تو اتنا لمبا سجدہ کیا، مجھے خیال پیدا ہوا کہ آپ وصال فرماگئے ہیں تاہم میں نے پریشانی کے عالم میں آپ کے پائے اقدس کے انگھوٹے کو چھوا اور ہلایا تو وہ نرم پایا میں سمجھ گئی آپ ٹھیک ہیں پھر میں نے آپ کے قریب کان لگائے تو سجدہ میں دعا فرمارہے تھے اور انتہائی عاجزی و انکساری کے اظہار میں مصروف تھے حتی کہ آپ نماز سے فارغ ہوئے اور مجھے فرمایا۔آج شعبان کی پندرھویں رات ہے اس شب میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر نظر رحمت سے دیکھتا ہے۔ معافی طلب کرنے والوں کو معاف کرتا ہے۔ رحم چاہنے والوں پر رحم فرماتا ہے اور بغض رکھنے والوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا اس رات اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو بخش کا مژدہ سناتا ہے۔ مگر نجومی، جادوگر، شرابی، زناکار، ماں باپ کا نافرمان، سود خوار، حقوق العباد میں گرفتار، مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے والا، مسلمانوں سے کینہ رکھنے والا، بلاکسی شرعی وجہ سے اپنی رشتہ داری کاٹنے والا، اس رات نہیں بخشا جاتا ہاں اگر

ایسا آدمی بھی اپنی بداعمالیوں سے تائب ہو جائے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کی مغفرت و بخشش کا مستحق بن جاتا ہے۔ (تفسیر صاوی)

سید عالم ﷺ کا ارشاد ہے اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَاذَنْبَ لَهٗ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "مجھے تیس صحابہ سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ جو شخص پندرھویں شعبان میں نوافل کثرت سے پڑھے گا اور ذکر الٰہی میں رات بسر کرے گا اس کی طرف اللہ تعالیٰ ستر بار نظر رحمت فرماتا ہے اور ہر نگاہ میں اس کی ستر حاجتیں پوری ہو جاتی ہیں۔

اس رات یہ دعا کثرت سے پڑھی جائے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا. الٰہی تو بخشنے والا ہے اور بخشش کو تو محبوب رکھتا ہے ہماری خطائیں معاف فرما۔

تمہاری رات:

اے خواب غفلت میں پڑے رہنے والے گناہگار! تمہیں مبارک ہو یہ تمہاری رات ہے۔ نیکو کاروں کے لیے تو ہر رات ہی شب برأت ہے مگر اے خطا کارو!

شعبان کی پندرھویں تمہاری رات ہے۔ اٹھو! اٹھو! غافلو! اس رات میں تمہیں بشارت ہے دوڑو! عاصیو! کہ آج سر شام سے مغفرت کی ندا کی جارہی ہے منالو اپنے رب کو توقع ہے۔

لوٹ لو! اس رات کی عطائیں اور نوازشیں تمہاری ہیں ساقی تمہارا ہے، مینا تمہارا ہے، بادہ و ساغر تمہارا ہے۔

سَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ

جلدی کرو! اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف جلدی کرو!

تفسیر صادی میں ہے کہ حضور پرنور سید عالم ﷺ نے فرمایا جو شخص اس رات ایک سو رکعت نماز نفل پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک سو فرشتوں کو بھیجے گا۔ تیس فرشتے اسے جنت کی بشارت دیں گے تیس فرشتے اسے جہنم کی بے خوفی کا مژدہ سنائیں گے تیس فرشتے دنیاوی مصائب وآلام سے اس کو محفوظ رکھیں گے اور دس فرشتے اسے شیطان کے مکر وفریب سے بچاتے رہیں گے۔

اس رات کے نوافل میں امام العرفاء حضرت ابوالحسن بجری علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ دو رکعت نفل کی نیت سے سو رکعت پڑھی جائیں اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھیں یا پانچ سلام سے دس رکعت پڑھیں اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ سو سو بار سورہ اخلاص پڑھی جائے یہ دونوں طریقے اسلاف سے مروی ہیں۔ اس طرح پڑھنے والا جو بھی نیک دعا مانگے کا قبول ہوگی۔

نیز منقول ہے کہ جو شخص شب برات دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک بار آیت الکرسی اور پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں محل عطا فرمائے گا۔

نیز سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف منسوب ہے کہ آپ نے فرمایا شب برأت آٹھ رکعتیں ایک سلام کے ساتھ اس طرح پڑھی جائیں کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو میں اس شخص کو جنت میں داخل کرانے کی ضامن ہوں۔

اہمیت نوافل:

نوافل قرب الٰہی کا بہترین وسیلہ ہیں۔ سید عالم ﷺ نفل پڑھنے کو محبوب جانتے، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو تحریص دلاتے، تابعین کا

معمول رہا، محدثین و مفسرین، اولیاء واصفیا، عابدین وکاملین نے اس نعمت کو حرز جان بنایا ولایت کے مدارج کی تکمیل کا سبب نوافل کو بھی قرار دیا جاسکتا ہے اللہ تعالیٰ نے نفل ادا کرنے والوں کا ذکر قرآن کریم میں یوں فرمایا وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًاه اولیاء کرام کی روحانی غذا نوافل ہی ہیں۔ انھیں سکون اطمینان قلب انہی سے حاصل ہوتا ہے۔ نیند آرام کا ذریعہ مگر سونے والوں کی تعریف اللہ تعالیٰ اور حبیب کبریاء نے کہیں نہ فرمائی، گو قرآن کریم میں یہ کلمات طیبات موجود ہیں هُوَالَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ لَكُمْ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ اللہ تعالیٰ ایسی ذات کریم ہے جس نے رات تمہارے آرام اور سکون کے لیے بنائی۔

اب آرام و سکون کیسے حاصل ہو، ظاہر بین تو صرف نیند کو آرام سے تعبیر کریں گے مگر عشق و محبت کے متعلمین و معلمین کے نزدیک تو محبوب حقیقی کی یاد میں شب بیداری کا نام ہی آرام ہے، سکون ہے، اطمینان اور دل کا چین بیداری ہی میں ہے حضرت فرید الملتہ والدین خواجہ گنج شکر علیہ الرحمتہ نے کیا خوب فرمایا۔

اٹھو فریدا ستیا جھاڑو دیہہ مسیت
تو ستا رب جاگدا تیری ڈاہڈے نال پریت

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ کا کتنا عمدہ بیان ہے سیدنا امام اعظم، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تو چالیس چالیس سال کی شب بیداری کے تذکرے زبان زد عام ہیں مگر ان حضرات کے مقلدین میں بھی ایسی نامور اور وحید العصر شخصیتیں گذری ہیں جنہوں نے عشق الٰہی اور محبت حبیب خدا کے ذکر و اذکار میں ہی سکون واطمینان کی نعمت سرمدی کا راز پایا۔ وہ نہ صرف خود دولت بیداری کی لذت سے شاد کام ہوئے بلکہ مخلوق خدا کی رہنمائی کرتے ہوئے شب بیداری کی سعادت عظمٰی کے حصول کا عملی درس دیتے گئے۔

نوافل کی متعدد اقسام ہیں 'نذر کی تکمیل پر نفل، مسجد میں داخل ہونے پر

نفل، اشراق، چاشت، اوابین اور تہجد کے نوافل صلوۃ تسبیح، نعمت کے حصول پر شکرانے کے نفل، اپنی دنیا و آخرت کے عمدہ بنانے کے لیے نفل الغرض نوافل کے لیے نور سوا مکروہ اوقات کے ہر وقت کامل ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے خاص دن اور خاص راتیں تو نوافل کے لئے علیٰ نور ہیں۔ خصوصاً شب برأت!

تو آیئے اس رات کی قدر و منزلت پہچانیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لیے اسے ذکر و اذکار کے لیے موقف کردیں نوافل میں، حمد و ثنا، تلاوت قرآن، دعا، صلوۃ و سلام، سجدہ و قیام الغرض نماز نفلی ہو فرضی یہ جملہ عبادات کی جامع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے اور مروجہ رسوم مثلاً آتش بازی سے مال و دولت اور وقت کے ضیاع سے بچائے۔ آمین

...........شب برأت آئی

مبارک رات لے کر آج پیغام نجات آئی
نوید اے امت سلطان بطحا شب برات آئی

سمجھ میں اس شب مسعود کی بابت یہ بات آئی
عبادت کے لیے جو سب سے بہتر ہے وہ رات آئی

نچھاور شام سے انوار کی تا صبح رہتی ہے
پسند اللہ کو تابانی صوم وصلات آئی

ہوئی عرش خدا سے رات بھر وہ جلوہ افشانی
نظر انوار رب میں جذب بزم کائنات آئی

اسی شب میں ہے وہ محمود ساعت بھی کہ جب دنیا
نظر مائل بہ سجدہ پیش رب کائنات آئی

اٹھو مردان شب بیدار، مشغول عبادت ہو
مبارک شب برات آئی، مبارک شب برات آئی

ہوا کرتی ہے اعمال زبوں کی مغفرت جس میں
ضیاء مژدہ کہ شعبان المعظم کی وہ رات آئی

(حضرت مولانا ضیاء القادری بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ)

جلسہ 26

فضائل ماہ رمضان المبارک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَنْ حَضْرَۃِ الرِّسَالَۃِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ مِنْ اَوَّلِہٖ اِلٰی آخِرِہٖ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ.

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو ایماندار ماہ رمضان کے اول تا آخر روزے رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے ایسے پاک فرمادے گا جیسے وہ آج ہی اپنی والدہ کی گود میں آیا۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا اَلصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ، روزہ نصف صبر ہے اور صبر نصف ایمان ہے۔

📖 حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اَلصَّوْمُ نِصْفُ الطَّرِیْقَۃِ، روزہ نصف طریقت ہے۔

(نوٹ) ماہ رمضان اور روزہ کے تفصیلی فضائل جلسہ 5 میں ملاحظہ فرمائیں۔

فضائل شب قدر؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رضی اللہ عنہ عَنْ حَضْرَتِ الرِّسَالَۃِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ قَالَ مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ہ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو ایماندار شب قدر میں ایمان و عقیدہ کے ساتھ عبادت میں مصروف رہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گذشتہ گناہ بخش دیگا۔

راتوں کی زینت:

نیز فرمایا اِنَّ اللّٰہَ زَیَّنَ اللَّیَالِیْ بِلَیْلَۃِ الْقَدْرِ، بیشک اللہ تعالیٰ نے راتوں کو شب قدر سے زینت بخشی۔

📖 اور فرمایا اَفْضَلَ اللَّیَالِیْ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ، تمام راتوں میں افضل شب قدر ہے۔

قبر کی روشنی:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جسے قبر میں روشنی مطلوب ہو اسے چاہیے کہ شب قدر میں عبادت کرے۔

📖 حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں شب قدر ماہ رمضان میں ہے لیکن ہر سال بدلتی رہتی ہے دوسرے قول کے مطابق ماہ رمضان کی ستائیسویں شب ہی شب قدر ہے۔

ایک ہزار ماہ کی عبادت سے افضل:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے شب قدر کی قدر و منزلت کو بڑی شان سے بیان فرمایا اِنَّا اَنْزَلْنَا فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰکَ مَالَیْلَۃُ الْقَدْرِ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ

اَلْفِ شَهْرٍ، بیشک ہم نے قرآن کریم کو شب قدر میں نازل فرمایا تم اس کی شان کو کیا جانو، اس رات کی عبادت ہزار ماہ کی عبادت سے افضل ہے۔

اسرائیلی عابد اور شب قدر:

بیان کرتے ہیں کہ شمعون نامی ایک اسرائیلی عابد تھا اس نے ایک ہزار ماہ تک اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کی کہ دن روزہ رکھتا اور رات بھر عبادت میں مصروف رہتا۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے یہ کیفیت سنی تو دل میں خیال آیا ہماری تو اتنی عمریں بھی نہیں ہونگی جتنی اس نے عبادت کی وہ تو بڑا عبادت گزار بندہ ہے۔ اس حسرت و طلب پر سورۃ القدر نازل ہوئی کہ میرے حبیب ﷺ کے صحابیو تمہاری وجہ سے ہم تمام امت مصطفےٰ ﷺ کو ایک ایسی رات عطا کر دیتے ہیں اس میں جو بھی ایماندار عبادت کرے گا وہ ایک ہزار مہینے کی عبادت سے افضل ہوگی،

اس رات عبادت گزاروں کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام کی قیادت میں فرشتے نازل ہوتے ہیں جو عبادت کرنے والوں کو سلام کہتے ہیں یہاں تک سے فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

📖 نبی کریم ﷺ نے اس شب یہ دعا بکثرت پڑھنے کا ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ.

☆......☆......☆......☆

جلسہ 27

فضائل عید الفطر؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکرموا یوم الفطر! نبی کریم ﷺ نے فرمایا عید الفطر کا احترام کرو! یعنی یہ خوشی و مسرت کا دن ہے اسے منانے کے لئے اپنے آپ کو آراستہ کرو، ناخن کٹاؤ، بال سنوارو، مسواک اور، غسل کرو، نئے کپڑے پہنو، خوشبو لگاؤ نماز عید الفطر سے پہلے پہلے صدقہ فطر ادا کرو اور بڑی شان و شوکت اور فرحت و انبساط سے نماز عید کی ادائیگی کے لئے ذکر و اذکار سے زبان کو تر کرتے ہوئے عید گاہ کی طرف نکلو، تاکہ شان اسلام کو خوب اظہار ہو۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا من مس طیباً یوم الفطر لم تمسه النار یوم الحشر جس نے عید الفطر کے دن خوشبو لگائی اسے روز حشر دوزخ کی آگ چھو بھی نہیں سکے گی۔

📖 من انمتسل یوم الفطر امن من فزع الاکبر جس نے عید الفطر کے دن غسل کیا وہ قیامت کے دن امن میں رہے گا۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو ایماندار نماز عید الفطر کے لئے نکلا اسے ہر قدم پر ایک ماہ کی عبادت کا ثواب ملے گا۔ اور جس نے نماز عید الفطر ادا کی اسے ہر ایک تکبیر پر ایک سال کی عبادت کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا من صلی العید امن من الوعید جس شخص نے نماز عید الفطر ادا کی وہ ہر قسم کی وعید سے محفوظ ہو گیا۔

دوسری روایت میں ہے امن من عذاب الشدید، اس نے عذاب شدید سے نجات پائی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو ایماندار عید الفطر کی رات بیس رکعات اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورۃ الکفرون اور سورۂ اخلاص ایک ایک بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس ہزار فرشتوں کو مقرر کردے گا جو قیامت تک مصروف عبادت رہیں گے اور ان کی عبادت کا ثواب اس ایماندار کے نامۂ اعمال میں درج ہوتا رہے گا۔

امت کے لئے عیدی؟

بیان کرتے ہیں کہ عید الفطر کے دن نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عید الفطر کی ادائیگی کے بعد حضرت سیدہ فاطمہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے گھر جلوہ افروز ہوئے۔ حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے آپ ﷺ سے عیدی طلب کی۔ دونوں شہزادے آپ کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھے۔ آپ نے ان کی خواہش کے مطابق عیدی عنایت فرمائی اور پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے الٰہی! جس طرح میرے ان شہزادوں نے مجھ سے عیدی طلب کی ہے آج میں بھی تجھ سے اپنی امت کے لئے عیدی کا طلب ہوں رب العلمین نے فرمایا، جو چاہو دیا جائیگا۔ عرض کیا الٰہی میری عیدی امت کے گنہگاروں کی بخشش ہے ندا آئی میرے حبیب ﷺ تجھے تیری رضا کے مطابق عیدی عطا فرمائی۔ نبی کریم ﷺ نے سات مرتبہ سجدۂ شکر ادا کیا حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی پھر آپ بڑی خوشی و مسرت کے عالم میں میرے ہاں تشریف لائے اور امت کے گنہگاروں کی بخشش کی عیدی کے ملنے کی شہادت دی۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

جلسہ 28

فضائل ماہ شوال مبارک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَنِ النَّبی صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ مَنْ صَامَ سِتاً مِّنَ الشَّوَالِ اٰمَنَهُ اللّٰهُ تعالیٰ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو ایماندار شوال مبارک کے چھ روزے رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے زنجیروں اور بیڑیوں سے محفوظ فرمادے گا۔

📖 واضح ہو کہ شوال حج کے مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَعْلُوْمَاتٌ، شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ یہ مُتَّصِلْ حج کے مہینے اور اس سے پہلے ماہ رمضان بھی بڑی فضیلت رکھتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے ماہ رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے گویا کہ اس نے سارا سال روزے رکھے۔

ماہ شوال اور پہلی قوموں کی ہلاکت:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں درج ذیل قومیں یکم شوال کو تباہ و برباد ہوئیں، البتہ دن مختلف تھے یعنی، ہفتے کے دن قوم لوط علیہ السلام'

اتوار کو اصحاب اخدود، پیر کے دن قوم نوح، منگل وار، فرعون اور فرعونی، بدھ کے دن حضرت عاد علیہ السلام کی قوم جمعرات کو قوم صالح علیہ السلام، مگر ان کے برعکس نبی کریم ﷺ کی امت پر کتنا بڑا انعام ہوا کہ یکم شوال کو ہر سال عید الفطر منائی آرہی ہے اور یہ سلسلہ تا قیام قیامت جاری رہے گا۔

📖 اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان، عرش و کرسی، لوح و قلم جنت اور جہنم کو شوال کے انہی چھ ابتدائی ایام میں تخلیق فرمایا اور رجب میں ان کی تکمیل ہوئی تو جمعتہ المبارک تھا۔ اسی لئے حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جو مسلمان شوال کے ان چھ دنوں کے روزے رکھے گا اسے تمام امت محمدیہ کی تعداد کے مطابق ثواب عطا کیا جائیگا۔

مقام جنت دیکھنا؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو ایماندار یکم شوال الکرم کی رات چار رکعت نفل اس طریقہ سے ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا اور دوزخ کے ساتوں دروازے بند کردے گا اور وہ شخص اس وقت تک فوت نہیں ہوگا جب تک جنت میں اپنا مقام نہیں دیکھ لے گا۔ طریقہ ادائیگی اس طرح ہے۔

بعد از فاتحہ ہر رکعت میں پچیس مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھ کر نماز پوری کرے پھر ستر بار سبحان اللہ اور ستر بار نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھے۔
بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے حکمت کے دریا بہا دیتا ہے۔

فضائل ماہ ذی القعدہ مبارکہ؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اکرموا ذا القعد فانہ اول من شھر الحرام، ماہ ذی القعدہ کی عزت و تکریم کرو کیونکہ یہ حرمت والے مہینوں میں پہلا مہینہ ہے۔ نیز

فرمایا جو شخص ماہ ذالقعدہ ایک روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں ہزار سال کی عبادت کا ثواب درج کرائے گا، نیز فرمایا مَنْ صَامَ يَوْماً مِّنْ ذِیْ الْقَعْدِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ سَاعَةٍ مِّنْهُ ثَوَابَ حَجٍّ مَّقْبُوْلَةٍ وَبِكُلِّ نَفْسٍ بِتَنَفُّسِهِ الصَّائِمِ ثَوَابَ عِتْقِ رَقَبَةٍ. جو ایماندار ماہ ذی القعد میں ایک روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کی ہر ساعت پر حج مقبول کا ثواب عطا فرمائے گا اور اس کے ایک ایک سانس کے بدلے روزے دار غلام کی آزادی کا ثواب لکھا جائے گا۔

دس ساقی ؟:

قرآن کریم میں ہے وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوراً اور اللہ تعالیٰ انہیں شراب طہور کے جام پلائے گا۔

- حضرت علی المرتضیٰ فرماتے ہیں ساقی دس ہیں۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ بنی اسرائیل کے ساقی ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاِذَا اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ.
- حضرت ابراہیم علیہ السلام زمین کے ساقی جیسے ارشاد ہوا۔ يَسْقِىْ بِمَاءٍ وَّاحِدٍ.
- مالک دوزخ کا فرشتہ دوزخیوں کو پلائے گا وَيُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ.
- نبی کریم ساقیٔ جنت، اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرْ اس پر شاھد و عادل ہے۔
- حضرت سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ متقین کے ساقی۔
- حضرت سیدنا فاروق اعظم عمر لبن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ زاہدین کے ساقی۔
- حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علماء دین کے ساقی
- حوران بہشتی ساقیٔ عارفان۔

اور خودا حکم الحاکمین تائبین (توبہ کرنے والے) کا ساقی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ عاصیوں کا ساقی ہے، جواباً کہتے ہیں ہر ایک گردہ اپنے عمدہ اعمال کی پونجی رکھتے ہونگے مگر عاصیوں کے پاس کھوٹی پونجی کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ انہیں علماء کرام اور اولیاء عظام سے محبت رکھنے کے باعث مغفرت و بخشش کے پیالے پلائے گا۔

شراباً طہوراً کی دس قسمیں؟

کہتے ہیں جنت میں دس قسم کی شراب طہور ہوگی اور وہ دس جماعتوں کے لئے مخصوص ہوگی۔ متقین کے لئے ماء غیر آسن، لبن زاہدوں کے لئے خمر اہل سخاوت کے لئے، رحیق شہداء کے لئے تسنیم مشتاقان دید کے لئے، کافور انبیاء و مرسلین کے لئے' طہور عاصیوں کے لئے۔ (سبحان اللہ)

ان کے استعمال سے ہمیشہ فرحت و راحت میسر ہوگی، بوجھ یا تکلیف کا شائبہ تک نہ ہوگی نیز قوت میں ضعف بھی واقع نہیں ہوگا۔

جلسہ 29

فضائل ماہ ذی الحجتہ المبارکتہ ؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عَنْ اَبِیْ الْدَرْدَاءِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَنْ حَضْرَۃِ الرِسَالَۃِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَنَّہٗ قَالَ بِمَکَّۃَ عَامَ الْفَتْحِ اَیُّھَا النَّاسُ اَنَّ اللّٰہَ اَکْرَمْ کُمْ شَھْرِ ذِیْ الحَجَّۃِ فَاکْثِرُوْا عَنْ تَعْظِیْمِ اللّٰہِ تعالیٰ عزوجل فَاذْکُرُوْا اللّٰہَ فِیْہِ قَاعِداً وَّ قَائِماً وَ مَا شِیاً وَّرَ اکِباً فِیْ کُلِّ وَقْتٍ وَسَاعَۃٍ.

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا اسی سال نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا، لوگو! اللہ تعالیٰ نے ماہ ذوالحجتہ المبارکہ کے ذریعے تمہیں عزت واکرام سے نوازا ہے لہذا تمہیں چاہیے بیٹھتے، اٹھتے، چلتے پھرتے، سوار ہوں یا پیدل اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرتے رہو۔ چونکہ اسی ماہ مبارک میں حج کرنا فرض ہے اس لئے یہ مہینہ ذوالحجتہ المبارکہ کے نام سے موسوم ہوا

اس ماہ میں تین دن بڑی عزت وعظمت رکھتے ہیں 8 ترویہ، 9 عرفہ، 10 نحر نیز ان کے بعد تین دن بھی شان وشوکت رکھتے ہیں۔ کہ یہ ایام تشریق میں شامل ہیں۔ اس ماہ کے روزے اور نفلی نمازوں کا ثواب شمار سے باہر ہے۔

ان ایام میں ایک دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے۔ اور ان کی راتوں کا قیام شب قدر سے کم نہیں۔

ہر شب، شب قدر است
گر قدر تو دانی

ان ایام میں تسبیح و تحمید، تکبیر و تہلیل کی کثرت کرنی چاہیے۔

ذوالحجۃ المبارکہ کی ایک رات نفلی عبادت کا ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کے برابر ہے جس ایماندار نے دس ذی الحجۃ المبارکہ کی رات ذکر و عبادت میں صرف کی گویا کہ اس نے شب قدر کی عظمت کو پالیا۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا شب معراج میں نے دوزخ کا معائنہ کرتے ہوئے ایک شخص کو گرفتار عذاب دیکھا تو میں نے شفاعت کرنا چاہی تو حکم ہوا اس کی شفاعت کی سفارش نہ کریں کیونکہ یہ شخص ماہ ذوالحجۃ المبارکہ کی تعظیم و توقیر نہیں کرتا تھا۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے شب معراج جنت کا مشاہدہ کرتے ہوئے ایک نہایت عجیب و غریب محل دیکھا، دریافت کیا یہ کس خوش نصیب کے لئے ہے فرمایا گیا، یہ تمہارے اس امتی کے لئے ہے جس نے ماہ ذوالحجۃ المبارکہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا تھا۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس ایماندار نے ذوالحج المبارکہ کی پہلی دس راتوں میں سے کوئی رات عبادت میں صرف کی گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسے ہے جیسے اس نے حج و عمرہ کی اس سال سعادت حاصل کی اور جس نے دو رکعت نفل ادا کئے اسے ضرور اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوا گویا کہ اس نے صدیقین جیسا عمل کیا، اور جس نے روزہ رکھا گویا کہ اس نے فرشتوں جیسی عبادت کا شرف پایا اور جس نے اس میں تسبیح و تحمید اور کلمہ شریف کا ذکر کیا اس کی تسبیح و تحمید کو فرشتوں کے ساتھ لاحق کیا جائیگا اور جس نے اس ماہ میں صدقہ و خیرات سے مخلوق خدا کا دل خوش کیا اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر عظیم ہے۔

سال بھر کا ثواب؟:

وہ شخص جس نے ذوالحجۃ المبارکہ کی آخری شب عبادت میں گزاری اور دوسرے روز محرم الحرام کا آغاز ہوگیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا گویا کہ اس نے سارا سال عبادت میں گزرا۔ اور جس شخص نے ذوالحجۃ المبارکہ کے آخری دن اور محرم الحرام کے پہلے دن روزہ رکھا گویا کہ اس نے سارا سال روزے رکھے۔

خطاؤں پہ خطاء عادت ہماری
عطاؤں پہ عطاء شیوا تمہارا

فضائل یوم ترویہ؟

آٹھ ذوالحجۃ المبارکہ کو ترویہ کہتے ہیں، اس کے فضائل و مناقب میں بہت سی روایات آئی ہیں جن میں سے چند ایک تحریر کی جاتی ہیں۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا مَنْ اَحْیَاءَ لَیْلَةَ التَّرْوِیَةِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ جس ایماندار نے آٹھ ذوالحجۃ المبارکہ کی رات ذکر واذکار اور عبادت میں گزاری اس پر جنت لازم ہوئی۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو ایماندار آٹھ ذوالحجۃ المبارکہ کی رات 16 رکعت نوافل اس طرح ادا کرے کہ بعد از سورۂ فاتحہ ہر رکعت میں پندرہ بار سورہ الاخلاص پڑھے، اللہ تعالیٰ اسے ہر رکعت پر شہید کا ثواب عطا فرمانے کا اور ہر سورہ کے بدلے ایک محل نیز سولہ ہزار سال کی عبادت کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں درج ہوگا ایسے کہ دن کو روزے رکھے اور رات عبادت میں گزاری۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جو ایماندار آٹھ ذوالحجۃ المبارکہ کو دن یا رات میں

چار رکعات اس طرح ادا کرے کہ بعد از فاتحہ ہر رکعت میں پچیس مرتبہ سورۃ الاخلاص اور سلام کے بعد استغفر اللہ العظیم الذی لاالہ الاھوالحی القیوم واتوب الیہ ستر بار پھر ستر بار درود شریف بعدہ ستر بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآاِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پھر اسی 80 بار سورۃ اخلاص پڑھے تو اس کے اور جنت کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوگا۔ بعد از وصال وہ سیدھا جنت میں جائیگا اور اس کے نامۂ اعمال میں ستر ہزار سالہ عبادت کا ثواب لکھا جائیگا اور پھر جو بھی دعا اللہ تعالیٰ سے مانگے گا وہ قبول ہوگی، مرنے سے پہلے جنت میں اپنا مقام بھی دیکھ لے گا۔ اور اگر اسی سال فوت ہو تو درجۂ شہادت پائیگا۔ الٰہی ہمیں توفیق عطا فرما! (امین ثم امین)

فضائل یوم عرفہ؟

حدیث شریف:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہَ صلی اللہ علیہ وسلم اَکْرِمُوْا یَوْمَ الْعَرْفَۃِ فَاِنَّہٗ عِنْدِ اللّٰہِ مُکَرَّمٌ.

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بیشک نبی کریم ﷺ کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کا خواب میں عرفان ہوا۔ اس دن کی بڑی عظمت اور شان ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مَنْ اَحْیَا لَیْلَۃَ الْعَرَفَۃِ فَھُوَ مِنْ عَتَقَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی. جس ایماندار نے یوم عرفہ کی شب عبادت میں گزاری وہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ بندوں میں شامل ہے۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا یوم عرفہ کی دعا رد نہیں کی جاتی، شب عرفہ

رحمتوں کے ستر ہزار دروازے کھولے جاتے ہیں ساٹھ حجاج کرام اور دس دروازے عام مومنین کے لئے۔

- نبی کریم ﷺ نے فرمایا عرفہ کی رات ایک رکعت اللہ تعالیٰ کے ہاں دوسرے دنوں میں ہزار رکعت سے زیادہ محبوب ہے۔

- نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کوئی مومن یکصد 100 رکعت عرفہ کی رات سورہ فاتحہ مع سورۂ اخلاص سے ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرمائے گا اور ہر رکعت کے بدلے جنت میں ایک عالی شان محل عطا فرمائے گا جو سنہری تختوں سے مزین ہونگے اور ہر ایک تخت پر حور عین خیر مقدم کے لئے موجود ہو گی۔

- نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کوئی مومن یوم عرفہ کا روزہ رکھے گا گذشتہ اور آئندہ ایک ایک سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

- نبی کریم ﷺ نے فرمایا من صام یوم عرفتہ فانما عبداللہ اربعاً وعشرین الف سنتہ۔ جس مومن نے عرفہ کا روزہ رکھا گویا کہ اس نے چوبیس ہزار سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

- یوم عرفہ کے فضائل میں یہ بات خصوصی اہمیت کی حامل ہے کہ دین اسلام کی تکمیل اسی دن ہوئی اور نبی کریم ﷺ پر یہ آیۃ کریمہ نازل ہوئی

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۝

آج کے دن تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتوں کی تکمیل کر دی اور میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند فرمالیا۔

جلسہ 30

یوم النحر، قربانی کا دن؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عَن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه قال من امسك عن الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ والجِمَاعِ یَوْمِ النَحْرِ اِلیٰ اَنْ یُّصَلّی صَلوٰۃ العِیْدِ فَکَاَنَّمَا عِبْدُاللّٰهِ سِتِّیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے دس ذوالحجۃ المبارکہ کو نماز عید ادا کرنے سے قبل کھانے یا پینے اور جماع سے اپنے آپ کو روکا، گویا کہ اس نے ساٹھ ہزار سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

قربانی کی رات عبادت کا ثواب:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو دس ذوالحجۃ المبارکہ کی رات چار رکعت اس طرح ادا کرے کہ بعد از فاتحہ ہر رکعت میں سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، سورۂ الناس ایک ایک بار اور بعد از سلام ستر بار سبحان اللہ ستر بار درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے سو سالہ گناہ معاف فرمادے گا۔

📖 نماز عیدالاضحیٰ کی ادائیگی کے بعد صاحب استطاعت پر قربانی کرنا واجب ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا سمنوا صحایا کم فانھا علی الصراط عطا یا کم قربانی کے جانوروں کو خوب پالو، فربہ کرو کیونکہ یہ پلصراط پر تمہاری سواریاں ہونگی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو ایماندار قربانی کے دنوں میں اپنی یا اپنی اولاد کی طرف سے قربانی کرے گا اس کے گذشتہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی بے مثال قربانی:

جب حضرت سیدنا ابراھیم خلیل اللہ علیہ السلام نمرودی ابتلاؤ آزمائش سے سرخرو ہوئے نار گلزار ہوئی، پھر بھی نمرود نے آپ کا پیچھا نہ چھوڑا، مصائب وآلام کے پہاڑ توڑے یہاں تک کہ بحکم رب العالمین آپ فلسطین چلے آئے، یہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر نعمت سے نوازا لیکن آپ کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی، نوے برس کی عمر شریف تھی کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں عرض گزار ہوئے۔

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ہ الٰہی صالح فرزند عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو فرمایا آج تک میرے خلیل نے مجھ سے کچھ طلب نہیں کیا لیکن میں امتحان پر امتحان لیتا رہا۔ اب اگر میرے خلیل نے میرے کے لیے درخواست پیش کر ہی دی ہے تو انہیں قبولیت کے انتظار میں نہیں ڈالا جائے گا۔ جاؤ پورے اعزاز و اکرام کے ساتھ ان کی خدمت میں مژدۂ قبولیت سنا تو فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ، پس ہم نے انہیں غلام حلیم کی بشارت سے نوازا۔

مگر جب غلام کے ساتھ حلیم کی صفت پر غور کیا تو پریشان سے ہوگئے کیونکہ کلمۂ حلیم پھر کسی بڑے امتحان پر دلالت کر رہا تھا سو وہی ظہور پذیر ہوا۔ فلما بلغ معی السعی جب آپ کے فرزند دلبند آپ کے ساتھ ساتھ دوڑنے لگے تو باپ بیٹے کی شفقت و محبت دیدنی تھی، حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی خوشی و مسرت کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا، دن سکون واطمینان سے گزر رہے تھے مگر شیطان کو آپ کا سکون و چین ایک پل نہ بھایا، فوراً اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکوہ کرنے لگا۔ الٰہی! ابراھیم علیہ السلام کو تو نے اپنا خلیل بنایا تھا مگر خلیل کی یہ کیفیت ہے کہ اس نے رب جلیل کی بجائے اسماعیل کو اپنی محبت کا مرکز بنا لیا ہے۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ اب وہ تجھ سے کتنا پیار کرتا ہے۔ شیطان کا اس قسم کا طعنہ نہ رب جلیل کو پسند تھا اور نہ ہی حضرت خلیل علیہ السلام ہی برداشت کر سکتے ہے۔ معاً خواب آیا کہ میرے پیار کے اظہار کے لئے اپنے اکلوتے لخت جگر اسماعیل علیہ السلام کو میری رضا کے لئے ذبح کر دو چنانچہ آپ

نے اپنے فرزند دلبند سے فرمایا قَالَ یَا بُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی. میرے بیٹے! میں نے رات خواب دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ بتایئے آپ کی کیا مرضی ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام یہ سنتے ہیں عرض گزار ہوئے یَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْشَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِیْنَ، لبا جان! آپ کر گزریئے جیسے حکم دیا گیا ہے انشاء اللہ آپ مجھے صابرین میں پائیں گے۔

چنانچہ آپ پوری تیاری کر کے اپنے لخت جگر سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو خوب سجا کر مقام منیٰ کی طرف لے چلے، شیطان سٹپٹایا اور اس سے رہا نہ گیا خیر خواہ بن کر حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے پاس آیا اور بڑی رازداری سے اپنی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے سوالیہ رنگ میں کہنے لگا۔ اسماعیل کہاں جا رہے ہو۔ فرمایا جہاں مجھے میرا باپ لے جائے میں تو انہی کے ارشاد پر سر تسلیم خم کئے جا رہا ہوں تجھے کچھ معلوم بھی ہے کہ کہاں لے جائیں گے؟ مجھے معلوم کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ ایک فرمانبردار بیٹے کے لئے اپنے باپ کا اشارہ کافی ہے! اچھا پھر تجھے میں ہی بتائے دیتا ہوں یہ تجھے ذبح کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا تیری عقل کام کر رہی ہے؟ بھلا باپ اپنے ہاتھوں بیٹے کو کیسے ذبح کرے گا۔ شیطان آپ کے جواب پر حیران سا ہوا اور اس کے منہ سے نکلا، خدا کے حکم سے؟ حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر پکڑے اور پورے زور سے اسے مارتے ہوئے پکارے اگر میرے رب کا حکم ہے تو ایک بار نہیں اگر ہزارہا مرتبہ مجھے ذبح کرتے جائیں اور میرا رب مجھے زندہ کرتا جائے تو پھر بھی میں سمجھونگا۔

جان دی، دی ہوئی اس کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا
جیویں پیارا راضی ہووے مرضی دیکھ سجن دی
جے توں مرضی اپنی لوڑیں ایہہ گل کدی نہ بن دی۔

پھر شیطان لعین، حضرت سیدہ ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی خدمت میں ہمدردی کا اظہار کرنے حاضر ہوا اور اپنی مکاری کے تمام حربے آزمائے لیکن منہ کی کھائی اور سیدہ ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے بھی پتھر مارے اور بھاگنے پر مجبور کردیا اور بزباں حال پکارا۔

دل دے ٹکڑے ڈاہڈے ہوندے پت پیارے ماداں

پر نام خدا دے جے لکھ پتر ہووے گھول گھما واں

شیطان سر پکڑے سوچ میں ڈوب گیا اب کونسا حربہ ہے جو استعمال کروں اور حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کو ارشاد خداوندی سے باز رکھ سکوں۔ منیٰ کے پہاڑوں کے درمیان ماں، بیٹے کے پتھروں سے تو اپنی حجامت کرا چکا تھا اب خلیلی پتھر کے ذائقے کی راہ تکنے لگا۔آخر کار شیطان تھا۔ اپنی تبلیغ سے باز نہ آیا اور بڑی ہی لجاجت اور انتہائی خیر خواہی کے مکارانہ جال کو پھینکتے ہوئے حضرت ابراھیم علیہ السلام کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

اسی بڑھاپے کے عالم میں جب بیٹے باپ کا سہارا بنتے ہیں۔ قدم قدم پر جن کی ضرورت پڑتی ہے۔ انہیں کہاں لئے جارہے ہیں میں نے سنا ہے ذبح کرنے کا خیال ہے۔ خواب پر اتنا بڑا عمل، افسوس ہے نبی ہو کر خواب کے پیچھے پڑگئے کچھ خیال کرو، نو عمر لخت جگر کا خون نہ بہاؤ، اس کی بوڑھی والدہ اور اپنے سفید بالوں کی طرف دیکھو۔ جانے دو! بیٹا ذبح کرکے کیا کروگے سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔آپ بڑی خاموشی سے شیطان کی چکنی چپڑی باتوں کو آئندہ نسلوں تک پہنچانے کے لئے سنتے رہے۔ اس بنا پر کہ ہمارا تو یہ کچھ بگاڑ نہیں سکے گا۔ مگر میری ملت کو جب گمراہ کرنے لگے گا تو اسے میرے عمل و کردار سے واضح ہو جائے گا کہ ابلیس لعین نے عیاری و مکاری کے بڑے جال تیار کئے تھے ہمیں خلیل علیہ السلام ان سے بچنے کا جو عمل سبق دے گئے ہیں ان پر کاربند رہنے میں ہی عافیت ہے۔

جب شیطان نے سارے جتن لگا لئے تو آپ نے بھی کنکریاں اٹھائیں اور

شیطان کی طرف پھینک دیں۔ اور تیزی سے منیٰ کے ایک کونے میں اپنے لختِ جگر کو لٹایا اور چھری چلادی۔

فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ وَنَادَیْنَاهُ اَنْ یَّا اِبْرَاهِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝

جب دونوں نے سرِ تسلیم خم کرلیا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے گردن رکھ دی تو ہم نے ندا کی یا ابراھیم، تو نے اپنا خواب سچ کر دکھایا۔ بیشک ہم اسی طرح جزا عطا فرماتے ہیں۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ وَفَدَیْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ. بیشک یہ بہت ہی مشکل ترین امتحان تھا اور پھر ہم نے اُن کی جگہ فدیہ ذبحِ عظیم کا فدیہ عطا فرمایا۔

یہ فیضِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آدابِ فرزندی

سَلَامٌ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ. كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ، حضرت ابراھیم علیہ السلام پر سلام ہوتے رہیں، ہم محسنین کو ایسے ہی جزاءِ دائمی سے نوازتے ہیں۔

نکتہ:

جب سیدنا ابراھیم کے وسیلہ سے واضح ہوگیا کہ محسنین پر انعامات میں سے سلام بھی انعام و جزاء تو جو ذاتِ اقدس تمام جہانوں کے لئے رحمت ہو اور قرآن اعلان فرمارہا ہو۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ. تو ایسے محسنِ اعظم ﷺ پر کیوں نہ ہمیشہ ہمیشہ الصلوٰۃ السلام پڑھا جائے۔ جبکہ آپ کے لئے تو ایمانداروں کو بقاعدہ حکم ہو رہا ہے یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا.

سَلِّمُوْا یَا قَوْمِیْ بَلْ صَلُّوْا عَلٰی صَدْرِ الْاَمِیْنَ
مصطفٰے مَاجَآءَ اِلَّا رحمته للعلمین

جلسہ 31

فضائل قربانی

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ جس شخص نے قربانی کی ہوگی۔ جب وہ روز قیامت قبر سے باہر نکلے گا۔ اس کے سرہانے قربانی کا وہ جانور نہایت حسین و جمیل صورت میں موجود ہوگا۔ اس کے بال سنہری آنکھیں یاقوتی اور سونے کے سینگ ہوں گے۔ وہ کہے گا میں نے تجھ سے حسین کسی کو نہیں دیکھا قربانی کا جانور کہے گا۔ میں تیری قربانی ہوں جو دنیا میں تو نے دی تھی۔ آیئے مجھ پر سوار ہو جایئے جب وہ سوار ہوگا تو وہ اسے سایۂ عرش میں لے جائے گا!

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مسلمان جب قربانی کے جانور کو ذبح کرتا ہے، اس کے خون کا پہلا قطرہ ابھی زمین پر نہیں گرتا لیکن اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرمادیتا ہے اور ہر بال کے بدلے اس کے نامۂ اعمال میں نیکی درج کی جاتی ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک بار، بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا۔ یا اللہ! تیرے حبیب نبی کریم ﷺ کا جو امتی قربانی کرے گا۔ اسے کتنا اجر عطا کیا جائے گا؟ ارشاد ہوا۔ اس کے بدن پر ہر بال کے بدلے دس دس نیکیاں عطا کروں گا، دس گناہ مٹادوں گا، دس دس درجے بلند کروں گا۔ اے داؤد علیہ السلام تجھے معلوم ہونا چاہیئے یہ قربانی کے جانور قیامت کے دن ان کی سواریاں ہوں گی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگو! سن لو! قربانی آخرت کے شر سے نجات دلائے گی! حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلٰی

الرَّحْمٰنِ وَفْدًا کی تفسیر میں فرماتے ہیں اس سے وہ سوار مراد ہیں جو عمدہ سواریوں پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور یہ سواریاں ان کی قربانیاں ہوں گی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ قربانی کے جانور کی تعظیم و توقیر کرو کیونکہ وہ پلصراط پر تمہاری سواریاں ہیں!۔

مسائل واحکام قربانی

آج سے ہزاروں سال پہلے اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ بندے اور رسول حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کا حکم بجالاتے ہوئے مقام منیٰ (مکہ مکرمہ) میں اپنے لخت جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربانی کے لیے پیش کر کے اطاعت ووفا کا وہ نقشہ پیش کیا جس کی مثال تاریخ انسانیت میں کہیں نظر نہیں آتی۔ قربانی و ایثار کے اس جذبہ کو بارگاہ خداوندی میں شرف قبولیت عطا ہوا اور تاقیامت اس سنت ابراہیمی کو بر قرار رکھ کر امت مسلمہ کو جانوروں کی قربانی کا حکم دیا گیا۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ یہ قربانیاں کیا ہیں ؟ آپ نے فرمایا تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔

شرعی حیثیت:

قربانی ہر اس مسلمان پر واجب ہے جو صاحب نصاب ہو اور حالت سفر میں نہ ہو۔ جو شخص گھریلو سامان اور ضرورت کی اشیاء کے علاوہ ساڑھے باون تولے یا اس سے زائد چاندی یا اس کی قیمت کا مالک ہو وہ صاحب نصاب ہے۔ چاہے یہ چاندی یا رقم آج ہی اس کو حاصل ہوئی ہو یا پہلے سے اس کے پاس موجود ہو۔ البتہ اگر اس نے قرض دینا ہو اور قرض کی رقم ادا کرنے کے بعد ساڑھے باون تولے

چاندی یا اس کی قیمت باقی نہیں بچتی تو وہ صاحب نصاب نہیں ہوگا! اور اس پر قربانی واجب نہ ہو گی۔

قربانی کے جانور: مندرجہ ذیل جانوروں میں سے کسی کی قربانی دی جاسکتی ہے۔اونٹ، اونٹنی، گائے، بیل، بھینس اور بھینسا بکری، بکرا، بھیڑ، دنبا اور چھترا۔ اونٹ اور اونٹنی کی عمر کم از کم پانچ سال ہونی چاہیے۔گائے، بھینس دو سال اور بکری، بھیڑ کے لیے کم از کم ایک سال کا ہونا شرط ہے۔ البتہ بھیڑ کا چھ مہینے کا بچہ اتنا موٹا تازہ جو سال بھر کا نظر آتا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز ہے۔

جانور بے عیب ہو:

قربانی ایک عبادت ہے لہذا قربانی کا جانور موٹا تازہ اور بے عیب ہونا چاہیے اگر معمولی عیب ہو تو قربانی جائز ہو گی ورنہ نہیں۔ جانور کے عیب دار یا بے عیب ہونے کا تعلق اس کے کان، آنکھ، تھن، سینگ، دم اور ٹانگوں وغیرہ سے ہے۔ اس سلسے میں تفصیل ملاحظہ فرمائیں!

ان جانوروں کی قربانی جائز ہے:

1 ایسا جانور جس کے سینگ پیدائشی نہ ہوں۔ 2 جس کا سینگ ٹوٹ گیا لیکن مینگ سے کم ٹوٹا۔ 3 جو جانور معمولی درجے کا پاگل ہو۔ 4 اتنا بڑھا جانور کہ بچنے کے قابل نہ رہا ہو۔ 5 داغا ہوا جانور۔ 6 جس جانور کا دودھ نہ اترتا ہو۔ 7 خارشی جانور جبکہ موٹا تازہ ہو۔ 8 بھینگا جانور۔ 9 جس کا کان، دم یا چکی تہائی سے کٹی ہو۔ 10 جس کے کان چھوٹے ہوں۔ 11 جس کی تہائی حصے سے کم بینائی ضائع ہو گئی ہو۔ 12 ایسی بھیڑ اور دنبہ جس کی اون کاٹ لی گئی ہو۔ 13 جس میں خریدتے وقت عیب نہ تھا۔ بعد میں پیدا ہوا، غریب کے لیے اس کی قربانی جائز ہے۔ 14 خصی جانور،

ان جانوروں کی قربانی ناجائز ہے:

1-جس جانور کا سینگ مینگ تک یا اس سے زیادہ ٹوٹ گیا۔ 2-اتنا پاگل جانور کہ اس نے چرنا چھوڑدیا ہو۔3-خارشی جانور جو اتنا کمزور ہو کہ ہڈیوں میں مغز نہ رہا ہو۔ 4-اندھا جانور۔ 5-کانا جانور، جس کا کانا پن ظاہر ہوا!6- لنگڑا جانور جو چل کر قربان گاہ تک نہ جاسکے۔ 7-بیمار جانور، جس کی بیماری ظاہر ہو!۔ 8-جس کا کان دم اور چکی تہائی سے زیادہ کٹے ہوں۔ 9-جس کا ایک یادونوں کان پیدائشی طور پر نہ ہوں۔ 10-جس کی تہائی سے زیادہ نظر جاتی رہی ہو۔11-جس کے دانت نہ ہوں۔ 12-جس کے تھن کاٹ دیئے گئے یا خشک ہوگئے ۔13-جس جانور کا ناک کٹا ہو۔ 14-جس جانور کا دودھ علاج کے ذریعے خشک کرایا گیا ہو۔ 15-وہ جانور جس میں نر اور مادہ دونوں کی علامات پائی جاتی ہوں (خنثی)۔16-وہ جانور جو صرف غلیظ اور گندی چیزیں کھاتا ہو!

جانور میں شرکت:

اونٹ اونٹنی، گائے، بھینس وغیرہ کی قربانی میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں البتہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ شرکاء عبادت کی غرض سے شریک ہوں۔ اگر کوئی شخص اس لیے حصہ ڈالتا ہے کہ اسے کھانے کے لیے گوشت چاہیئے تو باقی چھ کی قربانی بھی نہ ہوگی نیز تمام صحیح القصیدہ ہوں۔

اگر عقیقہ کی غرض سے کوئی حصہ ڈالا جائے۔ مثلاً بعض حصے قربانی کے ہوئے اور بعض عقیقہ کے تو اس طرح جائز ہے۔ بکری، بکرا، بھیڑ، دنبہ، چھترا کی قربانی صرف ایک آدمی کی طرف سے ہوسکتی ہے۔

قربانی کا وقت:

قربانی کا وقت دس ذوالحجہ یعنی عید کی صبح سے لے کر بارہ ذوالحجہ کے سورج

غروب ہونے تک ہے اگر پہلے دن قربانی نہ ہو سکے تو دوسرے یا تیسرے دن کی جاسکتی ہے۔ رات کو بھی قربانی ہو سکتی ہے لیکن مکروہ ہو گی لہذا دن کو ہی کرنی چاہیے۔ شہروں میں جہاں عید کی نماز پڑھی جاتی ہے۔ جب تک کسی جگہ عید کی نماز نہ ہو جائے، قربانی کرنا جائز نہیں البتہ جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی وہاں فجر کی نماز کے بعد قربانی دی جاسکتی ہے۔

ذبح کا طریقہ:

قربانی کرنے سے پہلے جانور کو چارہ اور پانی دیا جائے بھوکا اور پیاسا جانور ذبح نہ کیا جائے۔ اسی طرح ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح نہ کیا جائے۔ چھری پہلے سے تیز کرلی جائے۔ جانور کے سامنے تیز نہ کی جائے۔ جانور کو پہلو کے بل اس طرح لٹایا جائے کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو۔ پھر داہنا پاؤں اس کے پہلے پہلو پر رکھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کردیا جائے اور ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے۔

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَنِیْفًا وَّمَا آنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ. اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. لَاشَرِیْكَ لَہٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ. اَللّٰھُمَّ لَكَ وَمِنْكَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھے!

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّی کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَحَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم.

یااللہ! میری طرف سے قربانی قبول فرما جیسے تو نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اپنے محبوب محمد مصطفےٰ ﷺ کی طرف سے (قربانی) قبول

فرمائی۔ ذبح اس طرح کیا جائے کہ چاروں رگیں یا کم از کم تین رگیں کٹ جائیں۔ اس سے زیادہ نہ کاٹیں پھر جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے اور اس کی روح بالکل نہ نکل جائے۔ اس کے پاؤں وغیرہ نہ کاٹے جائیں اور نہ ہی کھال اتاری جائے۔ اگر ذبح کرنا جانتا ہو تو خود ذبح کرے ورنہ پاس کھڑا ہو!

گوشت کی تقسیم:

اگر قربانی میں سات آدمی شریک ہوں تو تول کر گوشت کے سات حصے کیے جائیں۔ محض اندازے سے تقسیم نہ کیا جائے۔ پھر ہر آدمی اپنے حصے کے گوشت کو تین حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ گھر میں رکھ لے۔ ایک حصہ رشتہ داروں اور عزیزوں کو دے اور ایک حصہ غرباء اور محتاج لوگوں میں تقسیم کر دے۔ سارا گوشت گھر میں بھی رکھا جاسکتا ہے۔ اور غریب لوگوں کو بھی تقسیم کیا جاسکتا ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ تین حصے کیے جائیں۔

قربانی کی کھال:

قربانی کی کھال قصاب کو اجرت میں جائز نہیں البتہ قربانی کرنے والا چاہے تو اسے اپنے کام میں لاسکتا ہے لیکن اسے ذاتی مقصد کے لیے بیچ نہیں سکتا۔ اگر بیچے گا تو رقم کسی مستحق کو دینا پڑے گی۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ کھال کسی غریب اور نادار کو یا کسی اہل سنت کے دینی ادارے میں دی جائے۔

(لاہور میں جامعہ نظامیہ رضویہ اہل سنت کا سب سے اہم دینی مرکز ہے جہاں سینکڑوں طلباء علم دین حاصل کر رہے ہیں اُسے دیں تو بہت ہی اچھا ہے۔ تابش قصوری)

جلسہ 32

وقت کی قدر کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَصَائِبُ کَثِیْرَۃٌ وَاَعْظَمُ الْمَصَائِبِ ذِھَابُ الْوَقْتِ بِلَا فَائِدَۃٍ۔

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مصائب وآلام کثیر ہیں اور ان میں سے بڑی مصیبت بے فائدہ وقت کا ضائع کرنا ہے۔

اس حدیث کو حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا جن کی شان و عظمت کے بارے سید عالم ﷺ نے فرمایا عَائِشَۃُ بَیْنَ النِّسَاءِ کَاَبِی الْقَاسِمِ بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ حضرت عائشہ کا خواتین امت محمدیہ میں وہی مقام ہے جو انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے درمیان ابو القاسم ﷺ کا ہے یعنی میرا!!

اے میرے ایماندار بھائی مصیبت کی دو قسمیں ہیں۔

دینی و دنیاوی۔ اور پھر اس کی تین قسمیں ہیں۔ مالی، اہلی اور بدنی اگر مال ضائع ہو تب مصیبت، اگر اولاد فوت ہو تب مصیبت اور اگر جسم علیل ہو تب مصیبت۔ اگر ان میں سے کسی بھی مصیبت پر صبر کیا جائے تو دینوی مصائب وآلام کا نعم البدل حاصل ہو سکتا ہے۔ اور صبر پر بے حد ثواب عطا ہوتا ہے۔

اور دینی مصائب میں نماز اور روزہ کا ہاتھ سے نکل جانا ہے اور یہ دینوی مصائب سے بڑھ کر ہے۔ اس لئے کہ ؎

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

پُر نور اور خالی صندوق ؟:

حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن ہر ساعت یومیہ کے متعلق چوبیس 24 صندوق لائے جائیں گے جن میں بعض نور سے بھر پور، بعض آگ سے بھرے ہوئے اور بعض خالی ہونگے، اس لئے کہ جو ساعتیں احکام خداوندی کی بجا آوری اور نیکی میں گزری ہونگی ان ساعتوں کے صندوق نور سے بھرپور ہونگے اور جن ساعتوں میں گناہوں کا ارتکاب کیا ہوگا وہ آگ سے بھرے ہونگے اور جو ساعتیں بیکار گزاری ہونگی وہ صندوق خالی پڑے ہونگے۔ اس لئے اے ایمان دار اپنی چند روزہ زندگی کو غنیمت جان اور اسے بے فائدہ ضائع نہ کر کیونکہ ؎

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

📖 حضرت سلیمان علیہ السلام نے نو سو اونٹ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس وقت قربان کر دیئے تھے جب ایک نماز کے وقت میں معمولی سی تاخیر واقع ہوئی۔ اور چالیس روز تک پریشانی کے عالم میں استغفار کرتے رہے۔

📖 غزوۂ احد میں جب دشمنان اسلام کے حملہ سے آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے تو آپ نے ان کے لئے دعا کی اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَایَعْلَمُوْنَ لیکن جب غزوہ خندق میں نماز عصر میں تاخیر واقع ہوئی تو آپ نے پریشانی کے عالم میں فرمایا شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوۃِ الْوُسْطٰی مَلَأَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ وَقُبُوْرَھُمْ نَارًا. کفار نے ہمیں خندق کھودنے میں مشغول رکھا اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو آگ سے پُر کرے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وتر؟:

بیداری کی کثرت کے باعث ایک شب حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ لگ گئی اور نماز وتر قضا ہوگئی۔ آپ بیدار ہوئے تو فجر طلوع ہوچکی تھی۔ صبح کے وقت آپ روتے ہوئے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے اور فریاد کی اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَدْفَاتَ مِنِّی الْوِتْرَ۔ حضور میرے وتر قضا ہوگئے ہیں۔ صدیق کی رقت آمیز کیفیت کو دیکھ کر حضور ﷺ کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔ اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے حبیب، صدیق کو بشارت دیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس احساس کو قبول فرمالیا ہے۔ غم نہ کرو۔ (سبحان اللہ وبحمدہ)

حضرت بایزید بسطامی کی زاری؟:

بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت سلطان العارفین شیخ بایزید بسطامی علیہ الرحمتہ سے نماز فجر کی جماعت نکل گئی آپ اتنا روئے کہ بیان سے باہر ہے، غم و حزن کے پہاڑ ٹوٹ پڑے آپ کی بے حد زاری پر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور غیب سے آواز سنائی دی اے بایزید تمہاری اس زاری کی طفیل تمہارے نامۂ اعمال میں ستر ہزار نمازوں کا ثواب درج کیا۔ کہتے ہیں کہ کچھ دیر بعد ایک دن پھر آپ پر نیند کا غلبہ ہوا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ شیطان آپ کے پاؤں مبارک پکڑے بیدار کررہا ہے۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا تجھے یہ خیال کیسے آیا کہ مجھے وقت پر بیدار کرنے لگا۔؟ شیطان بولا، فلاں روز تمہاری نماز فجر میں تاخیر ہوئی تو آپ کی زاری پر اللہ تعالیٰ نے تمہارے نامۂ اعمال میں ستر ہزار نمازیں درج کرادیں میں نے سوچا اگر آج بھی تاخیر ہوئی تو نہ جانے کتنے ہزار نمازوں کا ثواب تجھے عطا فرمایا جائے بہتر سمجھا کہ بیدار کردوں تاکہ ایک ہی نماز رہے۔ بعض روایات میں یہ واقعہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ (واللہ تعالیٰ وجیہہ الاعلیٰ اعلم)

حضرت ربیع الحلیم کی موت کا اعلان:

بغداد شریف میں ایک بزرگ رہتے تھے جو عبادت وریاضت سے عشق کی حد تک لگاؤ رکھتے تھے، ایک دن لوگوں نے غیب سے ندا سنی اِنَّ رَبِیْعَ الْحَلِیْم قَدْمَاتَ بیشک ربیع الحلیم مر گئے۔

لوگ دوڑے دوڑے ان کے گھر پہنچے دیکھا وہ صحیح حالت میں نماز ادا کر رہے ہیں۔ حیرانگی کے عالم میں لوگوں نے دریافت کیا حضرت ہم یہ آواز سن کر چلے آئے ہیں معاملہ کیا ہے۔ کہا تم نے صحیح سنا ہے کیونکہ آج میں ایک ساعت کے لئے غفلت کا شکار ہو گیا تھا۔ تو زمین وآسمان میں اعلان کر دیا گیا کہ ربیع الحلیم مر گیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے اَلدُّنْیَاسَاعَۃٌ فَاجْعَلْھَا طَاعَۃً دنیا تو محض ایک ساعت ہے پس اے سننے والے اس ایک ساعت میں تو عبادت کر لے۔ مولیٰ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توفیق اطاعت وعبادت عطا فرمائے۔ (امین)

دنیا کی ایک گھڑی قیامت کی ہزاروں گھڑیوں سے بہتر ہے:

حضرت شیخ جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں دنیا کی ایک گھڑی قیامت کی ہزارہا گھڑیوں سے بہتر ہے اس لئے کہ اس میں تو نیکی کا کام کیا جاسکتا ہے جبکہ آخرت کی گھڑی میں کوئی بھی عمل نہیں ہو سکے گا۔ لہٰذا دنیوی ساعت کو غنیمت جانیئے اور عبادت کے لئے کمربستہ رہیں۔ بے فائدہ عمر کو ضائع نہ کیجئے۔ وقت کی قدر کریں ؎

وقت پر کافی ہے قطرہ ابر خوش ہنگام کا
جل گیا جب کھیت مینہ برسا تو پھر کس کام کا
(اقبال مرحوم)

؎ جاں کھیتی دا ککھ نہ رہیا نہ سُکا نہ ہریا
کس کم دھپ سکاون والی کس کم بدل وریا
(حضرت میاں محمد بخش جہلمی علیہ الرحمۃ)

جلسہ 33

فضائل کلمۂ التوحید والرسالتہ؟

کلمۂ توحید کے مختلف اوصاف و مناقب اور نام ہیں۔ جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔
کلمۂ اخلاص، کلمۂ اسلام، کلمہ رحمت، کلمۂ شفاعت، کلمۂ نجات، کلمہ بلند، کلمہ علیا، کلمہ شفاو نجات کلمہ مبارک، کلمۂ بخشش، کلمۂ عظمت، کلمۂ شریف، کلمۂ برکت، کلمۂ جلیل۔ جو ایماندار اس کلمہ لَآاِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کو بجان و دل پڑھتا رہے گا اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔ اور روز قیامت میزان میں یہ کلمۂ تمام زمینوں اور آسمانوں سے بھاری ہوگا۔

📖 علماء کرام بیان فرماتے ہیں کہ اس کلمہ کے مزید نام بھی ہیں مثلاً کلمۂ طیب، وَاِلَیْهِ یَصْعَدُ کَلِمُ الطَّیِّبُ اور اللہ تعالیٰ کی طرف کلمات طیب بلند ہوتے ہیں۔ اسی لئے اسی کلمۂ طیبہ بھی کہتے ہیں۔

کلمۂ استقامت: اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا، بیشک جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اس پر استقامت اختیار کی۔

کلمۂ آسمان وزمین: لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اس سے مراد لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

کلمۂ عدل: اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ، سے مراد بھی کلمۂ طیب ہے۔

کلمۂ قول سدید: قُوْلُوْا قَوْلاً سَدِیْداً، کلمۂ امن: وَلٰكِنَّ الْبِرَّمَنْ آمَنَ.

کلمۂ رحمان: عِنْدَالْاَمْنَ اِتَّخَذَ عَنِ الرَّحْمٰنِ.

کلمۂ احسان: هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلاَّ الْاِحْسَانُ.

کلمۂ دین: اِلاَّ لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ.

کلمۂ صراط حمید: وَهُدُوْا صِرَاطِ حَمِیْدٍ.

کلمۂ صراط مستقیم: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ.

جلسہ 34

توبہ و استغفار کی فضیلت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ كَثُرَ الْاِسْتِغْفَارُ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَمِنْ كُلِّ ضَيْقٍ مَخْرَجًا وَيَرْزُقُهٗ مِنْ حَيْثُ لَايَحْتَسِبُ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو بکثرت استغفار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہر غم و دکھ کو دور فرما دیتا ہے اور ہر مشکل سے بآسانی نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے۔ اور اسے حد سے زیادہ رزق عطا فرماتا ہے۔

- نبی کریم ﷺ نے فرمایا طوبیٰ لِمَن اَذنب وَاستغفر اس شخص کے لئے بشارت ہے جس نے گناہ کرنے کے بعد سچے دل سے توبہ کر لی۔
- ہر دُکھ، درد کی دوا ہے اور گناہ کی دوا توبہ و استغفار کرنا ہے۔
- جو شخص سونے کے وقت اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآاِلٰهَ اِلَّاهُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرمادیگا۔ اور رحمت الٰہی کے حصول کے لئے اس کا چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے پڑھنا بہت ہی فائدہ مند ہے۔
- ایمانداروں کو والدین اور اپنے لیے دعائے مغفرت و بخشش مانگتے رہنا

چاہیے کیونکہ اس کا طریقہ از خود قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہے۔الٰہی میری، میرے والدین اور تمام مؤمنین کی مغفرت فرما۔

(نوٹ) نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء و مرسلین علیہم السلام سے جو استغفار کی دعائیں قرآن و حدیث میں منقول ہیں وہ تعلیم امت کے لئے ہیں ان دعاؤں معانی سے کبھی بھی یہ گمان نہیں کرنا چاہیے کہ یہ حضرات کسی خطا کے ارتکاب کے باعث توبہ و استغفار کیا کرتے تھے، نہیں نہیں، انہوں نے محض دعائیں تعلیم کے لئے کیں یوں امت کے لئے دعا مانگنا سنت بن گیا۔

التجا تابش کی ہے یہ صبح و شام
آئے طیبہ میں قضا یا مصطفےٰ ﷺ
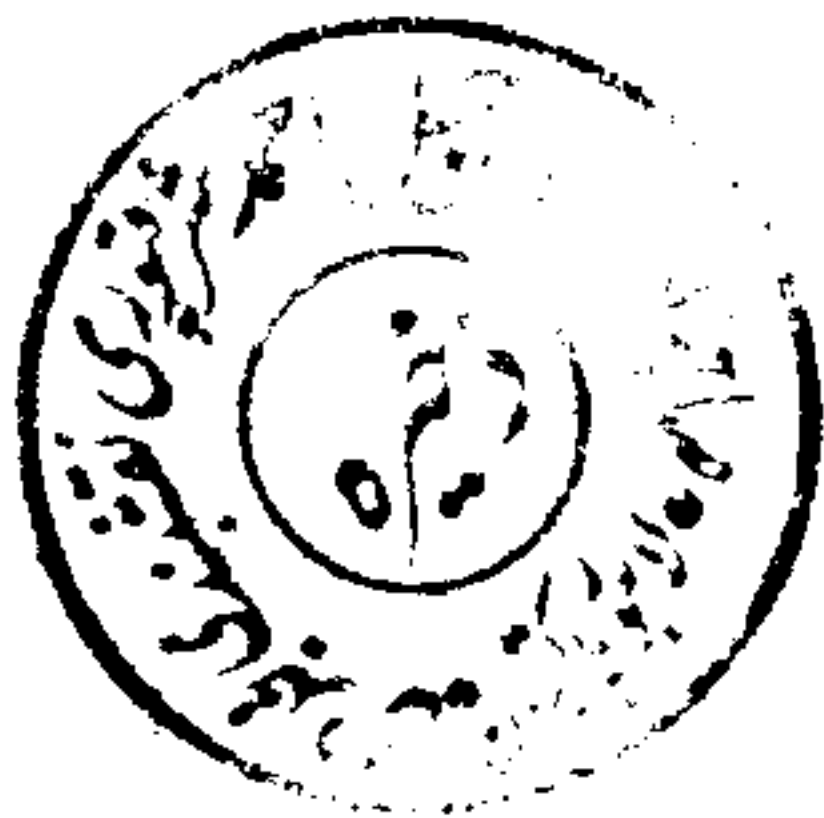
جلسہ 35

فضائل تسبیح و تحمید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرْ. لَايَضُرُّكَ بِاَيِّ هِنَّ بَدَأْتَ اللہ تعالیٰ کو چار کلمے بہت محبوب ہیں۔ سبحان اللہ. والحمد للہ، لاالہ الااللہ، واللہ اکبر، اور یہ چار کلمے پڑھنے والے کو کبھی پریشانی اور غم لاحق نہیں ہوگا۔ جو چاہے پہلے پڑھے۔

باعث فخر وظیفہ:

واضح ہو کہ تسبیح پڑھنے میں بے حد ثواب ہے۔ فرشتے اگر چہ قسم قسم کی عبادت کرتے رہتے ہیں مگر ان کے لئے باعث فخر عبادت تسبیح و تحمید ہی ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ.

- نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السَّاجِدِيْنَ، تم اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہو اور ساجدین میں سے ہو جاؤ،
- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا، پھر تم اپنے رب کی سورج کے طلوع و غروب سے قبل تسبیح و تحمید کرتے رہو۔
- وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلاً. تم صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہو۔

حکایت: مینڈک کی تسبیح ؟:

بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک بار کسی درخت کے نیچے آرام فرماتھے کہ مینڈک کے ٹرانے کی آواز آئی، دیکھا تو ایک پانی کے گڑھے میں پورے زور سے مینڈک ٹرٹرا رہا ہے۔ اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ مینڈک چھ ماہ سے پیاسا اسی طرح اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مست ہے۔ چالیس دن ہوئے بارش ہوئی اور یہ گڑھا پانی سے بھر گیا، مگر یہ مینڈک پیاس کے باوجود تسبیح میں مست ہے اسے پیاس بھی یاد نہیں آپ نے فرمایا اس کی تسبیح کیا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا اس کی تسبیح سُبْحَانَ اللّٰہِ الْمَعْبُوْدِ فِی زَبَدِ الْبِحَارِ، یہی وجہ ہے کہ آپ نے فرمایا لَاتَقْتُلُوْا الصِّفْدَعَ فَاِنَّهٗ کَثِیْرُ التَّسْبِیْحِ، مینڈک کو نہ مارو کیونکہ یہ بکثرت اللہ کا ذکر کرتا رہتا ہے۔

روز قیامت کلمہ حفاظت فرمائے گا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر وقت سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، پڑھتے رہا کرو کیونکہ یہ کلمات روز قیامت پڑھنے والے کی چاروں طرف سے حفاظت فرمائیں گے۔ اور تمام محشر کی مشکلات سے بچا کر صالحین کے ساتھ ملا دیں گے۔

زمین وآسمان کا قیام ؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اکبر وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کا وظیفہ کرتے رہا کرو کیونکہ زمین و آسمان انہی کلمات کے باعث قائم ہیں۔

سایہ دار درخت کا نغمہ ؟:

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں ایک دن میں ایک سائے دار درخت کے نیچے آرام کررہا تھا کہ اس درخت نے خوشی و مسرت سے یوں کہنا شروع کردیا سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ تَحْتَ ظِلِّی سَیِّدَ الْاَنْبِیَاءِ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم پاک ہے وہ ذات جس نے میرے سائے میں سید الانبیا ﷺ کو بٹھایا سید عالم ﷺ اس کی یہ تسبیح سن کر تبسم فرمانے لگے۔

جن تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑے
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

☆......☆......☆......☆

جلسہ 36

فضائل صلوٰۃ و سلام؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیه وسلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ.

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کوئی شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرمائے گا۔

جن کی جنت مشتاق ہے؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اِنَّ الْجَنَّةَ تُشْتَاقُ اِلیٰ خَمْسِ نَفَرٍ تَالِیَ الْقُرْآنَ وَحَافِظًا لِلّسانِ وَمُطْعِمَ الْجِیْعَانِ وَمُکْسِیَ الْعُرْیَانِ وَمَنْ صَلّٰے عَلٰی حَبِیْبِ الرَّحْمٰنِ ٥

جنت پانچ شخصوں کی مشتاق ہے 1- قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا 2- زبان کی حفاظت کرنے والا 3- بھوکوں کو کھانا کھلانے والا 4- ننگے کو کپڑا پہنانے والا 5- اور حبیب خدا پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے والے۔

فرشتوں کی دعائیں؟:

بیان کرتے ہیں کہ جب ایماندار اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو تمام فرشتے ہر ایک زبان میں اس پر ہزار بار دعا کرتے ہیں اور

جب فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ فلاں مومن فلاں مقام پر تیرے حبیب نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ و سلام پیش کر رہا ہے تو اللہ تعالیٰ کا انہیں فرمان ہوتا ہے تم اس بندۂ مؤمن کے لئے دعائیں کرتے رہو اور آگاہ ہو جایئے کہ میں نے اسے اور اس کے والدین کو بخش دیا نیز جو قیامت تک تم نے عبادت کی اس کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں درج کر دیا۔

نوری فرشتے نوری قلم نوری کاغذ؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا فضا کے فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے نوری قلم اور نوری کاغذ عطا فرما رکھے ہیں اور انہیں حکم ہے جو بندۂ مؤمن میرے حبیب ﷺ پر صلوٰۃ و سلام پیش کرے اسے ان نوری کاغذوں پر نوٹ کرتے جائیں۔

حدیث شریف:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَقِیْتُ جِبْرَئِیلَ فَبَشَّرَنِیْ فَقَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ صَلّٰے عَلَیْكَ صَلَّیْتُ عَلَیْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْكَ سَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَسَجَدَتُ لِلّٰهِ شُكْرًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے جبرائیل علیہ السلام ملے اور کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میں اس شخص پر صلوٰۃ بھیجتا ہوں جو تجھ پر صلوٰۃ پڑھے اور اس پر سلام بھیجتا ہوں جو تجھ پر سلام پیش کرے پس میں نے یہ سنتے ہی بطور شکرانہ سجدہ کیا۔

کتابت درود و سلام؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے کسی کتاب میں میرے لئے صلوٰۃ و سلام لکھا جب تک وہ تحریر شدہ درود شریف محفوظ رہے گا اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔

جمعہ المبارک اور درود و سلام: نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو ایماندار جمعتہ المبارک کے دن مجھ پر ایک سو بار صلوۃ و سلام پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اسی سالہ گناہ معاف فرمادے گا۔(اگر کوئی گناہ نہیں ہوگا تو اس کے درجات بلند کئے جائیں گے)

حکایت: سائل، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو جہل؟:

بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابو جہل اپنے رفقاء کے ساتھ حرم کعبہ سے باہر بیٹھا ہوا تھا کہ کسی سوالی نے اس سے کچھ طلب کیا ابو جہل نے استہزاءً کہا کعبہ شریف کے پاس علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ہوئے ہیں جاؤ وہ بڑے جواد صاحب سخاوت ہیں ان سے جا کر طلب کرو۔ چنانچہ سائل آیا اور اس نے مولیٰ ئنات علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا اس وقت آپ کے پاس کوئی بھی چیز نہیں تھی کہ سائل کو دی جاتی البتہ سائل سے کہا اپنا ہاتھ میرے قریب لا۔ اس نے ہاتھ آگے بڑھایا' آپ نے کچھ پڑھ کر دم کیا اور فرمایا اسے ان کافروں کے پاس جا کر کھولیں۔ جب ابو جہل اینڈ کمپنی نے سائل کو آتے دیکھا تو از خود کہنے لگے جو کچھ تمہیں علی سے ملا ہے وہ دکھایئے سائل نے مٹھی کھولدی، کیا دیکھتے ہیں کہ قیمتی لعل و جواہر اس کے پاس ہیں حیرانگی کے عالم میں پوچھنے لگے ان کے پاس تو کچھ تھا ہی نہیں یہ جواہرات کہاں سے آئے سائل نے کہا انہوں نے کچھ پڑھ کر پھونک لگادی تھی کافرہ نہ سکے آپ کے پاس آئے اور پوچھا سائل کی مٹھی بند کرتے وقت آپ نے کیا پڑھا تھا؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا صرف ایک بار اپنے حبیب کریم رسول عظیم ﷺ پر درود شریف پڑھ کر دم کردیا تھا یہ سب اسی کی برکات ہیں۔ سبحان اللہ۔

📖 نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں بہت سی بلائیں جو آسمان سے نازل ہوتی ہیں درود و سلام کی برکت سے فرشتے ان کو ختم کردیتے ہیں۔

📖 مشکل جو سر پہ آپڑی، تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام، تجھ پر درود اور سلام

جلسہ 37

دعا کی فضیلت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف:

عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْئٌ اَکْرَمُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاءِ ٥

حضرت امیر المؤمنین سیدنا عمر ابن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز اکرم نہیں۔

📖 دعا کرنا انبیاء واولیاء کرام کی سنت ہے۔ ایماندار کو لوگوں کی بجائے ہر چیز اللہ تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہیے اس لئے کہ لوگ تو خود اس سے طلب کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام عرض گزار ہیں رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ

حضرت زکریا علیہ السلام عرض گزار ہیں رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَا۔

اللہ تعالیٰ کے بندوں کے اوصاف میں ارشاد ہوا۔ اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیَّاتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ۔

نیز فرمایا رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ٥

نبی کریم ﷺ نے ارشاد کیا۔ قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ ٥

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر دعا نہ ہوتی تو بلائیں جسمانی طور پر دکھائی دیتیں۔ نیز فرمایا ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہو۔

مزید فرمایا اَلدُّعَاءُ رَأسُ الْعِبَادَةِ، دعا تو عبادت کی سردار ہے عَلَیْکُمْ بِالدُّعَاءِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ الْوَسِیْلَةِ، دعا کو لازم پکڑو یہ سب سے بڑا وسیلہ ہے۔ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ، دعا عبادت کا مغز ہے اَلدُّعَاءُ جَنَاحُ الْعِبَادَةِ، دعا تو عبادت کے پر ہیں۔

لِکُلِّ شَیْءٍ زِیْنَةٌ وَزِیْنَةُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ، ہر ایک چیز کی زینت ہے اور عبادت کی زینت دعا ہے۔

اَلدُّعَاءُ سَلَاحُ الْفُقَرَآءِ وَمَجَانِیْقُ الضُّعَفَاءِ وَبِالدُّعَاءِ نَجَامِنَ الْاَوْلِیَآءِ وَهَلَكَ مِنَ الْاَعْدَاءِ، دعا فقراء کا ہتھیار اور کمزوروں کا تیر ہے۔ دعا اولیاء کرام کی نجات اور دشمنان اسلام کی ہلاکت کا باعث ہے۔

پانچ چیزیں؟:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ پانچ چیزیں میری طرف سے اور پانچ تمہاری طرف سے ہیں۔ الوہیت، جنت، نعمت میری طرف سے اور عبودیت، عبادت اور شکر تیری طرف سے۔

قضا میری طرف سے رضا تیری طرف سے، دعا تیری طرف سے قبولیت میری طرف سے۔

غافل کی دعا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا یَقْبَلُ الدُّعَآءَ عَنْ قَلْبٍ غَافِلٍ اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔

حکایت: اور پھر بارش برسنے لگی؟:

بیان کرتے ہیں کہ ریاست بھوپال میں سخت قحط پڑا، دور دور تک بارش کا نام ونشان نہ تھا ملکۂ والیٔ بھوپال نے حکم دیا تمام مسلمان میدان میں نکل کر نماز استسقاء ادا کریں، چنانچہ وہاں کے تمام مسلمان نماز استسقاء پڑھنے کے لئے باہر نکلے، غیر مسلموں نے جب یہ دیکھا تو وہ بھی ان کے ساتھ ہولئے دیکھیں مسلمانوں کا خدا ان کی دعا قبول کر کے بارش عطا فرماتا ہے یا نہیں گویا کہ وہ تماشہ دیکھنے آئے، تمام مسلمان مردوں نے نماز استسقاء ادا کی مگر بارش نہ آئی، ملکہ نے کہا اسی میدان میں خیمہ لگایا جائے اور پردے کا خوب اہتمام کریں جب خیمہ لگ گیا تو چند مسلمان باپردہ عورتوں کے ساتھ ملکہ اسی میدان میں خیمہ کے اندر آکر دو رکعت نماز استسقاء ادا کی اور دعا مانگنے کے وقت آہستہ آہستہ اس نے خیمے کے اندر سر سے اپنا دوپٹہ سرکانا شروع کیا اور یوں کہتی جاتی تھی الٰہی! تو جانتا ہے میرے ان بالوں پر کسی غیر محرم کی نگاہ نہیں پڑی اگر میں اس بات میں سچی ہوں تو تُو اپنے کرم سے میری دعا کو شرف قبول فرما اور بارش عطا کردے دیگر خواتین نے امین کہی اور باپردہ گھر کی طرف چل پڑیں، لوگ کیا دیکھتے ہیں کہ آہستہ آہستہ بادل نمودار ہونے لگے اور پھر ساری فضا بادلوں سے بھر گئی، ابھی لوگ گھروں میں بھی پہنچنے نہیں پائے تھے کہ خوب بارش برسنے لگی یہ منظر دیکھ کر کئی غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَاِذَا سَأَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ہ پیارے حبیب ﷺ میرے بندے جب آپ سے دریافت کریں کہ میں کہاں ہوں۔ آپ فرمادیجئے بیشک میں بہت قریب ہوں ہر ایک کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا مانگے۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
رہ دکھلائیں کسے راہ رو منزل ہی نہیں (اقبال)

جلسہ 38

نکاح اور اس کے لوازمات

حدیث شریف:

عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ ہ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نکاح میری سنت ہے اور جس نے نکاح سے اعراض کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

نکاح کرنا، انبیاء واولیاء کرام کی سنت ہے۔ اور یہ بہترین عبادتوں میں سے ہے اور دین کی حفاظت کا سبب ہے۔ پریشانیوں سے نجات کا ذریعہ اور خواہشات نفسانیہ کے کنٹرول کا موجب۔

📖 اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاَنْکِحُوْا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ اَنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِھِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ہ نکاح کرو جن کا نکاح نہیں ہوا، اپنی اولاد کا عزیز واقرباء میں اور نیک آدمی اپنے غلاموں اور کنیزوں کا اگر وہ فقیر ہونگے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی فرمادے گا۔

📖 انبیاء ومرسلین علیھم السلام کی اللہ تعالیٰ نے یوں مدحت فرمائی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَاكَ رُسُلاً مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَھُمْ اَزْوَاجاً وَذُرِّیَّۃً. بیشک ہم نے آپ سے پہلے بہت سے انبیاء ومرسلین کو بھیجا اور انہیں بیویاں اور اولاد سے سرفراز فرمایا۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا مَنْ اَحَبَّ فِطْرَتِیْ فَلْیَسْتَنَّ سُنَّتِیْ ہ جو میری سنت سے محبت کرتا ہے اسے چاہیے کہ میری سنت پر عمل کرے۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا تَنَاکَحُوْا تَوَالَدُوْا فَاِنِّیْ اُبَاھِیْ بِکُمُ الْاُمَمَ ہ نکاح کرو اولاد بناؤ بیشک میں تمہاری کثرت کے باعث پہلی امتوں پر فخر کرونگا۔

ہمیشہ زندہ رہنے والے اعمال:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يَنْقَطِعُ اِلاَّ ثَلٰثَةَ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْلَهُ بِالْخَيْرِ وَصَدَقَةٌ جَارِيَةٌ وَعِلْمٌ عَلَّمَهُ النَّاسَ فَيَنْتَفِعُوْنَ ۔

📖 انسان کے تمام عمل فوت ہوتے ہی منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین ہمیشہ زندہ رہتے ہیں صالح اولاد جو والدین کے لئے دعائے مغفرت و بخشش مانگتی ہے صدقہ جاریہ اور وہ علم دین جس کی لوگوں کو تعلیم دی اور اس سے لوگ نفع اٹھاتے رہیں گے گویا کہ یہ تین عمل قیامت تک اس کے نامۂ اعمال میں نیکیوں کا اضافہ کرتے رہیں گے۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا لاَيَمْنَعُ مِنَ النِّكَاحِ اِلاَّهِجْرًا اَوْ فُجُوْرًا ۔ نکاح سے نفرت نہیں کرتا مگر وہ جس کی اصل میں خطا ہو یا فاجر و فاسق ۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ هِلاَكُ الرَّجُلِ عَلَى التَّزْوِيْجِ ۔ ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ لوگ عسرت و تنگی کے باعث نکاح نہیں کر سکیں گے۔ یعنی ان کی معاشی حالت اتنی نازک ہو جائے گی کہ وہ از خود یا اپنی اولاد کے نکاح کے بارے میں پریشان رہیں گے۔ فی زمانہ یہی ظہور پذیر ہے' کتنے ہی لوگ ہیں جو غربت و معاشی تنگی کے باعث اپنی اولاد کے نکاح کے سلسلہ میں مبتلائے امتحان ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کی طفیل کرم فرمائے (امین)

بچے، والدین اور جنت؟:

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اِنَّ الطِّفْلَ يَأْخُذُ ثَوْبَ اَبَوَيْهِ وَيَجُرُّ اِلَى الْجَنَّةِ. روز قیامت چھوٹے بچے اپنے والدین کا دامن پکڑیں گے اور انہیں کھینچتے ہوئے جنت میں لے جائیں گے۔

نکتہ: یہ سعادت تب ہی حاصل ہوگی جب یہاں نکاح کریں گے، اولاد ہوگی، ورنہ اس نعمت کا حصول کیسے ممکن ہوگا؟

بچوں کی موت اور انعام جنت ؟ :

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جنت عطا فرمائے گا۔ کسی صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جن کے دو بچے فوت ہو جائیں تو؟ فرمایا اسے بھی جنت عطا فرمائے گا ایک روایت میں ہے کہ جس کا کوئی بچہ بھی نہ ہو، اس کی بخشش کا ذریعہ کیا ہوگا فرمایا۔

اس کی بخشش کے لئے ہیں مصطفٰے
بھیج دے گا اس کو جنت میں خدا

📖 نکاح، شیطان سے حفاظت کا سبب، خواہش نفسانیہ کا توڑ اور بدنگاہی سے محفوظ رہنے کا وسیلہ ہے۔

📖 حضور ﷺ نے فرمایا مَنْ نَكَحَ فَقَدْ حَصَنَ نَصْفَ دِيْنِهٖ ٥ جس شخص نے نکاح کر لیا اس نے اپنے دین کا نصف حصہ قلعے میں محفوظ کر لیا۔

نکاح میں دین کو اہمیت دیں

نبی کریم ﷺ نے فرمایا نکاح کے وقت اپنے دین اسلام کی قوت وصفت کو سامنے رکھیے محض خواہشات نفسانیہ کی تکمیل مدنظر نہ ہو۔ لَاتَنْكِحُوا الْمَرْأَةَ بِسَبَبِ جَمَالِهَا وَحَسْبِهَا وَدُنْيَاهَا فَعَلَيْكَ فِيْهِ الدِّيْنُ ٥ حسن وجمال اور حسب ومال کے باعث عورت سے نکاح نہ کرو بلکہ اقامت دین کی نیت سے نکاح کرو (اور پھر اس عورت میں یہ اوصاف بھی پائے جائیں تو نور علی نور ہے نکاح کے دیگر مسائل کے لئے بہار شریعت، فتاویٰ رضویہ، فتاویٰ نوریہ، جنتی زیور، قانون شریعت وغیرہ کتابوں کی طرف رجوع کریں)

(تابش قصوری)

جلسہ 39 فضیلت سخاوت

حدیث شریف:

عَنِ ابْنِ اِبیْ عُمَرَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ وَبَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ، سخی اللہ کے قرب میں اور دوزخ سے دور ہے۔

واضح رہے کہ سخاوت انبیاء ومرسلین کی سُنت ہے۔ اور آزادی کی بنیاد ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا خَصْلَتَانِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ اَلسِّخَاءُ وَحُسْنُ الْخُلْقِ، سخاوت اور حسن خلق یہ دو خصلتیں اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں۔

درخت سخاوت؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا سخاوت کا درخت جنت میں ہے جس نے سخاوت کو اپنایا اس نے اس کی شاخوں کو تھام لیا۔ اور وہی شاخیں اسے جنت میں لے جائیں گی۔

سخاوت کی برکت؟:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت نماز اور روزہ کی کثرت کے باعث داخل جنت نہیں ہوگی بلکہ سخاوت کی برکت سے جنت کی مستحق بنے گی۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا اَلْجَنَّۃُ دَارُالْاَسْخِیَاءِ جنت سخیوں کی جگہ ہے اَلسَّخَاءُ اَصْلُ الْاِیْمَانِ سخاوت ایمان کی بنیاد ہے۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا اَلسَّخِیُّ حَبِیْبُ اللّٰہِ. سخی حبیب خدا ہے اِنْ کَانَ فَاسِقًا اگر کتنا ہی خطا کار ہو،

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا بخیل عالم سے جاہل سخی اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ قابل قدر ہے نیز فرمایا سخی میرا اور اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے۔

- مزید فرمایا مَنْ تَمَسَّكَ نَجَا، جس کی سخاوت کو اختیار کیا وہ نجات پا گیا۔
- سخی کی ایک دن کی زندگی بخیل کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے۔ جو سخی کو دشمن رکھتا ہے گویا کہ اس نے اللہ سے دشمنی اختیار کی۔
- ارشاد فرمایا سخی اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے۔

ستر ہزار درہم کی سخاوت:

حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن ستر ہزار درہم حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی خدمت میں نذر کئے آپ نے شام سے پہلے پہلے غرباء میں تقسیم فرمادیئے آپ کی کنیز نے عرض کیا ایک درہم اپنے لئے رکھ لیا ہوتا' تاکہ اس سے گوشت خریدا جاسکتا۔

حکایت: ایک بکری کے بدلے تین ہزار بکریاں اور دس ہزار دینار؟:

بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام حسن حسین اور حضرت عبداللہ ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنھم حج کرنے جارہے تھے کہ راستے میں زادراہ ختم ہو گیا، ایک بڑھیا کے ہاں گئے، پانی طلب کیا اس نے بکری دوھی اور دودھ پیش کیا پھر ان حضرات نے کھانا طلب کیا اس نے کہا بکری ذبح کرلیں چنانچہ بکری ذبح کی گئی بڑھیا نے اسے پکایا اور کھانا پیش کیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ اپنے خاوند کے ساتھ مدینہ طیبہ حاضر ہوئی۔ جب ان حضرات کو معلوم ہوا تو حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے ایک ہزار بکریاں اور حضرت عبداللہ ابن جعفر نے دو ہزار بکریاں نیز دس ہزار درہم عطا فرمائے۔

حکایت: سائل کو انتظار نہ کراؤ؟:

بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک سائل حاضر ہوا آپ نے اس کا سوال سنتے ہی فوراً اس کی طلب سے زائد عطا فرمایا لوگوں نے عرض کیا! آپ نے تو اس کے مکمل حالات ابھی سنے ہی نہیں تھے

کہ عطا فرمادیا۔ فرمایا مجھے دیر تک ٹھہراتے شرم محسوس ہوئی کیونکہ ایسا کرنے سے غرور پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

بخیل کی مذمت

حدیث شریف:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ تعالیٰ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْبَخِيْلُ عَدُوُّ اللّٰهِ اِنْ كَانَ زَاهِدًا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بخیل اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے اگرچہ وہ زاہد ہی کیوں نہ ہو۔

بخیل ار بود زاهد بحر وبر
بہشتی نباشد بحکم خبر

(حضرت سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ)

بخیل اگر خشکی و تری (صحراؤں اور سمندروں) میں بھی عبادت کرنے والا کیوں نہ ہو وہ نبی کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق بہشتی نہیں ہو سکتا۔

📖 واضح ہو کہ بخیل کی عادات و خصائل سبھی نہایت قبیح اور مکروہ ہیں، اور وہ اپنی بری عادتوں کے باعث جہنم میں جائیگا۔ وہ دنیا و عقبیٰ میں ذلیل و خوار ہوگا نبی کریم ﷺ نے فرمایا بخل سے بچو کیونکہ تم سے پہلے ایک ایسی قوم تھی جو بخل کے باعث گرفتار عذاب ہوئی۔

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا انسان کو تین چیزیں تباہ کر دیتی ہیں۔ بخل، تکبر اور خواہش نفس، نیز فرمایا اللہ تعالیٰ بخیل کو جنت میں داخل نہیں کرے گا۔

حکایت: بیان کرتے ہیں کہ ایک گناہگار بیت اللہ شریف کا دروازہ پکڑے زاروقطار رورو کر کہہ رہا تھا الٰہی اس گھر کی عزت و حرمت کا صدقہ میرے گناہ معاف فرما، آپ ﷺ نے اسے اپنے پاس بلایا اور فرمایا تو نے کیا گناہ کیا ہے وہ بولا مجھ سے بہت ہی بڑے بڑے گناہ سرزد ہوئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا وہ آسمان سے بھی بڑے ہیں، کہنے لگا، ہاں میرے گناہ آسمان، عرش وکرسی، زمین نیز صحراؤں کی ریت کے ذرات اور بارش کے قطروں، درختوں کے پتوں سے بھی زیادہ ہیں آپ ﷺ نے

فرمایا پھر توبہ کرلے، میرے رب کی رحمت و بخشش سارے انسانوں کے گناہوں سے بھی بڑی ہے، وہ کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ میں بخیل تھا حالانکہ میں بہت مال ودولت کا مالک تھا جب کبھی کوئی غریب دیکھتا تو مجھے آگ سی لگ جاتی کہ کہیں یہ مجھ سے سوال نہ کرڈالے آپ نے فرمایا، جلد بخیلی سے توبہ کرلے ورنہ دور ہو کہیں تیری آگ کی لپیٹ میں اور کوئی نہ آجائے کیونکہ یہ گناہ ہر گناہ سے بڑا ہے۔

جلسہ 40 فضائل ایثار

حدیث شریف:

عَنْ سَعِیْدِنِ الْخُدَرِیِّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ قُوْتُ یَوْمٍ وَاَنْفَقَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ نَادٰی مَلَکٌ مِنَ السَّمَآءِ یَاوَلِیَّ اللّٰہِ اِسْتَاْنِفْ اِعْمَلْ فَقَدْ غَفَرَ لَکَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ.

حضرت سعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص کے پاس صرف ایک دن کا کھانا ہو اور پھر وہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی اور پر ایثار کردے تو آسمان سے فرشتہ ندا کرتا ہے اے اللہ کے ولی اللہ تعالیٰ نے تیرے تمام گناہ معاف فرمادیئے جو تجھ سے سرزد ہوچکے ہیں۔

واضح ہونا چاہیے اعلیٰ درجہ کی سخاوت کو ایثار سے موسوم کرتے ہیں البتہ سخاوت اور ایثار میں یہ فرق ہے کہ ضرورت مند کو دینا ایثار کہتے ہیں اور بغیر کسی طلب کے کسی کو دینا سخاوت ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے ایثار کیا وہ جنتی ہے، جو کوئی ایماندار ایک دلنہ ایثار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اتنا وسیع و عریض محل تیار کراتا ہے جس کی مسافت چھ ماہ کا راستہ ہے۔ اور اس کی چوڑائی چار ماہ کی وسعت رکھتی ہے۔

حکایت: ایک بار کفار نے نبی کریم ﷺ کو شہید کرنا چاہا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ کی جگہ آکر لیٹ گئے، اس نیت سے کہ اگر کفار آپ پر حملہ کریں تو ان کی جگہ میں شہادت قبول کرلوں، اس ایثار کے باعث اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل علیہ السلام کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حفاظت کے لئے مامور فرمادیا۔ اور پھر آپ کے اس ایثار و قربانی پر یہ آیت نازل ہوئی وَمَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ بعض ایماندار ایسے بھی ہیں جو رضائے الٰہی کے لئے اپنی جانوں کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

حکایت: بیان کرتے ہیں کہ حضرت بشر حافی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نزع کا عالم طاری تھا کہ کسی سائل نے آکر سوال کردیا۔ آپ نے اس کی آواز کو سنتے ہی جلدی سے اپنا کرتہ اتار کر دے دیا، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهَ الْعَظِيْمِ ٥

📖 نبی کریم ﷺ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ سَخِيٌّ يُحِبُّ السَّخَاوَةَ بیشک اللہ سخی ہے اور سخاوت کو پسند فرماتا ہے۔ بعض کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کو سخی نہیں کہنا چاہیے بلکہ جواد کہنا زیادہ مناسب ہے۔ لیکن بعض کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کو سخی کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

حکایت: بیان کرتے ہیں کوئی سائل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے ایک سو بکریاں طلب کیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بکریوں کی بجائے یکصد 100 اونٹ عطا فرمادیئے۔ پھر وہی سائل حضرت امیر المؤمنین سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یکصد 100 بکریاں طلب کیں آپ نے اسے عطا فرمادیں۔ جب یہ خبر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنی تو فرمایا اَلْعَلِيُّ هُوَ جَوَادٌ وَالْحَسَنُ هُوَا لَسَخِيٌّ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جواد ہیں اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سخی ہیں۔

بیان کرتے ہیں کہ جو صاحب نصاب مال سے زکوۃ ادا نہیں کرتا ہے وہ بخیل ہے۔ نیز جو اپنے بچوں پر نان و نفقہ میں تنگی اختیار کرتا ہے وہ بھی بخیل ہے، اور جو بیماری کے وقت علاج و معالجہ میں اپنا مال صرف کرنے سے ڈرتا ہے۔ اسے بدترین بخیل کہتے ہیں۔ اور جو شخص بخل سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے مال و دولت میں برکت عطا فرماتا۔ اور اس کا ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ اور وہ عبادت کی طرف خوب راغب رہتا ہے۔ جبکہ بخل، اطاعت و فرمانبرداری اور عبادت سے رکاوٹ کا باعث ہے۔ جب کہ ایثار و سخاوت، خیرات و صدقات نجات کا وسیلہ' نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ مَنْ سَخِيٌّ نَجَاوَ مَنْ بَخِلَ هَلَكَ جس ایماندار نے سخاوت کو اپنایا اس نے نجات پائی اور جس نے بخل اختیار کیا وہ ہلاک ہوا۔

نَفَعْنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْراً بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَنِّهٖ وَ كَرَمِهٖ تَعَالٰى وَبِرَحْمَةِ حَبِيْبِهِ الْاَعْلٰى صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نفیس الواعظین ترجمہ انیس الواعظن

آج مورخہ 10 جمادی الثانی 1420ھ / 27 ستمبر 1999ء بروز پیر اختتام پذیر ہوا۔

محمد منشا تابش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور خطیب جامع مسجد ظفریہ۔ مرید کے' امام مسجد حیات النبی ﷺ' مزار بابا گاما حیات مرید کے ضلع شیخوپورہ۔ پاکستان